فہرست مضامین

واذاعوا مدنیته من العرب الی الغرب۔
وقد اصطفینا منهم صاحب الترجمة
(زید بن ثابت) للبیان لانه احد الذین
اقتفوا اثر النبی صلی الله علیه وسلم
فی علم اسرار الدین ومهّدوا اصوله وفرّعوا
فروعه فان الناس کانوا یظنون ان الاحکام
الشرعیة غیر متضمنة لشیٔ من المصالح وان لیس
بین الاعمال وبین ما جعل الله جزاء لها مناسبة
وان مثل التکلیف بالشرائع کمثل سیّد
اراد ان یختبر طاعة عبده فامره برفع حجر او لمس
شجرة مما لا فائدة فیه غیر الاختبار فلما اطاع او
عصی جوزی بعمله۔ وهذا الظن مهما قیل فیه فانه
لا تطمئن ولا تخشع به القلوب لذکر الله ومن اکرم
من ابراهیم علیه السلام فی قوة ایمانه ولکنه اقترح
علی الله تعالی یریه ما یطمئن به قلبه۔ ولعمری ما یقال
فی شریعة لا یجدیك جدا وها الا الایتمار باوامر
فارغة عن صالح العموم غیر الاختبار وحده
کان صاحب الترجمة من حیّ الانصار
قُتل ابوه یوم بُعاث[1] وذلك قبل الهجرة
بخمس سنین ولما هاجر النبی صلی الله علیه وسلم

اور شارع اسلام کے تمدن کی عرب سے یورپ تک اشاعت کی
کے لیے ان بزرگوار و نمین سے ہم نے حضرت زید بن ثابت کا
کیا ہے جو ان صحابہ مین معدودہ مین جنھون نے "علم اسرار الدین"
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روش اختیار کرکے اس علم
و فروع قائم کیے۔ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ احکام شریعت میں
مصلحت نہین شامل ہے' اعمال مین اور اُسکی جزاوسزا
مناسبت نہین ہے' تکلیفات شرعی کی ایسی ہی مثال
ایک افسر نے اپنے غلام کو کسی پتھر کے اُٹھانے یا درخت کے
حکم دیا جس سے فقط اُسکی جانچ مقصود تھی جب اُسنے اطاعت
کی اسی کے مطابق اُسکو معاوضہ ملا۔ اس رای کی با
کچھ ہی کیون نہ کہا جائے مگر نہ اس سے قلب کو اطمینان ہ
اور نہ ذکر الٰہی مین خشوع کی کیفیت اسطرح پیدا ہونی ممکن
ابراہیم سے زیادہ کس کا ایمان قوی تھا تاہم اُنھون نے
ایسی بات دیکھنے کی درخواست کی جس سے دل کو تشفی ہو
نہین جانتا کہ ایسی شریعت کو لوگ کیا کہینگے جس کے
پابندی سے فقط یہ مقصود ہو کہ انسان کی اطاعت کا
لیا جائے اور فی نفسہ اس حکم مین کوئی دوسرا فائدہ نہ
صاحب الترجمہ (حضرت زید بن ثابت) قبیلہ
تھے اُنکے والد حادثہ بُعاث[1] مین قتل ہوگئے یہ واقعہ
نبوی کے پانچ برس قبل کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] یوم بُعاث سے مراد وہ لڑائی ہے جو مدینہ شریف کے دو قبیلہ اَوس و خزرج مین ہوئی تھی

ن المترجم فی الربیع الحادی عشر
ن عمرہ - قال ابن حجر فی الاصابۃ قد اُتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقدمہ المدینۃ
یل هذا من بنی النجار وقد قرأ
بع عشرۃ سورۃ فقرءھا زید علیہ
عجبہ ذلك - وقد استصغر یوم
دار فلم یجز فی بدر ولا احد واجیز
الخندق وكان فیمن ینقل التراب
ع المسلمین فنعس زید لحداثتہ
باء عمارۃ بن حزم فاخذ سلاحہ
ھو لا یشعر فقال لہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یا ابا رقاد[1] ویومئذ
ی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یروع
ؤمن ولا یؤخذ متاعہ جادًا ولا لاعبا -
انت معہ رایۃ بنی النجار یوم تبوك وكانت
لا مع عمارۃ بن حزم فاخذھا النبی صلی
للہ علیہ وسلم منہ فدفعھا الزید فقال
ارۃ یا رسول اللہ ھل بلغك عنی شیٔ ؟
ال لا ولكن القرآن ھذا عندہ[2] -
ھو الذی تولی قسمۃ غنائم الیرموك

ہجرت کی ہے تو حضرت زید کی عمر اس وقت ۱۱ برس کی تھی -
حافظ ابن حجر عسقلانی اصابہ مین فرماتے ہین کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ سلم جب مدینہ مین تشریف لائے تو حضرت زید
آپکی خدمت مین پیش کیے گئے اور کہا گیا کہ یہ قبیلہ بنی النجار
کے لڑکے ہین اور قرآن شریف کی ۱۷ سورتین انھون نے
پڑھ لی ہین، زید نے دو سورتین آنحضرت کو پڑھکر سُنا دین
جس پر آنحضرت خوش ہوے - جنگ بدر مین آپ کمسن تھے،
اسی وجہ سے بدر مین اور اُحد مین بھی آپ کو جہاد کی اجازت
نہین ملی، یہ اجازت غزوۂ خندق مین آپ کو ملی ہے مسلمانون
کے ساتھ آپ خندق کی مٹی اُٹھا رہے تھے صغر سن کی وجہ سے
اونگھ گئے، عمارہ بن حزم آئے اور (مزاحًا) اسلحہ لے لیا اور
زید کو خبر بھی نہوئی، یہ دیکھکر آنحضرت نے خود ابو رقاد[1] کہکر پکارا دی
اور اُسی روز سے منع کر دیا کہ مسلمان کو کوئی شخص ڈرائے اور عمدًا
یا بطور خوش طبعی کوئی اُسکا سامان (اسلحہ) اُٹھا لے - غزوۂ
تبوک مین بنی النجار کا قومی علم زید کے ہاتھ مین تھا (یعنی اپنے
دستہ کے وہ سپہ سالار تھے) پہلے یہ علم عمارہ بن حزم کے ہاتھ مین
تھا" رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے لیکر زید کو دیدیا"
عمارہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا میری بابت آپکو کچھ بدگمانی
ہوئی ہے ؟ فرمایا نہین لیکن زید حامل قرآن[2] ہے جنگ یرموک
(واقع شام بعہد فاروق اعظم) مین مال غنیمت کی تقسیم زید ہی کے

[1] ابو رقاد - نیند کا باپ - بہت سونے والا شخص
[2] کتاب الاصابہ فی تمییز الصحابہ لابن حجر العسقلانی - ج ۱۳ ص ۳۰ (مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۶ء و مصححہ پولیس اسپرنگر)

وکان یقال له القارئ وکان علی القادسیة
واستشهد بها فمات فی ذلك فی سنة خمس واربعین[1]
وقال ابوهریرة حین مات الیوم مات حبر هذه الامة
وعسی الله ان یجعل فی ابن عباس منه خلفا

مناقبه کان رضی الله عنه من علماء
الصحابة وفقهائهم واحد اصحاب الفتوی
وهم ستة عمر وعلی وابن مسعود وابی وابوموسی
وزید بن ثابت. وعن انس قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم افرضکم زید.
ولما سافر عمر الی الشام وقدم الجابیة التی خطبة
اوضح بها اهم الامور واهمها وحرض
الناس علی ان من اراد ان یسأل الفرائض
فلیات زیدا[2]. وقال ثابت بن عبید ما رأیت
رجلا افکه فی بیته ولا اوقر فی مجلسه من زید.
وکان عمر یستخلفه اذا سافر فقلما رجع الا
اقطعه حدیقة من نخل. وعن الشعبی قال
ذهب زید بن ثابت لیرکب فامسك ابن عباس
بالرکاب فقال تنح یا ابن عم رسول الله
قال لا هکذا نفعل بالعلماء
والکبراء[3]

سپرد تھی۔ لوگ انکو "قاری" کہا کرتے تھے۔ جنگ قادسیہ عراق
مین وہ شریک تھے اور وہین ۴۵ھ مین وفات پائی[1] حضرت
ابوہریرہ نے سُنا تو فرمایا کہ آج اس امت کا بہترین عالم اُٹھ گیا
شاید اللہ تعالی ابن عباس کو اُسکا قائم مقام فرمائے۔

فضائل حضرت زید علما و فقہای صحابہ مین تھے
اُس زمانہ مین جو چھ شخص مفتی اسلام تھے اُنمین زید بھی
تھے، یہ حضرات عمر و علی و ابن مسعود و ابی بن کعب و ابوموسی
و زید بن ثابت تھے، رضی اللہ عنہم۔ حضرت انس سے مروی
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب مین فرائض
کا علم زید کو زیادہ ہی حضرت عمر نے جب سفر شام مین جابیہ
پہونچکر ضروریات و مہمات کے متعلق خطبہ دیا ہی تو اسمین سب کو
ترغیب دلائی کہ جسے فرائض مین کچھ پوچھنا ہو زید سے پوچھے[2]
ثابت بن عبید کہا کرتے تھے کہ زید سے بڑھکر مین نے کسی کو
گھر کے اندر خوش طبع اور محفل مین باوقار نہین پایا حضرت عمر
جب کہین سفر کو جاتے تو زید کو اپنا خلیفہ کرجاتے اور کم ایسا
ہوتا کہ واپس آئین اور زید کو کوئی نخلستان عنایت نہ کرین
شعبی، روایت کرتے ہین کہ ایک مرتبہ زید سوار ہونے کو چلے تو
حضرت ابن عباس نے رکاب تھام لی، زید نے کہا ہٹ جایئے آپ
ابن عم رسول اللہ ہین، ابن عباس نے جواب دیا کہ نہین، علما
و بزرگون کا اسی طرح ادب کیا جاتا ہی[3]

[1] فتح الباری ج ۷، ص ۴۶۔ [2] ازالۃ الخفاء، ص ۱۳۰۔ [3] اصابہ ج ۱۳ ص ۲۹۲

معارفہ روی ابن سعد من طریق قبیصۃ قال کان زید راسًا بالمدینۃ فی القضاء والفتوی والقراءۃ والفرائض ۔ وھو الذی کتب الوحی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی عنہ جماعۃ من الصحابۃ منھم ابوھریرۃ وابو سعید وابن عمر وانس وسھل بن سعد وسھل ابن حنیف وعبد اللہ بن یزید الخطمی ومن التابعین سعید بن المسیّب وولداہ خارجۃ وسلیمان والقاسم بن محمد وسلیمان بن یسار واٰخرون ۔ وکان یحسن لسان الیھود وقد تعلمہ فی بضعۃ عشر ایامًا حتی حذقہ فکان یکتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم الیھم واذا کتبوا الیہ قرأہ[۱] ۔ وفی مسند عبد بن حمید من طریق ثابت بن عبید عن زید بن ثابت قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی اکتب الی قوم فاخاف ان یزیدوا علیّ او ینقصوا فتعلم السریانیۃ فتعلمتھا فی سبعۃ عشر یومًا[۲] ۔ ومن اثارہ علم اسرار الدین فانہ

علوم ابن سعد مؤلف طبقات نے بطریق قبیصہ روایت کی ہے کہ مدینہ میں قضا یعنی فیصلۂ مقدمات وفتوی وقراءت وفرائض کے سربرآوردہ عالم زید تھے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے صحابہ کی ایک جماعت نے اُن سے حدیث روایت کی ہے مثلاً ابو ہریرہ ، ابو سعید ، انس بن مالک ، سہل بن سعد ، سہل بن حنیف ، عبد اللہ بن یزید (رض) تابعین میں سعید بن المسیّب اور اُنکے دونون بیٹے خارجہ وسلیمان ، قاسم بن محمد ، سلیمان بن یسار ، (رح) وغیرہ بھی روایت حدیث میں اُنکے شاگرد ہیں یہودیون کی زبان وہ اچھی طرح جانتے تھے ۔ اُنھون نے کچھ اوپر دس دن میں یہ زبان سیکھ لی تھی اور اسمین ماہر ہوگئے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہودیون کو خط لکھنا ہوتا تو اسی زبان میں وہ خط لکھا کرتے تھے اور جب اُنکے خطوط آتے تو وہی پڑھکر سناتے[۱] ۔ مسند عبد بن حمید میں بطریق ثابت بن عبید روایت ہے کہ زید نے کہا کہ مجھسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بعض اقوام کے یہان خط بھیجتا ہون جسمین کمی وزیادتی کا مجھے خوف رہتا ہے ، لہذا تم سریانی زبان سیکھ لو چنانچہ مین نے ۱۷ دن میں اُس کو سیکھ لیا[۲] ۔ اُن کی عمدہ یادگار علم اسرار الدین ہے اسلیے کروہ

---

[۱] اصابہ ۔ ج ۳ ص ۱۴۱ ۔

[۲] عربون کی زبان اور یہودیون کی زبان دراصل ایک ہے ، صرف لہجہ کا فرق ہے ، جو شخص عربی میں ماہر ہو اور عبرانی وسریانی کے قواعد قلب وابدال کو جانتا ہو وہ آج بھی ان دونون زبانون کو بغیر استاد کے چند روز میں سیکھ سکتا ہے ، اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے

من فقهاء الصحابة الذين تكلموا فيه وبحثوا عنه وأبرزوا
وجوهامنه[1] ومن رام الاطلاع على نبذة منه من العلم
الشريف فليراجع كتاب حجة الله البالغة لشيخ
مشايخنا احمد ولی الله الدهلوی الهندی

اعماله من اهم اعماله جمعه للقرآن
ثلاث مرات مرة على عهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم كما فى حديث البخارى عن انس
قال جمع القرآن على عهد رسول الله صلى الله
عليه وسلم اربعة كلهم من الانصار ابی ومعاذ
ابن جبل وابو زيد وزيد بن ثابت . ومرة
على عهد ابی بكر فقد دعاه ابوبكر وقال
له انك رجل شاب عاقل لا نتهمك وقد
كنت تكتب الوحى لرسول الله صلى الله عليه
وسلم فتتبع القرآن فاجمعه[2] وقد كان القرآن
كله كتب على عهد النبی صلى الله عليه وسلم
لكن غير مجموع فى موضع واحد ولا مرتب
السور وقد كان النبی صلى الله عليه وسلم
اذن فى كتابة القرآن ونهى ان يكتب معه
غيره فلم يأمر ابوبكر الا بكتابة ما كان
مكتوبا ولذلك توقف زيد

اُن فقہای صحابہ مین تھے جنھون نے اس علم مین تحقیقات
وبحث کی اور اُسکے اسباب و دلائل ظاہر کیے[1] - اسکے متعلق
جسکو اطلاع حاصل کرنا ہو وہ ہمارے شیخ المشائخ حضرت
شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ دیکھے -

اعمال حضرت زید کے کارنامون مین ایک بڑا
کام یہ ہے کہ اُنھون نے قرآن کو تین مرتبہ جمع کیا، ایک مرتبہ
عہد رسالت مین جیسا کہ بخاری نے انس سے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین چار شخصون نے
قرآن جمع کیا تھا اور چارون انصاری تھے، ابی بن کعب
معاذ بن جبل، ابوزید، زید بن ثابت، (رض) دوسری بار
حضرت ابوبکر کی خلافت مین اُنھون نے یہ کام کیا، حضرت
ابوبکر نے اُنکو بلوایا اور فرمایا کہ تم جوان اور دانشمند آدمی ہو
اور کسی لغزش مین بھی متہم نہین ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی وحی بھی تم لکھا کرتے تھے، اب تم قرآن کو تلاش کرکے
یکجا کردو[2]- قرآن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ مین
سب لکھا جا چکا تھا لیکن ایک جلد مین جمع نہ تھا اور نہ اُسکی
سورتین مرتب تھین، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن
کے لکھنے کی اجازت دی تھی اور منع کردیا کہ اُسکے ساتھ کچھ اور
نہ لکھا جائے، حضرت ابوبکر نے صرف اُنھین آیتون کے
لکھنے کا حکم دیا جو پہلے سے لکھی ہوئی تھین، اسی وجہ سے زید کو

[1] حجۃ اللہ البالغہ ص ٦- [2] صحیح بخاری- باب جمع القرآن -

ن كتابة الآية من آخر سورة براءة حتى وجدها
مكتوبة مع انه كان يستحضرها هو ومن ذكر معه
فقد اعلم الله تعالى في القرآن بانه مجموع
في الصحف في قوله يتلوا صحفا مطهرة - الآية
وكان القرآن مكتوبا في الصحف لكن كانت
متفرقة فجمعها ابوبكر في مكان واحد
ثم كانت بعده محفوظة الى ان امر عثمان
بالنسخ منها فنسخ منها عدة مصاحف
وارسل بها الى الامصار كما سياتي
بيان ذلك[1].

طريقته في جمع القرآن والمنهج الذي

نهجه زيد في جمع القرآن انه تتبع القرآن اجمع من
العسب واللخاف وصدور الرجال فان الناس
كانوا اذ ذاك يكتبون على جريد النخل و
صفائح الحجارة الرقاق - وقد اراد ان يجعل
القرآن متواترا حيث لا يبقى فيه ظنة
للريبة فاذا جاءه احد بآية لم يكن
ليثبتها الا ان يشهد عليها
شاهدان حتى ان عمر اتاه
بغير زعمها آية فلم يكتبها

سورۂ برارت کی آخری آیت لکھنے مین تامل ہوا آخر وہ بھی
لکھی ہوئی مل گئی حال آنکہ زید کو اور جسنے انھین یاد دلائی
تھی اُسکو بھی یہ آیت یاد تھی۔ اللہ تعالی نے آیت "پاک
صحیفون کی تلاوت کرتے ہین" مین اطلاع دی کہ قرآن صحیفون
مین جمع تھا (یاد رکھنا چاہیے کہ یہان کتب سابقہ مراد نہین ہے
قرآن مراد ہے) قرآن صحیفون مین لکھا ہوا جمع تھا مگر یہ صحیفے
یکجا نہ تھے متفرق تھے' حضرت ابو بکر نے اُن سب کو ایک جگہ
جمع کروا دیا' یہ مجموعہ حضرت عثمان کے زمانہ تک محفوظ رہا'
حضرت عثمان نے اسکی چند نقلین لیکر ممالک اسلام مین
بھیج دین' تفصیل آگے آتی ہے[1]

طریقۂ جمع قرآن

جمع قرآن کا طریقہ زید نے
یہ اختیار کیا کہ ہڈیون اور پتلے پتلے پتھرون کو جنپر قرآن
لکھا ہوا تھا تلاش کرکے یکجا کیا اور لوگون سے اسکی تصدیق
کی' اُس زمانہ مین دستور تھا کہ کھجور کی شاخ پر اور پتھر کی نرم
اور پتلی تختیون پر لکھتے تھے۔ زید کی خواہش تھی کہ قرآن
متواتر ہو جائے اور کسی کو اسمین شبہہ کرنے کی گنجایش نہ رہے'
جب کسی آیت کو لیکر کوئی صحابی آتا تو جب تک کہ دو گواہ اُس کے
آیت ہونے کی گواہی نہ دے لیتے زید اُس کو قرآن مین نہین
درج کرتے تھے' حتی کہ حضرت عمر اُنکے پاس ایک فقرہ لیکر آئے
جسکی نسبت اُنکو گمان تھا کہ یہ آیت قرآنی ہو مگر زید نے اُسکو نہین لکھا

[1] فتح الباری - ج ۹ ص ۱۰ -

لانه كان وحده[1] وفضلا على ذلك انه كان لا يكتفي بمجرد وجدانه مكتوبًا حتى يشهد به من تلقاه سماعًا مع كون زيد كان يحفظه[2]. اما قول زيد وجدت آخر سورة التوبة مع ابي خزيمة الانصاري لم اجدها مع غيره" فمعناه انه لم يجدها مكتوبة مع غيره والا فقد اجتمع في هذه الآية زيد بن ثابت وابو خزيمة وعمر على ما صرح به الخطابي[3] فلله دره من حبر جعل تواتر القرآن اكبر مسعاه ولو لم يتواتر اذًا لارتاب المبطلون.

التدوين الاخير

اما التدوين الاخير وهو التدوين الحاضر فهو ايضًا من آثار زيد بن ثابت وذلك ان حذيفة بن اليمان قدم على عثمان وكان يغازي اهل الشام في فتح ارمينية واذربيجان مع اهل العراق فافزع حذيفة اختلافهم في القراءة فقال حذيفة لعثمان يا امير المؤمنين: ادرك هذه الامة قبل ان يختلفوا في الكتاب اختلاف اليهود والنصارى

کیونکہ حضرت عمر اکیلے اُسکے مدعی تھے[1]۔ علاوہ برین گو زید خود بھی حافظ تھے لیکن جب تک کہ ہر آیت کی نسبت شہادتین نہ بہم پہونچتین اور سماعت سے تائید نہوتی صرف لکھے ہونے کو وہ کافی نہین سمجھتے تھے[2]۔ زید کا یہ قول کہ "مینے سورۂ توبہ کی آخری آیتین ابو خزیمہ انصاری کے ہان پائین اور کسی کے ہان نہین پائین" اسکا مطلب یہ ہی کہ سوای ابو خزیمہ کے اور کسی کے صحیفہ مین یہ آیتین لکھی ہوئی نہین ملین، ورنہ ان آیتون کی تصدیق مین زید کے ساتھ ابو خزیمہ و عمر (رض) بھی شریک تھے، خطابی[3] نے اسکو تصریحاً لکھا ہی۔ اس شخص کی کوشش کسقدر قابل تحسین ہی کہ اُسنے قرآن کو متواتر بنانے کا کام اپنی زندگی کا سب سے اعلی مقصد قرار دیا ورنہ متواتر نہوتا، تو اہل باطل کو شبہہ کی گنجایش باقی رہتی۔

آخری ترتیب

آخری ترتیب کہ یہی موجودہ ترتیب ہی، یہ بھی زید کی یادگار ہی، صورت یہ ہوئی کہ حذیفہ بن الیمان عثمان بن عفان (رض) کے پاس آئے، اہل شام کے ساتھ فتح ارمینیہ مین اور اہل عراق کے ساتھ جنگ آذربیجان مین وہ شریک رہے تھے اور تلاوت قرآن مین لوگون کے اختلافات دیکھکر گھبرا گئے تھے، اُنھون نے حضرت عثمان سے کہا کہ امیر المؤمنین! قبل اسکے یہود و نصاری کیطرح مسلمان کلام اللہ مین مختلف ہو جائین آپ انکی خبر لیجیے

[1] اتقان للسیوطی۔ [2] فتح الباری ص ۱۲۔ [3] فتح الباری ص ۱۳۔

يسل عثمان الى حفصة ان ارسلى
نا بالصحف ننسخها فى المصاحف
نردّها اليك فارسلت به حفصة
عثمان فامر زيد بن ثابت
بد الله بن الزبير و سعيد بن
اص و عبد الرحمٰن بن الحرث
سخوها فى المصاحف حتى اذا انجز الامر
دّ عثمان الصحف الى حفصة وارسل
كل افق بمصحف مما انسخوا و امر
اسواه من القراٰن فى كل صحيفة او مصحف
يحرق و فى رواية شعيب عند
ن ابى داؤد والطبرانى امرهم ان
فوا كل مصحف يخالف المصحف
ى ارسل به و فى رواية الاكثر
ن يخرق بالخاء المعجمة و هو اثبت [1]
ى رواية مصعب بن سعد قال عثمان
ن اكتب الناس قالوا كاتب رسول الله
صلى الله عليه وسلم زيد بن ثابت
ل فاى الناس اعرب قالوا
سعيد بن العاص قال فليمل سعيد
ليكتب زيد [2]

حضرت عثمان نے کسی کو حفصہ کے پاس بھیجا کہ قرآن کی جلدین بھیجدیجیے
ہم اُسکو نقل کراکر پھر واپس کر دینگے (حضرت ابو بکر کے عہد مین جو قرآن
جمع ہوا تھا وہ اُسوقت حضرت حفصہ کے پاس موجود تھا اور اسکے
بعد بھی موجود رہا یہانتک کہ مروان نے اپنے زمانہ مین اُسکو جلوا دیا۔
ابن حجر ص ۱۹) حضرت حفصہ نے اُسکو حضرت عثمان کے پاس بھیجدیا
اور حضرت عثمان نے زید بن ثابت و عبد اللہ بن الزبیر و سعید
ابن العاص و عبد الرحمن بن الحارث کو حکم دیا جنھون نے اُسکی
نقلین کین اور جب کام ختم ہو گیا تو حضرت عثمان نے حفصہ کا
قرآن اُنکو واپس کر دیا، جو نقلین ہوئی تھین اُنمین سے
ایک ایک جلد ہر ملک مین بھیجدی، اُنکے علاوہ جسقدر مختلف فیہ
نسخے تھے حکم دیا کہ سب جلا دیے جائین۔ ابو داود و طبرانی نے
شعیب کی روایت نقل کی ہو کہ حضرت عثمان نے حکم دیا کہ جو نسخے
قرآن کے نقل کرا کے بھیجے جاتے ہین اُنکے خلاف اگر کوئی نسخہ
ہو تو جلا دیا جائے، لیکن اکثر روایتین اس امر کی ہین کہ
بجای "جلا دیا جائے" کے حضرت عثمان نے حکم دیا کہ "لپیٹ کے
رکھ دیا جائے" یعنی اُس سے کام نہ لیا جائے، زیادہ ثبوت اِسکا
ملتا ہی [1]۔ مصعب بن سعد کی روایت مین ہو کہ حضرت عثمان نے
دریافت کیا زیادہ خوشنویس کون ہو؟ لوگون نے کہا کہ زید بن
ثابت کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا کہ فصیح کون زیادہ ہی؟
لوگون نے کہا سعید بن العاص، حضرت عثمان نے حکم دیا کہ سعید
بولتے جائین اور زید لکھتے جائین [2]

[1] فتح الباری ص ۱۹۔ [2] فتح الباری ص ۱۶۔

الفرق بین المصحفین

قال ابن التین الفرق بین جمع ابی بکر وبین جمع عثمان ان جمع ابی بکر کان لخشیة ان یذهب من القرآن شیٔ بذهاب حملته لانه لم یکن مجموعا فی موضع واحد فجمعه فی صحائف مرتبا لآیات سوره علی ما وقفهم علیه النبی صلی الله علیه وسلم وجمع عثمان کان لما کثر الاختلاف فی وجوه القرآن حین قرؤه بلغاتهم علی اتساع اللغات (ای بلهجاتهم فان للعرب کانت لهجات شتی یتکلم کل قوم بلهجة غیر لهجة آخرین) فادی ذلك بعضهم الی تخطئة بعض فخشی من تفاقم الامر فی ذلك فنسخ تلك الصحف فی مصحف واحد مرتبا بسوره واقتصر من سائر اللغات علی لغة قریش محتجا بانه نزل بلغتهم وان کان قد وسع فی قراءته بلغة غیرهم دفعا للحرج والمشقة فی ابتداء الامر فرأی ان الحاجة الی ذلك انتهت فاقتصر علی لغة واحدة[1]

موجود اور سابق نسخہ کا فرق

ابن التین کہ...
کہ حضرت ابوبکر کی ترتیب اور حضرت عثمان کی ترتیب مین...
یہ تھا کہ حضرت ابوبکر کی ترتیب اس خوف سے تھی کہ مبادا حا...
قرآن کے مرجانے سے کہین قرآن کا کوئی حصہ تلف نہ...
اس لیے کہ اُسوقت تک سارا قرآن ایک جگہ جمع...
حضرت ابوبکر نے سب کو یکجا کرایا اور آیتون اور سورتو...
ترتیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اُسی ک...
اُسکو مرتب کیا۔ حضرت عثمان نے اُسوقت ترتیب د...
الفاظ قرآن مین اختلاف ہوا اور عرب کے ہر قبیلے...
اپنی زبان اور اپنے لہجے مین پڑھنا شروع کیا (عر...
بہت سے لہجے تھے اور ہر قبیلہ کا لہجہ دوسرے قبیا...
تھا) اسکی وجہ سے بسا اوقات ایک دوسرے کی قرا...
کہتا تھا۔ حضرت عثمان ڈرے کہ کہین یہ اختلاف طول ا...
اسی لیے اُنھون نے قرآن کی نقلین کرائین ایک جلد مین تما...
پارے یکجا کیے سورتین مرتب کین تمام زبانون اور لہجو...
قریش کی زبان قرآن مین رکھی غیر قبائل کے لہجے حذ...
اور دلیل یہ پیش کی کہ قرآن قریش ہی کی زبان...
ہوا ہے گو ابتدائی امر مین عرب کی اور زبانون مین...
حرج و ازالۂ مشقت کے لیے قرآن پڑھنے کی اجازت تھی گ...
ختم ہو گئی لہذا قرآن کی زبان اب فقط ایک ہونی چ...

[1] فتح الباری ج ۹ ص ۱۹ -

معنی نزول القرآن علی سبعۃ احرف

اما الحدیث القائل "ان هذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف فاقرؤا ما تیسر منہ" فلیس المراد بالسبعۃ فیہ حقیقۃ العدد بل المراد التسهیل والتیسیر ولفظ السبعۃ یطلق علی ارادۃ الکثرۃ فی الآحاد کما یطلق السبعین فی العشرات والسبعمائۃ فی المئین ولا یراد العدد المعیّن والی هذا اجنح عیاض ومن تبعہ[1]. وقد حمل ابن قتیبۃ العدد المذکور علی الوجوہ التی یقع بها التغایر فی سبعۃ اشیاء:

(۱) ما تتغیر حرکتہ ولا یزول معناہ ولا صورتہ مثل "ولا یضار کاتب" بنصب الراء ورفعها

(۲) ما یتغیر بتغیر الفعل مثل "بعد بین اسفارنا" و"باعد بین اسفارنا" بصیغۃ الطلب والفعل الماضی

(۳) ما یتغیر بنقط بعض الحروف المهملۃ مثل "ثم ننشرها" بالراء والزای

(۴) ما یتغیر بابدال حرف قریب

قرآن کے سات حرفون پر نازل ہونے کا مطلب

حدیث مین ہو کہ "یہ قرآن سات حرفون پر نازل ہوا ہو جو آسان ہو اُسی طرح پڑھو" یہان سات سے فی الواقع سات کا عدد نہین مراد ہو بلکہ غرض سہولت و آسانی ہو۔ سات کا لفظ اکائیون مین کثرت کے لیے آتا ہو اور ۷۰ کا دہائیون مین اور ۷۰۰ کا سیکڑون مین، قاضی عیاض اور اُنکے پیروون کی یہی رائے[1] ہو۔ ابن قتیبہ نے عدد مذکور کو ان صورتون پر محمول کیا ہو جن سے قراءت مین تغیرات پیدا ہوتے ہین اور یہ سات صورتین ہین :

(۱) وہ جسکی حرکت بدل جائے مگر معنی و صورت مین فرق نہ آئے جیسے "ولا یضار کاتب" (رے کو زبر ہی) اور "ولا یضارُ کاتب" (رے کو پیش ہو)

(۲) جس مین فعل کے تغیر سے تغیر آتا ہو، جیسے "بعد بین اسفارنا" بصیغۂ ماضی اور "باعد بین اسفارنا" بصیغۂ امر

(۳) جسمین بعض غیر منقوط حرفون کو منقوط پڑھنے سے تغیر پیدا ہوتا ہو، جیسے "ثم ننشرہا" کو رے اور زے دونون سے پڑھا جائے۔

(۴) جسمین کسی قریب المخرج حرف کے

---

[1] فتح الباری۔ ص ۲۰۔

من مخرج الآخر مثل "طلح منضود" و "طلع منضود"

(۵) ما تغیر بالتقدیم والتاخیر مثل "وجاءت سکرة الموت بالحق" و "جاءت سکرة الحق بالموت"

(۶) ما تغیر بزیادة او نقصان کما فی التفسیر عن ابن مسعود وابی الدرداء "واللیل اذا یغشی والنھار اذا تجلی والذکر والانثی" ھذا فی النقصان واما فی الزیادة فکما فی تفسیر تبت یدا ابی لھب فی حدیث ابن عباس "وانذر عشیرتک الاقربین ورھطک منھم المخلصین"

(۷) ما تغیر بابدال الکلمة بکلمة ترادفھا مثل "العھن المنفوش" و "الصوف المنفوش"[له]

بدلنے سے تغیر آجائے، جیسے "طلح منضود" اور "طلع منضود" (عین اور ح قریب المخرج ہیں)

(۵) جو تقدیم و تاخیر سے متغیر ہو، جیسے "جاءت سکرة الموت بالحق" اور "جاءت سکرة الحق بالموت"

(۶) جو زیادتی یا کمی سے تغیر پذیر ہو، جیسے کتاب التفسیر میں ابن مسعود و ابو درداء سے قرارت مذکور ہے "واللیل اذا یغشی والنھار اذا تجلی والذکر والانثی" یہ کمی کی مثال ہے، زیادتی کی مثال جسطرح تفسیر تبت یدا ابی لھب میں ابن عباس کی حدیث "وانذر عشیرتک الاقربین ورھطک منھم المخلصین"

(۷) جسمیں کسی لفظ کو دوسرے مرادف لفظ کے ساتھ بدل دینے سے تغیر آجائے، جیسے "والعھن المنفوش" اور "والصوف المنفوش" (عھن و صوف دونوں ایک ہیں)

ثمرة بطل الحریة مصطفیٰ کامل باشا روح اللہ روحہ

لحضرة المولوی عبد الباسط افندی نجل المغفور لفضیلة المولوی عبد القیوم الحیدر آبادی

ان الزمان له صرف و حدثان	وفی الحوادث افراح و احزان
کم من مسرة اقوام یغیرھا	صرف الزمان فلا یبقی لھا شان

[له] فتح الباری: ص ۲۵۔

كم من بناءٍ به الايام قد لعبت ... فيا لمن عيشها بانٍ بغيان

وكم تقلب ظهراً للمجن لنا ... وشكلت منه كالحرباء الوان

لقد اتى نبأ من مصر نعظمه ... فلا يرى عنه تعزاء وسلوان

ارخى غمام هموم لا انجلاء له ... على القلوب هاجت منه اشجان

العين باكية بالدمع جارية ... والنفس فيها كيئة والعقل حيران

انى تكفكف عن التذراف اعيننا ... على المدامع ما للصبر سلطان

مالى ارى مصر صارت منهم جيفة ... هوى بها اليوم رضوى وثهلان

بل مقطم مصر زال وانهدمت ... اهرامها فاتاها منه خسران

قد غاب عنها فتى الفتيان فاضطربت ... وقد عراها به رزء وحرمان

حامى الذمار ابى الضيم انفه ... ما كان فى عزمه عجز ونقصان

طلاع انجدة رقاع الوية ... جماع الدية فى القول سحبان

هو الذى اوضح النهج السوى لنا ... والقوم اذ ذاك مستهدٍ وحيران

لاجل سقيك انوار الرجاء غدت ... فى كل مصر له يا مصر جيلان

قد كان يحمى ذمار القوم ابن لها ... كمثله الآن انصار واعوان

فكان بالامس شمساً وهى مشرقة ... واليوم اخفت ضياء الشمس اكفان

يغرب غربت اهل الغرب شامتة ... كما بشرقك اهل الشرق قد كانوا

يا الشمال عين الجور ترمقنا ... من بعد غيبتها والجور عريان

اضرمت نارا اتانا عنه الحوان بها ... تغلى الصدور كما للقدر غليان

يوم نعى الناس لا نعود لها ... وان خبت لجميع الناس نيران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

البیان

ہذا بیان للناس

مدیر (اڈیٹر) عبد اللہ عمادی — مُدیر (منیجر) قاری عبد الولی

سلسلۂ جدید

اگرچہ عرض ہنر پیش ما بی ادبی ست — زبان خموش ولیکن دہان پُر از عربی ست

عربی زبان مسلمانون کی قومی زبان ہے اور اسلام کا جو کچھ بھی ذخیرہ ہے سب اسی مین ہے لیکن حیف ہے کہ ہندوستان مین بعض اعلی و ادنی طبقون کی غلط فہمیان اس زبان کو خطرناک حد سے پہونچا رہی ہین، البیان اسی غلط فہمی کے مٹانے اور اس زبان کی خدمت کرنے کے لیے شائع کیا گیا تھا لیکن افسوس ہے کہ ملک کو اس خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لیے اسنے جو ادنی کوشش کی گر چہ [illegible]

ك اس [illegible] کا حجم [illegible] ہجرت کی تھی لیکن مسلمانون نے [illegible] [illegible] آخر مین [illegible]

ہی ہے بہ لباب ع کہ ہستی خوشتر است از بود ہشیاری و مسلسل پانچ برس تک یہ کوشش جاری رہی مگر
البیان جو کہ تا وقت اسکی دنیا کی صورت نظرون میں آ گئی اور اہل نظر نے یہ قدر دانی کی کہ نام سنتے ہی خریدنے کو
آمادہ ہو گئے لیکن بار بار کے تقاضے پر بھی اکثر صاحبان کو قیمت ادا کرنے کی توفیق نہوئی خریدارون کی تعداد
اب بھی چند سو ہے گر قیمت ادا کرنے والے ڈیڑھ سو سے زیادہ نہین یہی سبب ہے جس سے رسالہ کی مالی حالت
روز بروز گرتی چلی گئی اور انہیں نقصانات نے اشاعت مین سخت بے ترتیبی پیدا کر دی، اگر صرف تجارتی
مقاصد مد نظر ہوتے تو اب تک کب کا یہ بند ہو چکا ہوتا، لیکن اس رسالہ کی ابتدا مذہبی حیثیت سے ہوئی تھی
حیف ہے کہ بیہودہ اشاعتین فروغ پائین اور ایک مذہبی کام بند ہو جائے، اس کی مذہبی زندگی ابتک
قائم ہے مگر اس زندگی کرنے کو کہان سے جگر آئے، جب تک کہ بزرگان قوم کو توجہ نہو اس کی حالت
کیونکر سنبھل سکتی ہے،

خاص غرض تو یہی تھی کہ البیان عربی مین شائع ہوا کرے لیکن مذاق زمانہ اسکے خلاف ہے اس
خیال سے ہم نے البیان کے دو حصے کر دیے ہین، ایک عربی مع ترجمہ اردو اور دوسرا صرف اردو
مضامین کی دلچسپی کا خاص لحاظ کیا گیا ہے، مہینہ بھر مین جس قدر پولیٹکل انقلابات دنیا مین ہوتے
ہین ناظرین کی وسعت معلومات کے لیے ایک خاص باب اس کے لیے ہوگا جسکا عنوان ماجرای
سیاست ہوا کریگا۔ بلاد اسلام کی خبرین کثرت سے دیجائینگی اور ہر نمبر مین علامہ ابن قتیبہ کی مشہور
تاریخ المعارف کا ترجمہ کم از کم ۱۶ صفحہ شائع ہوا کریگا، ابن قتیبہ نامور مورخ بھی تھے اور مشہور محدث
بھی ان کا زمانہ طبری سے بھی آگے ہے۔ فرانسیسی و جرمنی زبان مین بھی اس کا ترجمہ ہو چکا ہے اور اگرچہ
یہ مختصر کتاب ہے لیکن اسمین وہ تمام باتین فراہم ہین جو آجکل تاریخ کی جان سمجھی جاتی ہین۔ واقعات عموماً
کے بیان مین مورخین عموماً غلط بحث کرتے ہین، ابن قتیبہ نے اس غرض سے دو جدا جدا حیثیتین
قائم کی ہین [illegible] وقت سے تاریخ قدیم کو جس بندش سے [illegible] اتنے حصے کر کے ہر جگہ الگ لکھا ہے، اور [illegible] دونون
[illegible] واقعات کی جو تفصیل تھی وہ سب علحدہ تحریر کی ہے جس سے کہ [illegible] ان کو [illegible]
[illegible] سے [illegible] ابن قتیبہ البیان کا [illegible]

یہی تین روپیہ قائم ہی بعہد محرم ۱۳۲۶ ہجری سے اسکا نیا سال شروع ہونا چاہیے تھا لیکن غریبا دعلم
کی بے توجہی سے محرم و صفر و ربیع الاول تک پرچے نہ شائع ہو سکے ممکن تھا کہ ربیع الآخر مین
اسکی تلافی کر دیجاتی اور سب پرچے یک جا شائع کر دیے جاتے لیکن بعد از وقت اشاعت بے لطف
تھی اس لیے جدید نمبر کا آغاز اب ربیع الآخر سے ہوتا ہی سہ ماہہ تعطیل خود ہم کو ناگوار تھی
لیکن اگر یہ چند روزہ خاموشی حیات جاوید کا باعث ہو تو ناظرین کا عتاب کم ہو جائیگا خدا سے دعا
ان مشکلات مین ہماری دستگیری کرے اور منزل مقصود تک پہونچائے۔

دریا و کوہ در رہ و من خستہ ضعیف — اے خضر پی خجستہ مدد کن بہمتم

یہ انتظام کیا گیا ہی کہ ہر ماہ کا پرچہ اُسی مہینے مین شائع ہو جایا کرے اور مضامین کے لیے خاص
التزام یہ ہی کہ مذاق زمانہ کے موافق اور عام پسند ہوا کرین، جہان انوار اسلام کی قدامت جلوہ گر ہو
وہان جدید تمدن کی جدت کو فراموش نہ کیا جائے اور نئی روشنی کا تذکرہ آئے تو قدیم مذہبی نورانیت
بھی ہاتھ سے نہ جانے پائے،

اب شرق و غرب دونون کے جلوے ہین ساتھ ساتھ — حاجی کے زمزمی مین ہی گنگ کا سرود بھی
رنگ فرنگ مین ہی نہان جلوہ عرب — اس جامے مین ملی ہی شراب طہور بھی
طرز قدیم ہی نئی شائستگی بھی ہی — یورپ کی روشنی بھی ہی مکہ کا نور بھی

آثار علم و ادب

مسلمانون نے دنیا مین جو آثار چھوڑے ہین اُن کی دو حیثیتین ہین۔ (۱) اجتماعی آثار جن کا
تعلق تمام تر اہل مشرق سے ہی۔ (۲) علمی و ادبی آثار جو صرف یورپ و اہل یورپ سے تعلق رکھتے ہین
اس دوسری صنف سے ہماری مراد یہ ہی کہ مسلمانون کے آثار علم و ادب نے یورپ کے تمدن پر
کیا اثر پیدا کیا؟ موجودہ تمدن یورپ کو کہان تک اُس سے مدد ملی؟ اور اُسکی اشاعت کس طرح ہوئی

[illegible] کی ابھی خبر نہین۔ ہمارے انشاپردازون کی عادت ہو کہ یورپ پر اکثر اہل عرب کو ترجیح
دیتے ہین جب کبھی موقع ملتا ہو تو جھٹ یہ لکھتے ہین کہ یورپ نے اہل عرب سے علوم و فنون
حاصل کیے ہین لیکن یہ نہین بتلاتے ہین کہ کن فنون کا پتہ لیتے ہین اور یہ کتنے [illegible]
عربی کی کیا کیا کتابین ترجمہ کی تھین کیونکہ جب تک تفصیل نہ بیان کی جائے صرف اجمال سے
سامعین کو یقین نہین ہو سکتا۔ دنیا کو یقین ہو کہ اہل مشرق مبالغہ اور خلاف واقع مفاخرت کے
بیحد خوگر ہین، لہذا جب تک کہ تفصیل حالات نہ بیان کیے جائین سچی بات بھی جھوٹ معلوم ہو
[illegible] علامہ شبلی نعمانی رسائل مین نہایت توضیح و بسط کے ساتھ دکھا چکے ہین کہ مسلمانون نے اپنے
زمانے مین غیر قومون کے علوم و فنون کی کیا کیا کتابین عربی مین ترجمہ کین اور کس طرح ان کے رسائل
بہم پہونچائے انھین مضامین کا المقتبس وغیرہ مصری رسالون مین بھی خلاصہ شائع ہو چکا ہو، لیکن
اب تک ادھر کسی نے توجہ نہین کی کہ یورپین زبانون مین کس قدر عربی کتابین ترجمہ ہوئین اور
یورپ نے ان سے کہان تک فائدہ اٹھایا۔ ہم اس مضمون کو خود یورپ کے بیان کے مطابق لکھتے
ہین جسے ہمارے دوست جرجی زیدان آفندی نے "آثار التمدن الاسلامی" کے عنوان سے الہلال
[illegible] جس [illegible] ۱۹۰۵ء مین شائع کیا ہو صاحب موصوف یوروپین تو نہین ہین مگر مسیحی المذہب
ہین اور سلسلۂ روایات اسلام اور تاریخ التمدن الاسلامی مین آپ کی خاص کوشش یہ رہی ہو کہ تاریخی
واقعات کے ایسے علل و اسباب پیدا کیے جائین جن سے اسلام کی عظمت کم ہو جائے۔

مسلمانون سے اہل یورپ کا سابقہ

مشرق مین اسلامی تمدن کی نشو و نما ہوئی اور مسلمانون نے یونانیون، ایرانیون، سریانیون
ہندوستان کے علوم و فنون اپنی زبان مین لیے حکومت کی ترتیب دی نظام قائم کیا
[illegible] دمشق، بغداد، طلیطلہ، غرناطہ، قرطبہ اور دہلی [illegible] شہر فلسفہ [illegible]
[illegible] صدیون [illegible] ظلمات [illegible] غرق تھا [illegible]

علاوہ اور کوئی دوسرا شغل نہ تھا، سلف کے علوم اور کتابین کلیساؤن اور عبادت خانون مین بند پڑی

تھین، شاید ہی کوئی ایسا خوش قسمت ہوتا جس کو درس و تحقیق کے لیے ان کے مطالعہ کا موقع ملتا

البتہ کبھی کبھی مذہبی منازعات کے فیصلہ کے لیے خزانے کھلتے تھے اور [illegible] طبیعتین اُن سے کچھ

سیکھ گئی ہیں۔ جہان دقائق مین موشگافی کیا کرتی تھین کہ حضرت مقدس کے جسم و [illegible] بلکہ بعض

ریفنے دوشیزہ بتون کو اگر اقانیم ثلاثہ سے استفادہ کا موقع ملتا اور فیض روح القدس الٰہی با نشو

کا خوشگوار نتیجہ نکلے اور اُس بابرکت نتیجہ سے دنیاوی توالد و تناسل کو ترقی ہوتی اُن کو مسیح کی

مادر زاد معصوم یادگار کیون نہ تسلیم کیا جائے اور پوپ اعظم کا دربار کیون نہ اُن کی ازلی عظمت کو مسلم

مان کر یہ قانون پاس کرے کہ «بیچگان ہم بکنند اینچہ مسیحا می کردہ»

اسلامی فتوحات کا سیلاب اُن دنون یورپ مین موجزن تھا اسپین و پرتگال کو یہ موجین

زیرآب کر چکی تھین، فرانس کا نصف حصہ اور سسلی سارڈینیا بھی اس سیلاب کے آغوش مین بہہ چکے تھے

اور غرق ہونے کے اندیشہ سے سارا یورپ تھرا رہا تھا، ایسی خوفناک حالت مین مسلمانون اور مسلمانون

کے ساتھ اسلامی علوم و فنون سے بھی اُن کے دلمین بدگمانی کا پیدا ہونا ایک طبعی بات تھی [illegible]

و اطراف ایطالیہ و فرانس مین اہل عرب اُن کے ہمسایہ تھے لیکن اس سے کیا کیا جائے کہ اہل [illegible]

کی جو آواز اُن کے کانون مین آتی تھی وہ اُس کو اللہ اکبر کا نعرہ ہی سمجھتے تھے، اس سوء ظن نے اُس

واسطے مین یورپ کو علوم اسلام سے فائدہ نہین اُٹھانے دیا، حتی کہ جب بیت المقدس فتح کرنے

کی آواز بلند ہوئی تو سارا یورپ مسلمانون پر حملہ کرنے کے لیے آمادہ ہو گیا اور قریباً دو سو برس تک

[illegible] صلیبیہ کے حملے ہوتے رہے۔

اہل یورپ نے سنہ ۱۰۹۹ء مین بیت المقدس کو فتح کیا اور [illegible] تک اُس پر قابض رہے

اُنہین اور مسلمانون مین لڑائیون کا طوفان غیر منقطع جاری ہو گیا بعض مقامات کی [illegible]

دراز تک کے لیے میدان جنگ بن گئین اور آخر ان حوادث کی انتہا [illegible]

سنہ ۱۲۹۱ء مین مجبور ہو کر وہان سے چلے گئے۔ اس دو سو برس کی طویل [illegible]

ادھر اسپین کی مشرقی سلطنت کی بنیاد ڈھا رہے تھے۔ غرناطہ میں اس وقت تک مسلمانون کی سلطنت
قائم تھی، شام و فلسطین کی شکست کا انھون نے اس طرح بدلا لیا کہ پندرھوین صدی عیسوی کے
آخر مین غرناطہ کی اسلامی سلطنت کو برباد کر کے سارے مسلمانون کو ملک بدر کر دیا۔

یہی وقت تھا کہ ایشیاے کوچک مین آل عثمان نے حکومت کی بنیاد ڈالی۔ اہل یورپ کو
ایشیا سے خائب و خاسر پھرتے ہوے وہ دیکھ چکے تھے انھون نے مشرقی سمت سے یورپ پر حملہ کیا
جیسا کہ ابتداے اسلام مین اہل عرب نے مغربی سمت سے حملے کیے تھے یورپ کے وہ ممالک جو ہمیشہ سے انکے
لیے فتح کر لیے اور قسطنطنیہ پر پندرھوین صدی کے وسط مین اسلامی پھریرا لہرانے لگا۔ قسطنطنیہ ان
دنون علماے یورپ کا مرکز اور علم و ادب کا خزانہ تھا ترکون کی سطوت و جبروت سے جب یہ لوگ
وہان سے بھاگ کر یورپ کے دوسرے شہرون مین آباد ہوے تو ساتھ مین علوم و فنون اور کتابون
کا ذخیرہ بھی لیتے آئے۔ یورپ کو اب اتفاق و اتحاد کی ضرورت محسوس ہوئی اس لیے کہ اندیشہ تھا
اب بھی اگر اختلاف قائم رہا تو کل کو سارے فرنگستان کا وہی حشر ہوگا جو آج بزنطائن و قسطنطنیہ کا ہوا
نام پرانے غربی جغرافیون مین اسکو بزنطیہ کے نام سے تلاش کر دیا کا ہوا پردیسی ترک سارے
گرفتار کر لین گے اور ساری مسیحی دنیا ان کی لونڈی غلام ہو جائیگی۔ خوفناک خطرات کے مقابلہ پر
کے قومی و ملکی اتفاق کا ہونا ایک طبعی امر ہے، اس عام تحریک سے اور کچھ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو بڑا فائدہ یہ
کہ موجودہ تمدن یورپ کی داغ بیل پڑنا شروع ہوئی۔ یہ بھی یورپ کی خوش قسمتی تھی کہ بحیثیت مجموعی
مین مسلمانون سے راہ و رسم ہو چکی تھی، اسکے بعد علماے یونان قسطنطنیہ سے بھاگ کے وطن چھوڑ
اور پھر سارے ملک نے مسلمانون کے خلاف اتفاق کر کے ترقی کی دنیا مین قدم رکھنے کا عزم کیا۔

اس کام کے ارادے مین وہ کئی سو برس پہلے ہی سے تھے۔ اندلس کی درسگاہون
فضلاے یورپ کی ایک خاص تعداد تعلیم یافتہ ہو کر نکل چکی تھی اور بہت کچھ [illegible]
عربی سے لاطینی مین ہو چکا تھا۔ گویا علمی و سیاسی دونو پہلو سے ترقیون کے لیے سب سامان
آمادہ ہو گئے ادھر اسلامی ممالک پر فوج کشی شروع کی ادھر اسلامی مدارس [illegible]

تصیل مین مصروف ہوے، جس نظر سے آج ہم یورپ کو دیکھتے ہین حل مشکلات وایضاح حقائق کی
غرض سے وہی نظر اُن کی بلاد اسلام پر پڑتی تھی - تاریخ مین جابجا نظر آتا ہی کہ کوئی فلسفی یا طبی مشکل پیش آئی ہی
تو اُس کے حل کے لیے قیاصرۂ روم و شاہان یورپ نے علماے بغداد و بزرگان قرطبہ سے رجوع کیا ہی
کوئی تعجب نہین اگر وہ قرطبہ و طلیطلہ کی عظیم الشان اسلامی یونیورسٹیون مین علمی تبحر حاصل کرنے کے لیے
نوعمر و مستعد لڑکون کو بھیجتے رہے ہون، جسطرح ہم کیمبرج یا اکسفورڈ مین بھیجا کرتے ہین، یورپ
مین عربی علوم کے اقتباس کی ابتدا دسوین صدی سے ہوئی اور ٹھیک پندرھوین صدی کے
بعد فراغت ملی۔

لاطینی (اطالین) زبان مین عربی کتابونکا ترجمہ

جس طرح ہماری علمی زبان عربی ہی اُسی طرح یورپ کی علمی زبان اُن دنون لاطینی تھی۔ اس زبان
مین پانسو برس تک (یعنے دسوین صدی عیسوی سے پندرھوین صدی تک) عربی کتابون کے
ترجمے ہوا کیے۔ اس طویل مدت مین بیسیون سربرآوردہ مترجمون نے طب و فلسفہ و طبیعیات و الٰہیات
وغیرہ کی سیکڑون کتابین ترجمہ کر ڈالین جنکی تفصیلی بیان کے لیے اگر البیان کی ایک سالانہ جلد بھی پوری
مخصوص کر دی جائے جب بھی مضمون کا یہی تقاضا رہیگا کہ ”کچھ اور چاہیے وسعت مری بیان کے لیے“
اس عہد کی تقسیم چار دورون مین کی جا سکتی ہی۔

(۱) دور تمہید جبکہ اندلس کے باہر اس کے تمہیدی مراتب طے ہو رہے تھے۔

(۲) طلیطلہ کا عام دور جسمین علماے یورپ از خود کتابون کے ترجمہ مین مشغول ہوے۔

(۳) الفانسو فرمان رواے کیسٹل (قشتالہ) کا دور جس نے خاص اپنے خرچ سے اسی غرض
کے لیے ایک علمی سوسائٹی قائم کی تھی۔

(۴) دور یورپ جسمین عام سلاطین یورپ نے علوم عرب کے ترجمے کا اہتمام کیا ہی

دور تمہید یہ دور دسوین صدی عیسوی سے شروع ہوتا ہی۔ اس دور کے ترجمون مین

جن لوگون کے حالات ہم کو معلوم ہوسکے اُن مین پوپ سلوسٹر دوم کا نام زیادہ ممتاز ہی جو دسوین
آخر مین گذرا ہی۔ پوپ ہونے کے قبل اُس کا نام گربرٹ تھا، سررشتہ تعلیم سے پادری کے عہ
اُس نے ترقی کی اور مختلف کلیساؤن مین مذہبی فرائض انجام دے کر آخر مین پوپ کے درجے تک
اپنے زمانے کے اکثر علوم مین اُس کو دستگاہ حاصل تھی، مدتون اندلس کی تعلیمگاہون مین وہ تعل
رہا، وہ پہلا شخص ہی جسکو لاطینی زبان مین علوم اسلام کے ترجمہ کرنے کا شوق پیدا ہوا، قوم
کے لیے اُسنے منطق و فلسفہ و نجوم وغیرہ کی عربی کتابین لاطینی مین ترجمہ کین جن کا مجموعہ
موسیو اڈلریب کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہو گیا ہی۔

پوپ مذکور کے بعد ہرمان المقعد متوفی ۱۰۵۴ء کا زمانہ آیا۔ اس کو مدارس اسلام مین تح
موقع تو نہین ملا مگر بجاے خود اُسنے مسلمانون کی کتابین بکثرت پڑھین اور جمع کین، موسیق
و نجوم کا اُس کو بڑا شوق تھا، ان علوم مین اُس نے خاص طور سے عربی کتابون سے مدد
ان کے علاوہ اور مختلف علوم کی عربی کتابون کے ترجمے لاطینی مین کیے،

اسی زمانے مین قسطنطین افریقی نام ایک مشرقی عالم تھا جسنے ایام شباب
مین بسر کرنے کی وجہ سے تاریخ سے "افریقی" کا لقب حاصل کر لیا۔ اُس کی عمر ہمیشہ مطالعہ
مین صرف ہوا کی۔ کچھ دن کے بعد کسی خاص ضرورت سے ایطالیہ کے شہر سلرنو مین اُس ک
اتفاق ہوا۔ سلرنو کا مدرسہ مشہور تھا اور مدت سے عربی کتابون کی تدریس وہان جاری تھی
نے بڑے جوش و خروش سے اُس کا خیر مقدم ادا کیا اور ترجمہ کی ضرورت کی جانب توجہ دلا
کی ہمت اور بڑھی اور اب اُسنے ادھر پوری توجہ معطوف کر دی، اہل عرب نے طب و فلسفہ
یونانی سے ترجمہ کی تھین یا جو خود تالیف کی تھین اُنمین اکثر اہم ترین کتابین اُس نے ترجمہ ک
مفردات اور خاص کر امراض چشم و حمیات مین اہل عرب کی مشہور تالیفات کو اُسنے لاطینی
یورپ کو موقع دیا کہ سیکڑون برس تک اُن سے مستفید ہوا کرین (یورپ کی تحقیق ہی کہ امرا
مین اہل عرب نے بڑی تحقیق سے بحث کی ہی اور بہت سے طریقے ایسے دریافت کیے ہیں

انکشافات یا ڈسکوری کہنا بیجا نہین۔ یہ انکشافات خاص اہل عرب کے ہین، یونانیون کو انسے تعلق نہین

دورِ طلیطلہ بارھوین صدی عیسوی مین عربی کتابون کے ترجمہ کے لیے اسی قصد سے علماے یورپ طلیطلہ مین جمع ہوے کہ طلیطلہ ہارون الرشید یا مامون الرشید کے زمانے کا بغداد ہوگیا، جہان نوین صدی مین سریانی یا ایرانی علما قدیم حکمت و فلسفہ کے ذخیرے کو عربی مین لانے کے لیے مجتمع تھے، لیکن ان دونون اجتماعون مین بڑا فرق تھا اس لیے کہ عہد بنی عباس کے مترجمین اکثر خلفاے اسلام کے حکم سے بغداد مین طلب ہوتے تھے اور یونانی و عربی مین نہ صرف ماہر بلکہ ادیب ہونا اُن کے فرائض کی پہلی شرط مقرر تھی، خلفا اسی غرض سے انتہائی فیاضی سے کام لیکر اُن بزرگون کی حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے۔ بخلاف اسکے طلیطلہ کے مترجمین خود بخود اس فرض کے ادا کرنے مین متوجہ تھے اُن مین آمادگی پیدا کرنے والی چیز دولتمندون کی فیاضی نہ تھی فقط علمی جوش تھا۔ عربی سے ان لوگون کو بہت کم وہ اور نہایت خفیف مناسبت تھی، یہی وجہ ہو کہ جس متانت کے ساتھ اہل عرب نے یونانی کتابون کے ترجمے عربی مین کیے تھے دانایان فرنگ عربی کا ترجمہ لاطینی مین اُس اندازے سے نہ کر سکے۔ ضبط مسائل کا لحاظ کم تھا عبارتین غامض ہوگئین، اور مطلب صاف طور سے ادا نہو سکا۔

طلیطلہ اُس زمانے مین علما و فلاسفہ سے بھرا ہوا تھا، ایک بڑی جماعت وہان فرانسیسیون کی تھی جو اخلاقی و مادی فوائد کے لیے مقیم تھے۔ طالبان علم اکثر پادری تھے جن مین اسقف طلیطلہ ریمون کا نام خصوصیت سے لیا جاتا ہو اس شخص نے ۱۱۳۰ سے ۱۱۵۰ء تک طلیطلہ مین مذہبی علمی مشاغل جاری رکھے اور ترجمہ و تالیف کا کام کرتا رہا۔ طلیطلہ مین یہ پہلا شخص ہو جسنے علوم عرب کو اصل ماخذون سے یعنے خاص عربی کتابون سے لے کر یورپ مین شائع کرنا شروع کیا، اُس کے کام کی ابتدا دو شخصون کے ہاتھ سے ہوئی ان مین ایک عوام عرب کی عامی زبان سے واقف تھا اور دوسرا لاطینی کا ماہر تھا، اُس کے ترجمون مین معنوی و لفظی دونون طرح کے سقم و اضطرابات موجود تھے لیکن اُس کے بعد جن لوگون کے ہاتھ مین یہ کام آیا وہ عربی زبان مین ایک حد تک ماہر تھے اور اس لیے کسی قدر کاوش سے اُنھون نے ان ترجمون کی تصحیح کی۔

دیون نے فلسفہ ونجوم وغیرہ کی بہت سی کتابین ترجمہ کین، یورپ مین جب یہ کتابین شائع ہوئین
تو اہل علم مین ایک پرجوش تحریک ہوئی اور شوقین طلبہ یورپ کے ہر مقام سے طلیطلہ مین آنے لگے بعضون
نے قرآن شریف کا ترجمہ شروع کیا اور بعض اپنے مذاق کے مطابق دوسرے دوسرے علوم کی طرف متوجہ
ہوئے ان مین فلاطون طیبوری وایڈلرباتی یوحنا اشبیلی وکونڈیسالفی وہرمان ڈلائی وفرقس طلیطلی
ورابرٹ رٹینی ودانیال مورلی زیادہ مشہور ہین، ان سب مین بھی جیرار کرمونی کا نمبر سب سے بڑھا تھا
اُس نے اسّی کتابون کے ترجمے کیے جنمین اجمالاً متقدمین کے بیشتر علوم منطق وفلسفہ وریاضی وعلم
ہیأت وطبیعیات وکیمیا ونجوم وغیرہ آگئے تھے، بعض کتابین تو ان مین وہ تھین جو ارسطو وارشمیدس
واقلیدس وبطلیموس وبقراط وغیرہ نے تالیف کی تھین اور بزرگان عرب نے عربی مین اُن کے ترجمے
کیے تھے اور بعض کتابین خاص فارابی، ثابت بن قرہ، خاندان بنی موسی خوارزمی، یعقوب کندی فرغانی
جابر بن افلح ماشاءاللہ فلکی، اور ابن ہیثم کی تالیف یا تصنیف تھین۔ ان سب کتابون کا عربی سے ترجمہ
کیا گیا اور دو سو برس تک طلیطلہ عربی زبان کے طلبہ ومترجمین کا مرکز بنا رہا۔

دَورِ الفانسو الفانسو شاہ قشتالہ اسپین کے اُن سلاطین مین تھا جو تیرھوین صدی عیسوی
مین اہل عرب سے لڑے تھے۔ اہل یورپ اُس کو "حکیم۔فلاسفر" کہتے ہین اس لیے کہ باوجود اس کے
کہ عرب سے وہ محاربات مین مشغول تھا اور سلاطین اسپین کو دبا کر ریاست مطلق کی فکر اُس کو دامنگیر
تھی تاہم علمی مشاغل سے وہ بے بہرہ نہین رہا، خلفاے بغداد کی تقلید مین اُسنے عربی زبان کے بہت سے
مترجمین ومولفین جمع کیے، خود اُن کے مصارف کی کفالت کی اور قوم کے نامے کے لیے اُن کو
شوق دلایا کہ عربی کتابون کا ترجمہ کرتے رہین۔ اُس کے حکم سے جو ترجمے ہوے اُن مین خصوصیت
تھی کہ پہلے عربی سے اسپین کی قشتالی زبان مین کتابین ترجمہ ہوئین اور پھر قشتالی سے لاطینی مین
نقل کی گئین قشتالی زبان مین ترجمہ کرانے سے اُس کا خاص مقصد یہ تھا کہ اُسکے ملک مین عام طور پر
اس کا رواج ہوجائے اس لیے کہ لاطینی ایک محدود طبقہ مین رائج تھی اور صرف مذہبی گروہ اس سے
مستفید ہوسکتا تھا الفانسو نے بلنسیہ مین ایک کالج بھی قائم کیا جسمین علوم عرب کی تعلیم دیجاتی تھی

یہ پہلا کالج تھا جسے مسلمانان اندلس کے مقابلہ مین ایک فرنگی بادشاہ نے قائم کیا تھا۔ یہ کالج بعد مین
پلنسیہ سے سلمنکہ مین منتقل کر دیا گیا۔

اس کام کو انجام دینے اور خاطر خواہ چلانے کے لیے الفانسو نے اندلس سے علماے عرب کی
ایک جماعت اپنے دار السلطنت مین طلب کی۔ طلیطلہ سے ابن راجل اور علامہ قبیصی کو بلوایا بہ تعظیم و تکریم
کی، اور اُن کو اپنا اُستاد مقرر کیا۔ اشبیلیہ سے ابن موسیٰ اور محمد کو، قرطبہ سے یوسف بن علی اور یعقوب
بن سنا کو بلوا بھیجا اور ان کے علاوہ غسکونیہ اور پیرس سے قریباً پچاس دانایان فرنگ کو بھی طلب کر کے
ترجمہ کے کام مین لگا لیا۔ یہ مجمع پچاس برس تک اپنا کام کرتا رہا۔ اُن کے اور اُن کے اہل و عیال
کی ضروریات زندگی کے لیے الفانسو نے وظائف مقرر کر دیے تھے اور موقع بموقع خلعت و انعام سے
حوصلہ افزائی کیا کرتا تھا۔ ان مترجمین مین یہود ابن موسیٰ و ربی ساج (ساج نام تھا اور ربی خطاب تھا
یہودیون مین "ربی" اُس شخص کو کہتے ہین جسے ہمارے یہان "مولوی" کہا جاتا ہے۔ عربی مین اس
عبرانی لفظ "ربی" کو "ربانی" کہتے ہین لیکن قرآن مین اس کی جمع "ربیّون" آئی ہے۔ صیغہ واحد ضرور
رہا ہوگا ورنہ جمع کا استعمال یعنے چہ) وصموئیل لیفی (یہ سب یہودی تھے) اور فرمان طلیطلی کی زیادہ شہرت ہے۔

دور یورپ اس دور سے ہماری مراد وہ زمانہ ہے جبکہ اندلس کے علاوہ یورپ کے
دوسرے ممالک مین عربی کتابون کے ترجمے کا انتظام شروع ہوا۔ الفانسو کی تقلید مین سلاطین یورپ
ترجمون کی حوصلہ افزائی مین فراخ دلی سے کام لیتے تھے فریڈریک دوم پادشاہ جرمنی و ایطالیہ متوفی
۱۲۵۰ء قرون وسطیٰ کا مشہور علم دوست فرمان روا تھا، اُس کے دربار مین علما و فلاسفہ کی بڑی قدر تھی
اور اکثر اہل علم سے اُس کی خط و کتابت جاری تھی۔ انگریز مترجم میکل (میکائیل) اسکاٹ نے اسکے لیے
بیس کتابین ترجمہ کین۔ فریڈریک کا بیٹا شاہ منفریڈ اس علمی ذوق مین اپنے باپ کا خلف الرشید تھا
ہرمان ساکن جرمنی و ایتان میسینی اُس کے دربار کے لائق مترجم تھے اور خود منفریڈ کو بھی جب کبھی
مشاغل سلطنت سے فرصت ملتی تو اسی دلچسپ مشغلے مین جی بہلاتا، ارسطو کی ایک کتاب خود اس نے
ترجمہ کی۔ فرانس مین شاہ چارلس دہم کو بھی عربی کتابون کے ترجمہ کروانے کا شوق تھا۔ اغوت ہو کی

بوبکر رازی کی کتاب "الحاوی" کا ترجمہ اُسی کے لیے کیا تھا۔

ان سلاطین نے علوم عرب کی پایہ شناسی اور قدردانی مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا فلسفۂ یونانی بنی عباس کا جو احسان ہے علوم عرب کی خدمت کرکے اہل فرنگستان نے اُس کی پوری تلافی کرنا چاہی فرق یہ تھا کہ خلافت عباسیہ کو اگر توجہ نہوئی ہوتی تو علوم قدیمہ آج ضائع ہوچکے ہوتے، بخلاف اس کے اہل فرنگ اگر علوم عرب کی خدمت نہ بھی کرتے جب بھی ان علوم کو ضرر نہ پہونچتا، وہ خود ہی نقصان مین رہتے۔ معتدبہ کتابین جب عربی سے ترجمہ ہوچکین تو اب تالیف کا خیال پیدا ہوا یہی روش ان کے پہلے اہل عرب نے بھی اختیار کی تھی اور ترجمے کے بعد تالیف اور پھر تصنیف مین متوجہ ہوے تھے۔ سب کے آخر مین جن مترجمون کے واقعات ہم کو دریافت ہوے وہ آرمینگو و فیلنوف و کرومر دنعان باشندہ جنیوا و بافینوس وغیرہ تھے۔ ان مترجمون کی تعداد جہانتک ہم کو معلوم ہوسکی پچاس ترجمین سے زیادہ تھی اور یہ سب کے سب یورپ مین تھے اور خاص یورپ مین اس کام کو انجام دے رہے تھے لیکن اس فہرست مین دو ایشیائی مترجمون کے نام بھی ملتے ہین، ایک ایتان ساکن انطاکیہ اور دوسر فلیپ باشندہ طرابلس، یہ دونون اپنے وطن ہی مین عربی کتابین ترجمہ کرتے رہے۔

عربی کتابین جو فرنگی زبانون مین ترجمہ ہوئین

عربی کتابین جو فرنگی زبانون مین ترجمہ ہوئین تعداد مین ۳۰۰ تھین، یہ سب کتابین، بجز چند کتابون کے جو عبرانی و قشتالی زبانون کے ذریعے سے ترجمہ ہوئی تھین براہ راست عربی سے لاطینی مین نقل ہوئین۔ مضامین (علوم) کے اعتبار سے ان کتابون کی تقسیم حسب ذیل ہے:

علوم و مضامین	ترجمہ شدہ کتابین
فلسفہ و طبیعیات	۹۰
ریاضی و ہیئات	۷۰
طب	۹۰

نجوم وکیمیا	۴۰
جملہ	۲۹۰

یہ اُن لاطینی کتابون کی اجمالی فہرست ہی جو عربی سے ترجمہ کی گئی تھین اور جن مین بعض کے
ترجمے حسب ضرورت فرانسیسی وغیرہ مین بھی ہوئے ۔ اہل عرب نے جو کتابین ترجمہ کی تھین اُن سے
تعداد دو گونہ زائد ہی ۔ اگر حساب کیا جائے تو موجودہ تمدن کے قبل یورپ اس بارہ مین بھی مسلمانون
کا مقروض ثابت ہوگا ۔ کیونکہ اہل عرب نے دو سو سے زیادہ کتابین علوم قدیمہ کی نہین ترجمہ کی تھین
جن مین دو ثلث کتابین یونانی زبان کی تھین اور ایک ثلث فارسی و ہندی و سریانی ۔ لہذا جس قدر
مسلمانون نے یورپ سے (یعنے یونان سے جو یورپ ہی کا ایک ملک ہی) لیا تھا اُس سے دو حصہ
زائد کا یورپ مسلمانون کا قرضدار تھا اور اب اس جدید تمدن کے زمانے مین اُس نے یہ قرضہ ادا کیا ہی
عہد بنی عباس مین مترجمون کی تعداد ۳۰ سے زیادہ نہ تھی لیکن یورپ مین ۵۰ سے زیادہ مترجم
تھے ۔ یہی حال اُن حکماے یونان کا بھی ہی جن کی تالیفات عربی مین ترجمہ ہوے ۔ اعداد و شمار
بتاتے ہین کہ صرف دس پندرہ یونانی مولفون کی کتابین عربی مین نقل ہوئین ، لیکن اسکے مقابل میں
ان مولفین عرب کی کتابین یورپ مین ترجمہ کی گئین اُن کا شمار تیس چالیس سے زیادہ ہی ان مین
مولفین ذیل کو یورپ نے خاص شہرت دی

فلسفہ مین : یعقوب کندی ، قسطا بن لوقا ، ابو نصر فارابی ، بوعلی سینا ، امام غزالی ،
ابن رشد ، ابن باجہ ، ابن طفیل ، ماشاء اللہ فلکی ، ابن جبریل ، حنین بن اسحاق ، سرخسی وغیرہ وغیرہ ۔

ریاضی و ہیأت مین : ثابت بن قرہ ، خاندان بنی موسی ، خوارزمی ، ابن ہیثم ، فرغانی ، بتانی ،
جابر بن افلح ، بتروجی ، ابن الصفار ، قبیصی ، زرقالی ، وغیرہ وغیرہ ،

طب مین : سرابیون اکبر ، سرابیون اصغر ، ماسویہ اکبر ، ماسویہ اصغر ، ابوبکر رازی ،
ابن الجزار ، زہراوی ، علی بن عباس ، عیسی بن علی ، میمونی ، شیخ الرئیس ابوعلی سینا ، ابن زہر ،
اسحاق ، ابن بطلان ، ابن جزلہ ، وغیرہ وغیرہ ،

مادّہ اور خدا

(۱)

انسان خود مادّی ہی، مادیات ہی سے اُس کو کام پڑتا ہی، جدھر نظر اُٹھاتا ہی مادّہ ہی کی صورتین پیش نظر ہوتی ہی، اور جہان تک اُس کی رسائی ممکن ہی دیکھتا ہی کہ مادہ ہی کی ساری کائنات ہی، ہان کبھی کبھی وہ اس طلسم سے باہر نکلنا چاہتا ہی، سوچتا ہی کہ: ہم کہان تھے اور پھر کہان جائینگے سارے جہان کی آفرینش کیون کر ہوئی اور کس نے کی، کارخانۂ قدرت جس نظام پر چل رہا ہی اس کا بانی کون ہی، اجزاے وجود اور مظاہر طبیعت جنھین ہم دیکھ رہے ہین ان سے کیا غرض ہی: یہ خیالات ہر ذی فہم کے دل مین آتے ہین، دنیا کے تمام مذاہب کے یہی اصول موضوعہ ہین اور انھین پر شریعتون کا سارا مدار ہی۔

اہل علم ہمیشہ سے اسی فکر مین ہین کہ وجود کیسے پیدا ہوا اور کس طرح پر پیدا ہوا، اور وہ ابتدائی علت جس سے تمام علتین نکلین کیا ہی، سوچتے ہین سوچتے ہین پھر سوچتے ہین مگر کچھ سمجھ مین نہین آتا، فلاسفہ کی مختلف رائین ہین، بعض کہتے ہین سکون کی نہ ابتدا ہی نہ انتہا، وہ ازلی بھی ہی اور ابدی بھی، مادہ کی صورتین اُسمین رہتی ہین، مادہ کے مظاہر طرح طرح کی شکلون مین جلوہ گر ہوتے ہین لیکن اصل مین وہ ایک ہی ہی، ازل سے موجود ہی اور ابد تک رہیگا۔ بعض کا یہ مذہب ہی کہ مادہ حادث ہی قدیم نہین ہی، جیسی صورتین اُس کے پہلے موجود تھین انھین مین اُس کا ظہور ہوتا ہی، ایک فرقے کے نزدیک بالقوہ ایک وجود معنوی سے مادّہ حاصل ہوتا ہی اور اس کے بعد ایسے تغیرات ہوتے ہین جو اُسے وجود حقیقی کی حالت مین لاتے ہین۔ ایک فرقہ کی یہ راے ہی کہ مادہ کوئی دولت سرمد نہین ہی، وہ خدا کے حکم سے عدم سے وجود مین آیا ہی، سارا عالم خدا کا بنایا ہوا ہی، خدا کے اختیار مین سب کچھ ہی، اُسی نے نظام عالم قائم کیا ہی اور اُسی کے قانون پر دنیا جہان کی قوت جاری ہی۔ ایک گروہ یہ کہتا ہی کہ ہم اور ہماری کائنات سب مادی ہین ہم نے وراے مادّہ

پھر تغیر کیسے پیدا ہوا۔ اس کا جواب یون دیتے ہین کہ ہیولی جس کے سارے اجزا متماثل یعنی
باہم مشابہ اور ایک دوسرے کے مثل واقع ہوئے ہین متماثل کی پوری پوری حیثیت اُس مین قائم
نہین رہی ہے، اس لیے کہ اُس کے اجزاے متماثلہ کے ہر جز مین ایسی قوتین تھین جو مرکز اجزا سے کا اختلاف
نسبت بقیہ اجزا کے مختلف تھین، مثلاً جو جز کہ مرکز مین واقع تھا اُسمین ویسی فاعلی قوتین نہ تھین جیسی
مرکز سے دور والے جز مین تھین، اس لیے کہ دور ہونے کی حیثیت سے جو نسبت کہ اس جز کو بقیہ
اجزا سے تھی وہ اُس جز کی نسبت سے بالکل الگ تھی۔ تا فاعلی قوتین بحیثیت تاثیر کے جب اجزاے ہیولی
مین متماثل نہ ٹھہرین تو نتیجہ یہ ہوا کہ خود ہیولی اپنی اصلی وضع سے متغیر ہو گیا اور جس قدر یہ تغیر بڑھتا
گیا قوت فاعلی کے فعال کا اختلاف بھی بڑھتا گیا، پہلے بساطت تھی اب ترکیب شروع ہوئی
ترکیب نے شدہ شدہ اتنی ترقی کی کہ عالم کی آمد آمد ہوئی اور نباتات وحیوانات وجمادات کا شکل
لے کر طبیعت آکھڑی ہوئی۔ پس مادہ وقوت یہی دونون ازلی وابدی ہین۔ جو دونون توحید کے
عاشق اور یک موحد ہین مادہ کی لاکھ شکلین بدلین مادی مظاہر مین ہزارہا تغیر ہو لیکن مادہ ایک
رہیگا، نہ اُسے کسی نے پیدا کیا اور نہ کوئی فنا کر سکتا۔ اسی طرح قوت جس سے مادہ مین ادراک
وشعور کی طاقت ہے، نہ کبھی کم ہوئی ہے اور نہ ہوگی، کائنات مین جتنے ثوابت وسیارات وحیوانات
وجمادات ہین، مادہ کی اسی قوت فاعلی کے سب کرشمے ہین، اور قانون طبعی مثلاً استمرار قوت علت
دوام حرکت، متماثل کا ثابت نہ رہ سکنا، اور بقاے مادہ کے مطابق کرنا اور سب کو اسی قانون
کے تحت مین لانا آجکل علما کا یہی مشغلہ ہے۔

اس مذہب کی بنا پر کائنات کی آفرینش یا تکوین اتفاقیہ طور پر مادہ وقوت کے فعل و
انفعال سے ہوئی ہے، مادہ پرست خدا کے منکر ہین اور عدم سے وجود کے معترض ہین [illegible]
کہ العدم سے وجود کا موجود ہونا خلاف عقل ہے اور خلاف عقل [illegible] کے لیے وجود
خارجی کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

مادہ کو ازلی ماننے [illegible] عالم کی [illegible]

س کے لیے طبعی نشو و نما کے اصول قائم کیے، سیاروں کے جدا ہونے اور حرکت کے قانون کی تشریح
کر کے کرہ کی کیفیت بتائی۔ تمام اجزا جو دافعہ میں سیارات قرار دیے آفتاب کے حلقہ خارجی کے
انفصال سے سدیم کے جمع ہونے اور پھر سکڑنے کی حالت دکھائی، آخر ش زمین کی داغ بیل ڈالی پھر
اس سے کرۂ ماہ کو الگ کیا، لاکھوں برس کے بعد حرارت زائل ہونے پر قیاس کیا کہ زمین خشک ہو گئی
ہو گی، اب سمجھے زمین کو قابل زندگی تسلیم کیا اور بتایا کہ پہلے سطح زمین پر مادہ کی تدریجی رفتار سے نہایت
معمولی اور سادی حیثیت کی جاندار چیزیں پیدا ہوئیں، پھر کیفیت ارتقا میں تغیرات ہوتے گئے، تقسیمیں
بنتی رہیں، تبدیلیاں ہوتی رہیں، یہاں تک کہ نباتات اور پھر حیوانات اور آخر میں انسان سب
الگ الگ ہو گئے اور سب کی شاخیں اور قسمیں بھی جدا جدا ہو گئیں۔

یہ دلائل نہایت دل آویز و قریب الفہم ہیں، مگر با این ہمہ انسانی عقل کو پوری تسلی نہیں ہوتی
اور بجز و سوال پیدا ہوتا ہے کہ ماورائے مادہ بھی کچھ ہے؟ بغیر کسی موجد کے مادہ کیونکر وجود میں آیا ہے
اور اگر کوئی نظام آفرین نہیں تو یہ نظام عالم کیسے قائم ہے؟ یہ خیالات انسان کو چند ازلی صورتوں
کے فرض کرنے پر مجبور کرتے ہیں جو مادہ سے بھی سابق ہوں پھر تدریجاً ان صورتوں کا ایک
خالق ماننا پڑتا ہے جس نے ہیأت ازلی کے موافق مادہ کی شکل بنائی۔ اس طبقے کی رائے میں
سوال اول کا جواب یہ ہے کہ مادہ کا خالق اور نظام ابدی کا مقنن خدائے لم یزل ہے۔ آگے چل کر
اس فرقے کی بھی دو رائیں ہو گئی ہیں۔

ایک رائے یہ ہے کہ خدا نے نظام مادہ کے لیے قانون وضع کرنے کے بعد اب اُس کو اُسی
قانون پر چھوڑ دیا ہے جو اُسی قانون پر چل رہا ہے، خدا کو اب اُس سے مطلب نہیں، نشو و نما حسب
قانون طبعی صفات کے موافق ہوا کرتا ہے، کیا ضرورت ہے کہ خدا بھی ہر چیز میں دخل دیا کرے
[illegible] اس کے خلاف ہے [illegible] ہر چیز میں خدا کی مداخلت ہے
[illegible] تمام اجزائے موجودہ میں اُسکی طاقت سے فعل و انفعال ہوتا ہے
[illegible] لا یزال حکم اب بھی جاری ہیں [illegible]

ایک ایک کا منھ دیکھتی ہے اور جب کسی طرح تشفی نہیں ہوتی تو بے ساختہ کہہ اٹھتی ہے کہ :

کیا جانیں ہم کہ مادّہ حادث ہے یا قدیم　　کچھ ہو بلا سے اپنی کہ ہیں خانہ نشین ہم

بلاد اسلام

یمن ارض یمن ایک زمانے میں عرب کے قدیم تمدن کا مرکز تھا۔ جاہلیت کے غیر تاریخی دور [illegible]
میں اہل یمن دنیا کے اکثر حصے میں عظیم الشان انقلاب پیدا کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ علمائے آثار [illegible]
نے یورپ کی راہنمائی کی ہے کہ اقوام تبابعہ، عمالقہ، ثمود، عاد، ارم، وغیرہ جن کی عظمت و جبروت کے افسانے [illegible]
زبان زد ہیں سب کا وطن یہی ملک تھا۔ پیغمبروں میں شعیب، حکما میں لقمان، سلاطین میں ذو القرنین
شہزادیوں میں بلقیس، اسی مردم خیز خطہ کی یادگار ہیں۔ قرآن حکیم نے ان اقوام کے آغاز و انجام سے
اہل عرب کو جابجا عبرت دلائی ہے۔ متاخرین ان کو عرب نہیں بتاتے لیکن تحقیقات نے اب اس مطلب کو
صاف کر دیا کہ اہل عرب کو عبرت دلانے کے لیے انھیں کے سرکش بزرگوں کا انجام کا بتانا [illegible] ہو سکتا
تھا۔ غیر اقوام کے تذکرے سے اُن کو کیا عبرت ہو سکتی تھی جنھیں شاید وہ اچھی طرح جانتے بھی نہ ہوں [illegible]
اسلام میں بھی اہل یمن تہذیب و شائستگی کے لیے ضرب المثل تھے اور قوت ایمان کے ساتھ حکمت
یمانی کی تصدیق خود مخبر صادق نے کی تھی۔ اب آجکل یمن کی یہ حالت ہے کہ ملک میں شورش [illegible]
ترکی فوجیں پڑی ہیں۔ سلطان روم عرب کی آزادی کو جنگی قوت سے روکنا چاہتے ہیں۔ ملک کا اکثر حصہ
زیدی المذہب ہے اور اسی فرقہ زیدیہ کا پیشوا سارے ملک کی پولیٹکل و مذہبی طاقتوں کا امام ہے [illegible]
عرب ہے، اُس کی زبان عربی ہے، اپنے ملک کو خود مختار کر لینا چاہتا ہے لہذا طبعاً اہل عرب [illegible]
مزید علیہ یہ کہ بعض یورپین سلطنتیں اس آزادی کی حامی ہیں اور [illegible]
سامان جنگ سے اعانت کرتے ہیں نہ اس لیے کہ آزادی و استقلال کی [illegible]
کیونکہ اگر یہ خیال ہوتا تو فرانس تیونس میں انگلستان مصر میں [illegible]
پا بزنجیر کیوں کرتا، بلکہ اس لیے کہ سلطنت عثمانیہ کا تجربہ کیا [illegible]

سلمان ناسکا عملی جواب وہ تلوار ہی جو سلطان روم نے ترکی سپہ سالارین کو ابھی حال مین عنا
ہی اور جسپر ایک ترکی شعر منقوش ہی جس کا ترجمہ یون ہوسکتا ہی:

من آنکہ عنان باز نپیچم ز راہ — کہ یا سر دہم یا ستانم کلاہ

مقدونیہ دول یورپ مقدونیہ مین امن و امان قائم رکھنے کی ایک طرح ذمہ دار ہین
ن کی تدبیر اُنھون نے یہ سوچی ہی کہ جسطرح ہوسکے اس تاریخی صوبہ کو جو اسکندر اعظم کی یادگار ہی
سلطنت روم سے الگ کرلیا جائے، اور سلطنتین تو خاموش ہین لیکن ہماری مہربان سلطنت
انگلستان، کو ایک لحظہ بھی یہ گوارا نہین کہ ظالم مسلمان معصوم عیسائیون کو ستایا کرین۔ ارکان سیاست
کا تجویز ہی کہ بنگال و مدراس مین گورنمنٹ کے خلاف کوئی کلمہ اگر زبان سے نکلے تو اس کی معقول
سزا دینی چاہیے لیکن باغیان مقدونیہ اگر انقلاب حکومت کی کوشش مین ترکون پر شبخون مارین اور
اسلامی آبادیون کو لوٹ لیا کرین تو اسمین اُن کی امداد سے دستکش کرنا انسانیت کے خلاف ہی۔
انسانیت سے اگر وہ انسانیت مراد ہی جسکی اصلیت حضرت ڈاروِن کے انکشاف نے ظاہر کی ہی تو ہمکو
اس کلام نہین لیکن اگر متعارف انسانیت مراد ہی تو ہم اپنے ناظرین کو یقین دلاتے ہین کہ حکمت عملی
مدحبت کا لطف یہی ہی کہ ایک بام پر دو ہوائین ہون۔ سید عبد القادر آفندی المغربی نے اس مسئلہ
کے متعلق ۱۲۔ ربیع الاول کے المؤید مین ایک طویل مضمون لکھا ہی جسمین وہ لکھتے ہین کہ ترکون نے
تین ہزار سپاہیون کی مدد سے قسطنطنیہ کو فتح کیا تھا، اب وہ متفق اللفظ کہتے ہین کہ جب تک تین
لاکھ بھی زندہ ہین قسطنطنیہ کا یہ زرخیز صوبہ (مقدونیہ) ہات سے نہ جانے دین گے۔ مسلمانون کی عام
خواہش ہی کہ گورنمنٹ کو مسئلہ مقدونیہ مین سختی کی پالیسی چھوڑ دینی چاہیے۔ یہ سچ ہی کہ ہزار جابرانہ
کارروائی جب بھی مسلمانون کے جوش اخلاص و وفاداری مین کوئی کمی نہین آسکتی اور نہ مقدونیہ
کا معاملہ اُس راحت و آسایش کا احساس کم کرسکتا ہی جو ہندوستان مین گورنمنٹ کی بدولت
[illegible]

[illegible] — خوا [illegible] [illegible]

ایران علما کا طبقہ جو ہندوستان مین ذلت کا مرادف سمجھا جاتا ہی ایران مین مجلس شوری (پارلیمنٹ) قائم کرنے مین کامیاب ہوئی شاہ حال نے مکرر مجلس مین آکر آئینی حکومت کے لیے حلف اُٹھایا لیکن سازش کا بازار اب بھی گرم ہی اور حلف اُٹھانے پر بھی تجربہ کار مدبرون کی یہی رائے ہی کہ لَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۔ ابھی مجلس کے خلاف جو ہنگامہ ہوا ہی اُسنے ایران کی خارجی تعلقات مین بھی مشکلین پیدا کر دی ہین ۔ اور اندیشہ ہی کہ شاہ اور مجلس کی باہمی کشیدگی سے کہین غیر کو مداخلت کا موقع نہ ملے تاہم فارسی کے مشہور آزاد نویس اخبار حکمت نے جو زعیم الدولہ رئیس الحکما ڈاکٹر میرزا مہدی خان کے اہتمام سے نکلتا ہی ربیع الاول کے پہلے نمبر مین جوش وطن پرستون کی انجمن کی جو کارروائی شائع کی ہی اُس سے یقین ہوتا ہی کہ اہل ایران پارلیمنٹ قائم رکھنے کے لیے جان تک دینے کے واسطے آمادہ ہین ،

مراکش فرانس نے مراکش مین عجب پالیسی اختیار کی ہی، ادھر تو اُس نے سلطان عبد العزیز فرمان روائے مراکش کو اپنا دوست بنا رکھا ہی اور طنجہ بینک اُن کو قرض دے رہا ہی اور اُدھر ملک مین مخالفانہ قبضہ اور غاصبانہ حملہ کا سلسلہ بھی شروع ہی وجدہ اور دار البیضا پر پہلے ہی قبضہ ہو چکا تھا اب رباط الفتح کی باری ہی ۔ مخالفت صرف چند عرب قبائل مین جو فرنچ پیشقدمی کو روک رہے ہین اور اُن کے مجاہدانہ غزوات سے کئی مرتبہ جنرل ڈی امی ڈ کو باضابطہ واپس آنا پڑا ہی اور فتوحات حاصل ہونے پر بھی فرنچ فوج کا سامان رسد انھین قبائل کے قبضہ مین آیا ہی ۔ سلطان عبد العزیز کے مقابلہ مین پہلے صرف مولائے عبد الحفیظ دعویدار سلطنت تھے مگر اب ایک اور مدعی پیدا ہو گئے ہین اس انقسام نے رہی سہی طاقت اور کمزور کر دی ہی ۔ مراکش کے بندرگاہ طنجہ سے السعادة نام ایک عربی اخبار فرانسیسون کے خرچ سے شائع ہوتا ہی فرنچ مقاصد کی اشاعت اُس کا فرض ہی تاہم واقعات سے کہان تک چشم پوشی کی جا سکتی ہی ۔ جنگ کے حالات لکھتے ہوئے سعادة نے لکھا ہی کہ فرانسیسیون نے کیسی کیسی شرمناک کارروائیان کی ہین ۔ اجلاس پارلیمنٹ مین بھی اعتراض کیا گیا تو دبیا گیا کہ مراکشی قیدیون کے ساتھ کوئی خلاف تہذیب کارروائی نہین کی گئی اگر ایسی

[illegible] تعدد جدید ... ہین وہ مظلوم عورتون اور بچون کے جو اعضا شل کیے گیے ہین اُن کی
[illegible] کیفیت کہتی ہے

الجزائر باشندگان الجزائر مین بڑا حصہ مسلمانون کا ہی، اور مسلمان بھی کون، اہل عرب
[illegible] شجاعت مسلمانون کی سرشت مین اس قدر داخل ہی کہ فرنچ افواج کے دستے جب
[illegible] عربون کے حملون کی تاب نہ لاسکے تو موسیو جونار گورنر الجزائر نے عربون کی پلٹنین الجزائر
[illegible] کے میدان جنگ مین بھیجین اور انھین کی شجاعت نے فرانسیسیون کا نام رکھ لیا۔

تونس مسلمانان تونس آجکل اپنے حقوق کی حفاظت مین زیادہ سرگرم ہین شاید ہی
[illegible] ایسا مہینہ گزرتا ہو جسمین اس غرض کے لیے ایک نہ ایک نیا عربی اخبار نہ شائع ہوتا ہو یہ اخبا[رات]
[illegible] ہفتہ وار ہوتے ہین لیکن دو روزانہ بھی چھپتے ہین، ایک التقدم جو عربی زبان کا بے مثل پولیٹیکل
پرچہ ہی، دوسرا تونسین جو فرانسیسی زبان مین شائع ہوتا ہی۔ ہم نے یہ اخبارات جس قدر دیکھے ایک بڑی
[illegible] یہ نظر آئی کہ پالیسی سب کی ایک ہی۔ بسا اوقات ایک دوسرے کی تردید بھی کرتے ہین مخالفت
[illegible] ہوتی ہی مگر ان اختلافات سے عام پالیسی پر کوئی اثر نہین پڑتا۔ تونس مین تین مشہور کالج ہین
[illegible] جامع الزیتونہ جو علوم عربی کی تکمیل کے لیے ہی اور افریقیہ کی مشہور مذہبی درسگاہ ہونے کی
[illegible] حاصل کی ہی دوسرا مدرسہ خلدونیہ جسمین علوم جدیدہ کی پوری تعلیم دی جاتی ہی۔ اس مدرسہ
[illegible] خیر الدین پاشا نے علامہ ابن خلدون کے نام پر قائم کیا تھا۔ تیسرا مدرسہ صادقیہ جو یورپین
[illegible] ایک عالی کالج ہی اس کا بانی صادق پاشا بای تونس تھا۔

مصر اہل مصر آجکل کئی قسم کی [illegible] مین مشغول ہین (۱) اپنے ملک کی آزادی جسکے لیے
[illegible] قائم کر رکھی ہین (۲) ملکی زبان کی جو عربی ہی توسیع و تعمیم، قدیم کتابون کی
[illegible] علوم جدیدہ کی کتابین تالیف کرنا وغیرہ وغیرہ خطابت [illegible]
[illegible] کی تشریح کرنا [illegible] علمی و تاریخی مضامین پر لکچر [illegible] وغیرہ وغیرہ اس غرض
[illegible]

رفیق اعظم، احمد کمال بک اعلیٰ بحث بک کے افادات ہارون الرشید کے دور کو یاد دلا کر تے ہین انھون
نے ابھی چند روز ہوئے مین تاریخ مصر پر ایک لکچر دیا تھا جسکو تحقیقات کی آخری حد کہ سکتے ہین
(۴) موتمر الاسلام یعنے مسلمانون کی موجودہ تمدنی واجتماعی بیماریون کے ازالہ کے لیے ایک عالمگیر کانفرنس
مقرر کرنا اس کانفرنس کی کوشش مین جدید طبقہ کے علاوہ مصر کے شیخ الاسلام مفتی اعظم قاضی القضاۃ
نقیب الاشراف او صوفیون کے شیخ المشایخ بھی شریک ہین (۵) الجامعۃ المصریۃ یعنے مصر مین آزاد تعلیم
پھیلانے کے لیے ایک قومی یونیورسٹی قائم کرنا، اس کے لیے گو ۲۰ ہزار پونڈ سے زائد چندہ ہوچکا
ہی، خدیو مصر نے پانچ ہزار پونڈ سالانہ کی دوامی امداد مقرر کردی ہی احمد زاند بک نے ابھی اسی ماہ مین
اپنی جائداد مین سے پچاس فدان کا ایک معقول حصہ جو گیارہ ہزار پونڈ کے برابر ہی یونیورسٹی کے لیے
دیا ہی، لیکن مصر مین مشہور ہی کہ انگریز اس کے قائم کرنے کے خلاف ہین اور اسی لیے ہمیشہ سنگ راہ
ہوا کرتے ہین۔

صحیفہ

انجمن معارف حیدرآباد دکن (چادر گھاٹ) کا علمی اخلاقی تاریخی تمدنی ادبی ماہواری
رسالہ ایک عمدہ فرانسیسی ناول کا ترجمہ لیے ہوئے باون صفحون کے حجم سے بالالتزام
شائع ہوتا ہی ایک لائق و فاضل ڈگری یافتہ جماعت اسکو دلچسپ بنانے کی کوشش مین
مصروف ہی علاوہ نثر کے دلچسپ نظمین جن سے اردو لٹریچر مین تازہ روح پھونکی جاتی ہی
زیب اوراق ہوتی ہین ملک کے مشہور و معروف رسائل و اخبارات نے نہایت اچھے الفاظ
سے اسکا ریویو اور خیر مقدم کیا ہی باین ہمہ عام قیمت سالانہ تین روپیہ مع محصول ڈاک
منیجر رسالہ صحیفہ حیدرآباد سے طلب فرمائین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معارف

ابن قتیبہ

مین نے تورات کی پہلی کتاب مین مطالعہ کیا ہی کہ اللہ پاک نے مخلوقات مین سب سے اول آسمان
زمین کو پیدا فرمایا، زمین ابتدا غیر آباد اور بالکل چٹیل میدان تھی، پانی پر تاریکی چھائی تھی اور خداوند پاک
کی نسیم لطف دی آب پر چلتی تھی، اُسوقت حق سبحانہ تعالی نے نور کے ہویدا ہونے کا حکم دیا،
نور عیان ہوا، خدا کو پسند آیا اور اُسے تاریکی سے امتیاز بخشکر اُسکا نام دن رکھا، تاریکی رات کے
نام سے موسوم کی گئی، اسکے بعد شام ہوگئی، یک شنبہ کی صبح کو خدا کا حکم ہوا کہ پانی کے وسط مین ایک
چھت قائم ہوکر اُسکے دو حصے کر دے اسطرح کہ وہ حصے ایک دوسرے سے بالکل جُدا رہین، ایک
چھت پیدا ہوکر وسط آب مین حائل ہوئی جسکی وجہ سے اوپر کا پانی اوپر اور نیچے کا پانی نیچے رہا، یہ
چھت آسمان کے نام سے نامزد ہوئی، اور شام ہوگئی، دوشنبہ کی صبح نمودار ہوئی

آیت قرآنی "والبحر المسجور" کے بارہ مین ابو الخطاب نے مجھسے بروایت مالک بن سعید اور
مالک بن سعید نے بواسطہ ابی صالح بیان کیا ہی کہ "حضرت علیؓ فرماتے تھے کہ وہ عرش کے نیچے ایک
دریا ہی" یہ قول تورات کے اس بیان سے بھی ملتا ہی کہ "آسمان دریاؤن کے مابین واقع ہی" خداوند پاک کا

حکم ہوا کہ آسمان کے نیچے کا تمام پانی اکٹھا جمع ہو جائے تاکہ خشکی نمودار ہو، ایسا ہو گیا، خدا نے خشکی کو زمین
اور جمع شدہ پانی کو دریا کے نام سے موسوم کیا۔ اسکے بعد حکم الٰہی ہوا کہ زمین جڑی بوٹیاں اور پھلدار درخت
مثل لاالسوسہ کے اُگائے، زمین نے فرمان ایزدی پر عمل کیا، خدائے پاک کو وہ نباتات پسند آئیں پھر
شام ہو گئی، سہ شنبہ کی صبح ہونے پر حکم الٰہی ہوا کہ آسمان کی چھت میں دو نور رات اور دن کی تمیز کے
نمایاں ہوں اور ایام و سنین کے لیے علامتوں کا کام دیں، چنانچہ دو نور پیدا ہوئے۔ بڑا نور دن
کی حکومت کے لیے اور چھوٹا نور اور ستارے شب کی سلطنت کے لیے مقرر ہوئے خداوند عالم
نے انکو پسند فرمایا اور شام ہو گئی۔ چارشنبہ کی صبح ہوئی تو حکم الٰہی ہوا کہ پانی ہر جاندار نفس کو
حرکت دے، چڑیاں اڑیں زمین پر فضائے آسمان میں پرواز کریں، خدا نے دو عظیم الخلقت اژدہے
پیدا فرمائے، پانی پر ہر ایک جنس کے جاندار حرکت میں، اور ہر ایک پرند مع اپنے جنس کے
پرواز میں آیا، حق سبحانہ تعالیٰ کو یہ سب امور پسند آئے اُسنے سبھوں کو برکت عطا فرمائی اور کہا
کہ پھلو اور بڑھو، پھر شام ہو گئی، پنجشنبہ کی صبح طالع ہوئی، اللہ پاک نے فرمایا، ہم بشر کو اپنی صورت
پر پیدا کرینگے، اسلیے آدم کو گندم رنگ زمین کی خاک سے بنایا اور اُنکے منہ میں زندگی کی روح
پھونک کر فرمایا، آدم کا تنہا رہنا اچھا نہیں، میں اسکے واسطے اسکی ایسی ایک اور ذات بناؤنگا، آدم
پر نیند غالب کر کے خداوند پاک نے اُنکے پہلو کی ایک ہڈی لیکر اُسے آدم کی ہمشکل بنایا اور اُس ہڈی
کا نام "امرأۃ" رکھا کیونکہ وہ "مرد" سے ماخوذ ہوئی تھی، پھر اُسے آدم سے قربت عطا کی، آدمؑ نے کہا
یہ میری ایک ہڈی اور میرے گوشت کا ایک حصہ ہے، اسلیے آدمی اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر عورت
کا ہو رہتا ہے، خداوند پاک نے آدم اور انکی بیوی کو برکت دی اور ارشاد کیا۔ "پھلو پھولو، روئے زمین
کو اپنی نسل سے بھر دو، مخلوقات دریا، آسمانی پرندوں، چرندہ جانوروں، زمین کی جڑی بوٹیوں
اور درختوں اور پھلوں پر حکمران بنکر اُنھیں اپنے تحت تصرف میں لاؤ" اسکے بعد خلاق عالم نے تمام
مخلوقات کو نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ اور شام ہو گئی۔ چھٹے دن کی صبح نمودار ہوئی اور
خداوند پاک کے تمام کام مکمل ہوئے، اسکے بعد خلاق عالم نے خلقت کے ساتویں دن میں آرام

لراسے برکت دی اور پاک بنایا۔ فردوس کو عدن مین نصب کیا جہان ایک نہر اس باغ کو سیراب
لرتی ہی، اس نہر کی تقسیم چار شاخون مین ہوئی ہی اوّل جیحون یہ سرزمین حویلہ کے گرد محیط ہی یہان
لی درجہ کا سونا بلور اور فیروزہ کے بہترین پتھر پیدا ہوتے ہین، دوسری شاخ نہر سیحون ہی یہ کوش
رحبش کی سرزمین کا احاطہ کرتی ہی تیسری نہر دجلہ ہی اسکا بہاؤ اشور کی طرف ہی اور چوتھی نہر فرات
د باغ فردوس کے وسط مین زندگی اور نیک و بد کے علم کا پودا نصب فرما کر خدا نے آدم کو حکم دیا
فردوس کے تمام درختون کے پھل کھانا مگر علم نیک و بد کے درخت سے کچھ تعرض نہ کرنا اگر اسکا
پھل کھاؤ گے فوراً مر جاؤ گے، اس قول سے خداوند پاک کی یہ مراد تھی کہ تم مُردون کے
مشابہ ہو جاؤ گے۔ خشکی کے جانورون مین سانپ سب سے بڑھکر حیلہ باز اور مکار تھا،
اُسنے عورت "حوا" سے کہا کہ تم دونون میان بیوی اس درخت کے پھل کھانے سے مرو گے
نہین لیکن تمھارے دل کی آنکھین کھل جائینگی اور دیوتاؤن کی طرح سب اچھی بُری باتون کو جان
جاؤ گے۔ عورت نے فریب مین آکر اُس درخت کا پھل لیا خود کھایا اور مرد کو بھی کھلا دیا، پھل کھاتے ہی
دونون کی چشم بصیرت وا ہو گئی، اُنھین معلوم ہوا کہ وہ دونون برہنہ ہین، اُنھون نے انجیر کے
پتے توڑ کر تہ بند تیار کیا، اس واقعہ کے بعد جس وقت دن کو برکت دی گئی تھی اُسوقت انکو باغ فردوس
مین خدا کی آواز سنائی دی، اس آواز کو سُنکر آدم اور انکی بیوی جنتی درختون کی اوٹ مین چھپ
رہے، خداوند پاک نے اُنھین اپنے روبرو طلب فرمایا، آدم نے عرض کی، مین نے تیری آواز
فردوس مین سُنی، تو نے مجھے برہنہ دیکھا اسلیے مین روپوش ہو گیا، خدا نے کہا "تمکو یہ بات کس نے
سمجھائی کہ تم برہنہ ہو ضرور تمنے میرے منع کیے ہوئے درخت کا پھل کھایا ہی"، آدم نے عرض کی
"پروردگارا! عورت نے مجھے وہ پھل کھلا دیا" بی بی حوا نے سانپ کے بہکانے کا عذر پیش کیا
خداوند پاک نے سانپ سے ارشاد کیا، تو اس کام کی وجہ سے ملعون بنایا گیا، تیری سزا یہ ہی کہ تیرے
دونون پاؤن الگ کر دیے جاتے ہین، پیٹ کے بل چلا کر اور مٹی کھایا کر، آیندہ زمانے مین تیری اور اس عورت
کی اولاد کے مابین عداوت پیدا کر دی وہ تیرا سر کچلا کریگی اور تو اُسکے پاشنہ پر ڈسا کریگا"

عورت سے کہا گیا، تیرے دکھ درد اور حمل مین کثرت کی گئی، تو مصیبت کے ساتھ اولاد جنے گی اور اپنے شوہر کو دیگی، تیرا شوہر تجھ پر حاکم رہے گا، آدم سے خطاب ہوا، تمھاری وجہ سے زمین پر لعنت کی گئی وہ کانٹے اُگائے گی اور تم انھین چیزون کو تکلیف جھیل کر رو دمو کر کھاتے رہو گے تا آنکہ آخر مٹی مین ملجاؤ گے جس سے تمھاری سرشت ہوئی ہی، خدا نے آدم کی بیوی کا نام اسلیے "حوا" رکھا کہ وہ تمام جاندار انسانون کی مان ہین، پھر ان دونون زن وشو کو کھال کے تہبند پہنائے اور کہا، آدم کو نیک و بد کا علم حاصل ہو گیا ہی اسلیے ممکن ہی کہ وہ درخت زندگی کا بھی پھل کھالے اور حیات جاوید حاصل کرلے، لہذا اُسے باغ عدن کے مشرقی حصہ سے خارج کر کے جس زمین کی مٹی سے وہ پیدا کیا گیا تھا اُسی پر بھیجدیا، یہ توارت کا بیان ہی۔

وہب بن منبہ بیان کرتے ہین، آدم سے قبل زمین پر جنون کی سکونت تھی اُنمین سے ایک جماعت نے نافرمانی اختیار کر کے خون ریزی شروع کی اللہ تعالی نے آسمان دنیا کے فرشتون کی ایک فوج کو اُنکی سرکوبی پر مسلط کیا، اس فوج کا سردار ابلیس تھا، یہ جماعت زمین پر نازل ہوئی اور جنون کو وہان سے نکال کر ملک بدر کر دیا۔ وہب بن منبہ اپنے اس قول کے استشہاد مین قول باری تعالی "والجان خلقناہ من قبل من نار السموم" کو پیش کرتے ہین، اور کہتے ہین من قبل سے یہ مراد ہی کہ تخلیق آدم سے پہلے جنون کی آفرینش کی گئی تھی، غرضکہ فرشتون کی فوج نے جنات کو آباد اور قابل زراعت زمین سے نکال کر بیہڑ سرزمین اور دریائی جزیرون تک پہونچادیا، ابلیس مع اپنے ہمراہی فوج کے سرسبز اور سیر حاصل زمین مین سکونت پذیر ہوا، ابلیس کا نام "عزازیل" تھا، اسکے بعد وہب نے ذکر کیا ہی کہ خداوند پاک نے آدم کو پیدا فرمایا۔

خدا نے آدم کو ناخنون کی وضع کا لباس پہنایا جسکی کھال ہر روز مزید حسن وجمال حاصل کرتی رہتی تھی، مگر جسوقت آدم اور اُنکی بیوی نے ممنوع درخت کے پھل کھائے اُنکا لباس جاتا رہا، وہ لباس آفتاب کی طرح چمکتا تھا، پھر اُسکا اثر محض ہاتھون اور پاؤن کی اُنگلیون کے سِرون پر رہگیا۔

آدم کی آفرینش جمعہ کے روز ہوئی تھی خداوند پاک نے چھ دنون تک انھین جنت مین رکھا
آدم اور انکی بیوی نے جنت مین سب سے پہلے انگور کھائے، جس درخت کے پھل کھانے سے
انھین ممانعت کی گئی وہ گیہون کا درخت تھا، خدا نے جنت مین سانپ کو آدم کی خدمتگزاری
پر مامور کیا تھا سانپ نہایت حسین مخلوق تھا، اونٹ کی طرح اسکے چار پاؤن تھے، ابلیس نے زمین
کے تمام چوپایون سے خواہش کی کہ تم مجھے جنت کے اندر لیچلو، سبھون نے انکار کیا مگر سانپ
نے اسبات کو منظور کیا، وہ ابلیس کو اپنے دو دانتون پر بٹھا کر جنت مین لے گیا۔

اللہ پاک نے آدم کی توبہ قبول فرمائی تو انکو حکم دیا کہ وہ "مکہ" کی طرف جائین انکے واسطے
زمین کو طے کیا اور اسکے کف دست میدانون کو اٹھا لیا، جس جس حصۂ زمین پر آدم نے قدم
رکھے وہ سب آباد ہو گئے یہان تک کہ وہ "مکہ" مین پہونچ گئے، جسوقت آدم جنت عدن سے
زمین پر اتارے گئے تھے تو سرزمین ہند کے مشرقی حصہ مین اترے تھے خدا نے "حوا" کو "جدہ" مین
اور سانپ کو جنگل مین اتارا، اور ابلیس کو "بحر ابلہ" کے ساحل پر لا ڈالا۔

ابن اسحٰق کا بیان ہے "اہل علم کہتے ہین کہ آدم اور حوا کے اترنے کی جگہ ملک ہند کا ایک پہاڑ
واسم" نامی ہے، یہ دیہات مین واقع اور آجکل اُس جگہ "دہنج" اور "مندل" ہین۔

ابو محمد کا قول ہے "اہل عرب خوشبو اور رینجرج کو "مندل" کی جانب منسوب کرتے ہین"
ایک شاعر کسی عورت کے ذکر مین کہتا ہے۔

اذا برزت تادسلے بہا فی ثیابہا ذکی الشذ او المندلی المطیر

"مندلی" عود کو کہتے ہین اور مطیر سے چرا ہوا مراد ہے۔

آدمؑ امرد تھے داڑھی انکے بیٹے کے انکے بعد نکلی، انکا قد چھریرا تھا، سر کے بال گنجان
تھے اور انکے گیسو لٹک رہے تھے، وہ زمین پر اتارے گئے تو کھیتی مین مصروف ہوئے اور حوا
نے بالون کو کات کر اپنے ہاتھون سے اسکا کپڑا بنا۔

تورات مین بیان ہے کہ آدم نے اپنی بیوی حوا سے ہمبستری کی جس سے انکا بیٹا "قابیل"

پیدا ہوا، حوا نے کہا دمین نے خدا کے واسطے ایک مرد کا فائدہ اٹھایا، اُسکے بعد انکے بط
ہابیل، تولد ہوئے، قابیل کاشتکار تھے اور ہابیل بکریان چرایا کرتے تھے، ان دونون
کی، ہابیل کی قربانی مقبول ہوئی اور قابیل کی قربانی نامقبول، اسوجہ سے قابیل نے رشک
اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر ڈالا۔

وہب کا بیان ہی کہ آدم کے ہر ایک بطن سے دو بچے پیدا ہوتے تھے ایک نر ا
اور اُنمین جو مرد ہوتا تھا وہ بجز اپنی توام بہن کے اور جس بہن کے ساتھ چاہتا شاد
قابیل نے اپنے ساتھ پیدا ہونے والی بہن کو ہابیل کی زوجیت مین دینے سے انکار کیا
خود اُس کے استحقاق کا دعوی کیا، آدم ناراض ہو کر کہنے لگے، اچھا تم دونون جاو
سے اپنا معاملہ فیصل کراؤ، تم قربانیان پیش کرو جسکی قربانی مقبول ہوگی وہی اُس لڑ
کرنے کا زیادہ مستحق ہوگا، قابیل و ہابیل نے منیٰ کے مقام مین جاکر قربانیان چڑھائیں
سے منیٰ کا مقام آجتک سب لوگون کے قربانی کرنے کا مقام ہوگیا، ایک آگ آسما
گری اور ہابیل کی قربانی قبول ہوگئی، قابیل نے بوجہ رشک کے ہابیل کو قتل کر ڈالا، ایک
اُسکے سر کو کچل دیا، اُسکی بہن کو ساتھ لیکر عدن کے مشرقی جانب ملک یمن کی ایک وا
بھاگ آیا اور روپوش ہوگیا، آدم کو قابیل کے کرتوت کی خبر ملی، اُنھون نے ہابیل کو
جسکا خون زمین پی گئی تھی، آدم نے زمین کو بد دعا دی اور اُنھین کی دعاے بد کا
زمین خون کو جذب نہین کرتی ہی اور اُسپر کانٹے اُگتے ہین"

تورات مین مذکور ہی کہ آدم نے اپنی بیوی حوا سے ہمبستری کی، حوا کے ایک
پیدا ہوا جسکا نام "شیث" رکھا، وجہ تسمیہ اُسکی یہ تھی کہ وہ منجانب اللہ ہابیل کا نعم ا
اسکے علاوہ اور بھی آدم کے چالیس بیٹے بیس بطنون مین پیدا ہوئے، اُن پر مُردا
اور سور کے گوشت کی حرمت نازل ہوئی، اور اکیس ورقون مین حروف معجم نازل ہوے
یہ سب سے پہلی کتاب تھی جسپر اللہ پاک نے تمام زبانون کو محدود فرمایا۔

نب بذریعہ حسن اور حسن بذریعہ عتق اور غ

ات جنت کے انگور کھانے کی خواہش

ا ہوئے راہ میں انکو ملائکہ ملے جن

فون نے کہا ہمارے باپ کو جنت

نے کہا واپس جاؤ تم اپنی خدمت ادا

چکے تھے، پھر انکو غسل دیکر جسم میں خوشبو ملی اور کفن پہنا کر جبریل ۔۔۔ صف اول

ں اور فرزندان آدم نے دوسری صف میں استادہ ہو کر نماز جنازہ ادا کی، بعد ازان انھیں

فن کر دیا، فرشتون نے آدم کے بیٹون کو مخاطب بنا کر کہا "بنی آدم! تمھارے موتی کے واسطے

ہی طریقہ رکھا گیا ہی"۔

آدم کی قبر کوہ ابوقبیس کے ایک غار میں جسکا نام "غار کنز" تھا کھودی گئی۔ اور انکی

نعش اُسی مقام پر طوفان نوح کے زمانے تک مدفون رہی، جب طوفان کا زمانہ آیا تو نوح

نے آدم کی نعش نکال کر ایک تابوت میں بند کی اور کشتی پر اپنے ساتھ رکھ لی، پانی خشک ہونے

اور زمین کے نمایان ہونے پر اہل کشتی خشکی میں اُترے تو آدم کی نعش کو نوح نے پھر اپنے اگلے

مقام پر دفن کر دیا۔

میں نے توراة میں دیکھا ہی کہ آدم نو سو تیس برس زندہ رہے" اور وہب کہتے ہیں

وہ پورے ہزار سال زندہ رہے۔

شیث بن آدم۔ آدم کے بیٹون میں "شیث" سب سے بزرگ صاحب وقار اور

ب کی ہمصورت اور محبوب تھے۔ باپ نے انکو اپنا وصی اور قائم مقام بنایا تھا تمام آدمی انھین

کی اولاد میں ہیں اور سبھون کا نسب انھیں پر ختم ہوتا ہی، "شیث" ہی نے خانہ کعبہ کی تعمیر گارے

اور پتھرون سے کی تھی، اس تعمیر سے قبل اُس مقام پر آدم کا ایک خیمہ تھا جو خداوند پاک نے

پیدا ہوا، حوا نے کہا "مین نے خدا کے واسطے ایک مرد کا فائدہ اٹھایا"، اسکا ... [illegible]
"ہابیل" تولد ہوئے، قابیل کاشتکار تھے اور ہابیل بکریاں [illegible]
کی، ہابیل کی قربانی مقبول ہوئی اور قابیل کی قربانی نامقبول، قینان کے بیٹے کا نام
اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر ڈالا۔ تھا جنکو "ادریس" بھی کہتے ہین

وہب کا بیان ہے "آدم کے ہر ایک بطن سے دو بچے پیدا" نبی علیہ السلام دراز قد اور کشادہ شکم
آدمی مرد ہوتا تھا وہ بجز اپنی توام بہن کے اور جس بہن سے چاہتا شادی کرتا تھے، دونو کانون مین سے ایک
بڑا اتحاد [illegible] بدن مین سفید سفید دھبے تھے مگر "برص" کا مرض نہین تھا۔ آواز
بہت نازک تھی، باتین سنبھل سنبھل کر کیا کرتے، چلنے مین قدم نزدیک نزدیک رکھتے، انکا نام
ادریس اسلیے رکھا گیا تھا کہ کتاب خدا اور قواعد اسلام کا درس بکثرت دیا کرتے تھے۔ ان پر
تیس صحیفے نازل ہوئے تھے، سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے تحریر کیا وہ ادریس ہین
اور کپڑون کو سی کر بھی پہلے انھین نے پہنا، ان سے پہلے لوگ جانورون کی کھالین پہنا
کرتے تھے۔ ہزار آدمی اُن لوگون مین سے جنکے لیے وہ دعا کیا کرتے تھے مقبول ہوئے مگر جب
حق سبحانہ تعالی نے ادریس کو اپنی خدمت مین اٹھا لیا تو وہ لوگ آپسمین مختلف ہو گئے اور
بدعتین کرنے لگے، انکی یہ حالت "نوح" کے زمانے تک رہی، ادریس "نوح" کے پردادا تھے
جس وقت وہ زندہ آسمان پر اُٹھا لیے گئے انکی عمر تین سو پینسٹھ برس کی تھی، تورات مین بیان ہے
کہ "اخنوخ" نے خداوند پاک کے سامنے نیکی اور نکوکاری کی اسلیے اُسنے اُنھین اٹھا لیا
ادریس کے بیٹے "متوشلخ" تھے یہ ادریس کی عمر کے تین سو برس گزرنے کے بعد پیدا ہوئے
تھے "متوشلخ" کے فرزند کا نام "لمک" تھا، "لمک" کے فرزند نرینہ پیدا ہوا تو انھون
نے اسکا نام "نوح" رکھا۔

نوح وہب بیان کرتے ہین۔ ادریس علیہ السلام کے بعد خدا نے سب سے
پہلے نوح علیہ السلام کو شرف نبوت بخشا۔ وہ نجاری کا پیشہ کرتے تھے، رنگ انکا گندم گون تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

البیان

ھذا بیان للناس

جمادی الآخرۃ سنۃ ۱۳۲۶ للهجرۃ الشریفۃ النبویۃ

الانسان الاول

...لفضيلة الكاتب الماع الى كتابة التوراة
...لعدد الفارط والتنويه الى ما وقع الاضطراب
...ن جهة عزرا الكاتب ثم قال :
اللهم الا ان يقال ان الرجل لو لم يكن مأمونا
...بني اسرائيل ما كانوا ليثقوا بجريدة عنوا بصحة
...هم بدون الكتاب في النواميس و [illegible] ان
... الايمان ربما تصير مختلفة [illegible]
... الشك والارتياب مع احتمال وجود
... على بطلان هذه الدعوى مع
[illegible]

فاضل مضمون نگار نے البیان کے گذشتہ نمبر مین تورات
کی کتابت و تالیف کے واقعات بیان کیے ہین اور لکھا ہے کہ عزرا جو
کاتب تورات تھا اسکی کتابت مین کیا کیا اضطراب قائم ہین۔ اسکے بعد فرماتے ہین
ہان یون کہہ سکتے ہین کہ اگر یہ شخص بنی اسرائیل
کے نزدیک قابل اطمینان آدمی نہوتا تو وہ لوگ کیونکر اسپر
بھروسہ کر سکتے یا جو کتاب شریعت اسنے پیش کی تھی
اُسکی صحت کا یقین کرتے لیکن یہ جواب اسوجہ کمزور ہے [illegible]
اعتبار کر لینے کے مختلف اسباب ہوا کرتے ہین اور احتمال ایسے
معارض کا جو اس دعوے کے بطلان کی دلیل ہو قائم
[illegible]

وانقطاع وجوه الاخبار المورثة للعلم التفصيلي
باخبارهم والاحاطة التامة بما كانت من سيرهم
في ليلهم ونهارهم ليزيد الرجل المستبصر الناقد
في الادهر المتاخرة شكا وارتيابا في صحة هذه الوقائع
والاخبار بل وفي اصل وقوعها العدم وجود الكتب
التاريخية في تيناك الازمان وفقدان الشواهد
المكتوبة وقيام قرائن العقل ان فرض وجودها
على جر النفع الى انفس هؤلاء القوم ناهيك
بذلك شكا وارتيابا في صحة كل ما ياتون به ويقولونه
مع جر النفع الى انفسهم هذا مع العلم بان الامم
التي كانت تجاورهم كامة اليونان والفرس كانت
على اقصى مراتب الحضارة وكانوا قد تناغوا في
تصنيف الكتب والاسفار وضبط التواريخ والاخبار
معروفين بقلساة الحل والترحال والطيران في
اقاصي السهول والجبال وملاحظة احوال الامم
الاجيال وضبط هيئات الافاق والمكنونات والمولدات
والخواص المتولدة منها وغير ذلك من الاشياء
كيف غفلوا عن ذكر امة الاسرائيليين وانبعاث
الانبياء فيهم وتشعب الشعوب والبطون بينهم
وتملك الملوك منهم على بلادهم وان كانت هذه
التوراة فيهم وكيف كانوا في حفظها ونشرها

اور چیزین جن سے علم تفصیلی انکا حاصل ہو سکے بالکل منقطع
ہین اور شبانہ روز کے حالات پر احاطہ ناممکن ہو ان وجوہ سے
ایک محقق آدمی کو جو زمانہ اخیر مین ہو ان واقعات کی صحت مین
زیادہ تر شک پیدا ہو جاتا ہو بلکہ انکے وقوع ہی مین ہر سے
شک ہو جاتا ہو کیونکہ اس زمانہ کی تاریخی کتابین پائی نہین جاتین
اور تحریری شہادتین نہین ملتین اور اگر بالفرض انکا وجود
تسلیم بھی کر لیا جائے تو قرائن عقلیہ اس امر پر قائم ہونگے کہ
ان لوگون نے اپنی منفعت کے خیال سے ایسی چیزین بنا لی
ہونگی اور یہی قرینہ شک کرنیکے واسطے کافی ہو حالانکہ یہ بھی معلوم
ہو کہ جو قومین انکی ہمسایہ اس زمانہ مین تھین مثل اہل یونان
و اہل فارس وغیرہ کے وہ اعلے درجہ کی شایستہ تھین اور بڑی
بڑی تصانیف کرنے مین مشہور تھین اور تواریخ عالم لکھا کرتی تھین
اور اسکی تحقیق مین مشقت سفر اختیار کرتی تھین اور نرم زمین
اور سخت پہاڑون مین دن رات اڑا کرتی تھین اور دیگر قومون
کے حالات کو بچشم عبرت دیکھا کرتی تھین اور مختلف ملکون اور
انکی پیداوارون کی تحقیقات اور انکے خواص و آثار کی تحقیق کرتا
رہتی تھین کیسے ممکن ہو کہ وہ بنی اسرائیل کا ذکر اپنے کتب مین نہ کرتین
اور جو انبیا انمین بھیجے گئے انسے واقف ہوتین اور جو انکے قوم
و قبیلے تھے یا جو سلاطین انپر حکمران تھے انکا ذکر نہ کرتین
اس زمانہ مین یہ تورات انکے پاس کس حالت مین
تھی اور کیونکر وہ اسکی نگہداشت کرتے تھے

اعة المنسخ المكتوبة منها وكيف كانوا فعلوا
ى في استحفاظها عن ايدى الغير وعجاريف
ان وهل كانوا في ذلك مثل امة الاسلام
شاهد من حفظها الكتابها ليلا ونهارا وسرا
ارا وعلانية واسرارا فان قد فعلوا ذلك فحسب واذ ليس فليس
على انه ليس عند من يعتقد في هذه التوراة شئ
دعوى الصرفة والتحدى التى بها يثبت كون
وحيا منزلا من تلقاء الله جل وعز ويكون علة
لمن يرتاب في صحة ذلك فان اليهود فيما اعلم
نصارى ترعى بشئ من ذلك في كتابها فيما احسب ولو
لكان ذلك خيرا لها فاما اذ ليس فليس
نعم انا لا ننكر ان اليهود امة قديمة
الكتاب يتوارثها الربيون ويتدارسها
بار والربانيون ويجوز ان يكون
هم اعذار من دواعي الدهر قضت
هم بالاعتقاد فيه كاحسان الابناء
بهم بالاباء في تلقيهم ذلك بالقبول
م الاعتناء منهم بامعان النظر
حقيقة الشئ كما هو المشاهد اليوم
الناس
هذا مع العلم بان اليهود لم يكونوا امة الجدل

اور اسکے مختلف نسخون کی اشاعت انھون نے کیونکر کی تھی اور
کیونکر انھون نے زمانہ کے انقلابات و آفات سے اسے محفوظ رکھا تھا
کیا وہ بھی مثل اہل اسلام کے تھے کہ جو اپنی کتاب یعنی قرآن کو
شبانہ روز علانیہ و خفیہ طور پر حفظ کرتے رہتے ہین پس اگر
انھون نے بھی ایسا ہی کیا تھا تو خیر اور نہین تو کچھ بھی نہین
علاوہ برین جو لوگ اس توریت کے معتقد ہین
وہ کسی قسم کا دعوی صرفہ و تحدی کا نہین کرتے جس سے کسی
کتاب کا وحی منزل من اللہ ہونا ثابت ہوتا ہی اور پھر کوئی
شخص اسکے صحیح ماننے مین عذر نہین کر سکتا جہانتک
مجھے معلوم ہی نہ یہود کو اسکا دعوی ہی نہ نصاری کو اور اگر ایسا
دعوی انکا ہوتا تو بہت بہتر ہوتا مگر جبکہ نہین ہی تو کچھ بھی نہین
ہان ہم اس سے انکار نہین کرتے کہ یہود ایک
پرانی قوم ہی اور اُسکے پاس ایک کتاب ہی جسے اسکے
ربّی اور حبر یعنی پیشوایان مذہب اپنے ساتھ رکھتے ہین
اور ممکن ہی کہ اُنکے پاس کچھ وجوہ ایسے ہون جس سے وہ
اس کتاب پر اعتقاد رکھتے ہون جیسے لڑکون کو اپنے
آبا و اجداد سے حسن ظن ہوتا ہی تو جب اُنکے بزرگ
اسے مانتے تھے تو اسی حسن ظن سے انھین بھی اس کا
اعتقاد ہوا اور اُنھون نے اس اعتقاد مین دقّت نظر سے
کام نہ لیا جیسا کہ آجکل اسکا مشاہدہ ہوتا ہی
اسکے سوا یہ بھی معلوم ہی کہ یہود کسی زمانہ مین

والنظر فی العلوم والمعارف ولم یکونوا اصحاب الخصومة
والکلام فی مبتدا الایام وان نشأت منهم طائفة
یسیرة فی آخر الدهر کیوسیفوس وابن کمونة ونظرائهم
هذا مع انه لم یصل الینا خبر قاطع للعذر فی ان
بنی اسرائیل کانوا اذ ذاک یضبطون سیر ملوکهم
واحبارهم ویکتبون الکتب لینا قل اخبار
انبیائهم وآثارهم فاما المشنا والتلمود
فسبیلهما سبیل زند واستا الآتی ذکرهما بعد حین
والکلام علیهما کالکلام علی تدوین الکتابین واصل
الفساد فی ذلک من جهة ان هذه الامم القدیمة
باسرها خلو من اصول الدرایة والروایة
متصعلکة فی وجوه نقد الاسناد وعلله
وتلک بعون الله من خصائص الامة الاسلامیة
ولو فعلوا ذلک فی مبتدأ امرهم لکان خیرا لهم

ومعلوم ان هذه الوجوه غیر الوجوه التی
نتخذها حجة للاعتقاد فی کون الکتاب مثلا
وحیا منزلا من عند الله جل جلاله من وجوب
کونه معجزة باقیة الی آخر الدهر لمن انزل علیه من جهة
بلاغة النظم وبداعة الانسجام مع حصول الصرفة
والتحدی ومما شاکل ذلک نحو اشتماله علی اسرار عوالم
الطبیعة وعجائب اکتشافات العلوم الطبیعیة والریاضیة

مناظرہ وکلام کے لیے مشہور نہ تھے اور علوم و فنون مین
کبھی انکی شہرت نہ تھی اگرچہ آخر زمانہ مین کچھ لوگ مثل
یوسیفوس و ابن کمونہ وغیرہ پیدا ہوے مگر اس سے کیا ہوتا ہی
علاوہ برین یہ بھی قطعی طور پر معلوم نہین کہ خود بنی اسرائیل اپنے
ملوک و احبار کی تاریخ لکھا کرتے تھے اور اُنکے حالات مین کتابین
تصنیف و تالیف کرتے رہتے تھے اگر مشنا اور تلمود کو دیکھیے
تو ان کتابون کا حال بالکل ژند واستا کی کتابون کے
ایسا ہی جنکا ذکر عنقریب آیگا اور جو شبہہ ان کتابونکی
نسبت ہی وہی ان کتابون کی نسبت ہی اصل خرابی اس
بارہ مین اس وجہ سے ہی کہ یہ پُرانی قومین بالکل اصول
درایت و روایت سے عاری تھین اور تحقیق سند و جرح و تعدیل
مین بالکل بیمایہ۔ بفضل خدا سے یہ امر مختصات امت اسلامیہ
سے ہی اور اگر یہی کام یہ قومین بھی ابتدا زمانہ مین کرتین تو
اُنکے حق مین بہتر ہوتا۔

یہ بخوبی معلوم رہے کہ یہ اسباب بالکل علاوہ ہین
اُن اسباب کے جو ہمارے نزدیک کسی کتاب کے وحی منزل ہونے
کے لیے حجت ہو سکتی ہین مثل اسکے کہ وہ کتاب معجزہ باقیہ
ہوتا آخر زمانہ اس شخص کا جسپر وہ نازل ہوئی ہی کئی اعتبار سے
ایک تو اپنی عبارت کے اعلے درجہ کی خوبی کی وجہ سے اور
صرفہ و تحدی کی وجہ سے اور اسرار عالم طبیعت پر محتوی ہونے
کی وجہ سے اور عجایب اکتشافات علوم طبیعیہ ریاضیہ پر

وتضمنه على الاخبار من المغيبات والكوائن الجليلة
لملاحم الهائلة ووقوع الامر بموجبها بعد نزول
تاب بعهد طويل وزمن متماد
ولكن اذا اجازمنا الاعتذار بمثل ذلك عن
اليهود فكذلك يتوسع الباب لكل امة قديمة
كتاب تعتقد فيه وتتقابل عليه فاى فضل يكون لهذه
مة على الامة الاخرى من هذا الوجه فان تادى ذلك
وجوب القبول لهذا الكتاب فكيف لا يطرد ذلك
يجانى لذلك الكتاب ويتوسع اسباب
زم القول بتكافوء الادلة واجتماع المتنافيات
فاما الاشعار التى يتداولها العرب وتتناقلها مما
ق بحروبهم وايامهم ونبذ قليل من اخبار ملوكهم
هم فى الامم البائدة منهم فهذا العمر ينبئ بما يتحصل
بض سكون النفس لقيام القرائن الدالة على انتفاء الدواعى
ضع والاختلاق من جهة اطباقهم على الاقرار واتفاق
ا على تلقيها بالقبول وذلك هو الوجه فى انى بنفسى اعتقد
نقضاء الدولة القائمة بلكنو عاصمة اودة ومن كان من
ن القطان بها ومن كان من اكابر القوم واصاغرهم
ل الناس واراذلهم باجمعهم لم يكونوا يحبون خروج
عن عائلة النواب برهان الملك ولا سيما
ـد اخر ملوكهم ابى النصر سلطان العالم

شامل ہونے کی وجہ سے اور عجیب وغریب پیشین گوئیون پر مشتمل
ہونے کی وجہ سے اُن حوادث عظام و وقائع ہولناک کے جو اس
کتاب مین درج ہونیکے ہزارہا سال بعد وقوع پذیر ہوئی ہون -
لیکن اگر اسی طرح سے ہم امت یہود کی طرف سے عذر
پیش کرین تو پھر اس قسم کے عذر ہر ایک پرانی قوم کی طرف سے
پیش ہو سکیگا جو کوئی کتاب اپنے دین و مذہب کی رکھتی ہے
اور اُسپر اُسکا عمل ہے تو پھر اُس قوم کو دوسری قوم پر کون فوقیت
باقی رہیگی پس اگر اس کتاب کو مانیے گا تو اور کتابون کو
بھی ماننا پڑے گا اور اجتماع نقیضین کیا بلکہ اجتماع
اضداد لازم آئیگا -
لیکن جو اشعار کہ قوم عرب مین انکے جنگ و جدل وغیرہ سے
متعلق مشہور ہین اور زبان زد اور روزمرہ مین انکے رہتے ہین
اور انکے ملوک اور مقاتلات کے حالات پر مشتمل ہین جو اُن
خاندانون کے ہین جو فنا ہوگئی ہین انسے البتہ کسی قدر نفس کی
اطمینان ہوتا ہے کیونکہ ایسے قرینے موجود ہین جن سے کذب و افترا کے
اسباب کی نفی کرنا پڑتی ہے کیونکہ تمام قوم عرب نے اسکو تسلیم کیے ہین
اور کسی کو کچھ تامل اسکے قبول کرنے مین نہین ہوتا یہی وجہ ہے کہ
مین اپنی ذات سے یقین کرتا ہون کہ سلطنت اودھ جو لکھنؤ
مین قائم تھی اسکے اعیان و ارکان اور بزرگ و خرد ہر کہ ومہ اس
ملک کا ہرگز اس امر پر راضی نہ تھا کہ یہ سلطنت نواب برہان الملک کے
خاندان سے جاتی رہے حضوصاً اسکے آخری تاجدار حضرت

محمد واجد علی شاہ نور الله مرقده وانا ربهانه فهم
ما كانوا راضين بانتزاع الملك من يده واستيصال
شافته خلاف الجماعة ممن يتعصب للدولة البرطانية ومن
يقفوا اثارهم ويستضئ بنارهم وهذا قد تبين لي نظرا
الى الاصوات القديمة التي يتغنى بها القوم الى هذا العصر
ويتاسف لذلك من يتسامع لها من اهل ذلك المصر
فيتصدع القلوب ويتفطر منها الصدور وينفث
بها المصدور -

واما المجوس فهي ايضا امة عظيمة قديمة عندها
دعاوى عالية وادعاءات متعالية في كتبها ككتاب
السكيسران الذي تعظمه الفرس لما قد تضمن في خبر اسلافهم
وسير ملوكهم وقد ترجم ابن المقفع من الفارسية الاولى
الى العربية وفيه خبر اسفنديار بن يستاسف وقتل
رستم بن دستان وما كان من قتل بهمن بن اسفنديار
لرستم وغير ذلك من عجائب الفرس الاولى واخبارها
وكان كتاب سير الملوك وتواريخهم ولسنا على دراية
من هذا الكتاب ولعله مما قد اخفى عليه الدهر
واباده صروف الزمان فما وقع الينا
منه نسخة فنتكلم على صحة اخبارها
وغلطها وحاله عندنا كحال التوراة
في الجهل باحوال مؤلفها وزمن تاليفها

واجد علی شاہ مرحوم سے نکل جائے یہ امر ہرگز ان لوگون کو
منظور نہ تھا کہ ملک انسے لے لیا جائے اور اس خاندان کی بیخ
وبنیاد اکھیڑ ڈالی جائے بخلاف اُس گروہ کے جو دولت برطانیہ
کا طرفدار ہی اور ہر طرح اسکی تقلید کرتا ہی اور اُسی آگ سی روشنی
حاصل کرنا چاہتا ہی اسلیئے کہ جو پرانے گیت کہ اب تک گائی جاتی ہین
اور جنکو سن کر اب تک اس شہر کے لوگ متاثر و متاسف
ہوتے ہین اور سینے شگافتہ ہوتے ہین اور دل خون ہوتے ہین
اور لوگ چیخین مار کر روتے ہین اسکا سبب یہی ہی -

لیکن مجوس پس وہ بھی ایک بڑا گروہ قدیم ہی اور اسکے
لیے دعوے نہایت عالی اپنے کتب آسمانی کی بابت ہی مثل کتاب
سکیسران کے کہ جسکا اہل فارس نہایت تعظیم کرتے ہین کیونکہ
اسمین اُنکے اسلاف و ملوک کے حالات مندرج ہین اور
ابن المقفع نے اسکو دری فارسی سے عربی مین ترجمہ کیا تھا
اور اسمین افسانہ اسفندیار بن گشتاسپ و قتل رستم بن دستان
اور بہمن بن اسفندیار کا رستم کو قتل کرنے کا اور علاوہ بران
دیگر عجائبات واقعات اہل ایران قدیم کے اسمین مذکور ہین
اور یہ کتاب سیرت اُنکے ملوک و سلاطین کی ہی اور ہم اس کتاب سے
واقف نہین ہین شاید حوادث زمانہ سے وہ برباد و فنا ہو گئی
اسکا کوئی نسخہ ہمنے نہین دیکھا جسے دیکھکر ہم اسکے واقعات کی
صحیح و غلط کا حکم لگا سکین اور اسکا حال بعینہ مثل توراۃ کے
ہی کہ اسکے بھی مؤلف و زمان تالیف کا کچھ ہمین حال نہین معلوم

عتناء الفرس بحفظها واتقانها واعظم
لك امر كتاب زرادشت المعروف عندهو
يه عند عوامهم واسمه عند المجوس بستاه
نناعن المسعودي الفيلسوف المورخ الاسلام
م عليه في كتابه اخبار الزمان والاوسط ولوح
ع في كتابه المعروف بمروج الذهب ان زرادشت
افي اثني عشر الف جلد ولم تزل الملوك من
الاولى تعمل بما في هذا الكتاب الى ان كان من
سكندر الرومي وما كان من قتله لدارا ابن دارا
ق الاسكندر بعض هذا الكتاب ثم
الملك بعد الطوائف الى اردشير بن بابك
لفرس على قراءة سورة من هذا الكتاب
لها استاد الفرس والمجوس الى هذا
لا يقرؤن غيرها والكتاب الاول يسمونه بستا ثم
رادشت تفسيرا عند عجزهم عن فهمه وسموا
يه زندا ثم عمل للتفسير تفسيرا سماه بالزند
عمل علماءهم بعد وفاة زرادشت
سير التفسير ويسمّوه
ده قال المسعودي فالمجوس
هذا الوقت يعجزون
حفظ كتابهم المنزل

اہل فارس نے کبھی ان باتون کے حفظ و اتقان
کی طرف توجہ نہین کی اور اس سے بڑھکر حال کتاب
زمزمہ کا ہی جو زردشت کی ہی اور عوام الناس مین
زمزمہ کے نام سے مشہور ہی اور مجوس اُسکو بستا کہتے ہین
اور مسعودی جو مؤرخ فیلسوف اسلام مین گذرا ہی
اُسنے اپنی کتاب اخبار الزمان و اوسط مین اسکا ذکر
کیا ہی اور کچھ اشارہ اسکی طرف مروج الذہب مین
بھی ہی کہ زردشت نے یہ کتاب بارہ ہزار جلد مین لکھی تھی
اور بیشتر زمانہ کے ملوک عجم اس کتاب پر برابر عمل
کرتے رہے یہانتک کہ سکندر رومی کا زمانہ ہوا اور اُسنے
دارا کو قتل کیا تب اُسنے اس کتاب کا کچھ حصہ جلا دیا
اسکے بعد طوائف الملوکی ہوگئی اور اردشیر بابکان کا
زمانہ آیا اُسنے ایرانیون کو اس کتاب کے ایک سورہ کی
تلاوت پر جمع کیا جسکا نام فارسی زبان مین استاد
تھا اور مجوس اب تک سوا اسکے اور کچھ نہین پڑھتے تھے
پہلی کتاب کا نام بستا تھا اسکے بعد زردشت نے
اسکی ایک تفسیر لکھی جب کہ وہ لوگ اسکے سمجھنے سے عاجز
آئے اور اس تفسیر کا نام زند رکھا پس اس تفسیر کی ایک تفسیر اور
کی گئی اسکا نام زند اسنے رکھا اسکے بعد جب زردشت مرگیا
تو علمای مجوس نے اس تفسیر التفسیر کی ایک تفسیر اور لکھی اور اسکا نام
بازند رکھا مسعودی کا بیان ہی کہ مجوس اسوقت تک اس کتاب منزل کے

فصار علماؤهم وهم ابذتهم يأخذون كثيرا
منهم بحفظ اسباع من هذا الكتاب وارباع واثلاث
فيبتدي واحد بما حفظ من جزئه فيتلوه ويبتدي
الثاني منهم فيتلو جزءا آخر والثالث كذلك الى
ان يأتي الجميع على قراءة سائر الكتاب لعجز الواحد
عن حفظه كاملا وقد كانوا يقولون ان رجلا
منهم بسجستان بعد الثلاثمائة كان يستظهر
بحفظ هذا الكتاب على الكمال فهذا امر
امر المجوس وكتبها وسبيلها سبيل
التوراة في الجهل باحوال مؤلفيها
وسيرهم واخلاقهم والاعلام القائمة
على صدقهم وامانتهم فليس شيء منها يقطع
لنا العذر في قبول اخبارهم ورواياتهم

فاما امة الهند فلشدة اشتهارها في تعطلها
عن التاريخ وكونها معدمة بالكلية في خصوص
هذا الشان اغنتنا عن الاشتغال بالنظر في
كتبها ودراستها عندها من الدعاوي العالية التي
يحيلها العقل والقواطع التي لا طائل تحتها
وما عندها من الاقوال المزخرفة و
الاراجيف المصبغة التي تأبى عن تقبلها الاذهان
وتمج عن استماعها الآذان (لها بقية)

حفظ کرنے سے عاجز ہین - انکے علما دہرابذہ اس کتاب کے
ٹکڑے بقدر ساتوین حصہ اور چوتھے حصہ کے اور ایک
یاد کرنے لگے ایک شخص ایک جزو سے شروع کرتا ہی اور
ایک اور جز سے شروع کرتا ہی اور تیسرا ایک اور جز شروع
یہانتک کہ سب لوگ اسطرح ملکر ساری کتاب ختم کرتے
ایک شخص کل کتاب کے یاد کرنے سے عاجز ہی اور وہ لوگ
کہ ایک شخص سنہ ۳۰۰ کے بعد سجستان مین تھا اسکو پوری
کرنے کا دعوی تھا - یہ حال ہی مجوس اور انکی
کا اور اسکی بھی کیفیت بالکل ویسی ہی جیسے توراۃ
لحاظ سے کہ نہ اسکے مؤلفین کا حال معلوم ہی نہ انکی
اخلاق کی کچھ خبر ہی اور نہ انکی راستبازی و امانت
علامتین پائی جاتی ہین اسوجہ سے انکے روایات
کے قبول کرنے کی کوئی سبیل نہین ہی

رہے ہندو پس یہ قوم اپنی تاریخ مین محتاج
ہونے مین مشہور آفاق ہی اور خصوص اس اعتبار سے
ردی حالت مین ہی اسوجہ سے ہم اسکے متعلق اور اسکے کتب
اور ان بڑے بڑے دعاوی کے نسبت جو ہندوؤن کو اپنی
کی نسبت ہین ابھی غور و فکر کرنے کی ہمین کچھ ضرورت نہین
کہ انکی باتین بہت چکنی چپڑی اور رنگے ہوے جھوٹ ایسے
بالکل خلاف عقل ہین اور ذہن انہین کسیطرح قبول نہین کر سکتا
اسکے سننے سے تکلیف ہوتی ہی - (باقی

يا مسلمي الهند

لحضرة صديقنا السيد سليمان افندي محرر مجلة الندوة الغراء

نواءٍ واطلال عوافٍ باثمد ... متى يجر وسميٌّ عليها يجدد
عفتها رياح الحضرميات اذ جرت ... عواصف زعزاع كعقر مقرمد
وهطل الغوادي والسواري بقاعها ... كفيض شؤون الوامق المتفرد
كان وميض البرق بين سحابه ... كريم تبدّى في قميص مقدد
تهب بها ريح النسائم سحرة ... كانفاس صبّ ناحل متنهد
احنّ الى ليلى وذكرى ديارها ... فيا دار ليلاى اسلمي ثمت اسعدي
وصلت اليها بعد جوب مفازة ... وبيدٍ بواديها القطا غير مهتد
ولا فيه ادحيٌّ ولا بيض اربد ... ولا ارضعت يومًا به ام فرقد
لفسحته ما اجتازه الطرف بيده ... رحيبة اكناف كصدر المهدد
تراءى شعاع آلها بعد ظهرة ... اساريروجه الاغيد المتوقد
يجوز صحاريها بعضبٍ مجردٍ ... طويل نجاد السيف طلاع انجد
اذا ينبري يوم الطراد مد مجحًا ... تنادى المنايا الخيل خيل له اسجدي
وما من رفيقٍ راد غير التوحد ... وما من ضجيع غير سيف مهند
فتى يرد الماء الذي دون ورده ... ليوث الشرى غرقًا باشقر مزبد
اخو غارة شعواء جوّاب هضبة ... قليل المقام في مقام ومقعد
ويحيى ظلام الليل مبتغي العلى ... اذا مات ليل الخامل المتبلد
يفيض الندى من خمس ابحر كفه ... فما جائد في الارض منه باجود
كثير الجدى ضخم الدسيعة شاتيًا ... ربيع السنين الشهب ليس بجلبد
مبيد العدى حاوي الغنائم اذ غزا ... سريع الخطا في كل غوطٍ وفدفد
همام قريع الدهر حوش فؤاده ... يرى روية العينين ما كان في الغد
بليغ يذيب الصخر من نسج شعره ... ويبكم عن قول الخنا والتهدد
اذا قال شعرًا طار شرقًا ومغربًا ... منصته من رفعةٍ فوق فرقد
من كريم الفعل رحب بحله ... عفاة صعاليك وارباض سودد

علی راسه شمس من البیض وجهها | علیه رقیق السحب من نقع مشهد
ویشرب کاس الموت من طیب رغبة | اذا استبشع الفرسان اعذب مور
علیه کمتن النهی درع کانما | علیها اياة الشمس شکّت بمسر
وکم ضربة عمیاء اعمت صدورها | کشفت بماضی الشفرتین محدد
ابرق یمانی ام العضب منتضًی | قنا ام شعاع الشمس یلمع بالید
اخوض غمار الموت غیر مدرع | اذا ما تهرّ نفس اشجع اصید
کریم نجاری من معمّ ومخول | فلم یاب انسان کرامة محتدی
اذا ما دعا مستنجد لکریهة | وخرعوبة بالجنب فی الکاس بالید
وحاص ظلام اللیل عینیّ بالکری | اطیر الیها بالقنا فوق اجرد
سبوح جموم الجری طرف مطهّم | مروح طمرّ احوذیّ مشیّد
عظیم سریع یزلق السرج ملسه | کماء علی صرح الزجاج الممرد
اغرّ کان الشمس قد عُلقت به | ضحًی او ثغور ما اُسفت باثمد
بعید وبحری الیم لیس بنافد | ندی کلما استزددت جدواه یزدد
کرمحی الذی یفری کلی کل حسّد | حرافره تفری کلی کل جلمد
سنابکه تبدی نجومًا سواقطا | اذا تقدح الجلمود فی ظهر وتردد
صدور رماح اشرعت او حباحب | یطیر بجنح من دجی اللیل اسود
اذا ما دعت لیلی علیه اجیبها | " اتیت" وعین اللیل لم تتهجد
نعم فی فؤادی اشرب العجل عاذلی | ولکنه داعی القلوب واکبد
کان بقلب فیه همٌ من المنی | قتاد یشوک جنبه کل مرقد
یبیت وطول الهم ینفی رقاده | فما مس لیلا من وساد ومسند
ولم تنذر عینای ولم اتنهل | لیخفی الهوی الا متی قام عُوّد
غزال ولکن فعلها فعل ضیغم | فقد عطعطت کم من قلوب واک
جفت تمناءت ثم الغت تراسلا | فما واجد فی الارض منی باو
ندیمیّ هاتا من کری النوم اکؤسا | فقد خاننی لیلی وغاض تجلد
اذا ما بدی ثغر الصباح وقد جری | نسیم علیل مشی عانٍ مق
وعکبی رقود والمهازیل همّل | کمنقضّ اطیار لحق مب

حتنی لیلی والهموم امامها   وسمطا دموع فوق خدٍّ موردِ

بدی وجهها شمساً جلتها ظهيرةٌ   وقامتها كالرمح لم تتأودِ

ليلیّ يوم الحشر قد حان بغتةً   بدی الشمس هذی فوق رمح مصعّدِ

يك اذا افترّت عن الثغر حقةً   بها سلك درٍّ ذی بريقٍ منضّدِ

قمت اليها خافق البال واجلاً   اليلایَ ليلی هل بك النوق تغتدی

ئتِ لتوديعی وعينيك اشفی   تودع نفسی الجسمَ قبل التبددِ

قالت ايا نشوان فی غمرة الهوی   افق من حباب الاملا المتوقدِ

غادر هوی ليلی وتوق لقائها   فسيم وجه الخود ليس بمخلدِ

ما هذه الاعمار الا كنظرةٍ   وما هذه الدنيا عليك بسرمدِ

ن الفتی للموت ربّته امه   فكل وليد الام قبلك قد ردی

فی الاُلی صاروا الی الموت عبرة   تفيق فتی فی غمره غير مهتدی

اين من شادوا بدا هلی جوامعا   وشو هابايٍ من كتاب ممجّدِ

اين صرح كان اعلی سقوفه   وجدرانه من لؤلؤ و زبرجدِ

ه عمد ممثلة من سرامر   وفيه زجاج من لجين وعسجدِ

ـمّربه رزء وابلت رسومه   بوائق من صرفٍ من الدهر مجحدِ

اين من بنی باكرةً قبةً   وفی نكنا وما من عمادٍ عمرّدِ

نت دار مجد القوم كنا نحبهم   ولم يبق منها غير اطلال معهدِ

اين من كانوا اولی الفضل والنهی   ينامون فی اجداثهم تحت جلمدِ

اطت بنا اعداءنا بعرمرمٍ   فيا لكرامٍ فی المقابر رقدِ

اقوم انتم فی المضاجع هجد   وبيتكم جرار جيش معربدِ

نتم سكاری والزمان لصائح   الا اصحوا من المكهیّ بصوتٍ منددِ

ون جوب البيد ليلا بمنهج   خفق الصوی معطوطش ومجرّدِ

ماء القوم انتم هل النهم   اضيئوا مسارهم برای مسددِ

تموا لم ترشد وهم فما لهم   ليهديهم سبل الرشاد بمرشدِ

تو غيرّ كرامٍ مسالتٍ   يورث عرين الفارسی المسرّدِ

ـم فی كل ارض علامة   كاثار سفر فوق مورٍ معبّدِ

فکم من دیار افقروها اذا عصت — وکم من دیار عمروها بقرمد
اذا نزلوا فی بلدة اشرقت بهم — وسالت ینابیع تروی بها الصدی
اذا سئلوا جادت اکف سماحهم — بما ملکته من طریف ومتلد
تضعضعت الدنیا بهم وعنت لهم — وجوه ملوک الارض فی کل مشهد
ولکن ایام المسرة قد مضت — ولم یبق منها غیر ذکر مخلد
وشتتت احداث الزمان جموعهم — وتفرق بعد الیوم ما لم یبدد
امن دهرکم ترجون خیرا فانه — متی یسأل الاصلاح فی الامر یفسد
مضی قبلکم کم امة ذات همة — تشقق عزما کل صخر مصمد
فما ضع الدهر الخؤون بجمعها — اذا خیر زاد العلم لم تتزود
وان العلی والعلم والمجد والتقی — لمن خیر زاد للفتی غیر مفند
عهدتم رسول الله تعضید دینه — فلا تنقضوا میثاق عهد مؤکد
وقوموا لتثقیف اعوجاج عقائد — اضلت عن الاسلام کل موحد
اعیدوا علی ضیعتموه ومفخرا — اغارت علیه خیل اقلام حسد
یقودونکم فیما یسوسون امرهم — کقود الولیدات البعیر بمقود
ویقرون ناسم الزعاف فمن لنا — لبغض یدی فی ثوب فعل محمد
یسوموننا سوء العذاب بفعلهم — وتخلف اقوال الوفا کل موعد
کانا عبید للاعادی جمیعهم — فکل امرء منهم یجور ویعتدی
فلا تعرضوا عن عاقب الامر جانبا — فمن یتدبر غایة الامر یحمد
اجیبوا دعائی ما الدعاء مضللا — ولا بالذی ضل السبیل بمقتدی
اعدوا سراعا شکله العلم والتقی — فان لکم عین الرزایا بمرصد
سعوا ما استطعتم للتقدم والعلی — فغایة هذا السعی ما لم یجدد
الا صاحبی ما بال دین نبینا — اری خالیا عن ساجد کل مسجد
ترون ولا تغلی قدور صدورکم — تهدم صرح الدین من ید ملحد
افیقوا فطال ما انتشیتم وقد مضی — زمان الصبی والنیم والراح والدد
اما ان ان تخشی القلوب عواقبا — فتسعی لما یاتی وتکسب للغد
دعوا المین والتبذیر والعجب والهوی — فلا ینبغی هذا لامة احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

البیان

ھذا بیان للناس

اوٹیٹر) عبداللہ العمادی　　مُدیر (مینیجر) قاری عبدالولی

قدیم سامی زبانین

آثار قدیمہ نے مستشرقین کو یقین دلادیا ہے کہ اصل عربی زبان اپنی ابتدائی زندگی مین موجودہ زبان سے بہت
ھی۔ عہد رسالت سے دوسو برس پہلے کا ادبی ذخیرہ آج ناپید ہے تاہم اگر عربی اُسی کا نام ہے جو چھٹی صدی
مین رائج تھی تو ہم کہ سکتے ہین کہ ہمارے زمانے کی نظم و نثر مین اور امرؤ القیس کے قصائد اور قس بن ساعدہ
ن مین بہت کم فرق ہے۔ قانون عمران نے جب فاتحان عرب کو جزیرہ نماے عرب سے نکال کر ارض بابل
مین بسایا اور مقامی آب و ہوا سے مولدین کے لہجے ہین، جن کو عرب کا یورو شین طبقہ کہنا صحیح ہوگا، تغیرات
لگے، تو شدہ شدہ ہر لہجے کی ایک مستقل زبان ہو گئی اور امتداد زمانہ نے ان سب کو اصل عربی سے جدا کر دیا
مین اب حسب ذیل شاخین نکلین:۔

ارامیون اور اشوریون کی زبانین۔ اس شاخ مین اشور کی زبان جو خط مسماری (خط میخی) مین مرقوم ہے اور
دونون شاخین سریانی و کلدانی شامل ہین نبطی اور نیز صابی یعنے پیروان مانی کی زبان بھی اسی جھگی

شاخ ہی۔

کنعانیون کی زبانین۔ اس شاخ مین عبرانی و فینیقی وسامری زبانین شامل ہین۔ عبرانی وسامری زبان کی مشہور تالیفات کتب عہد قدیم (مجموعۂ تورات) ہین۔ فینیقی خط کے آثار کم ملتے ہین۔

اہل عرب کی زبانین۔ یہ شعبہ دوسری شاخون سے اس حیثیت مین ممتاز ہی کہ جمع تکسیر اس کے سوا اور کسی زبان مین نہین اسمین حجاز کی زبان (عربی) یمن کی زبان (حمیری) حبشہ کی زبان (غیز[1]) اور جنوبی عرب مثلاً بلاد مہرہ وہراری و تعزہ وغیرہا کی زبانین شامل تھین۔

عربی زبان، حمیری او حبشی زبانون کی حقیقی بہن ہی۔ اس کی اصلیت دریافت کرنا چاہو تو ان دونون کے الفاظ پر عمیق نظر ڈالو، پھر دوسری سامی زبانون کی تحقیق کرو جو اس کے قریبی رشتہ دار ہین، پھر اُن زبانون کو دیکھو جن پر عہد قدیم مین حکومت یا تجارت کے ذریعے سے عرب کا سایہ پڑا ہی، مثلاً ایران و سندھ و شام و مصر کی قدیم زبانین۔ حبشی زبان کا سب سے قدیم اور سہل الحصول مجموعہ ترجمہ تورات ہی اسکے دیکھنے سے تم کو معلوم ہوگا کہ عربی کی ابتدائی زندگی کس نہج پر شروع ہوئی تھی، آجکل ایک مستشرق ارض حبشہ مین سیاحت کر رہا ہی اس کے سیاحت کا مقصد حبشی لٹریچر اور آثار قدیمہ کی تحقیق ہی، اس موضوع کی تفصیل کے لیے ہم کو خاتمۂ سفر اور اُس کے نتائج کا انتظار ہی۔

حمیری زبان کی کتابت خط مُسند مین تھی، ابتداءً اس زبان کی بعض کتابین عربی متعارف مین ترجمہ ہوئی تھین علامہ ابن خلدون ان کتابون کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ہین **تشهد بذلك "الانقال" الموجودة لدينا[2]** یعنے ہمارے پاس جو "انقال" موجود ہین وہ ہمارے بیان کی شہادت دے رہے ہین۔ ابن خلدون نے اس کے بیان مین "قیل" کا بھی تذکرہ کیا ہی جس کے معنے امیر یا شریف کے ہین اور لکھا ہی کہ یہ قول سے مشتق نہین ہی۔ اس زبان کی بعض کتابین یورپ کے کتب خانون مین محفوظ ہین اور یوروپین زبانون مین بعض کے ترجمے بھی ہوگئے ہین۔

---

[1] حبشے کے ملک کو یون سمجھو کہ قوم حمیر کی ایک نوآباد کالونی تھی۔ یہان کے قدیم باشندے مولّدین عرب تھے جنکی زبان کا نام غیز تھا۔ پہلے سمجھی نہ لکھا کا اس زبان مین بڑا ذخیرہ تھا۔ اب یہ زبان متروک ہی۔

[2] مقدمۂ ابن خلدون صفحہ ۸۱ ہم

ں کے مشہور محقق اور قوم حمیر کی یادگارون کے عاشق، موسیو ہالیفی پروفیسر مدرستہ الصوربون دسربن یونیورسٹی
شرق موسیو گلاسر ہین، ان دونون نے یمن کی سیاحت بھی کی ہی اور یمن کے متعلق طویل الذیل کتابین
ی ہین۔ لیکن افسوس ہی کہ یورپ کے عجائب خانون مین قوم حمیر کے جو آثار موجود ہین اُن مین کسی کی
ن صدی عیسوی سے متجاوز نہین ہوتی، تاہم اُن کے دیکھنے سے بھی ایک حد تک عربی کی ابتدائی زندگی
جاتا ہی۔

ج عربی و ارامی وغیرہ کی حدین جدا جدا نظر آتی ہین لیکن پہلے اتنی تفریق نہ تھی۔ ارض شام کی سرحد پر
ل مین تیماء ایک مقام ہی یہ مقام مدینہ مبارکہ سے ۴۰۵ کیلومتر[1] کے فاصلہ پر ہی اور تیماء یہود کے نام سے
موئل بن عادیا جسکی وفا و صدق امانت اب تک ضرب المثل ہی اُس کا قلعہ یہین تھا، یہان ایک لوح
پر آرامی خط کا ایک کتابہ ہی مگر زبان کسی قدر عربی سے ملتی جلتی ہی، یہ لوح عجائب خانہ پیرس مین محفوظ
مر کی شہادت دے رہی ہی کہ ارامی پر عربی کی حکومت تھی اور عرب مین آرامی خط کا رواج تھا۔ ابن اثیر
ال مین ارامیون کو ارمانی لکھا ہی اور بتایا ہی کہ یہ سواد عراق کے نبطی ہین، ارض بابل سے موصل
حکومت تھی۔ یہ مسالہ بجاے خود ثابت ہوچکا ہی کہ مولدین عراق وغیرہ کو اہل عرب نبطی کہتے تھے
دپچنے کو انباط کہتے ہین، عرب کی بے آب و گیاہ زمین سے نکل کر جب عربی قبائل عراق کے تر و تازہ
قامات مین آباد ہوئے تو اُن کا لقب نبطی مشہور ہوگیا جس کے معنے صاحب الماء کے ہین اور چونکہ عرب
ب سے بڑی دولت سمجھی جاتی تھی اس لیے نبطی کے لقب مین دولت و تمدن کا راز بھی مضمر تھا۔ رفتہ رفتہ
سب نے نبطیون مین تغیرات پیدا کر دیے اور وہ اپنی خاندانی عربیت کو مقامی اثر سے محفوظ نہ رکھ سکے
رمی امتیازات مین شرافت کا بڑا پایہ تھا، وہ وصیت کیا کرتے تھے کہ دیکھنا نبطیون کی طرح کہین تم بھی
نہ کھو بیٹھنا۔ حضرت عمر (رض) فرماتے ہین۔

سابکم ولا تکونوا کنبط السواد اذا سألهم	اپنے نسب کو محفوظ رکھو اور نبطیون کی طرح نہ بن جاؤ کہ اُن سے جب کوئی پوچھتا ہے
طیون قالوا نحن من بلدة فلان۔	کہ تم کس خاندان سے ہو تو کہتے ہین کہ ہم فلان شہر کے رہنے والے ہین۔

[1] ایک کیلومتر ہوتا ہی اور متر ۳۹۔۳ انچ یعنے ایک گز ۳ گرہ کا ہوتا ہی لہذا ایک کیلومتر کے ۱۰۸۳ گز ہوئے۔

موسیو ودنی نے ۱۸۷۶ء و ۱۸۷۷ء میں۔ و ہوبر نے ۱۸۸۰ء و ۱۸۸۴ء میں مدائن صالح کے مقام حجر میں جو تیمار
جنوب مغرب میں واقع ہی بہت سی قبرین دریافت کی ہین جن پر نبطی حروف مین عبارتین منقوش ہین، یہ قبرا
صدی عیسوی کی ہین۔ تاریخ عرب مین اگرچہ یہی مشہور ہی کہ نبطی عراق کے باشندے ہین مگر آثار بتاتے ہ
کہ جزیرہ نماے عرب کے شمال مغرب مین بھی اُن کی حکومت تھی بترا اُن کا دار السلطنت تھا جو وادی
کے قریب ہی اور ضلع معان کے حدود مین داخل ہی۔ فریخ عالم مارکی دوفوغوی نے مشرقی حوران (واقع ملک
مین ایک مقام دریافت کیا ہی جسکو صفا کہتے ہین، یہان خط مُسنّد مین حمیری زبان کے کئی کتابے برآمد ہوئے
اسی قسم کے کتابے موسیو ہوبر کو جنوبی حوران مین بھی ملے ہین جن سے دریافت ہوتا ہی کہ بعض قبائل جنوب
شمال مین جاکر آباد ہوئے تھے۔ یہ وہی قبائل تھے جنھون نے تنوخ یعنے اقامت کے ارادے
سیاحت اختیار کی تھی، اسی مناسبت سے تنوخ ان کا نام ہی پڑگیا، تاریخ الکامل مین ان کے واقعات مفص
مذکور ہین۔ خط مسماری کے آثار بتارہے ہین کہ اشوریون نے بارہا عرب پر حملے کیے اور نوین صدی قبل
سے چھٹی صدی قبل مسیح تک فوج کشی کرتے رہے، گو ایک زمانے مین قوم اشور کا اصلی وطن عرب تھا
بعد مین حب وطن ہی اُن سے یہ فوج کشی کرا رہی تھی، تاہم

سعدیا حُبّ وطن گرچہ حدیثے ست صحیح   نتوان مرد بسختی کہ من اینجا زادم

غیر قومون کے حملے بتاتے ہین کہ اُس زمانے مین اگر عرب مین دولت شایستگی و ثروت نہ رہی ہوتی تو شاید حملہ آور ادھر کا رخ بھی

سلطنت روم کے جدا شدہ ممالک

(بقیہ مضمون "بلاد اسلام") از مسٹر عبد القوی فانی

جزیرہ قبرص۔ قبرص پر انگریزی قبضہ ہونے سے پہلے وہان کی آبادی ۱۸۶۳۰
تھی اُس مین سے ۱۴۰۱۷۲ یونانی تھے اور ۴۵۰۸۴ مسلمان انگریزی قبضے سے بیس سال
مردم شماری سے معلوم ہوا کہ یونانیون مین ۱۵ فی صدی اور مسلمانون مین ۲۰ فی صدی اضافہ ہ
سنہ ۱۸۹۱ء مین یونانیون کا شمار ۱۸۲۲۴۷ اور مسلمانون کا ۴۸۰۴۴ ہوگیا۔ اور سنہ ۱۹۰۱ عیسوی
مردم شماری بڑھکر ۲۰۲۲۷۴ تک پہونچ گئی اُس مین سے ۵۵۸۱۰۵۰ یونانی تھے اور ۱۳۰۹۰

لہء تک تمام جزیرہ مین ۸۷ ایونانی مدرسے تھے جن مین ۱۱۹۱ طلبہ کا نمبر شمار تھا اور ۱۰۷ ترکی اسلامی
تھے جن مین ۵۱۸۳ کا نمبر تھا اور تین ارمنی مدرسون مین ۵۹ طالب علم پڑھتے تھے اور ۳ یہودانیہ
مین ۶۸۵ طلبہ ایک انگریزی مدرسہ بھی بن گیا تھا جسمین ۸۳۰ کا نمبر تھا ۵۷۴۱ پونڈ ان مدارس
گرانٹ حکومت کی طرف سے سالانہ دیے جاتے ہین ۱۹۱۲ء مین جزیرہ کی تمام آمدنی
۲۱۵ پونڈ حکومت کو وصول ہوئے اور مصارف مع خراج جو ترکی کو ادا کیا جاتا ہی ۲۴۳۰۸۴
ب پہونچتا ہی۔

بوسنہ و ہرسک۔ بوسنہ و ہرسک سلطنت عثمانیہ کا اہم حصہ تھا مگر معاہدۂ برلین کے
سے اب یہ دونون صوبے آسٹریا کی زیر حکومت ہین۔ اسوقت (۵۸۷۱۷۸) مسلمان یہان آباد ہین
لہء مین ان کی تعداد (۵۴۸۶۳۲) تھی، یعنے اس عرصہ مین چھتیس ہزار کے قریب انکی مردم شماری
فہ ہوا ہی، اکثر مسلمان تجارت، یا صنعت و حرفت مین مشغول ہین۔ بعض صاحب جائداد ہین
ب حنفی المذہب ہین۔

بوسنہ سرائے مین جو ان ملکون کا دار الحکومت ہی (۴۱۵۴۳) باشندے آباد ہین۔ انمین سے
۱۷ مسلمان ہین۔ جسوقت سے آسٹریا کی حکومت ان ممالک مین قائم ہوئی ہی، انکی تعداد مین بہت
ہوا ہی۔ بہت سے مسلمان اس حکومت کے ظلم و ستم سے تنگ آکر ہجرت کر گئے۔

بوسنہ مین مسلمان علما کی ایک مجلس قائم ہی۔ اس مجلس کا صدر نشین مسلمانون کے لیئے خطیب
م اور مدرس مقرر کرتا ہی اور تعلیمی کتابون کا نصاب بھی وہی تجویز کرتا ہی اور تمام اسلامی مدارس
نی اور انتظام بھی اُسیکے ذمے ہی۔ اس مجلس کی تعلیمی سب کمیٹی پانچ شخصون سے مرکب ہی۔
ر مجلس کے سوا چار علما اور ہین جو اس کمیٹی مین شامل ہین۔ آسٹریا کا فرمان روا پانچون علما
ری طور سے نامزد کرتا ہی اور ان مین سے ہر عالم زندگی بھر اپنے فرائض کو انجام دیتا اور
ک کی طرف سے تنخواہ پاتا ہی۔ میر مجلس کو سالانہ سولہ ہزار کرون اور ممبران مجلس مین سے
ک کو سالانہ چار ہزار کرون تنخواہ ملتی ہی۔ (کرون چاندی کا سکہ ہی جسکی قیمت دس آنے ہوتی ہی)

ان ممالک میں پانچ مفتی بھی ہین، جو شرعی فتوے جاری کرتے ہین اور مدارس اسلامیہ کی نگرانی
ہین۔ کچھ کمیٹیان مسلمانون کی ایسی بھی ہین، جو اسلامی اوقاف کی نگرانی کرتی ہین اور ان کمیٹیو
ممبر گورنمنٹ کی طرف سے نامزد کیے جاتے ہین۔

آسٹریا کے گورنمنٹ کی طرف سے بوسنہ سرائے مین ایک اسلامی کالج اس غرض کے لیے
کیا گیا ہی کہ مسلمان طلبا اُسمین تعلیم پاکر قاضی بنین اور مسلمانون کے مذہبی معاملات کو طے کیا کرین۔ ا
کالج کی تعلیم کی مدت پانچ سال کی ہی۔ اسمین اسلامی فقہ اور حدیث اور رومی قوانین کی تعلیم دیجا
مگر اس مدرسہ کا پرنسپل اور اُس کے انتظامی کارکن مسلمان نہین ہین، بلکہ آسٹرین ہین جو گورنمن
کی طرف سے مقرر کیے جاتے ہین۔

مسلمانون کے اوقاف جو ان ممالک مین ہین، اُن کی تعداد اس وقت (۹۱۲) کے قریب
اُن کی آمدنی مسجدون اور اسلامی مدرسون پر خرچ کی جاتی ہی اور جو رقم باقی رہتی ہی، وہ اوقا
کی مجلسون کو دیجاتی ہی اور اُن کے کام مین آتی ہی۔ ۱۹۰۸ء مین اوقاف کی آمدنی (۶۶۰۰۱۰) ک
تھی اور خرچ (۶۵۱۸۵۶) کرون تھا۔

ان ممالک کے مسلمانون کی تعلیمی حالت یہ ہی کہ ابتک ان ملکون مین بہت سے ابتدائی مک
جاری ہین، جن مین معمولی لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا ہی اور قرآن مجید حفظ کرایا جاتا ہی۔ سرکاری مدرس
بہت کم مسلمان طلبا تعلیم پاتے ہین۔ البتہ بوسنہ سرائے کے سرکاری کالج مین بیس فی صدی طلبا م
ہین اور اسی وجہ سے عیدین کو یہ کالج بند کیا جاتا ہی تاکہ مسلمان طلبا اپنے مذہبی رسوم ادا کر سک
وائنا (دارالحکومت آسٹریا) اور دیگر شہرون کے کالجون مین مسلمان طلبا کی تعداد ۱۹۰۶ء اور ۱۹
کے درمیان چالیس سے زیادہ نہین تھی یہ ایسی قلیل تعداد ہی، جسپر نہایت افسوس ہوتا ہی۔ بوسنہ
کے مسلمانون نے ۱۹۰۳ء مین ایک انجمن قائم کی، جس کا نام "انجمن غیرت" ہی۔ اس کا مقصد یہ ہی ک
مسلمان طلبا کے لیے تعلیم پانے مین آسانیان پیدا کی جائین اور اُن کی مالی مدد کی جائے۔ اس انج
محفوظ سرمایہ چالیس ہزار کرون ہی اور سالانہ آمدنی بیس ہزار کرون ہی۔ پچاس غریب مسلمان طلبا اس انج

سے تعلیم پاتے ہین جن پر سولہ ہزار کرون کی رقسم خرچ کی جاتی ہی۔ بوسنہ سرائے مین چار
لمانون کے ہین جو ہفتہ وار چھپتے ہین اور پولیٹکل معاملات پر بحث کرتے ہین۔ ایک نیم
سالہ بھی نکلتا ہی جس کا نام "بہار" ہی اور جس مین لٹریری مضامین شائع کیے جاتے ہین۔
ان ملکون کے مسلمان مالی حالت کے لحاظ سے بہ نسبت اپنے دیگر ہموطنون کے اعلی درجے مین
افسوس ہی کہ بدانتظامی اور بے پروائی اور پے در پے ہجرت کے سبب سے اُنھون نے اپنی جائداد
بڑا حصہ غارت کر دیا ہی۔ بہت سے مسلمان ان ملکون مین زمیندار ہین مگر اس سبب سے
ٹ بمقابلہ زمینداروں کے کاشتکارون کی بہت زیادہ حمایت کرتی ہی زمینون کی قیمت
ں ہی۔
آسٹریا کی حکومت نے اخیر پانچ سال مین ایک سو ساٹھ مسجدین مسلمانون کے لیے تعمیر کرائی ہین
کے کتبون کو از سر نو زندہ کیا ہی اور اُن مین طرز جدید کی روح پھونکی ہی۔ بوسنہ سرائے کی
ن مین گورنمنٹ کے حکم سے برقی روشنی کی جاتی ہی۔ مسلمانون کے اوقاف مسلمانون کی
ن کی نگرانی مین ہین۔ ان اوقاف کی آمدنی مین سے جو رقم بچ رہتی ہی وہ بینک مین جمع
ہی اور اس سے نئی مسجدین بنائی جاتی ہین اور پرانی مسجدون کی مرمت کی جاتی ہی آجکل
ی گورنمنٹ نے مسلمان طلبا کے لیے ایسے اسکول جاری کیے ہین جن مین رات کیوقت
تی ہی اور اُن سے کوئی فیس نہین لیجاتی۔ عربی زبان اور مذہب کی تعلیم ان اسکولون مین لازمی
ر علوم کی تعلیم اختیاری ہی۔ ایک کالج اس غرض سے کھولا گیا ہی کہ مسلمان طلبا اسمین تعلیم پاکر
ھنے کے طیار ہون اور ایک کالج اس غرض سے قائم کیا گیا ہی کہ وہ مسلمانون کو قاضی بنانے
ے۔ اسلامی اخبارون کو البتہ آزادی نہین ہی اور اسمین گورنمنٹ یہ عذر کرتی ہی کہ اگر اخبارون
ی دیجائے، تو گردونواح کی حکومتون کے باشندے آسٹریا مین آکر باغیانہ مضامین کی اشاعت
اور آسٹریا کی اور اسکی رعایا کے درمیان حائل ہونگے۔
ریم۔ کریمیا (قریم) سلطنت روم کے ماتحت ایک مشہور اسلامی حکومت تھی جس کے سلاطین

روس با جگزار تھے اب یہ روس کے ماتحت ہیں یہان کے مسلمان پولٹیکل معا
مین خوب ترقی کر رہے ہین اسماعیل غصبرنسکی جس نے موتمر الاسلام کی تحریک کی
یہان ایک اسلامی کانفرنس قائم ہی جسکا مقصد یہ ہو کہ اس جزیرہ نما کے مسلما
کیا جائے ۱۸۷۰ء کے اُس حکم بموجب، جو روسی وزارت تعلیمات کی طرف
جو مدارس مسلمان بچون کی تعلیم کے لیے قائم کیے گئے ہین، اُن کی مالی اور علا
مدارس کے لیے سرکاری طور پر زبان مقرر ہو، جسمین مسلمان بچون کی تعلیم دیجا
مین تعلیم دینیات کے طریقے کی اصلاح ہو اور اس غرض کے لیے لائق معلمون کا
ایسی اسلامی کتابون کا انتخاب کیا جائے جو زمانۂ حال کی ضرورت کے مطا
تمام قصبات مین ترقی یافتہ ابتدائی مدارس کی بنیاد ڈالی جائے مسلمان لڑکیون
جاری ہون۔ اسلامی نارمل اسکول کی اصلاح اور ایسے طریقے اختیار کرنا جن
اور تربیت یافتہ مدرس اس اسکول سے تعلیم پا کر نکلین۔ مسلمانون مین عام تع
اور یہ کہ اس کے لیے کیا طریقے اختیار کیے جائین۔

جزیرہ کریٹ۔ جزیرہ کریٹ کو عرب کے جغرافیہ نویس اقریطش لک
قریب زمانے سے سلطنت عثمانیہ سے جدا ہوا ہو اور دول اربعہ کی نگرانی مین
اس جزیرہ مین ایک عام مجلس انتظامی حکمرانی کرتی ہو۔ اسمین مسلمان ممبر بھی د
حمید بک قاسم جو اس جزیرے کے مشہور لائق مسلمانون مین سے ہین محکمہ عدا
سکرٹری ہین مجلس مذکور مین مسلمانون کے معاملات پر مباحثے ہوتے ہین بالفعل
قرار پایا ہو کہ (۱) محکمہ عدالت اور محکمہ تعلیم مین ایک مسلمان سکرٹری مقرر کیا جا
جو اس جزیرہ مین آباد ہین، فوجی خدمت پر مجبور نہ کیا جائے۔ (۳) عیسائی با
یہان کے مسلمانون کو یہ حق حاصل ہو کہ وہ مختلف عہدون پر مقرر کئے جائین د
سرکاری زبان سمجھی جائے اور اُن معاملات مین جو مسلمانون سے تعلق رکھتے ہ

کیے جائین اور اُن مین حکومت کی طرف سے کوئی مداخلت نہ کی جائے۔ مسلمانون کے متعلق معاملات
مرادذیل کے معاملات ہین: مسلمانون کے تعلیمی معاملات اور اُن کی اصلاح۔ مسلمانون کے اوقاف
اُن کی نگرانی۔ اماموں اور قاضیون کا متقرر کرنا۔ مسجدون کا تعمیر کرنا۔ مختلف قسم کے مدارس
لنا (۵) وہ تمام جائدادین جو مسلمانون کی طرف سے وقف کی گئی تھین اور حکومت نے ان کو ضبط
کے سرکاری جائدادون مین داخل کرلیا تھا مسلمانون کو واپس دیجائین اور اُن کے اوقاف مین
ل کیجائین۔

ترکستان

خیوہ ۔ موجودہ ریاست خیوہ روس کی عظیم الشان اسلامی سلطنت کی ایک بگڑی
ہُوئی یادگار ہے اور عملاً بالکل روس کے ماتحت ہے۔ یہان دس لاکھ مسلمان آباد ہین اور سب کے سب
حنفی المذہب ہین۔ شاہزادہ ولی عہد پرنس اسفندیار نے ایک مدرسہ جدید اصول تعلیم کے مطابق
جاری کیا ہے۔ اس مدرسہ کو مسلمانون نے نہایت پسند کیا اور اس سے عمدہ نتائج پیدا ہوئے،
ب پرنس نے اُن تمام مدارس مین۔ جو اُسکی عملداری مین ہین، تعلیم کی اصلاح پر کمر باندھی ہے
ور ایک عالیشان مدرسہ تعلیم کے لیے اصول جدیدہ کے مطابق اپنے خرچ سے جاری کیا ہے اور قازان
ور قسطنطنیہ سے اُس کے لیے لائق اور روشن خیال مدرس بلائے ہین۔ پرنس کے مصاحبون
نے بھی جدید تعلیم کی ترقی پر اپنی توجہ مبذول کی ہے اور پرنس کی تقلید کرکے اُنھون نے بھی
چار عالیشان مدرسے قائم کیے ہین، جن مین مسلمانون کو زمانۂ حال کے طریقون کے مطابق
تعلیم دیجائیگی اور امید ہے کہ اُن تمام مدرسون سے مثل اُس مدرسے کے، جس کو اول اول
بطور تجربہ کے پرنس نے قائم کیا تھا نہایت عمدہ نتائج مرتب ہون گے اور رفتہ رفتہ ملک
مین اعلی تعلیم کی روشنی پھیل جائیگی۔

جاوہ وسماطرہ

جاوہ وسماطرہ دو بڑے بڑے جزیرے ہین جو ہندوستان کے جنوب مشرق میں

جاوہ مین تین کروڑ ستر لاکھ مسلمان ہین اور سماطرہ مین چالیس لاکھ۔ جاوہ کا رقبہ قریب ..

سکے ہی۔ آب وہوا ہندوستان کے مثل ہی۔ زمین بہت زرخیز اور شاداب ہی۔ ساتوین آٹھو

یہان مسلمان تاجرون نے مستقل سکونت اختیار کی۔ اس زمانے مین یہان ہندو مذہب والون کی حکو

برہمنون کی حکومت کے زوال کے بعد قائم ہوئی تھی۔ یہان کے باشندون پر اسلام کا اثر

کہ وہ رفتہ رفتہ مسلمان ہونے لگے حتے کہ پورے جزیرے مین اسلامی سلطنت قائم ہوگئی

برس سے ہالینڈ ان جزیرون پر متصرف ہی۔ جو کچھ اسلامی ریاستین ان جزائر مین تھین سب کا

کر چکا ہی۔ باشندے زیادہ تر زراعت پیشہ ہین۔ جدید تعلیم کا انہین بھی نشان نہین۔ بڑے بڑ

پرائمری ایجوکیشن کے مدرسے ہین جنکی تعداد ۱۴۰۶ ہی مگر طرز تعلیم نہایت ناقص ہی۔ ان مدارس مین

طلبہ کے زیر تعلیم تھے یورپینون کے مدارس علحدہ ہین جن مین جاوی امرا کے لڑکون کو بدقت

پانے کی اجازت ملتی ہی اور جسمین چند جاوی امرا کے لڑکے زیر تعلیم ہین۔

یہان تین غیر قومین آباد ہین۔ عرب۔ چینی اور ہالنڈی۔ عرب ۲۰ ہزار کے قریب ہین

ہین۔ ہر قوم کے لیے محلے مخصوص ہین۔ باوجود جاویون کی جہالت کے اور امور دینیہ سے نا

پادریون کو اپنی کوشش مین سخت ناکامی ہوئی۔ اب انھون نے مسلمانون کو چھوڑ کر بت پرست

بھی اندرون ملک مین بکثرت ہین) کی طرف توجہ کی ہی اور ممکن ہی کہ پادریون کی تثلیث کا جادو ان پر

ڈچ حکومت یہان کے باشندون پر نہایت ظالمانہ حکومت کرتی ہی۔ ٹیکس اور محاصل کی گر

باشندون کو مفلس بنا دیا ہی۔ کل پیداوار ڈچ حکومت لے لیتی ہی اور کاشتکارون کی حیثیت

سے زیادہ نہین۔ باشندے ظلم سہتے سہتے عاجز آگئے تھے اور ایک مرتبہ انھون نے حکو

اظہار ناراضی بھی کیا۔ مگر انکی اس ناراضی کا مقابلہ فوجی قوت سے کیا گیا۔ جو معدودے چند جاو

سے آگاہ ہوگئے ہین اور دنیا کے دوسرے ممالک کو دیکھ آئے ہین وہ اپنی قوم کو اُبھارتے ہین
کرتے ہین کہ ہالینڈ کی ظالمانہ حکومت سے آزاد ہونا ناممکن امر نہین۔ جاوی حج کو بکثرت جاتے
وہان سے جوشیلے خیالات ساتھ لاتے ہین جسکی زیادہ وجہ یہ ہے کہ وہ ڈچون کے ظلم سے بہت تنگ
اور گورنمنٹ حاجیون کے ساتھ نہایت سختی برتتی ہے مگر ان کا باوجود ان سختیون کے ذوق بڑھتا
ان کا یہ عام خیال ہے کہ سلطان تمام مسلمانان عالم کا شرعی حاکم ہے۔ انکی عقیدت باب عالی کے ساتھ
بڑھتی جاتی ہے۔ جنگ روس وجاپان نے ذرا انکو کچھ بیدار کردیا ہے مگر حکومت ان کی جائز خواہشون
دبانے مین برابر ساعی رہتی ہے اور نہین چاہتی کہ وہ زمانۂ حال کی جدید تعلیم کی روشنی کی برکتون
بھی مستفید ہوسکین۔

مصری سوڈان

اس کا رقبہ ۹۵۰۰۰۰ مربع میل ہے۔ آبادی ایک کرور کے قریب ہے جو کل مسلمانون کی ہے۔ سنہ ۱۸۲۲ء
کل ملک پر قابض ہوگیا اور سوڈان کی حکومت اُسکے خاندان مین تیرہ برس تک رہی۔ سنہ ۱۸۹۶ء مین
انگریزی فوج نے مل کر اس پر فوج کشی کی درویشون نے بہت سختی سے مقابلہ کیا اور آخر کئی
خونخوار لڑائی کے بعد درویشون کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا ملک کے فتح ہوجانے کے بعد مصر و انگلستان
معاہدہ ہوا جسمین مصر کے حقوق انگلستان کے مساوی تسلیم کیے گئے۔ ترکی نے جسکے شہنشاہی حقوق
ملک مصر مین محفوظ ہین اس معاہدہ کو تسلیم نہین کیا۔ ترکی مصر کے متعلق کل انگریزی معاہدون کو ناجائز
سمجھتی ہے۔

سوڈان کے انتظام اور حفاظت کا کل خرچ مصر دیتا ہے۔ فوج بھی مصری ہے۔ مگر گورنر ایک انگریز ہے
جو عہدنامہ کے مطابق مصر کی طرف سے بمنظوری انگلستان عمل مین آتا ہے۔ یہ ملک تیرہ صوبون مین
ہے۔ ہر صوبہ کا حاکم مصری انگریزی فوج کا افسر ہے۔ تمام ملکی اور فوجی عہدے انگریزون کے ہاتھ مین

ہر کیسے ہین تو کیا وجہ ہی کہ صرف کا پورا بار مصری خزانے پر ڈالا جاتا ہی انگلستان کیون نہین نصـ
خزانے سے ادا کرتا اور مصریون کے مساوی حقوق کو کیون نظرانداز کرتا ہی اور ان کو کیون نـ

مسلمانون کے مقدمات متعلق وراثت۔ نکاح اور اوقاف کے قاضیون کی عدالت
ہین۔ ہر صوبہ مین ایک فوجداری عدالت ہی جسمین ایک جج اور دو مجسٹریٹ ہوتے ہین۔ دیوا
فیصلہ جج کرتا ہی۔ ان عدالتون کے فیصلہ کی اپیل خرطوم کی عدالت اعلی مین ہوتی ہی۔

۲۵-۲۶۔ کے قریب جدید مدارس مختلف جگھون پر کھولے گئے ہین جنمین پرائم
ابتدائی تعلیم دیجاتی ہی۔ ۲۰۰۰ کے قریب مسلمان اور ۵۰۰ کے قریب عیسائی طالب علم ان مد
ہین۔ خرطوم مین ایک اسلامی عالیشان کالج اعلی تعلیم کے لیے ۴ سال سے جاری ہی جو گ
نام سے مشہور ہی اس کالج کے متعلق انجینرنگ اور میڈیکل تعلیم کی بھی شاخین ہین۔ علاوہ بر
متعلق ایک صنعت وحرفت کا بھی مدرسہ ہی جسمین نجاری، لوہاری اور کلون وغیرہ کا کام سکھا
کالج کی خاص خصوصیت ہی۔

سلطنت عثمانیہ

ممالک عثمانیہ کا مجموعی رقبہ ۱۹ ۳ ۲ ۲ مربع میل ہی یاین تفصیل عرب ۱۲۰۰۰۰
ترکی ۴۶۰۰۰ مربع میل۔ یورپین ترکی ۶۰۰۰ مربع میل۔ (افریقہ مین ٹرپولی مع برقہ ۹۹
سلطنت عثمانیہ کی کل آبادی بروایات مختلفہ ۳ کرور سے ۶ کرور تک اندازہ کیجاتی
موجودہ فرمان روا سلطان عبدالحمید خان ہین جو ۳۱ اگست ۱۸۷۶ء کو تخت نشیـ
دوراندیشی ودانشمندی ولیاقت کا کل یورپ قائل ہی۔

نظم ونسق۔ سلطنت عثمانیہ مین ہر صیغہ کا ڈپارٹمنٹ علیحدہ ہی۔ مقدمات دیو
کے محکمہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہین۔ ان کے اوپر محکمہ اپیل ہی۔ مسلمانون

راجلاس کرکے جملہ امور داخلیہ وخارجیہ کی تحقیقات کرکے سلطان المعظم کی خدمت مین اسکی رپورٹ ارسال

ہین۔ کونسل عالیہ کے دسون ممبر حسب ذیل ہین۔

(۱) صدر اعظم (پرائم منسٹر) دنیوی امور مین گویا نائب السلطنت ہونے کا فخر حاصل ہی اور مجلس وزارت کی

رت بھی اسی سے متعلق ہی۔

(۲) شیخ الاسلام۔ دینی امور مین مسلمانون کا حاکم اور صدر اعظم کی عدم موجودگی مین میر مجلس کا فرض

رتا ہی قاضیون، مشایخ اور محاکم شرعیہ کا تقرر وغیرہ بھی اسی سے متعلق ہی۔

(۳) سرعسکر (وزیر حرب) کل فوجی نظم ونسق کا نگران ہی۔

(۴) ناظم بحریہ (وزیر بحر) سلطنت کے ملکی، جنگی جہازات اور جہاز سازی کے کارخانے وغیرہ

کے تحت مین ہین۔

(۵) ناظر داخلیہ (ہوم منسٹر) سلطنت کے اندرونی معاملات مثل انتظامی عہدہ دارون کی تقرری وغیرہ

اسی کے ذریعہ سے عمل مین آتی ہے۔

(۶) ناظر خارجیہ (فارن منسٹر) خارجی معاملات۔ دول اجنبیہ سے خط کتابت وغیرہ۔ سفرا اور قونصلون

قرر وغیرہ اسی کے ذریعہ سے انجام پاتا ہی۔

(۷) ناظر عدلیہ (جوڈیشل منسٹر) دیوانی اور فوجداری کے محکمون کا افسر اعلےٰ ہی۔

(۸) ناظم اوقاف (مہتمم بیت المال) جسقدر اوقاف مسجدون اور تکیون وغیرہ کے متعلق ہین اور جو

رت حرمین الشریفین، بیت المقدس اور دیارات متبرکہ مین بھیجی جاتی ہی اس کا تعلق اسی سے ہی۔

(۹) ناظر معارف (ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن)۔

(۱۰) ناظر نافعہ (پبلک ورکس منسٹر) تجارت اور سڑکین اور ریلوے وغیرہ اسکے متعلق ہی

یہ کونسل جس جگہ اجلاس کرتی ہی اس کا نام باب عالی ہی۔ دونون میر مجلس اور آٹھون ممبرون

دفاتر اسی باب عالی مین ہین۔ صدر اعظم [illegible] مباحثہ کے کل کاغذات باب ہمایونی مین بھیجے

وہان کا باشی کاتب (میر منشی) ان تمام کاغذات کو پڑھکر خلاصہ کرتا ہی اور اس خلاصہ کو مع اصل

کاغذات کے سلطان المعظم کے حضور مین پیش کرتا ہی اور بعد شاہی دستخط ہو جانے کے وہ کاغذات ما علا مین واپس جاتے ہین اور پھر ان کا ملک مین نفاذ ہوتا ہی۔

ٹرکی کے کل مقبوضات جن مین یورپ، ایشیا اور افریقہ کے ممالک شامل ہین، ۳۷ صوبون پر منقسم ہین۔ ہر ایک صوبے کو ولایت کہتے ہین اور حاکم صوبہ کو والی یعنے گورنر۔ ہر والی کے ماتحت متعدد حاکم اور عامل ہوتے ہین جو شہرون اور قصبون مین اسکے ماتحت کام کرتے ہین اور جو متصرف، قائم مقام اور مدیر کہلاتے ہین۔ انکے فرائض منصبی مثل گورنر، کمشنر، کلکٹر اور تحصیلدار کے سمجھنے چاہییے۔ اسوقت ۳۰ والی اور ۲۲۰ متصرف اور ۱۹۰۰ قائم مقام اور اس سے کئی گونہ زیادہ تعداد کے مدیر ممالک ٹرکی مین کام کر رہے ہین۔

صیغۂ زراعت۔ سلطنت ٹرکی کی آمدنی مین ترقی کے بہت وسائل پیدا کیے گئے ہین ہر محکمہ کو بہت وسعت کے ساتھ ترقی دیگئی ہی۔ خاصکر تعلیم کی طرف بہت توجہ کی گئی ہی مگر زیادہ توجہ محکمۂ زراعت کی طرف مائل ہی۔ ملک مین مذاق پیدا کرنے کے لیے صدہا نئے کارخانے صنعت وحرفت کے خود گورنمنٹ کی طرف سے جاری کیے گئے ہین۔ صدہا صنعت وحرفت کے مدرسے مختلف صوبون مین جابجا جاری ہین۔ ٹرکی مین کسان سود خوارون کے پنجون سے آزاد ہین۔ پہلے پہل سلطان عبدالحمید خان کی توجہ سے دولت علیہ مین زراعتی بنک قائم ہوا۔ ۱۸۸۳ء مین آپ نے کاشتکارون کی قابل رحم حالت کا صحیح اندازہ کرکے اصلاحات کے نفاذ مین فوق العادت کوشش کی۔ زراعتی بنک عثمانی عمدہ طریقہ سے قائم ہی جو خوش اسلوبی مین نہ صرف اپنا آپ ہی نظیر ہی بلکہ اس خصوص مین یورپ بھر مین نیک نامی کا تمغا اور شہرت کا سہرا اس کے سر ہی۔ ۱۳۰۷ ہجری مین سلطنت عثمانیہ مین زراعتی بنک کی ۵۹ شاخین اور ۲۸۳ ایجنسیان تھین۔ بنک کا سرمایہ ۳۵۵۷۲۸۸۷۶ پیاسٹر تھا۔ ۱۸۹۱ء مین ترکی کے زراعتی مدارس جاری تھے۔ ایک استنبول مین اور تین سمرنا، بیروت اور بروسہ مین ہر ایک کے ساتھ ایک ایک زراعتی ماڈل فارم بھی ہی جن سے کتابی تعلیم کے ساتھ ہی ساتھ عملی تعلیم بھی ہوتی ہی۔ علاوہ ان زراعتی مدارس کے ملحقہ ماڈل فارمون کے اور دوسرے فارم بھی ہین جن سے ملک کی زراعت کو بہت بڑی

ہے۔ حال مین چند مدارس اور بھی کھولے گئے ہین جن مین فن زراعت کی اعلی تعلیم ہوتی ہے۔

ایشیائی ترکی ۔ قدیم عرب مورخین اس ملک کو روم کہتے تھے اور آج اسکو اناضول
ین جسکی تحریف اناطولیہ ہے۔ اس کا رقبہ ۶۶۰۰۰۰ مربع میل ہے۔ اسمین ایشیاے کوچک (اناضول)
راق، عرب الجزیرہ اور آرمینیہ شامل ہین۔ ترکی مقبوضات عرب ان سے علاوہ ہین۔ یہ ممالک دنیا کے
ورشاداب قطعون مین شمار ہوتے ہین۔

ایشیاے کوچک کے مشہور شہرون مین سمرنا (بندرگاہ) بروسہ، حلب، ارض روم، انقرہ ہین
شام کے مشہور شہرون مین دمشق، بیروت، (بندرگاہ) بیت المقدس، حمص، بعلبک، انطاکیہ
عراق عرب کے مشہور شہر بغداد، بصرہ، (بندرگاہ) کوفہ، کربلاے معلی،
آرمینیہ کے مشہور شہرون مین طرابزون، (بندرگاہ) ہے جو عہد اسلام کے قبل وہان کا دار السلطنت تھا
الجزیرہ کے مشہور شہر موصل اور دیار بکر ہین۔

یورپین ترکی ۔ یورپین ترکی کا رقبہ ۶۰۰۰۰ میل مربع میل ہے۔ اسمین مقدونیا، البانیا اور رومیلیا
ہین۔ یہ قطعات یورپ کی زرخیز زمینون مین سمجھے جاتے ہین۔ جنگ روم و روس سے پہلے ۱۸۷۷ء
کی سلطنت کا رقبہ بہت وسیع تھا۔ مگر جنگ کے بعد عہد نامۂ برلن مین بہت سے صوبے سلطنت عثمانیہ
لحدہ کر دیے گئے اور بجاے خود علٰحدہ علٰحدہ ریاست بنا دیے گئے اور دو ایک ان مین سے دوسری
ون کا جزو قرار دیے گئے۔ جنکی تفصیل اس نقشہ سے ظاہر ہوگی۔

نام	رقبہ	آبادی	کیفیت
نیا (رومانیا)	۵۰۰۰۰ میل مربع	۵۵۰۰۰۰۰	خود مختار۔
یا (بلغاریا)	۶۰۰۰۰ 〃	۳۰۰۰۰۰۰	نیم خود مختار زیر نگرانی سلطان
یا (سرب)	۲۰۰۰۰ 〃	۲۰۰۰۰۰۰	خود مختار۔
نیا (بوسنہ)	۲۵۰۰۰ 〃	۱۵۰۰۰۰۰	آسٹریا کو تفویض کیا گیا
نگرو (جبل اسود)	+	+	خود مختار۔

مشرقی رومیلیا (مشرقی روم ایلی)	+	+	بلگیریا سے ملحق ہو گیا
تھسلی (تھسالیا)	+	+	یونان سے ملحق ہو

عہدنامۂ برلن کے بموجب بلگیریا سوا فوجی پولیس کے کسی طرح کی فوج رکھنے کا مجاز نہ تھا مگر
اسکے پاس ایک اچھا جنگی لشکر مع توپخانون کے موجود ہے۔ بلگیریا ترکی کا باج گذار قرار دیا گیا۔ مگر آجتک
اسنے ایک پائی بھی ٹرکی کو خراج مین نہین دی۔ مزید بران عہدنامۂ برلن کے بموجب جزیرہ نما
بلقان کی ریاستین اپنی وسعت کے موافق ترکی قرضہ کی ادائی کی پابند تھین۔ مگر آزاد ہونے کے بعد
نے اسکو بالکل نظرانداز کر دیا اور باوجود متواتر یاد دہانیون کے نہ تو انھون نے عہدنامہ کی اس شرط
پورا کرنے کی طرف توجہ کی اور نہ یورپ نے انھین اسکی تعمیل پر مجبور کیا۔ البتہ ٹرکی سے یورپ نے
شرائط کی تعمیل کرائی اور جو شرائط ٹرکی کے مفید مطلب تھے نکی تعمیل کا کبھی خیال تک نہین کیا
حال مین مسألہ مقدونیہ نے نہایت اہم صورت اختیار کر لی تھی اور ٹرکی کو مجبوراً حسب قرارداد یورپ
جنگی پولیس رکھنا پڑی اور اصلاحون کے جدید احکام کو نافذ کرنا پڑا اگر صوبے کی آمدنی اسکے خرچ کو
نہوئی۔ اس مشکل سے نجات پانے کے لیے باب عالی نے تجارتی مال پر ۳ فی صدی جنگی زائد
چاہی اور بجاے آٹھ کے گیارہ کی تجویز ہوئی۔ کل یورپ نے اسکی مخالفت کی اور تین برس کا
مسلسل ڈپلومیٹک خط کتابت کے بعد ۱۹۰۷ء مین بمشکل تمام یورپ ۳ فی صدی اضافہ کے ا
راضی ہوا۔ حالانکہ کیفیت یہ ہے کہ ہر سلطنت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ جسقدر مناسب سمجھے چنگی لگا
چنانچہ وہ صوبے جو آج ترکی سے عہدنامۂ برلن کے بموجب آزاد ہین اس بارہ مین مختار کل ہین
۲۵ فی صدی تک انکے یہان چنگی ہے۔ مگر ٹرکی مین جو محصول آج سے تین سو برس پہلے لیا جا
ممکن نہین کہ یورپ اسمین اضافہ کو گوارا کر سکے۔ یہ برتاؤ صرف ٹرکی ہی کے ساتھ ہے۔ جو رعایتین ٹر
نے یورپ کو کسی زمانے مین دے رکھی تھین آج وہ خود اسکی سلامتی کے لیے وبال جان ہین ا
یورپ انسے ذرا بھی دست کش نہین ہونا چاہتا۔

سلطنت عثمانیہ کا دار الخلافت قسطنطنیہ ہے جو اپنے دلکش منظرون اور بے نظیر موقع کی وجہ

ین مشہور ہی۔ اسکی وسعت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہی۔ کہ اسمین ۵۰۰ جامع مسجد یہ بڑے ۱۲۲ حمام ۲۲۲
ین۔ ۶۶۴ اسکول۔ ۱۲ کالج۔ ۲۵۰ کتب خانے۔ ۲۰ چھاپے خانے اور ۵۰۰ قہوہ خانے ہین جن مین
جاکر تفریح کرتے ہین۔ اخبار دیکھتے ہین اور آرام لیتے ہین آبنائے باسفورس نے اسکے دو حصے کر دیے
۔ ایک استنبول اور دوسرا غلطہ کہلاتا ہی۔ استنبول مین مسلمانون کی آبادی ہی۔ غلطہ مین زیادہ تر یورپین رہتے
سفرائے ممالک غیر اور سلطانی محل وغیرہ سب اسی حصے مین ہین۔ آمد و رفت کے لیے ریلین اور ٹریموے
ت زمین کے اوپر نیچے چلتی رہتی ہین اور ایک بڑی تعداد اسٹیمرون کی مسافرون کی سہولت کے لیے
ر رہتی ہی۔ آب و ہوا اس شہر کی خوشگوار ہی اور گرمیون کے موسم مین بہت عمدہ ہوتی ہی۔ تاریخی لحاظ سے
مت اس شہر کو حاصل ہی وہ بہت کم شہرون کو نصیب ہی۔ جامع ایا صوفیہ قسطنطنیہ کی مشہور مسجد ونین
ن ہی اور آثار قدیمہ کے لحاظ سے اسکو ایک خاص وقعت حاصل ہی۔ قبل فتح قسطنطنیہ یہ ایک عالیشان گرجا
جسے سلطان محمد فاتح نے مسجد بنا لیا۔ دنیا کے ہر ملک سے بکثرت سیاح یہان آتے رہتے ہین اور اس شہر
قدرتی خوبصورتی دیکھکر حیران رہتے ہین۔

ترکی افریقیہ

ٹریپولی (طرابلس) اور بارقہ

یہ ترکی مقبوضہ رقبہ مین ۳۹۹۰۰۰ مربع میل ہی۔ اس کا انتظام ایک ترکی والی (گورنر) کرتا ہی۔ رعایا
حکومت مین زیادہ دخل ہی اور اکثر انتظامات اور جدید اصلاحات شیوخ کے ذریعہ سے عمل مین آتی ہین۔ باشندے
وہ تر عرب اور یہودی ہین۔ جو یہان کے قدیم باشندے سمجھے جاتے ہین۔ عربون مین اکثر بدوی ہین زیادہ تر
مدار زراعت پر ہی۔ ساحلی زمین بہت زرخیز ہی لیکن اندرون ملک مین کہین کہین ریگستان بھی ہی۔ چھ سات
لا یورپین بھی یہان آباد ہین جنمین زیادہ تر اٹلی اور مالٹا کے ہین۔ اٹلی کا ایک مدت سے اس ملک پر
ت ہی اور وہ اسکو اپنا ایک جائز نوالہ سمجھتا ہی لیکن ترکی گورنمنٹ نے وہان کا کافی انتظام کر رکھا ہی
ہزار ترکی فوج یہان ہر وقت مقیم رہتی ہی۔ مسلمان باشندون کی رجمنٹین اسکے علاوہ ہین جنکو ایک

بت معینہ کے بعد جدید اسلحہ کے استعمال مین ماہر بنا کے رخصت کر دیا جاتا ہی اور پھر جدید رنگروٹ بھرتی کئے جا
ین۔ اسطرح سے ملک مین ایک کثیر مقدار قواعد دان مسلمانون کی طیار ہوتی رہتی ہی جس سے امید نہین کہ
ہی ادھر کا رخ کر سکے۔ باشندون کی زبان عربی ہی۔ ہاتھی دانت، شتر مرغ کے پر اور چمڑا وغیرہ یہان سے
یر ممالک کو کثرت سے جاتا ہی۔ سنوسی فرقہ کے پیرو بھی یہان بہت پائے جاتے ہین۔ دار السلطنت ٹریپو
(طرابلس) ہی جو بحر روم پر ترکی افریقہ کا ایک عظیم الشان بندرگاہ ہی۔

گورنمنٹ عثمانیہ کی طرف سے یہان ایک صنعت و حرفت کا مدرسہ ہی جسمین غریب مسلمانون کے
بچون اور خاصکر یتیم لڑکون کو تعلیم دیجاتی ہی جملہ مصارف خورد و نوش اور لباس کے گورنمنٹ ترکی ادا کرتی
لہاری، نجاری، کپڑا بننا، اور جوتے بنانے وغیرہ کا کام یہان سکھایا جاتا ہی۔ علاوہ اسکے ایک نارمل اسکول
ور ایک ترکی زبان کا مدرسہ گورنمنٹ عثمانیہ کی طرف سے جاری ہی۔ تین چار مدرسے فرنچ اور اطالی
ورنمنٹ کی طرف سے بھی یہان کھلے ہوئے ہین باوجود اسکے کہ یہ شہر خاص عربون کا ہی عربی کا اسقد
ہر چا نہین۔ شہر کی آبادی روز افزون ترقی کر رہی ہی بندرگاہ پختہ ہی جسکے دونون طرف دو عظیم الشان مستحکم
قلعے بنے ہوئے ہین، اب بر اعظم افریقہ مین یہی ایک صوبہ ہی جسپر ترکی کی براہ راست حکومت ہی۔ ایک زما
ین الجیریا، تونس اور مصر ترکی سلطنت کا ایک جزو تھے مگر اب مصر کے سوا جسپر ترکی کی سیادت ابھی تک قائم
ونون صوبے فرانس کے قبضہ مین ہین جنکی تفصیل علحدہ آئیگی۔

ترکی قرضہ۔ سلطنت عثمانیہ سلطان عبد المجید خان مرحوم کے زمانے سے مقروض ہونا شروع
ہوئی یہ قرض ہمیشہ بڑھتا گیا اور سلطان مراد کے آخر زمانے مین سلطنت کی مالی حالت اس درجہ خراب
ہو گئی تھی کہ قرض کے نام سے یورپ کے مہاجن کانون پر ہاتھ رکھتے تھے اور جن کا روپیہ باقی تھا وہ
اسکو ڈوبا ہوا سمجھتے تھے اور سلطنت کے قیام کو چند روزہ تصور کرتے تھے۔ مگر سلطان عبد الحمید خان
کی حسن تدبیر سے نہ وہ خیالات ہی باد ہوا ثابت ہوئے بلکہ ان تمام معاملات ہی کی صورت بدل گئی سلطان
نے دول یورپ سے بڑی دقتون اور برسون کی خط و کتابت کے بعد قرضہ کے متعلق ایک نئی اسکیم منظور
کرائی اور کل سابقہ مختلف قرضون کو یکجا کر کے سنہ ۱۸۸۱ء مین ایک جگہ سے نہایت کم سود ساڑھے تین

ی) پر قرض لیکر ادا کر دیا۔ اس قرض کی باقاعدہ ادائی کے انتظام کے لیے ایک علحدہ محکمہ قائم ہی
انتظام سے یہ نتیجہ ہوا ہی کہ جو آمدنیان قرض کے لیے مکفول کی گئی تھین اب ان سے زر اصل اور سود
قسطون کے ادا کرنے کے بعد بھی ایک کافی رقم خزانے مین داخل ہوتی رہتی ہی۔ اس انتظام سے
جاتی ہی کہ ٹرکی قرض کے بار سے بہت جلد سبکدوش ہو جائیگی۔ چند سلطنتون کے مع ٹرکی کے
مصارف اور قومی قرضے حسب ذیل ہین۔

نام سلطنت	سالانہ خرچ	کل قومی قرضہ
س۔	۲۹ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ	۶۵۶۵۵۴۰۰۰ پونڈ
یسر۔	۱۷ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ	۶۲۸۹۱۹۰۰۰ پونڈ
س۔	۱۴ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ	۱۱۱۷۲۱۷۰۰۰ پونڈ
جات متحدہ امریکہ۔	۱۲ کروڑ ۵۹ لاکھ پونڈ	۴۲۹۲۰۰۰۰۰ پونڈ
ی۔	۱۱ کروڑ ۱۵ لاکھ پونڈ	۱۴۳۷۹۹۰۰۰ پونڈ
سٹریا و ہنگری۔	۱۱ کروڑ ۱۲ لاکھ پونڈ	۵۹۱۰۰۰۰۰۰ پونڈ
۔	۷ کروڑ پونڈ	۵۱۰۵۰۱۰۰۰ پونڈ
سپانیہ۔	۳ کروڑ ۵۵ لاکھ پونڈ	۳۸۷۰۰۰۰۰۰ پونڈ
ینٹائن (جنوبی امریکہ)	۱ کروڑ ۲۳ لاکھ پونڈ	۱۸۳۵۷۵۰۰۰ پونڈ
گال۔	۱ کروڑ ۲۲ لاکھ پونڈ	۱۷۷۱۹۲۰۰۰ پونڈ
کی۔	۱ کروڑ ۲۷ لاکھ پونڈ	۱۲۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ

الجزائر براعظم افریقہ کے شمال مین بحر روم کے ساحل پر مراکو کے جانب مغرب ایک سیر حاصل اور آباد قطعہ ہی
۰۰۰۰۰ مربع میل کے قریب ہی آبادی ساٹھ ستر لاکھ اندازہ کیجاتی ہی جسمین ۷ لاکھ کے قریب یورپین ہین اور باقی مسلمان
ی اکثر خالص عرب ہین اور بعض مخلوط۔ زبان سب کی عربی ہی۔
ساتوین صدی عیسوی سے یہ ملک مسلمانون کے قبضہ مین آیا اور مختلف حکمران خاندانون کے ماتحت رہا

تین صدی پیشتر الجیریا کی بحری قوت یورپ کے لیے نہایت خطرناک تھی اور یورپ کی کسی سلطنت کو جنگ آزمائی کا
نہ تھا مگر آپس کی نااتفاقی اور غفلت کی بدولت وہ اپنی طاقت کو قائم نہ رکھ سکے جسمین ۱۸۳۰ء مین فرانسیسیون نے
قونصل کے عوض لینے کے بہانے الجیریا پر فوج کشی کی انگلستان نے زبانی مداخلت کی مگر فرانس نے اسکو
نہ کی اور ۱۸۳۰ء مین الجیریا کو اپنے مقبوضات مین شامل کرلیا۔ ملک کا انتظام بالفعل ایک فرنچ گورنر کے متعل
مسلمانون کے مقدمات قاضی فیصلہ کرتے ہین۔ مگر انکے فیصلہ کی اپیل فرانسیسی عدالت مین ہوتی ہی مسلمان
پرانے تعلیم یافتہ ہین اور باوجود جدید مدارس اور کالجون کے ہونے کے تعلیم کی طرف بہت کم مائل ہین حال
ایک کونسل قائم کی گئی ہی جو اہم ملکی معاملات کا تصفیہ کرتی ہی اور جسمین ۴۸ فرانسیسی اور ۲۱ مسلمان ممبر
ہین الجیریا کی فرنچ فوج کی تعداد ۵۵۰۰۰ ہی جسمین یورپین ۲۹۰۰۰ ہین اور مسلمان ۲۶۰۰۰ ہین افسر کل فرانسیسی ہ

الجزائر مین صرف تین شہر قسنطینہ۔ الجزائر اور تلمسان ایسے ہین جہان علوم عربیہ کا درس و تدریس ہو
تلمسان علم فقہ کے لیے مشہور ہی اور قسنطینہ علم ادب کے لیے۔

فرنچ گورنمنٹ نے اسلامی اوقاف پر قبضہ کر رکھا ہی جسکو وہ بطور خود صرف کرتی ہی اور مسجدون کی مرمت وغیرہ بھی وہی کر
فرانسیسیون کا برتاؤ الجیریا والون کے ساتھ مساوات کا ہی حاکم اور محکوم کا جو فرق مصر اور ہندوستان مین نظر آتا ہی وہ الجزائر مین مفق

تونس کے موجودہ فرمانروا سیدی محمد بن ناصر ہین جو ۱۸۵۵ء مین پیدا ہوئے اور ۱۹۰۶ء مین اپنے چچا داد
سیدی محمد الہادی کے انتقال کے بعد تخت نشین ہوے۔ اس خاندان کا بانی ابن علی نام ایک ترک تھا جو ۱۷۰۵ء مین ا
قابض ہوا یہ خاندان ہمیشہ ترکی سلطنت کا باجگزار رہا ۱۸۷۱ء مین سیدی حسن نے سلطان سے خود مختاری حاصل
ترکی سیادت کو قائم رکھا ۱۸۸۱ء مین فرانسیسیون کو ٹیونس پر حملہ کرنیکا ایک موقع مل گیا جس سے ملک پر فرانسیسی اثر
جو رفتہ رفتہ اسقدر بڑھا کہ ۱۸۹۲ء مین بائے ٹیونس محض برائے نام ہو گیا اور ملک فرانسیسیون کے قبضہ مین چلا گیا جسطرح
ریاستون مین انگریزی پولیٹیکل ایجنٹ رہتا ہی اور ریاست کے معاملات مین دخیل رہتا ہی اسیطرح یہان بھی ایک فرنچ ریذیڈنٹ رہتا
وہ انکی اصطلاح مین مقیم عام کہتے ہین کل معاملات اسکی نگرانی مین طی ہوتے ہین ملک کے انتظام کے لیے وزرا کی ایک جماعت قائم
۷ فرانسیسی اور ۲ مسلمان وزیر ہین۔ یہ ملک تیرہ ضلعون مین منقسم ہی۔ حاکم ضلع کل فرانسیسی ہین۔ فرانسیسی فوج کی تعداد ۲۰۰۰۰ ہی
اکثر عرب ہین جنکی تعداد ۳ لاکھ سے ۵۰ لاکھ تک اندازہ کی جاتی ہی۔

وہب نے بیان کیا ہو کہ وہ جبار تو اُس شہر سے نکل بھاگا اور ابراہیم کو خدا نے اُسکا وارث
جسکی وجہ سے ابراہیم بہت دولتمند ہوگئے، خدا نے اُنکے مال مین ترقی اور برکت عطا کی ابراہیم
دعا مال لوطؑ کو دیدیا ابراہیم پر خدا نے بیس صحیفے نازل فرمائے تھے،
لسفر الخلیقہ یعنے تورات کی پہلی کتاب مین ہو کہ بی بی سارہ نے ہاجر کو ابراہیمؑ سے بیاہ دیا اور کہا
انے مجھکو تو اولاد سے محروم کر دیا ہو اب تم میری لونڈی کے پاس رہو شاید اسی سے ہمکو کوئی
ال ہو جائے جو باعث تسکین خاطر بنے،،
وہب کہتے ہین کہ بی بی سارہ نے اپنی لونڈی ہاجر کو ابراہیم پر ہبہ کر دیا تھا۔
تورات مین ہو کہ ہاجر سے اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے۔ اُنکی ولادت کے وقت ابراہیمؑ کی عمر چھیاسی
کی تھی، اور بیوی سارہ کے بطن سے اسحٰقؑ پیدا ہوئے اُسوقت ابراہیم کی عمر پورے ایکسو برس
کی تھی، ابراہیم نے ننانوے برس کی عمر مین اپنا ختنہ کیا، اور اسمٰعیل کا ختنہ تیرہ برس کی عمر مین
ھا، اُنکے ساتھ اور بھی بہت سے غریبون کے بچون کا ختنہ کر دیا، سارہ ایکسو ستائیس برس
رہین، اسکے بعد اُنھون نے سرزمین کنعان کے ایک قریہ ،،حبرون،، نامی مین جو جبابرہ کی
تھا وفات پائی۔
وہب کہتے ہین کہ بی بی سارہ کی وفات کے بعد ابراہیمؑ نے ایک کنعانی عورت سے نکاح کیا
کا نام قطورا تھا، اُس سے چار بچے تولد ہوئے۔ اور ایک دوسری شادی بھی کی اس عورت
م ،،حجورا،، تھا اس سے سات بچے پیدا ہوئے، ابراہیم کے تمام لڑکے تعداد مین تیرہ تھے اور
ولاد نرینہ تھی۔ ابراہیمؑ نے ایکسو پچھتر سال عمر پائی اور وہب کے بیان کے مطابق دو سو برس
ہے، وہ بعد وفات حبرون کے مزرعہ مین مدفون ہوئے جسکو اُنھون نے بقیمت خرید کیا تھا،
بی بی سارہ کی قبر بھی اُسی مین ہو۔

اسمٰعیل علیہ السلام۔ خدائے پاک نے ابراہیم علیہ السلام کو مکہ جانے کا حکم دیا اور فرمایا
عیل کو مع اُنکی مان کے وہین لیجاؤ۔ خدا نے ابراہیم کو یہ بھی خبر دی کہ اُنکو بیت الحرام کا

بانی مبانی بنایا گیا ہی، اُسکی تعمیر انھین کے ہاتھون پر مکمل ہو گی اور اسمعیل کو وہان کی سقایت (حاجیونکو پانی پلانیکی خدمت) دیجائیگی
ابراہیم اس فرمان آلہی کی تعمیل کے لیے اسمعیل ؑ اور اُنکی مان ہاجر کو ہمراہ لیکر مکہ پہونچے اور اُن دونون
کو وہین چھوڑ دیا، ابراہیم کے چلے جانے کے بعد جُرہم کا ایک گروہ مکہ کی گھاٹیون مین آکر مقیم ہوا اُن
لوگون نے اسمعیل کو سات اونٹنیان دین جو اُنکی راس المال ہوئین، اسمعیل ؑ نے جرہم والون کے
بچون کے ساتھ پرورش پاکر تیراندازی سیکھی اور اُنھین لوگون کی زبان بولنی شروع کی، پھر اُنھین کے
یہان اپنی شادی کا پیام دیا اہل جرہم نے ایک عورت اپنے گھرانے کی اُنھین بیاہ دی،

ابن اسحٰق کا بیان ہی کہ وہ عورت مضاض بن عمرو جرہمی کی بیٹی تھی، اُس سے اسمعیل کے
بارہ نامور بیٹے تولد ہوئے جنمین سے قیدار اور بنت بھی تھے علماے نسب معد بن عدنان کے
نسب مین اختلاف لکھتے ہین، بعض کہتے ہین کہ وہ قیدار کی اولاد مین تھا اور چند لوگون کا بیان ہی کہ
نہین وہ بنت کی اولاد مین تھا، بنت اسمعیل کا پہلوٹھا لڑکا تھا اور اُن کے بعد خانہ کعبہ کا متولی وہی ہوا
بنت کے بعد مضاض بن عمرو جرہمی خانہ کعبہ کا متولی ہوا جو بنت کا نانا تھا۔ اسمعیل کی اولاد مین کثرت
ہوئی تو مکہ مین اُنکے رہنے کی گنجائش نہوسکی وہ اور شہرون مین پھیل گئے، جس شہر مین وہ داخل ہوتے
تھے خداے پاک اُنھین وہان کے باشندون پر فتح وغلبہ عطا فرماتا تھا، اُن لوگون نے عمالیق کو
ملک عرب سے نکال دیا، اسمعیل ؑ ایک سو سینتیس سال زندہ رہکر واصل بحق ہوئے، اُنکی قبر حجر
مین ہی اور اُسی مقام مین اُنکی مان ہاجر بھی مدفون ہوئی تھین۔

اسحٰق بن ابراہیم۔ بیان کیا گیا ہی کہ اسحٰق ہی ذبیح تھے یعنے خدا کے راہ مین باپ نے
اُنھین کو قربان کرنا چاہا تھا اکثر علما کا اسی قول پر اتفاق ہی، توریت مین بھی ذبیح اُنھین کو بیان
کیا گیا ہی، احمد بن خالد نے مسلم بن قتیبہ سے روایت کی ہی کہ مسلم نے کہا " مجھسے مبارک
بواسطہ حسن، احنف کی یہ روایت بیان کی کہ احنف نے کہا " آپنے عباس بن عبد المطلب
فرمایا تھا کہ ذبیح اسحٰق ہی تھے "۔ ابو الخطاب، ابوداود، شعبہ، ابی اسحٰق، ابی الاحوص
سے راوی ہین کہ وہ بھی " اسحٰق ہی کو ذبیح کہتے تھے "، ابو الخطاب، ابوداود، یزید بن عطا

ابن حرب۔ محمد بن المنتشر، مسروق سے روایت کرتے ہین کہ اُنھون نے کہا، "ذبیح اسحق تھے" عمرو بن حماد، سباط، سدی، ابی مالک، ابی صالح، ابن عباس اور مرأۃ الہمدانی سے بذریعۂ ابن مسعود اور بہت سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ابراہیم کے طول طویل قصہ مین بیان کرتے ہین کہ "ذبیح اسحق تھے" عبداللہ بن مبارک نے یونس سے بذریعۂ زہری عمرو بن ابی سفیان سے روایت کی ہو کہ اُنھون نے کہا "مین نے کعب کو ابوہریرہ رضؓ سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہو کہ "ذبیح اسحق تھے" اور کچھ لوگ اسمعیل کے ذبیح ہونے کے قائل ہین چنانچہ، اسحق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید یحیی بن یمان سے اور وہ بذریعۂ اسرائیل، ثویر، مجاہد، ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ "ذبیح اسمعیل تھے" محمد بن عبید، مسلم بن ابراہیم، حجاج، فرزدق شاعر سے روایت کرتے ہین کہ اُسنے کہا "مین نے ابوہریرہ رضؓ کو منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہتے ہوئے سنا ہو کہ ذبیح اسمعیل تھے"

توراۃ مین لکھا ہو کہ اسحق ؑ نے "رفقہ" سے نکاح کیا جو ناحور بن تارح کی بیٹی اور اُنکی چچیری بہن تھی، وہب کہتے ہین کہ نہین وہ عورت رفقا ناہر بن آزر کی بیٹی تھی، اس بیوی سے اسحق کے دو توام بچے ایک ہی شکم مین پیدا ہوئے جنکے نام "عیصو" اور "یعقوب" تھے، پہلے عیصو پیدا ہوے اُنکے بعد یعقوب بطن مادر سے نکلے اور اسطرح کہ اُنکا ہاتھ عیصو کی پشت پر ٹکا ہوا تھا اسی وجہ سے اُنکا نام یعقوب ہوا، اسحق ایک سو اسّی برس زندہ رہے جب اُنھون نے وفات پائی تو اُنکے بیٹون نے اُنھین اُسی مزرعہ مین مدفون کیا جسے ابراہیم نے خرید لیا تھا اور وہ بھی اُسی مین مدفون ہوئے تھے، اسحق کی قبر بھی اُنکے باپ ابراہیم کی قبر کے پہلو مین بنائی گئی،

عیصو بن اسحق ۴۔ عیصو بن اسحق سرخ رنگ جسم کے آدمی تھے اُنکے تمام بدن پر گنجان بال تھے اور بہت سے مہرون کے نشان بال کے گچھون سے اُنکے جسم پر بنگئے تھے، وہ [illegible] بہت تھے، اُنکے بیٹے کا نام "روم" تھا، روم کے جسم کی رنگت زرد سفیدی مائل تھی [illegible] روم والون کا نام "بنی الاصفر" رکھا گیا ہو، عیصو نے اپنے چچا اسمعیل بن ابراہیم علیہ السلام [illegible] سے نکاح کیا، اُسی کی بطن سے "روم" اور پانچ اور لڑکے پیدا ہوئے، سرزمین

روم کے تمام باشندے اُنھین لڑکون کی نسل سے ہین، بعض اشخاص اسپین والون کو بھی اُنھین
اولاد مین بتاتے ہین، عیصو نے ایک سو سینتالیس سال کی عمر پائی، اور یعقوب کی بھی اتنی ہی
ہوئی تھی، یہ دونون بھائی بھی اُسی مزرعہ مین ابراہیم علیہ السلام کی قبر کے پاس مدفون ہوئے۔

یعقوب بن اسحٰق - یعقوبؑ کا نام اسرائیل بھی تھا جنکی اولاد مین تمام اسباط تھے،
نحیف الجثہ آدمی تھے، جسم پر بال بہت کم تھے، اور نہایت باوقار شخص تھے قریبًا وہ اپنے حجرے
بہت کم چھوڑا کرتے تھے۔ توراۃ مین اُنکی بھی صفت تحریر ہی، اسحٰق نے اُنھین یہ حکم دیا تھا
کنعان والون مین سے کسی عورت کے ساتھ شادی نکرنا بلکہ اپنے ماموں لابان بن ناہر بن آزر کی بیٹیو
مین سے کسی ایک لڑکی کو بیاہ لینا، لابان کا گھر مقام "فدان" مین تھا، یعقوب اُدھر کو روانہ
راستے مین انھین رات ہوگئی، ایک پتھر کی چٹان پر لیٹ کر سو رہے، اُسی حالت مین اُنھون نے
خواب دیکھا کہ اُنکے سرھانے کی طرف ایک بہت بڑی سیڑھی آسمان تک لگی ہوئی ہی، آسمان کے
دروازے مفتوح ہین اور فرشتے اُسپر سے چڑھ اُتر رہے ہین، خدا نے اُن پر وحی نازل فرمائی "مین
اللہ ہون جسکے سوا کوئی معبود قابل پرستش نہین، مین تیرا اور تیرے باپ دادا کا خدا ہون، مین
تجھکو اور تیرے بعد تیری اولاد کو اس ارض مقدس کا وارث بنایا تجھین اور تیری نسل مین برکت دی
تمھارے گھرانے مین کتاب اور حکمت و نبوت عطا کی، مین تمھارے ساتھ اور تمھارا محافظ رہون گا
یہانتک کہ تمھین اسی مقام پر پھر لاؤن گا، تم اس جگہ ایک ایسا گھر بنانا جسمین میری عبادت کر
اور تمھاری ذریت بھی اسی گھر مین عبادت کریگی، وہ گھر "بیت المقدس" ہی" یہ خواب دیکھکر یعقوب
اُٹھے اور اپنے ماموں کے گھر پہونچے، پھر اُنکی بیٹی "راحیل" سے شادی کا پیام دیا لابان کی
بیٹیان تھین بڑی کا نام "لایا" اور چھوٹی کا "راحیل" نام تھا، لابان نے یعقوب سے دریافت کیا
کہ تمھارے پاس کچھ مال بھی ہی جسکے بالعوض مین اپنی بیٹی تمھین بیاہ دون، یعقوب نے کہا
نہین مگر مین تمھاری مزدوری کرکے تمھاری بیٹی کا مہر ادا کر دون گا۔ لابان نے جواب دیا
مہر یہ ہی کہ تم سات برس تک میری خدمتگزاری کرو۔ یعقوب نے کہا "آپ راحیل کو میرے نکاح

ی کے لیے مین شرط کرتا ہون اور آپ کی خدمتگزاری کرون گا، یعقوب کے ماموں نے اسبات
سنکر کہا، میرے تمھارے مابین یہی قول وقرار ہے، یعقوب نے سات سال تک اپنے ماموں کی
ریان چرائین اور اُنکی شرط پوری کر چکے تو لابان نے اپنی بڑی بیٹی "لایا" کو اُنکے ساتھ بیاہ دیا، اور رات
کے وقت اُسے اُنکے پاس خلوت مین بھیجدیا، صبح کو یعقوب نے دیکھا کہ جس عورت کے ساتھ وہ
ب باش ہوئے وہ اُنکی شرط کردہ عورت کے سوا دوسری ہے وہ غصہ مین بھرے ہوئے اپنے
مو کے پاس گئے جو اُسوقت اپنی قوم کی مجلس مین بیٹھا تھا اور اُس سے کہا، آپ نے
ھکو دھوکا دیکر میری سات برس کی خدمت کو حلال بنالیا، اور جس عورت سے میری منگنی
تھی فریب کرکے اُسکی جگہ دوسری عورت میری زوجیت مین دیدی، اُنکے ماموں نے جواب دیا،
یرے بھانجے! تم اپنے ماموں کو شرمندہ کرنا چاہتے تھے اور اُسپر گالی چڑھانے کا ارادہ
کھتے تھے، تمنے کہین بھی دیکھا ہے کہ لوگ اپنی چھوٹی لڑکیون کو بڑی بیٹی سے پہلے بیاہ دیتے
ین، خیر اب تم میرے ساتھ آؤ اور سات سال اور میری مزدوری کرو تو وہ دوسری لڑکی بھی تمھارے
تھ بیاہ دون گا، اُن دنون لوگ دو بہنون کو ایک ساتھ زوجیت مین لایا کرتے تھے مگر جب
سی علیہ السلام مبعوث ہوئے اور اُن پر توراة نازل کی گئی تو اسکی ممانعت ہوگئی، یعقوب نے سات
ال اور اپنے ماموں کے مویشی چرائے اور "راحیل" سے شادی کی۔

یعقوب علیہ السلام کے یہان "لایا" کے بطن سے چار فرزند نرینہ "روبیل" "یہودا" "شمعان"
لاوی" پیدا ہوئے، "راحیل" کے بطن سے "یوسف" اور اُنکے بھائی "بنیامین" پیدا ہوئے
ین بیٹیان بھی ہوئین، لایا نے اپنی بیٹیون کے جہیز مین دو لونڈیان بھی دی تھین جن کو
ون نے اپنے شوہر یعقوب کو ہبہ کر دیا تھا ان دونون لونڈیون کے بطن سے تین مین رہط
کے متولد ہوئے، اسکے بعد یعقوب اپنے ماموں سے جدا ہوکر اپنے بھائی "عیصو" کے
ہلے آئے، اُنھون نے سترہ سال سرزمین مصر مین زندگی بسر کرکے ایکسو سینتالیس سال
فات پائی اور ابراہیم علیہ السلام کی قبر کے نزدیک مدفون ہوئے۔

یوسف بن یعقوب علیہما السلام ۔ جس زمانے مین یوسف علیہ السلام مصر
داخل ہوئے ہین اُسوقت اور موسی علیہ السلام کے داخلہ مصر کے وقت تک چار سو برس کا زما
گذرا تھا، یوسف اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد تیئیس سال اور زندہ رہے ہے۔ تورات مین بیا
کیا گیا ہو کہ یوسف نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی، یوسف کے دو فرزند تھے، اول افرا
جو یوشع بن نون کے جد ہین دوسرے ،،منشا،، منشا کے بیٹے کا نام ،،موسی،، تھا وہ ،،موسی ب
عمران،، سے قبل فائز بہ نبوت ہوے تھے، علماے تورات بیان کرتے ہین کہ انھین ،،مو
نے خضر ع سے ،،شعیب،، بلعم اور خضر علیہما السلام کو طلب کیا تھا،

وہب نے ذکر کیا ہو کہ ،،شعیب،، اور ،،بلعم،، دونون رہط کی اولاد سے تھے اور ابرا
پر اُس دن ایمان لائے تھے جبکہ نمرود نے انھین آگ مین ڈال دیا تھا اور پھر انھین کے ہمراہ تر
وطن کرکے ملک شام کو چلے آئے تھے، ابراہیم نے ،،لوط،، کی لڑکیان اُنسے بیاہ دی تھین ہنی
سے قبل اور ابراہیم کے بعد جسقدر انبیا گزرے ہین وہ اسی فرقہ کی اولاد مین تھے اور شعیب
دادی ،،لوط،، کی بیٹی تھین۔

،،مدین،، شعیب کا قبیلہ نہین تھا بلکہ وہ ایک قوم تھی جسکی ہدایت کے لیے خدا
انھین مبعوث فرمایا، چنانچہ جسوقت شعیب کی قوم پر عذاب الٰہی نازل ہوا تو شعیب مع ا
لوگون کے جو اُن پر ایمان لا چکے تھے ،،مکہ،، کو چلے آئے اور بقیہ زندگانی وہین بسر کر
وفات پائی۔

خضر کا نام ،،بلیا بن ملکان بن قانع بن عامر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح
اور اُنکے باپ بادشاہ تھے۔

ایوب ع ۔ وہب کہتے ہین، اُنکا نام ،،ایوب بن صوص بن عویل تھا اُن کے
ابراہیم علیہ السلام پر آتش زنی کے دن ایمان لانے والون مین سے تھے، ایوب ع یعقوب ع کے ہم
اور داماد بھی تھے، یعقوب ع کی بیٹی ،،الیا،، نامی انسے منسوب تھین، انھین بیوی سے انھو

زہی کے ساتھ متہم کیا تھا، ایوب کی والدہ ”لوطاکی بیٹی تھین“ اور ملک شام کا ایک شہر
انھین کی مِلک تھا۔

موسی وہارون۔ موسی علیہ السلام کے والدکا نام ”عمران“ تھا شجرۂ نسب یون ہی
ن عمران بن قاہث بن لاوی بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم علیہم السلام“ آل یعقوب اور
ے ابین موسی علیہ السلام کے زمانے تک کوئی نبی نہین ہوا تھا، موسیٰ کا جسم گدازتھا
ت اور کسی قدر دراز قامت تھے، یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ”شنوہ“ والون مین سے ہین ہارون
لام کا قد موسی سے بھی زائد لانبا تھا، اُنکے بدن پر بوٹی بھی زیادہ چڑھی تھی جسم کی رنگت بھی
ف تھی، اعضاے بدن بھی قوی اور فربہ تھے، اور تین سال موسیٰ سے عمر مین بھی بڑے تھے،
ی پیشانی مین ایک تل تھا، موسی کے پرہ بینی مین تل تھا اور اُنکی زبان کے ایک پہلو مین بھی
اس تل کا حال کسی کو نہ اُنکے قبل معلوم ہوا اور نہ بعد مین، یہی وہ ”عقدہ“ (گرہ) ہے جسکا ذکر
نے قرآن مین فرمایا ہے۔ موسی اور ہارون علیہما السلام کی بہن کا نام ”مریم“ تھا جو اُن سے عمر
ی تھین اور یوشنا بن قارص بن یہوذا بن یعقوب کو بیاہی گئی تھین، موسیٰ کی والدہ کا نام ”ابا حشہ“
ات مین اُنکا نام ”یوخابث بنت لاوی بن یعقوب“ تحریر ہے،

موسی علیہ السلام کے وقت مین جو فرعون تھا وہی یوسف علیہ السلام کے زمانے مین بھی
ں عمر چارسو برس سے زائد تھی اور اُسکا نام ”ولید بن مصعب“ تھا۔ وہب کے سوا اور لوگ
نکر ہین اور کہتے ہین کہ نہین وہ دوسرا فرعون تھا، فرعون کی بیوی کا نام ”آسیہ بنت مزاحم“
ون مین صاقر بن قاہث بن لاوی، موسیٰ کا چچیرا بھائی تھا، اور سامری کا نام ”موسی بن
ھا، اُسکی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ ”باجرمی“ کے لوگون مین تھا اور بنی اسرائیل ہی کے
ے مین یعنے حضرت موسی کی برادری مین تھا،

ہارون نے ایک سو سترہ سال کی عمر مین وفات پائی۔ موسی اُنکے بعد تین سال بقید حیات
ور اُنھین کے برابر عمر پاکر واصل بحق ہوئے، موسی علیہ السلام کے خلیفہ، یوشع بن نون

ے جکا نسب نامہ حسب ذیل ہے۔

یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام۔

اشماویل بن بلقانا۔ عربی مین انکا نام اسمعیل ہے، انکی مان کا نام حنہ تھا، یہ بنی اسرائیل
مین سے تھے، انکے اور یوشع بن نون کے مابین کوئی اور نبی نہین ہوا تھا، انھین کی بابت خدا
نے قرآن مجید مین ارشاد فرمایا ہے "وقال لھم نبیھم ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا"

طالوت۔ وہب کے قول کی بنیاد پر وہ "بنیامین" کی ذریت مین تھے یعنے یوسف
ان بھائی کی نسل ہین۔ ابتداً وہ نہایت تنگ دست اور اونٹ چرایا کرتے تھے، اپنے گا
سے دو گم شدہ گدھون کی جستجو مین نکلے، اور اشماویل کے یہان جاکر ٹھہرے تھے، ان کو دیکھ
اشماویل نے اپنی قوم کو خبر دی کہ "طالوت تمھارا بادشاہ ہے اور یہ بنیامین بن یعقوب کی نسل سے
اشماویل کے ہم قوم لوگون نے اس بات کو سنکر کہا "آپ کو یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ اس نسل سے کو
تاجدار نہین ہوا ہے اور نہ اسمین کوئی نبی گزرا ہے" اشماویل نے جواب دیا "اس بات کو تم زیادہ جانتے
ہو یا خدائے پاک، کیا تمھین یہ بات نہین معلوم ہے کہ خدا نے جسوقت اسکو تمھاری طرف بھیجا تھا
اسکے نسب سے آگاہ تھا"

داؤد و سلیمان اور سلیمان کے فرزند کے حالات۔ وہب بیان کرتے ہین
کہ اشماویل کے بعد خدائے عزوجل نے "داؤد بن ایشا" کو انکا جانشین بنایا، داؤد سات بھائی
تھے اور یہ سب مین کمسن تھے وہ اپنے بھائی کے مویشی چرایا کرتے تھے، انکا قد کسی قدر پست
آنکھون مین کرنجا پن، اور سر کے ایک گوشہ مین گنج تھا، انھون نے طالوت کی بیٹی سے نکاح کیا
اور طالوت سے اس بیاہ کی بابت جالوت کو قتل کرنے کی شرط قرار پائی تھی، اس عورت سے ان
کے یہان ایک بیٹا "ابشالوم" نامی پیدا ہوا، یہ انکی اولاد اکبر تھا اور اسی نے ان پر علم بغاوت بلند
کر کے انکا ملک چھین لینے کا ارادہ کیا تھا پھر داؤد نے ایک اور عورت سے جو ساروپاہ کی بیوی تھی
اسکے قتل ہو جانے کے بعد نکاح کیا اسکے بطن سے سلیمان پیدا ہوئے جنکے نسل مین تیرہ...

فہرست مضامین

بسم الله الرحمن الرحيم

البيان

هذا بيان للناس

شهر شعبان المعظم سنة ١٣٢٦ للهجرة الشريفة النبوية

ندوة العلماء

من ذا الذي يجهل "ندوة العلماء" وما لها من الأيادي
بناؤها فإنها أول جمعية شكلها علماء المسلمين على
جميع الأرض لنشر المعارف العربية والدفاع عن بيضة
الإسلام وتأسيس مكتبة عربية عمومية مجللة
الذكر عالية الشأن وإنشاء مدرسة جامعة تخرجت بالـ
علوم العربية على طراز حديث
فتطلبت بها أقطار العالم وصدرت أشهر من نار على علم
ثم المسلمون يتوافدون من كل فج عميق وجاءها علماء
[illegible]
[illegible]

وبيضة العصمة سيدة نساء الهند حضرة الأميرة محمد صادق
العباسي الملك السابع من ملوك باولپور بالهند
فقد تبرعت على مدرسة الندوة بخمسين ألف روبية
لتشييد بناء باذخ رفيع على طراز بديع
فلعمري ما صنعت هذه الأميرة العباسية ذكرتني
زبيدة العباسية حليلة الرشيد، وما لها من المحسنات
في الإسلام فولله هذه المبرة الجليلة الندوية من محامل
الخير وتباشير النصر

مدرسة الإلهيات

[illegible]
[illegible]

جمة غفيرة من الوثنيين واعتنقوها ولها اليوم
شان فی الهنود يدعون الناس اليها كالمبشرين
من النصارى فلما رأوا اقتعاد همم المسلمين وخمود
نيرانهم وغفلتهم عن دينهم وجهلهم وكسلهم
عما تجب عليهم هاجموا عليهم وشنوا الغارة على دينهم وافتروا
عليه كذبا وعزوا اليه ما تمجه الاسماع وتنبو عنه الطباع وتنفر
عنه النفوس وهددوا اسذجة من القوم وضعفاء
من الناس فلفقوا القول واذاعوا في جرائدهم ان مائة
الف من المسلمين تركوا دينهم وتهندوا،

فما كان هذا الصوت الا قارعة قرعت الاذان
وافزعت القلوب وايقظت المسلمين من سباتهم
واعادتهم الى حياتهم فتنبهوا للعداة وطاروا اليهم
وحدانا وزرافات واحتشد العلماء بندوة حفت
الجماهير من الناس لمناظرتهم ومناضلتهم فلما
احست عبدة الاوثان زئيرهم وتسمعوا ردهم
فروا من امامهم وغادروا مركزهم وتولوا مدبرين
فلما انحسر الظلام وحصحص الحق بان ان لم يكن ثم
مرتد عن دين الله سوى هرم عشمة فتاب واصلح
فغلب سلطان الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

فانتم المسلمون لعدو وادراوان ينشئوا مدارس

دينية تخرج طلبة متمكنين على المناظرة مع اه
الملل والنحل والدفاع عن الاسلام ونشره في اص
لا يذكر اسم الله فيها وقرروا ان يدرس فيها القرآن
على طريق تنفي شبهات النصارى وهنود الاريه واهل
اخرى وتعلم فيها لغة سنسكرت التي هي لغة ديانة د
الهنود باسرها

ففي الشهر الحاضر في تاريخ ١٣ سبتمبر فتحت
المدرسة ببلدة كانبور من اعمال ايالة أ
على مشهد من سراة المسلمين وعلمائهم ووجو
وخطبائهم تحت رياسة صاحب العز الو
النبيه الطبيب النطاسي حاذق الملك، وم
مشاهير الخطباء الذين خطبوا فيها حضرة الفاض
العالم الواعظ الشهير شاه سليمان الفلوار
وحضرة النحرير الفاضل الحصيف ابي الو
ثناء الله الامرتسری منشئ جريدة "اهل حديث
وحضرة الفاضل الشهير الشيخ عبد القا
افندی المحامی منشئ مجلة "مخزن
وانا ايضا القيت هنا خطبة موجز
حثثت بها العزائم على نشر دين
الاسلام في مشارق الارض ومغاربها

[illegible]

علم الكلام والتوحيد
و
اصحاب الحديث

اع بين الناس ان علم الكلام قد حدث في المسلمين بعد
فة وانه نشأ وتربى في حجرها ولكن الاخبار تشهد على ان
رقة حدث في الاسلام قبل الفلسفة بعشرات من السنين وكان
عزل عنها غير مشوب بشيء منها وقد نقلت الفلسفة الى
ية على عهد المنصور العباسي وانتشر انتشارا عاما في زمن
ون وملك المنصور في سنة ١٣٦ الهجرة والمامون في سنة ١٩٣
، فعلم منه ان ساحة العربية كانت تواعي عن الفلسفة
سنة ١٣٦ على الاقل والحال ان غيلان الدمشقي
بد الجهني ويونس الاسواري وواصل بن عطاء الغزال
ي وعمرو بن عبيد وضرائبهم الذين هم زعماء المعتزلة وبناة
م قد نبغوا قبل هذا،

ولكنه بالبحث والتنقيب تنكشف الغمة وتنجلي الظلمة ان
لكلام على ضربين عقلي ونقلي والكلام النقلي وان حدث قبل
سفة ولكن الاخر مبدأ امره بعد انتشار الفلسفة في المسلمين
نعني بالكلام العقلي علما يذب به هجمات الفلسفة عن حريم
ين ويعصم المؤمنين عن التضعضع في اليقين واول من
في هذا العلم وابان مناهجه العلاف المعتزلي في زمن الرشيد
والكلام النقلي جدير بان ندعوه بكلام اصحاب الحديث
من مصنفات الفقه الاكبر لمحمد بن ادريس الشافعي الامام

علم کلام
اور محدثین

عام طور پر مشہور ہے کہ مسلمانون مین علم کلام، فلسفہ کے بعد
پیدا ہوا اور اسنے آغوش فلسفہ مین تربیت پائی ہے، لیکن
واقعات بتاتے ہین، کہ علم کلام کے مسائل فلسفہ سے بیسیون
برس پہلے وجود مین آچکے تھے، اور اُن مین فلسفہ کی مطلق آمیزش
نہ تھی عربی مین فلسفہ منصور کے عہد مین آیا، مگر اسکا عام رواج
مامون کے زمانہ مین ہوا، منصور ١٣٦ھ مین تخت نشین ہوا تھا
اور مامون الرشید ١٩٣ھ مین، اسلیے خاص فلسفہ کی کتابین کم
از کم ١٣٦ھ تک عربی مین ناپید تھین، حالانکہ غیلان دمشقی، معبد
جہنی، یونس اسواری، واصل بن عطاء البصری، عمرو بن عبید،
وغیرہ پیدا ہو چکے تھے جو معتزلہ کے سرخیل اور علم کلام
کے بانی ہین،

لیکن تفحص واقعات سے معلوم ہو سکتا ہے کہ دراصل علم کلام
کے دو حصے ہین، علم کلام عقلی اور علم کلام نقلی، نقلی علم کلام گو
فلسفہ سے پہلے پیدا ہوا لیکن عقلی علم کلام کی بنیاد فلسفہ کے بعد
پڑی، عقلی علم کلام سے مقصد وہ علم ہے جسمین عقلی دلائل سے فلسفہ
کے مقابلہ مین اسلامی عقائد ثابت کیے جائین اس علم کا موجد علاف معتزلی
ہے اور اسکی تدوین ہارون کے عہد سے شروع ہوئی،

نقلی علم کلام کو دراصل محدثین کا علم کلام
کہنا چاہیے فقہ اکبر امام شافعی

وخلق افعال العباد لمحمد بن اسمٰعیل البخاری وخلق الافعال لاحمد
ابن حنبل وکتاب التوحید لابن خزیمة وکتاب الاسماء والصفات
للبیهقی وکتاب الایمان لابن تیمیة الحرانی، وهذا الضرب من علم الکلام
قد حدث فی زمن اصحاب النبی فقد روی مسلم القشیری فی صحیحه
عن یحیی بن یعمر قال کان اول من قال فی القدر بالبصرة معبد
الجهنی فانطلقت انا وحمید بن عبد الرحمن الحمیری حاجین او
معتمرین فقلنا لو لقینا احدا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه
وسلم فسألناه عما یقول هؤلاء فی القدر فوفق لنا عبد الله بن عمر بن
الخطاب داخل المسجد فاکتنفته انا وصاحبی احدنا عن یمینه والآخر
عن شماله.... فقلت یا ابا عبد الرحمن انه قد ظهر قبلنا ناس
یقرؤن القرآن ویتقفرون العلم وذکر من شأنهم وانهم یزعمون
ان لا قدر وان الامر انف، .... "

فقد ثبت من هذا الحدیث ان مهمات المسائل الکلامیة
قد حدثت فی زمن الصحابة الاخیر، والاهم منه ان اول بقعة الارض
رفعت صوت البدعة فی الدین وشقت عصا الوفاق الملی هی
البصرة، ویشیر بعض الاحادیث الی ان القدر قد کان شبهة
علی بعض الصحابة ولکن النبی صلی الله علیه وسلم اقنعهم
وشفاهم عنها فاخرج الشیخان فی صحیحیهما عن علی قال قال صلی الله
علیه وسلم ما منکم من احد الا وقد کتب مقعده من النار ومن
الجنة، قالوا یا رسول الله افلا نتکل وندع العمل قال اعملوا
فکل میسر لما خلق له اما من اهل السعادة فسییسر

خلق افعال العباد امام بخاری، خلق افعال امام احمد بن حنبل
کتاب التوحید ابن خزیمہ، کتاب الاسماء والصفات بیہقی، کتاب
الایمان ابن تیمیہ اسی سلسلہ کی کتابیں ہیں، اس قسم کے علم کلام
کی بنیاد خود صحابہ کے اخیر عہد میں پڑ چکی تھی، کیونکہ اختلاف عقائد خود
صحابہ کے عہد میں شروع ہو چکا تھا، صحیح مسلم میں یہ حدیث موجود ہے
یحیی بن معمر کہتے ہیں کہ قدر کا سب سے پہلے بصرہ میں معبد نے انکار کیا، میں
اور حمید بن عبد الرحمن حج یا عمرہ کے ارادہ سے بصرہ سے چلے، تو ہم لوگوں نے
آپس میں کہا کہ اگر کسی صحابی سے ملتے تو منکرین معبد وغیرہ جو کچھ کہتے ہیں اُس
بارہ میں اُن سے پوچھتے، اتفاق سے حضرت ابن عمر مل گئے جو مسجد جا رہے
تھے، ہم دونوں حضرت ابن عمر کے دائیں بائیں ہو گئے، میں نے کہا اے ابو عبد الرحمن
ہمارے ہاں کچھ لوگ ایسے پیدا ہو گئے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور علم کی تحقیق کرتے ہیں
(اور اُنکے حالات بیان کیے) وہ کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں بلکہ
بغیر کسی تقدیر سابق کے ہوتی ہے، ...."

اس حدیث سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ اس قسم کے مباحث صحابہ کے زمانہ میں پیدا
تھے بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اختلاف عقائد کی پہلی صدا بصرہ ہی سے اٹھی، گو بعض
سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خود جناب رسالتمآب کے زمانہ میں بھی بعض صحابہ کو
تقدیر میں شبہ پڑا تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اُنکی تسلی فرما دی، بخاری و مسلم دونوں میں
یہ حدیث موجود ہے، حضرت علی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کا دوزخی
اور جنتی ہونا قسمت میں پہلے ہی لکھا جا چکا، لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ تو ہم
اپنی قسمت پر بھروسہ کر کے عمل نہ چھوڑ دیں؟ آپ نے فرمایا کہ عمل کیے جاؤ کیونکہ ہر شخص
اُسی چیز کو آسانی سے کرتا ہے جسکے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے، نیکوں

...ادة واما من كان من اهل الشقاوة فسيسـ...
...قاوة' ..... وسكوهذا الحديث أخرجه اهل ال...
...صحابة ظهر رجال مرقوا من الدين واختلفوا فيـ...
...ما جاءتهم البينة فقد انشعبت الشيعة
...جية في زمنهم وتخالفا في مسئلة الخلافة والامامة
على عهد تبعة الصحابة التهبت هذه الجمرات
...بصرة رجل يدعى بمعبد الجهيني زعم ان لا قدر
...مر انف وجاء بعده غيلان الدمشقي ويونس
...ي فسلكا منهجه ونسجا على منواله'

تشهد الاخبار على ان في زمن التابعين كان قد بلغ
...م النقلي حتى كان يلح و يدرس في زوايا جوامع
...ان الحسن البصري كان يملي على الناس كلام المحدثين
...بن عطاء تلميذه' قد اعتزل عنه في مسألة تفسيق
...كبائر وهذا اول يوم بزغت شمس المعتزلة
الخوارج ان الذين اجرموا من المؤمنين هم كفار
...وجهنم خالدين فيها' وقال اهل السنة والجماعة هم
...سوا بكفرة' وقال واصل هم ليسوا من المؤمنين ولا هم
...بل هم متوسطون بين هؤلاء وهؤلاء' وقالت المرجئة
...لا يضر مع الايمان فتيلا

وظهرت القدرية فقالت ان الانسان مختار في نفسه
...لازمة نيابة واعماله' لا يكره على ما اكتسب

راستہ سہل کر دیا جاتا ہے اور بدبختوں کے لیے برائی کا راستہ آسان...
چند اور حدیثیں بھی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کے
عہد میں بھی اختلاف عقائد موجود تھا صحابہ کے اخیر عہد میں
مسئلہ امامت اور خلافت کے اختلاف سے شیعہ اور خوارج
اور انکی بہت سی شاخیں نکل پڑیں،

تابعین کے زمانہ میں یہ چنگاریاں اور زیادہ مشتعل ہو گئیں،
بصرہ میں معبد جہنی ایک شخص پیدا ہوا جو تقدیر کا بالکل منکر
تھا، غیلان دمشقی اور یونس اسواری بھی اسی خیال
کے لوگ تھے،

قرائن بتاتے ہیں کہ تابعین کے زمانہ تک اختلاف عقائد کا اتنا سرمایہ موجود
ہو چکا تھا کہ عام مساجد میں اسکی تعلیم ہو جاتی تھی کیونکہ حضرت حسن بصری
محدثین کے علم کلام کا درس دیتے تھے، واصل بن عطاء حسن بصری ہی کا
شاگرد تھا جو تفسیق اہل کبائر کے مسئلہ میں حسن بصری سے الگ ہو گیا یہ معتزلہ
کی تاریخ کا پہلا دن تھا، خوارج گنہگار مسلمانوں کو کافر و جہنمی کہتے تھے،
اہل سنت والجماعت کہتے تھے کہ اہل کبائر مسلمان ہیں مگر فاسق ہیں،
واصل نے کہا کہ اہل کبائر نہ مسلمان ہیں نہ کافر ہیں، خوارج
کے مقابلہ میں گروہ مرجیہ پیدا ہوا جسکا خیال تھا کہ اگر انسان
کے دل میں ایمان ہو تو بدتر سے بدتر گناہ بھی اسکے دامن ایمان
میں کوئی داغ پیدا نہیں کر سکتا۔

ایک گروہ قدریہ پیدا ہوا جسنے
کہا کہ انسان بالکل خود مختار ہے اسکے مقابلہ میں

وقامت الجبرية تنادي ها فقالت ان الانسان طوع يد الرحمن، فالله يفعل ما يشاء ويحكم ما يريد، ونبغ في خراسان في اخر ايام الدولة الاموية جهم بن صفوان فنفى الصفات الازلية عن الله كما نفتها المعتزلة ووافق الجبرية فيما زعمت في القدر ومع هذه الخزعبلات والاباطيل انكر صفات الله التي تعم البشر بطريقة النقصان كالعلم والحياة والسمع والبصر وزعم ان علم الله يتبدل ويتجدد وتفنى الجنة والنار بعد جزاء المومنين وتعذيب الكافرين

دوسرا گروہ جبریہ اٹھا کہ انسان مجبور محض ہے، بنو کے آخر زمانہ مین خراسان سے جہم بن صفوان نکلا معتزلہ کی طرح خدا کے صفات ازلی کا منکر تھا، جبر و قدر مسئلہ مین جبریہ کا ہمزبان تھا، ان لغویات کے ساتھ اُن صفات کا بھی منکر تھا جو ناقص طریقہ سے انسان مین بھی پائی جاتی ہین مثلاً حیات، عا سمع، بصر، وہ اسکا بھی قائل تھا کہ خدا کے مین تبدل تغیر بھی ہو سکتا ہے، دوزخ اور جنت وسزا کے بعد فنا ہو جائینگی،

واعتقدت الجهمية والمعتزلة بحدوث القرآن المجيد ومخلوقيته واصر الظاهرية والحنابلة على ان القرآن قديم غير مخلوق حتى كلمات قراءته وبالغت الجهمية والمعتزلة في تنزيه الله حتى ارتفع عن الاذهان فهمه وقام مقاتل بن سفيان المتوفى سنة ١٥٠ في قبالتهما فارفع درجة الله عن البشر واجلس به على عرشه بجسده وفتن الناس في ايام المامون بمسئلة خلق القرآن فقاسى منه اهل السنة اشد العذاب ولما قام المعتصم بعده باعباء الخلافة امر ملئه العصبية ان يضاعف عليهم العذاب فضلا عن ان يشيم سيوف اسلافه المامون والامام ابن حنبل ذاق منه مر العذاب،

جہمیہ اور معتزلہ اس بات کے قائل تھے کہ کلام خدا، حادث مخلوق ہے، اصحاب ظواہر کو اسپر اصرار تھا کہ نہ صرف کلام خدا قدیم مخلوق ہے بلکہ الفاظ قرأت تک قدیم ہین، جہمیہ اور معتزلہ نے خ تصور کو اتنا بلند اور منزہ عن الصفات کیا کہ جسکا سمجھنا مشکل ہے مقابلہ مین مقاتل بن سلیمان مفسر المتوفی ۱۵۰ھ نے خدا کا درجہ انسان سے زیادہ بلند رکھا، خدا کو انسان کی طرح مجسم بنا کر عرش پر بٹھایا، مام زمانہ مین خلق قرآن کے مسئلہ پر وہ قیامت برپا ہوئی کہ سیکڑون علما والجماعت کو سخت سے سخت سزائین دی گئین، مامون کے بعد معتصم خلا مامون کی تیغ ستم کو نیام کرتا تو ایک طرف معتصم نے تعصب کے فرط حکم دیا کہ علمائے سنت پر عذاب دونا کر دیا جائے حضرت ابن حنبل کو اس سے بہت تکلیف پہونچی۔

ونبغ في هذا الزمان رجل يدعى باصم زعم ان الله

اسی زمانہ مین ایک شخص تھا جسکا خیال تھا کہ خدا

تیاقبل وجوده وبالجملة قد رفعت کل ضاحیة من
ی الارض صوت اعتقاد مبتدع، وکاد ان یتضعضع
الدین بما اصابه فوفق الله امة ملازمة الحجرات الی
قوم اودالدین وتقوضد عائم الکفر والزندقة قال
فی تذکرته وقام علی هولاء (المبتدعین) علماء التابعین
السلف فی حذروا من بدعهم وشرع الکبار فی تدوین
ی وتالیف الفروع وتصنیف العربیة وان لم تکن
سفة فی العربیة الی ذالک الزمان وان تکن کیف حل
ین ان تمسها ایدیهم ولکنهم کانوا یناضلون المبتدعة
شونها بطریق اقناعیة ویردون علیها فالآن نحن
کات مساعیهم حیث لم یبق الآن من تلک الفرق
عین ولا اثر وفرقها الحق کل ممزق، ولم یفوزوا
ن بما راموا بالسلطنة والدولة ولا بالسیوف الصوارم
بالصدق والاخلاق المحض والحق الصراح،
ولکن اذا استقری اولوا الابصار والنباهة استقراء
ف الراغب فی اقتداح زناد العقل لیعرفوا الاشیاء
انقها، ویتغلغلوا الی حقائقها ویریاؤ وبانفسهم عن مرتبة
لجمیع الرعاع الذی یتبع کل ناعق ویمیل مع کل ریح
ان الذاطلم عقائد الملة السمحة البیضاء وجعلها
یضاح ما اجمل القرآن وخوض المصلین فی لجج للشبهات
المتخالفة العقائد والافکار التی بلغت عدتها الی المئات

کسی شی کا اوسکے وجود سے پہلے علم نہین ہوتا، غرضکہ ملک کے ہر گوشہ سے عقائد کی ایک نئی صدا آتی تھی، ایوان اسلام مین ایک قسم کی جنبش ہونیکو تھی کہ خدا نے ایک حجرہ نشین قوم کو اسکی طرف توجہ دلائی علامہ ذہبی نے لکھا ہو کہ علماے تابعین محدثین نے اس پر آشوب زمانہ مین سب سے پہلا کام یہ کیا کہ صحیح اصول پر علم حدیث کی تدوین کی اور تصنیف وتالیف کی، گو اس زمانہ تک مسلمانون مین منطق وفلسفہ کا رواج نہ تھا اور ہوتا بھی تو محدثین اُنکو کب ہاتھ لگاتے لیکن پھر بھی اقناعی اصول کے موافق وہ باطل پرست فرقون سے مناظرہ کرتے تھے اُنکے غلط دعوون کی تردید کرتے تھے اُنھین کی کوشش کی ہم برکت دیکھتے ہین کہ آج اُن مین سے اکثر فرقون کا صفحۂ عالم سے نام تک مٹ گیا، اُنکو یہ فتح حکومت کے روز سے نصیب نہین ہوی، تلوار کے زور سے نصیب نہین ہوئی بلکہ صرف صداقت اور محض خلوص سے،

لیکن ایک نکتہ سنج اگر اسکی تلاش کرے کہ اسلام کے چند سادہ اور بے تکلف اصول مین اتنے اختلافات کیونکر پیدا ہوگئے، تو اوسکو صاف نظر آئیگا کہ اسلام نے جن عقائد کو مجمل چھوڑا تھا قرآن مجید جن عقائد سے خاموش تھا اُنکی تصریح وتفصیل نے یہ فتنہ برپا کیا مختلف الخیال فرقون کی تعداد جو سیکڑون کی حد تک پہونچ گئی،

وجاوزت مشاغبها وقلاقلها عن انزها فاحدثت
الداء العضال في العالم الخارجي في المسلمين فما كان
موجب اختلافهم من بعد ما جاءهم العلم الا ان اراد كل
ان يفصل العقائد المجملة الساذجة وكل كان يجري في مناهج
ذات الله وصفاته بطريق مبتكر ممتاز عن غيره ومن سوء
الحظ في تلك الايام بالعربية كانت تجدد اساطير
الفلسفة اليونانية العتيقة التي كانت انهضت القرائح
من سباتها وعودت الطباع تدقيق الامور وغور سبرها
واطلقت حبل العقول على غاربها وامرت الضمائر ان لا بد
من افصاح كل لغز والاجابة عن كل سوال نفيا او ايجابا

وكان اصحاب الحديث يقولون علينا ان نؤمن
بالمتشابهات بطريق مجمل ولا نتبعها ابتغاء تاويلها ولا نتو
بصدد تفصيلها فلا يعلم تاويلها الا الله،

هدى الاسلام المؤمنين الى انهم يرون الله جهرة
كما يرون القمر لا يضامون برويته ولكن ما صرح هو بانه
عين يرونه باعين الرؤس ام لا افئدة، وما علم الرسول المؤمنين
ان صفات الله عينه او غيره ام لا عينه ولا غيره وما علمهم
ان القرآن حادث مخلوق او قديم غير مخلوق وغير ذلك
من العقائد التي اصبحت من لوازم ديننا وما هو من ديننا
وانما هي اوهام او اقتنعت اسلافنا فلا يتعلق الدين بها نقيرا
بل انما الاسلام دين الاعمال الحسنة والغرائز الحسنة

اور جنکا افق ذہنی ہی عالم تک محدود نہ رہا بالکل خا
عالم مین بھی اس اختلاف خیال نے کچھ کم برہمی
پیدا کی، اسکی صرف وجہ یہ تھی کہ ہر شخص اسلام کے سا
مجمل عقائد کی تفصیل کرتا تھا، ذات و صفات باری
مشکل مرحلون مین ہر فرقہ ایک نئے انداز سے
رکھتا تھا، اور بدقسمتی سے اسی زمانہ مین یو
علوم کے پارینہ دفتر کی عربی مین تجم
کی جارہی تھی جس نے طبیعتون مین د
آفرینی کی اُمنگ پیدا کر دی تھی، ہر
تھا کہ نفیاً یا اثباتاً ہر مسئلہ کا جواب دینا ضرور

محدثین کی راے تھی کہ قرآن مجید نے جن چیزون کو
چھوڑا ہی ہمارا اعتقاد بھی انکے متعلق مجمل ہونا چاہیے
اُنکی تفصیل کے درپے نہین ہونا چاہیے،

اسلام نے بتایا ہی کہ مسلمانون کو اسطرح خدا کی رو
جسطرح وہ چاند کو دیکھتے ہین مگر کن آنکھون سے ہوگی
اسکی تصریح نہین کی، اسلام نے یہ تعلیم نہین کی کہ صفا
عین ذات ہین یا غیر ذات، اسلام نے یہ تعلیم نہین
مجید مخلوق ہی یا غیر مخلوق، انکے سوا اور بیسیون عقا
متعلق اسلام نفیاً یا اثباتاً ایک حرف نہین کہتا
مسائل سے اسلام کو بحث نہین اور نہ وہ اسلام کے عقائد
ہین اسلام صرف اخلاق، تمدن، اعمال صالحہ کی

والعادات الجميلة والعبادات التي تعود فوائدها على النا[س]
فالله غني عن العلمين وعبادتهم ويدل على صحة ما تلونا
عليك ما روى ابن عبد البر في جامع بيان العلم عن
مصعب بن عبد الله الزبيري قال كان مالك بن انس
يقول الكلام في الدين اكرهه ولم يزل اهل بلدنا يكرهونه
وينهون عنه نحو الكلام في العقل وما اشبه ذلك وما احب
الكلام الا فيما تحته عمل فاما الكلام في دين الله وفي الله
عز وجل فالسكوت احب الي لاني رأيت اهل بلدنا
ينهون عن الكلام في الدين الا فيما تحته عمل"

وقد استدل مالك على صحة هذه الاعتقادات
برهان اخر انار به معالم الحق وابان عن صوى الصدق
رواه ابن السبكي في طبقاته قال الامام الشافعي رحمة الله
عليه سألت مالكا عن التوحيد فقال محال ان نظن
بالنبي صلى الله عليه وسلم انه علم امته الاستنجاء ولم يعلمهم
التوحيد وقد قال صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس
حتى يقولوا لا اله الا الله"

ويصدق قول مالك هذا ما رواه الترمذي وابن ماجه
عن ابي هريرة قال خرج علينا رسول الله ونحن نتنازع
في القدر فغضب حتى احمر وجهه كانما فقئ في وجنتيه
الرمان فقال ابهذا امرتم ام بهذا ارسلت اليكم

اور اُن عادات وعبادات کی تعلیم کیلیے آیا ہی جنکا فائدہ خود انسا[نوں]
ہوتا ہی کیونکہ خدا دنیا سے بے نیاز ہی ہمارے اس دعوی پر امام
کا یہ قول نہایت استحکام کے ساتھ روشنی ڈال رہا ہی مصعب بن عب[د]
زبیری کہتے ہیں کہ مالک ابن انس فرمایا کرتے تھے کہ میں عقائد
گفتگو ناپسند کرتا ہوں اور ہمیشہ اہل مدینہ اسکو ناپسند کرتے ت[ھے]
قدر وغیرہ کے مسئلہ میں بحث کرنے سے ہمیشہ روکتے تھے میں [ا]
مسائل میں بحث وگفتگو پسند کرتا ہوں جنکا تعلق کچھ اعمال سے ہو لیکن ذ[ات]
صفات خدا کے مسائل میں خاموشی بہتر سمجھتا ہوں ہمارے شہر مدینہ کے
ہمیشہ ان مباحث سے منع کیا کرتے تھے جنکا تعلق براہ راست اخلاق و عمل [سے]

امام مالک ایک دوسرے موقع پر ان عقائد کے غیر ضروری ہونے
ایک اور روشن دلیل سے استدلال کرتے ہیں کہ امام شافعی
ہیں کہ میں نے امام مالک سے ذات وصفات باری کے متعلق سوا[ل]
کیا، امام صاحب نے فرمایا کہ رسول اللہ کے متعلق یہ بدگمانی کرنا بالکل
ہو کہ وہ اپنی امت کو استنجا وطہارت تک کے مسائل تو بتائیں ا[ور]
ذات وصفات کے عقائد کی تعلیم نہ دیں، رسول اللہ نے صرف
فرمایا امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ

احادیث سے بھی امام مالک کے اس قول کی تائید ہوتی ہی ترمذی اور ابن ما[جہ]
حدیث روایت کی ہی ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ باہر آئے اور
مسئلہ تقدیر میں گفتگو کر رہے تھے غصہ سے رسول اللہ کا چہرہ سرخ ہو گیا ایسا معلوم
ہوتا کہ آپکے رخسار پر کسی نے انار کے دانے توڑ دیے ہیں اور فرمایا کیا تمھیں اسی کی تعلیم

جامع بیان العلم ص۱۵۵ ۲ الطبقات الکبری للسبکی ص۱۲۲ ج ۵

فاهلك من هلك قبلكم حين تنازعوا في هذا الامر
عزمت عليكم عزمت عليكم ان لا تنازعوا فيه"
فثبت بما اوردناه ان العقائد التي اصبحت من
ديننا نحو تجسم الله وعينية صفاته او غيريته
وخلق افعال العباد والتكليف بما لا يطاق به ووجوب
مراعاة الاصلح للعباد، والاستطاعة مع الفعل وحسن
الاشياء وقبحها والامامة والعدل في زيادة الايمان ونقصانه
ونفي الطبائع اللازمة للاشياء وامكان ظلم الله تعالى
وغير ذلك من العقائد التي هي اليوم من ديننا نفيا او
ايجابا ليس مما امر الله ان يؤمن به والاسلام متنزه عنه
هذا ونعوذ بالله من الخطل والزلل والخطاء والخلل
ونسأله ان يهدينا سواء السبيل وهو نعم المولى ونعم الوكيل

ستاتي البقية

السيد سليمان

میں اسی لیے بھیجا گیا ہوں تم سے پہلے کی قومیں اسی مسئلہ کے مباحثات میں تباہ
ہو گئیں، میں تمہیں حکم دیتا ہوں میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس میں نہ جھگڑا کرو
اوپر کے بیانات سے معلوم ہو گیا کہ جو عقائد آج
ہمارے مذہب کے جزو ہیں مثلاً تجسم خدا، عینیت وغیریت
صفات، خلق افعال العباد، تکلیف بما لا یطاق، وجوب
رعایت اصلح، استطاعت مع الفعل، حسن و قبح اشیاء
امامت، عدل، شدت وضعف ایمان، انکار طبائع، امکان
ظلم خدا وغیرہ اور ایسے بیسیوں مسائل ہیں جو نفیاً
یا اثباتاً آج ہمارے جزو ایمان ہیں، ان کو ایمان
واسلام سے کوئی تعلق نہیں، لغزش، غلطی اور
خطا سے ہمکو خدا بچائے اور راہ راست کی ہمکو
ہدایت کرے ہو نعم المولی ونعم الوکیل،

باقی آیندہ

سید سلیمان

حوادث الشهر

المرأة التركية والايرانية

المسلمون بالهند الى الآن مذبذبون في تحرير النساء
فانهم يحسبون ان الحرية تزري بسجاياهن وتفسد
نواياهن ونور العلم يضلهن والاستقلال من اسرهن
يطلقهن فكانما نسخت هذه الآية "لهن مثل
ما عليهن بالمعروف"

ایرانی اور ترکی خاتونین

آزادی نسوان کے مسئلہ میں مسلمانان ہند اب تک
متذبذب ہیں انکا خیال ہے کہ آزادی اخلاق کو حقیر اور نیکی کو
فاسد کر دیگی اور علم کی روشنی انکو گمراہ کر دیگی، اور خود مختاری
انکو مردوں کی قید سے آزاد کر دیگی گویا یہ آیت منسوخ ہو گئی
"جتنے حقوق عورتوں پر مردوں کے ہیں اتنے ہی مردوں پر عورتوں کے

ولكن يا مسلمي الهند انظروا الى اخوانكم الاتراك
والعجم الذين اطلقوا سراح نسائهم منذ ايام قلائل فتقدمن
تمام خطوات ادهشت العالم واحارت
... وصنعن مثل ما تصنع الفحول من الرجال وزين
...ن باعمال تبهر الانظار وتحير الافكار،
فنساء شيراز قد بعن حلاهن وحلاياهن
...تهن من القرط، والقلائد، والدمالج والفتخات
...يا تم والاكيسة الثمينة وادوات البيوت وتبرعن
...نها على الفتيان الذين هم يجاهدون في سبيل
...ة والاستقلال، والله هذه الكائنة اذكرتني
...ت تصنع النساء الصحابيات في الغزوات فانهن
...نازلن الرجال ويرمين النبال ويضربن بالسيوف
...اوين الجرحى ويحملن القتلى من ساحات القتال،
فالامراة التركية قد وصلت من الترقي السريع
...ا وكبير بعد اعلان الدستور، فمن هؤلاء السيدات
...بيات يعتلين المنابر ويخطبن في الجماهير الملتفة
...طهن ويشرحن الخيرات التي ستعود على البلاد من
...ستور ويحثثن السامعين على التفاني في سبيل
...رية لانها لا تنال الا بشق الانفس وبعد الجهاد الطويل
لم تكتف الخطيبات بذلك بل انهن اصبحن يطلبن
حقوق النساء السياسية ويظهرن للسامعين

لیکن اے ہندوستان کے مسلمانو اپنے ایرانی اور ترکی
بھائیوں کو دیکھو جنھوں نے تھوڑے دنوں سے اپنی محبوس عورتوں کو
آزاد کر دیا ہے ان عورتوں نے ایسی ترقی کی کہ دنیا کو مبہوت اور عقل کو تحیر
کر دیا اور بڑے بڑے مردوں کی طرح اُنھوں نے کام انجام دیے اور اپنی تاریخ کو انھوں نے
ایسے کارناموں سے زینت دیدی جنھوں نے آنکھوں کو خیرہ اور خیالات کو تحیر کر دیا
شیراز کی عورتوں نے اپنے زیورات اور کپڑے اور
سامان جیسے بالیاں، ہار، بازو بند، چھلے، انگوٹھیاں بیش قیمت پوشاکیں
اور گھر کے سامان بیچکر اُنکی قیمتیں اُن نوجوانوں کو دیں جو
آزادی اور خود مختاری کے لیے جہاد کر رہے ہیں، اس واقعہ نے
مجھکو وہ واقعات یاد دلا دیے جنکو صحابیات غزوات میں
انجام دیتی تھیں وہ مردوں سے مقابلہ کرتی تھیں تیر مارتی
تھیں تلواریں چلاتی تھیں، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور
مقتولین کو میدان جنگ سے اُٹھا لاتی تھیں“
ترکی خواتین نے ترکی پارلیمنٹ کے اعلان کے بعد بہت تیز اور
جلد ترقی کی ان خواتین میں سے بعض مقررہ ہیں جو پلیٹ فارم پر آتی ہیں
اور عام پبلک میں جو اُنکے چاروں طرف رہتی ہے وہ لکچر دیتی ہیں اور اُن
فوائد کی تشریح کرتی ہیں جو پارلیمنٹ کی وجہ سے ملک کو حاصل ہونگے اور
سامعین کو آزادی کے راستہ میں اپنی جان فدا کرنے پر آمادہ کرتی ہیں اس لیے
کہ آزادی بڑی مشقت نفس اور جہاد کے بعد حاصل ہوتی ہے انھوں نے اسی پر
کفایت نہیں کی بلکہ وہ عورتوں کے پولیٹکل حقوق کی بھی خواہشمند ہیں اور
عام تقریروں میں سامعین کے سامنے یہ بھی بیان کرتی ہیں

للمرأة شانا كبيرا فی الحیاۃ الاجتماعیۃ

وان المرأۃ الترکیۃ وان لم تقم بما قامت اختها
الغربیۃ من ھذا القبیل فقد کان ذلک اثرا من آثار
الحکم المطلق، اما وقد زال ذلک العهد واشرقت
شمس العهد الجدید عهد الحریۃ والنور فقد آن للنساء
العثمانیات ان یبارین اخواتهن الاوربیات فی میادین
السیاسۃ والعلم والادب،

کہ سوسائیٹی مین عورتون کی بہت بڑی عظمت ہی،

خواتین ترک نے گو اب تک ابھی وہ کام نہین انجام دیے ہین جو
انکی مغربی بہنون نے انجام دیے ہین لیکن یہ درحقیقت شخصی حکومت کا اثر
لیکن اب جبکہ شخصی حکومت کا زمانہ گزر گیا اور اب ایک جدید دور کا
آزادی کا آفتاب طلوع ہوا ہی، عثمانی عورتون کے لیے وہ وقت آگیا
ہی کہ وہ اپنی مغربی بہنون کا علم، اخلاق، سیاست کے میدان
مین مقابلہ کرین،

جمعیۃ الاتحاد والترقی

جمعیۃ سیاسیۃ انشأتها فئۃ الاحرار ولها الحل و
العقد فی کل شان، کل رجل فی ترکیا عضو فیها، والسلطان
رئیسها، وقد عملت تلک الجمعیۃ فی مدۃ قصیرۃ اعمالا
تصور لنا مستقبلها فی صورۃ تلذ الاعین و
تسر الناظرین،

انجمن اتحاد و ترقی

یہ ایک پولیٹکل انجمن ہی جسکو ینگ ٹرکش پارٹی نے قائم
کیا ہی، ہر معاملہ کا انتظام اب اسی کے ہاتھ مین ہی، عثمانی حکومت کا
ہر فرد اسکا ممبر ہی اور سلطان المعظم اسکے پریسیڈنٹ ہین اس انجمن نے تھوڑے ہی
دنون مین ایسے ایسے کارنامے کیے ہین جو انجمن کی آیندہ زندگی کو ایسی شکل مین پیش
کرتے ہین جو آنکھون کو لذت اور دیکھنے والون کو مسرت بخشتی ہی،

دار المبعوثان العثمانیۃ

یستعلم من الاوامر الشاهانیۃ ان جلالۃ السلطان
یرضی عن الاحرار ویهتم بامرهم فقد تبرع بکل نفقۃ البنایۃ
اللازمۃ لمجلس المبعوثان وامر بالاستعدادات اللازمۃ
لذلک وسلوک جلالتہ عموما ازاح ویزیل کل شک
من نفوس الجمهور بانفاذ الدستور

ترکی پارلیمنٹ ہوس

سلطانی احکام سے ظاہر ہوتا ہی کہ سلطان المعظم آزاد پارٹی سے نہایت خوش
ہین اور انکے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہین، پارلیمنٹ کی عمارت کے تمام مصارف
سلطان نے مرحمت فرمائے اور عمارت کیلیے تمام سامان اور فرنیچر کی فراہمی
کا بھی حکم دیا ہی سلطان کی پالیسی سے عموماً لوگ خوش ہین اور اجرائے پارلیمنٹ
کے متعلق پبلک کے دلون سے ہر طرح کے شکوک زائل ہو رہے ہین

عزل السفراء

تهتم الان لجنۃ الاحرار باستبدال رجال الحکومۃ

سفرا کی معزولی

لبرل ٹرکش پارٹی آجکل ارکان حکومت کی تبدیلی و تغیر کا نہایت اہتمام

في لائحة المعزولين اسماء السفراء في باريس و بطرسبرج
وبرلن ومدريد وواشنطن و بلغراد ويقال ان بعض
الموظفين المتوسطين انتحروا واخرون اخلوا
وظائفهم -

الرضى العام عن الدستور

الانباء الواردة من الجهات تدل على الرضى و
حسن الحال الا البانيا الشمالية حيث يوجد بعض
الزعماء المتذمرين من هذا الانقلاب الذى الغى
امتيازاتهم

الانقلاب العظيم
في الامة العثمانية

لله در من قال " كيف استعبدتم الناس وقد ولدتهم
امهاتهم احرارا " ما ذر قرن شارق على يوم ازهى واسر
من يوم تحررت فيه الامة العثمانية وقامت حذاء
الامم الاوروباوية وقالت نحن احرار فليحى السلطان عبد الحميد
انه اول سلطان حل عقال العقول و انهض العثمانيين
من زوايا الخمول واراح العباد وازاح الاستعباد
واضاء البلاد وافنى الجهل واحيا العلم وليحى السلطان
على رغم الاعداء فانه اول سلطان مزق الاستبداد وحرر
العباد فلم يبق اليوم في قارة اوروبا قيد شبر غير متحرر
ولم يبق من يحكم عليه الجبابرة اهواءهم وقوانينهم وحكامهم شياطينهم

معزولین کی فہرست مین پیرس پٹرسبرگ برلین میڈریڈ واشنگٹن
بلگریڈ کے سفرا کے بھی نام ہین مشہور ہو کہ بعض متوسط درجہ کے عہدہ دارون
نے خودکشی کرلی ہو اور بعضون نے اپنے اپنے عہدے خود
چھوڑ دیے ہین ،

پارلیمنٹ سے عام رضامندی

مختلف مقامات سے جو خبرین آرہی ہین اُنسے معلوم ہوتا ہو کہ شمالی
البانیا کے سوا ہر جگہ پارلیمنٹ سے عام رضامندی ظاہر کی جارہی ہو شمالی
البانیا مین نارضامندی کی وجہ یہ ہو کہ بعض گروہ وہان ایسے ہین کہ اس
جدید انقلاب نے اُنکے تمام امتیازات باطل کردیے ہین ،

عثمانی قوم مین
انقلاب عظیم

کیا خوب یہ مقولہ ہو کہ " تمنے لوگونکو کیونکر اپنا غلام بنالیا حالانکہ اُنکی
ماؤن نے اُنکو آزاد پیدا کیا تھا " آفتاب اُس دن سے زیادہ بہتر اور مسرت بخش دن
مین نہین طلوع ہوا جسمین عثمانی قوم آزاد ہوئی اور وہ یورپ کی اور قومونکے
مقابلہ مین کھڑی ہوئی اور اُس نے یہ کہا کہ ہم بھی آزاد ہین سلطان عبد الحمید
زندہ رہین کیونکہ یہ پہلا سلطان ہو جس نے عقل کی گرہ کھولی اور عثمانیونکو
گمنامی کے گوشون سے نکالا لوگونکو آسائش دی غلامی کو زائل کیا ملک کو روشنی
بخشی جہل کو فنا کیا علم کو زندہ کیا دشمنونکے خلاف سلطان عبد الحمید زندہ رہے
اسلیے کہ یہ پہلا سلطان ہو جس نے شخصیت کو برباد اور لوگونکو آزاد کردیا اب
یورپ مین کوئی ایک بالشت زمین بھی ایسی نرہی جو غلام ہو اور جنپر ظالمونکی
حکومت ہو جنکی نفسانی خواہشین اُنکے قوانین ہین اور جنکے حکام شیاطین ہین ،

ما نام العثمانیون نوماً احلی واغرق، مما ناموا بعد التحرر ولا ذاقوا فرحاً الذ واسر مما ذاقوا عند نیلهم الحکم الدستوری، فقد روت الجرائد ان العثمانیین ما اکتحلوا ایاما برقاد قطا بتهاجاً بما اقر اعینهم، وخرجت ربات الحجال من خدورهن فضممن الرجال الی صدورهن لشدة فرحهن وسرورهن، کانهن سقین من کؤوس خمورهن،

اصبحت القسطنطینیة الیوم عاصمة الحریة وحاضرة الاستقلال بعدما کانت مرکز الدائرة الاستبداد والاستعباد فاستحال الجمود حرکة، والنحس برکة، وتبدل الهرم شبابا والخمود التهابا، ونسخت آیة الحیاة آیة الموت، واصبح الخلق فی طور جدید من الحیاة لم یسبق له مثیل ولاح ومیض التقدم والنهوض علی سماء الحریة العثمانیة، واجتمع العثمانیون مسلموهم ونصاراهم حول رایة الهلال ملبین دعوتها ومتربصین خفوقها،

وقد اصبح الناس ولا حدیث لهم غیر الدستور العثمانی الذی دهش العالم، وحیر ساسة الدول الاوربایة التی کانت تنتهز الفرص لتنقض علی الدولة العثمانیة وتمحو معالمها من لوحة الارض وتمزقها کل ممزق

عثمانیوں نے اُس نیند سے شیرین اور ڈوبی ہوئی کوئی نیند نہیں سوئی جو آزادی کے بعد اُنکو نصیب ہوئی اور نہ اُس خوشی سے زیادہ لذیذ اور مسرت بخش کوئی خوشی اُنکو حاصل ہوئی جو پارلیمنٹری حکومت سے اُنکو حاصل ہوئی، اخبارات نے لکھا ہے کہ اُس خبر کو سنکر جس نے اُنکی آنکھیں ٹھنڈی کردیں عثمانی چندروز مطلق نہیں سوئے، عورتیں پردوں سے نکل آئیں اور شدت مسرت سے وہ مردوں سے بغلگیر ہوئیں گویا اُنہوں نے شراب پی لی تھی۔

قسطنطنیہ اب حریت کا دارالحکومت اور آزادی کا دارالسلطنت ہے اور اس سے پہلے وہ دائرۂ غلامی و شخصیت کا مرکز تھا اب جمود حرکت سے اور نحوست برکت سے اور پیری شباب سے اور بجھی ہوئی آگ شعلوں سے بدل گئی اور زندگی کی آیت نے موت کی آیت کو منسوخ کردیا اور مخلوق اب زندگی کے ایک نئے دور میں داخل ہوئی ہے جسکی نظیر کبھی پہلے نہیں گذری اور عثمانی آزادی کے آسمان پر ترقی اور اٹھان کی بجلی چمکی اور تمام عثمانی خواہ وہ مسلمان ہوں یا عیسائی پرچم ہلال کے چاروں طرف اُسکی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور اُسکی لہرانے کا انتظار کرتے ہوئے جمع ہوگئے،

لوگوں کے پاس آجکل کوئی موضوع گفتگو ترکی پارلیمنٹ کے سوا نہیں ہے جس نے دنیا کو مبہوت اور اُس یورپ کے مدبروں کو متحیر کردیا ہے جو عثمانی حکومت پر حملہ کرنے اور اُس کا نشان صفحہ زمین سے مٹا دینے اور اسکو بالکل ویران کردینے کا موقع ڈھونڈ رہے تھے،

فكان اعلان الدستور كالمطر وابلا اصاب
ارع الافئدة فاخضلت اوراقها بنوع اخر
ماء فازره فاستغلظ فاستوى على سوقه ليعجب
زراع ليغيظ بهم الكفار حرر اقلام الصحافيين
حلت عقد السنة الخطباء وقفل مهاجرو الترك
بلادهم ومساقط روسهم فقد وصلت الباخرة
رومانية من القطر المصري تحمل ٨٥٠ مهاجرا كانوا
ترکو بلادهم وغادروها لاضطهاد الحكومة و
كادت الباخرة تلقى مراسيها حتى احاطت بها الزوارق
وقفز الى ظهرها الناس فكان المنظر عجيبا بهيجا وكان
اكثر الناس يبكون فرحا وسرورا ولا تسل عن حال
آباء يقابلون ابناءهم بعد اليأس منهم وبيتهم لا نها
نبلن اولادهن بعد تمزق افئدتهن احواما
وبلة بل لا تسل عن الضجة التي قامت بين الدعاء
الدستور والمساواة والحرية۔

وبعد الحجر سنوات عديدة على آل البيت
الملك وسلالة عثمان فكت قيود المراقبة عنهم
قابل الشعب ذلك بالحبور والمسرة ففي كل يوم يخرج
العهد رشاد افندي للنزهة في المدينة و
ها ولا تحيط به الجواسيس ولا يقتفي اثره
س وهو يحيي الناس وهم يحيونه

گویا پارلیمنٹ کا اعلان ایک زور وشور کی بارش تھی کہ کشت
دل پر برسی جس سے اس کی پتیاں سرسبز ہوگئیں اخبار
نویسوں کے قلم آزاد ہوگئے، اور مقرروں کی زبانوں
کی گرہیں کھولدی گئیں اور ترکستان کے مہاجرین اپنے شہروں اور
اپنے وطنوں میں واپس گئے سرزمین مصر سے رومانی اسٹیمر آٹھسو
پچاس مہاجروں کو لیکر پہنچا جو پہلے حکومت کی سورش کی
وجہ سے اپنے اپنے وطن چھوڑکر چلے گئے تھے ابھی اسٹیمر لنگرانداز بھی نہوا
تھا کہ چاروں طرف سے چھوٹی چھوٹی کشتیوں نے اسکو گھیر لیا اور لوگ
کود کود کر اسٹیمر پر چڑھ گئے اسوقت عجیب وغریب سین تھا اکثر لوگ
خوشی اور مسرت کے مارے رو رہے تھے تم سمجھ سکتے ہو کہ باپ کی اپنے
اُن بیٹوں کو دیکھکر کیا حالت ہوئی ہوگی جنکے دیدار سے وہ مایوس
ہوچکے تھے اور اسی طرح اُن ماؤں کا کیا حال ہوا ہوگا جو اپنی اُن اولاد
کو ترس رہی تھیں جنکے لیے برسوں انکے دل وجگر شہید چکے تھے، اور
ایک عجیب شور برپا تھا جس میں دستوری حکومت مساوات اور
آزادی کے نعرے لگائے جارہے تھے،

شاہی خاندان اور عثمانی نسلیں مدت کی قید ونگرانی کے بعد
نظربندی سے آزاد ہوئیں، پبلک نے مسرت اور خوشی کی نظر سے
اسکو دیکھا، اب رشاد آفندی ولی عہد روزانہ شہر اور اسکے اطراف
وضافات میں سیر کے لیے نکلتے ہیں اب نہ جاسوس انکو گھیرے
رہتے ہیں اور نہ پولیس انکے پیچھے رہتی ہے، وہ لوگوں
کو سلام کرتے ہیں اور لوگ اُن کو سلام کرتے ہیں

وكانت تحيته قبل اليوم جرما كبيرا ويخرج السلطان من منزله في المدينة غير مدجج بالشكة والسلاح وغير محاط بالجنود المحافظة

حالانکہ اس سے پہلے ولی عہد کو سلام کرنا گناہ عظیم تھا، اب خود سلطان تن تنہا غیر مسلح اور بغیر باڈی گارڈ شہر میں سیر کرتے ہیں،

وانشأت فتية تركيا الفتاة جمعية سياسية سمتها "جمعية الاتحاد والترقي" فاليوم في الدولة العثمانية تلك الجمعية تحل وتعقد وتأمر وتنهى وتنشر المنشورات وتصدر الاوامر وتخدم اعضاؤها الامة العثمانية بسلامة النية والنصيحة المحضة بغير تعصب ديني واستقالوا انفسهم عن المأموريات والوظائف لئلا يحسب الناس انهم يعملون ما يعملون من الحسنات والخيرات لاغراض خصوصية ومرام ذاتية والسلطان مبتهج باعمال تلك الجمعية فقد قال جلالة السلطان اثناء كلامه عنها "ان جميع افراد الامة هم اعضاء جمعية الاتحاد والترقي وانا رئيسها فلنعمل يدا واحدة ولنحي وطننا"

آزاد ترکی جماعت نے ایک پولیٹیکل انجمن قائم کی ہے جس کا نام اس نے "انجمن اتحاد و ترقی" رکھا ہے آجکل قسطنطنیہ میں تمام احکام فرمان، انتظامات یہی انجمن شائع کرتی ہے ممبران انجمن نہایت خلوص اور خیر خواہی کے ساتھ بغیر کسی مذہب تعصب کے قوم کی بڑی خدمت کر رہے ہیں، انھوں نے خود کو تمام کو اور عہدوں سے الگ کر لیا ہے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ جو کچھ لوگ کر رہے ہیں وہ ذاتی اغراض پر مبنی ہے، سلطان اس انجمن کی کارروائیوں سے خوش ہیں اس لیے کہ سلطان نے اس انجمن کے متعلق فرمایا ہے کہ "قوم کا ہر فرد انجمن اتحاد ترقی کا ممبر ہے اور میں اس کا پریسیڈنٹ ہوں پس مناسب ہے کہ ہم سب لوگ ایک ہو کر کام کریں اور اپنے وطن کو زندہ کریں"

قبضت الجمعية على خونة الامة فهم يخافون في كل مكان من سوء اعمالهم الخائنة ان يذوقوا وبال امرهم وقد تشاغل الناس في كل صقع بحديث هؤلاء الخونة ومصيرهم

انجمن نے خائنین قوم کو گرفتار کر لیا ہے خائنین ہر جگہ اپنے خائن عمل بد سے ڈر رہے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ انکو اپنا وبال اٹھانا پڑے، لوگ ہر جگہ ان خیانت کنندوں اور انکے انجام کار کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں،

فمن الناس من يقول ان حبسهم وعزلهم بلا محاكمة من الامور التي لا يجيزها القانون الاساسي

بعض اشخاص یہ کہتے ہیں کہ بغیر محاکمہ اور فیصلے کے کسی کو قید کر دینا اور کسی کو معزول کر دینا ان مسئلوں میں سے ہے جنکو قانون اساسی بغیر ...

الذی لم یجف دمع الامة من الفرح به بل لابد من تقدیم
الشخص الی المحاکمة علی فعل من جریمة وللقضاء وحل
القول الفیصل فیه لا ینبغی للاحرار ان یجعلوا القانون
کرة یضربونها باقدامهم بل من العار علی الذین بعثوا
الدستور من جدث الفناء ان یکونوا اول العاملین
بازهاق روحه '

وبعضهم یتوقع الشر من استئثار الجمعیّة
العسکریة الروح بالامر ویعتبرون ان الامة
...لت من الحمام الی الحمام ویقول فریق ان الحل
والعقد لیس بید العسکریة اصلا لان الجمعیّة
الکبری للاحرار انما هی فی سلانیک وتنفذ اوامرها
بواسطة الجندیة والدلیل علی ذلک ان الاوامر
والادارات السلطانیة تصدر من ادارة جریدة
ثروت فنون الترکیة' وهی ملکیة لا عسکریة'

وقبضت الجمعیة علی رجال المابین الذین
هم سبب الاستبداد والمظالم واهم رجال المابین
الذین کانوا یحومون حول السلطان ویحولون دون
...ن امانی الشعب فرفعوا عنه من امام ترکیا الفتاة
...نفر تقع النسور الکواسر اذا هجمت علیه الضواری'

وقد طبعت منشورا رسمیا للنشر علی الشعب

جسکی مسرت سے ابھی قوم کے آنسو تک خشک نہین ہوئے ہین
بلکہ پہلے یہ ضرور ہی کہ مجرم عدالت مین پیش کیا جائے اس قسم کے
معاملات مین صرف عدالت کا حکم معتبر ہو آزاد پارٹی کو یہ نہ چاہیے
کہ وہ قانون کو بازیچۂ اطفال بنادے بلکہ یہ نہایت عار اور
شرم کی بات ہی کہ جن لوگون نے اس پارلیمنٹ کو زندہ کیا ہی
پہلے وہی اُسکی موت کے سبب ہون'

بعض لوگ فوجی انجمن کی دخل اندازی سے خائف
ہین اور کہتے ہین کہ گویا قوم ایک موت سے بچکر دوسری
موت کے پنجہ مین گرفتار ہوئی' ایک فریق کہتا ہی کہ دراصل
حل وعقد فوج کے ہاتھ مین مطلق نہین ہی کیونکہ آزاد
پارٹی کی سب سے بڑی انجمن سلانیک مین قائم ہی اس انجمن
کے احکام فوج کے توسط سے صادر ہوتے ہین اور اسکی
دلیل یہ ہی کہ سلطانی احکام ترکی اخبار ثروت فنون کے
دفتر سے شائع ہوتے ہین اور وہ اخبار شاہی ہی فوجی نہین'

انجمن نے مابین ہمایون کے ارکان کو بھی گرفتار کر لیا ہی
جو دراصل تمام مظالم کے بانی ہین جو ہمیشہ سلطان کو گھیرے
رہتے تھے اور سلطان اور رعایا کے بیچ مین حائل ہو جاتے تھے
اس گرفتاری کے ڈر سے وہ لوگ نوجوان ترکون کے آگے
سے سلطان کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہین'

انجمن نے ایک سرکاری فرمان بھی جاری کیا ہی تا کہ عام پبلک مین

...ین وہ لوگ کہلاتے ہین جنکی معرفت سلطانی احکام صادر ہوتے ہین اور سلطان سے انھین کے توسط سے ہر قسم کی گفتگو ہوتی ہی'۱۲

وفيه تطلب الجمعية ان يظلوا هادئين مطمئنين وان لا يستخدموا الحرية الجديدة للانتقام من اعداءهم وفيه تطلب ايضا الى موظفي الحكومة ان يقوموا بواجباتهم وان يبلغوا اللجنة عن كل حركة معرقلة لهم، وفي هذا المنشور نهي قاطع عن مواصلة المابين الهمايوني الشخصية راسا، وبلاغ للجمهور بان يثقوا اتمام الثقة بلجنة تركيا الفتاة وان يسلموا لها،

وقد اصر وفد تركيا الفتاة الذي قدم من سالونيكا على مطالبه التي اهمها تاليف الوزارة من الاحرار فاجاب السلطان طلبه وعليه استعفى سعيد باشا الصدر الاعظم واستوزر بدله كامل باشا وهو وجمال الدين افندي شيخ الاسلام انتدبا لتاليف الوزارة ولكنهما كانا مغلولي الايدي لان لجنة "تركيا الفتاة" قدمت لهما قائمة باسماء الاشخاص الذين يجب ان يستوزروا اذا لم تكن الوزارة الجديدة موافقة للحزب، وفي هذه القائمة يوناني وارمني

ووعد صاحب الدولة والفخامة كامل باشا الصدر الاعظم منذ اسند اليه مسند الوزارة ان يضع خطة يسير عليها في سياسته جريًا على عادة الحكومات الدستورية والآن قد انجز هذا الحر الكبير وعده ونشر نقط الاصطلاحات المنتظرة واهمها :-

وہ عمل میں کیا جائے اس فرمان میں یہ احکام ہیں کہ لوگ اطمینان اور سکوت کے ساتھ رہیں اور وہ اس جدید آزادی کو اپنے دشمنوں سے انتقام لینے میں صرف کریں اور عہدہ داران حکومت سے یہ خواہش کی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے فرائض ادا کیا کریں اور انجمن کو اس کارروائی سے جو اسکے خلاف ہو آگاہ کیا کریں اس فرمان میں اسکی قطعا ممانعت کردی گئی ہے کہ پرائیوٹ طور سے مابین ہمایوں سے تعلق نہ رکھیں اور پبلک کو یہ عام اشتہار دیا گیا ہے کہ وہ اس انجمن پر اعتماد کرے اور اسکی اطاعت کرے

نوجوان ترکوں کا وفد جو سانیکا سے قسطنطنیہ آیا ہے، اپنے مطالبات پر بڑا زور دے رہا ہے سب سے بڑا مطالبہ اونکا یہ تھا کہ ارکان وزارت جدید پارٹی سے منتخب کئے جائیں اسی بنا پر سعید پاشا وزیر اعظم نے استعفا دیدیا اور اونکے بدلہ کامل پاشا وزیر ہوئے، کامل پاشا اور جمال الدین آفندی شیخ الاسلام انتخاب وزرا کیلئے بلائے گئے لیکن وہ دونوں بھی مجبور تھے کیونکہ نوجوان ترکوں کی انجمن نے انکے سامنے اُن لوگوں کے ناموں کی فہرست پیش کردی ہے جنکو وہ جدید وزارت کی عدم پسندیدگی کی بنا پر وزرا میں منتخب کریگی اس فہرست میں ایک یونانی اور ایک ارمنی کا بھی نام ہے،

ہز ہائنس کامل پاشا وزیر اعظم نے جب مسند وزارت پر قدم رکھا تھا تو انھوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ عام پارلیمنٹری حکومتوں کے موافق اپنی ایک خاص پالیسی مقرر کرینگے جسپر وہ ہمیشہ عمل کریں گے ہز ہائنس نے اب اپنا وعدہ پورا کردیا اور آیندہ اصلاحات کی اونھوں نے شائع کردی ہیں جن میں سب سے زیادہ اہم اصلاحات

الاقتصاد فی المصاریف وبذل الاموال المساواة
بین الناس وتصلیح الادارة المالیة بانقاص عدد
الموظفین وتخفیض الرواتب التی لا تنفق مع
نظارة العمل وان تدفع الحکومة رواتبهم موقتاً
على نظام مخصوص والاقتصاد فی نفقات
الادارة العسکریة وزیادة الدخل بواسطة اصلاح
طریقة وضع الضرائب وتجدید المعاهدات التجاریة
واصلاح التعلیم العام وتنظیم نظارة الحقانیة
وبذل الوزارة جهدها لتوطید ارکان النظام
فی داخلیة البلاد وابقاء العثمانیین والاجانب
على تمام الوفاق

هذا هی خلاصة الاقوال التی تدور علیها
الآن مناقشات الناس فی اندیتهم ومجالسهم

مصارف و اخراجات مین کفایت شعاری، مساوات، مالی
محکمہ کی اصلاح (حسب ذیل صورتون سے) عہدہ دارون کی تعداد
کم کرنا، چھوٹے چھوٹے کامون مین بڑی تنخواہون کی کمی، ایک
خاص قاعدہ کے موافق وقت معین پر مشاہرون کی تقسیم،
فوجی محکمون کے اخراجات مین کفایت شعاری
محصولون کے طریقون کی اصلاح، اور تجارتی
معاہدون کی تجدید سے آمدنی بڑھانا، تعلیم عام
کی اصلاح، محکمۂ عدالت کی اصلاح، وزارت کا
اندرونی ملک مین درستی انتظام اور ملکی اور غیر ملکی
لوگون مین باہمی اتفاق کی کوشش
کرنا،

یہ مذکورہ بالا بیانات اُن تمام گفتگوون کے ماحصل ہین جنکا آجکل
کی باہمی صحبتون اور جلسون مین عام طور سے تذکرہ ہوا کرتا ہے،

القبض على كبار المابين

لما اخذت لجنة الاحرار تقبض على رجال
المابين الذین کانوا اعضاء فاسدة للدولة
.... واهربواعنها فاختفى بعضهم وهرب
.... الى الآخر ورجال یترقبون مکانهم
.... رهم

.... باشا رئیس مجلس الوکلاء سابقاً عثر علیه
.... القضاة فی نیشرصو ولایة بروسا وقتلوه

مابین ہمایون کے اعلی ارکان کی گرفتاری

لبرل ینگ پارٹی جب ارکان مابین کو گرفتار کرنے
لگی جو دراصل سلطنت کے عضو فاسد تھے تو وہ لوگ سلطنت
سے علحدہ ہوگئے اور مفرور ہوگئے بعض روپوش ہین، بعض
مفرور ہین، بعضون نے خودکشی کرلی، اور چند اشخاص ایسے ہین
جو ابھی اپنی اپنی جگہ پر اپنے اعمال کے وبال کا انتظار کر رہے ہین،

فہیم پاشا سابق پریسیڈنٹ مجلس وکلا کو نوجوان
جماعت نے نیشر صو بروسہ مین پایا اور اُسکو قتل کر ڈالا

وممدوح باشا وزير الداخلية وحسن باشا وزير
البحرية ورشيد باشا محافظ الاستانة قبض عليهم
وسيقوا الى نظارة البوليس
وقبض على ابي الهدى الذي كان من شياطين
الانس واليه تنسب معظم الشرور وعلى تحسين باشا
كاتب اسرار السلطان الاول واخذ الى السجن

الاعياد الثلث الكبرى

قال المتنبي حين هجم عليه الياس واحاط به
القنوط وصالت عليه العراقيل
عيد باية حال عدت يا عيد • بما مضى ام بامر فيك تجديد
ولكن ننشد حين اسكرنا السرور وطار بنا
الطرب واظلنا الفرح وزال عنا الترح
عيد باية حال عدت يا عيد
بما مضى ام بامر فيك تجديد
نعم اتانا العيد بامر فيه تجديد وما اتانا
عيد بل اعياد ثلث كبرى ما اتى الزمان بضربها
في الايام الخاليات اتفق للامة العثمانية
خاصة وللامة الاسلامية عامة من توفر
المسراة بما اوتوه من منح جلالة السلطان
لامته الدستور وبلوغ السكة الحجازية
الى المدينة المنورة وعيد الجلوس السلطاني

ممدوح پاشا وزیر داخلیہ اور حسن پاشا وزیر بحریہ اور
رشید پاشا کوتوال قسطنطنیہ گرفتار کر لئے گئے اور محکمہ
پولیس کے حوالہ کر دئے گئے ،
ابو الہدی جو ایک شیطان بصورت انسان تھا، اور جسکی
ملک کی اکثر خرابیان اور فساد منسوب ہین اور تحسین پاشا سابق
سلطانی پرائیوٹ سکرٹری گرفتار کر کے قید خانہ بھیجدیے گئے

تین عظیم الشان عیدین

متنبی پر جب یاس کا غلبہ تھا، اور ناامیدی اُسکو چارون طرف
گھیرے ہوئے تھی اور مصائب کا اُسپر حملہ تھا تو اُسنے یہ شعر کہا تھا، عید
اے عید! تو کیونکر پھر لوٹکر آئی ہی، کیا انھین گذشتہ باتون کو لیکر یا کسی نئی بات کو لیکر
لیکن ہم اسی شعر کو اس حالت مین پڑھتے ہین کہ ہم مست
سرور ہین اور مسرت ہم پر سایہ افگن ہی، اور غم ہم سے دور ہے کہ،
عید! اے عید! تو کیونکر واپس آئی ہی،
کیا گذشتہ باتون کو لیکر یا نئی بات کو
ہان، عید ایک جدید امر کو لیکر آئی ہی اور نہ صرف ہمارے لیے
ایک عید ہی بلکہ تین عظیم الشان عیدین گذشتہ ایام مین زمانہ
جنکی کوئی مثال نہین پیش کر سکتا، عثمانی قوم کے
خصوصًا اور تمام مسلمانون کے لیے عمومًا
سلطان کی عطاے حکومت جمہوری، اور حجاز
کے مدینہ منورہ تک پہونچنے اور جشن
سلطانی کی عید سے بہت بڑی خوشی

ا اجل ذلك لهجت السنتهم بالشكر لله
ى والثناء على جلالة السلطان واكثروا
لاحتفالات وانشاء المقالات الطنانة
ء القصائد الرنانة وكلها ملأى بالشكر
مد والثناء والجزل والنشاط
وبهذه المناسبة نحن مسلمو الهند
ئ اخواننا العثمانيين والحجازيين
نع من صميم افئدتنا الى سدة جلالة
لمومنين السلطان ابهى التهنأت
ليات ،

اس بنا پر زبانین خداے پاک کے شکر وحمد اور رہبر مصطفیٰ کی تعریف مین گویا ہین بہت سے جلسے ہوئے، فصیح وپرجوش تحریرین اور قصائد لکھے گئے، یہ تمام تقریرین، تحریرین قصائد شکر، حمد، ثنا، خوشی سے لبریز ہین ،

اس تقریب سے ہم مسلمانان ہندوستان بھی اپنے عثمانی اور حجازی بھائیون کو مبارکباد دیتے ہین اور امیر المومنین سلطان کے آستانہ تک خلوص دل سب سے بہتر اور پاک تہنیت پیش کرتے ہین ،

باب الشعر

المسرة ماهي

لان لما كانت المسرة عمت الناس وازاحت عنا الياس وتغلغت الى الافئدة
كلها، فحرى بنا ان نبحث عن حقيقتها واصلها ،

ى سلطان | هارون او عثمان | خضعت ملوك الدهر لى | كسرى وا لخاقان
د تحت اوامرى | والحمر لى قد دانوا | لم يابنى انسان | فكانني ايمان
فيه منى | لم تسبنى الاحزان | ولى الزمان مساعد | لى الامر والايوان
لفرقدين | وبيته بستان | اجره من عسجد | بنيت به الجدران
سبيل | زانها الحيتان | اشجاره فضية | اوراقها مرجان
علیها | تجلس الكعتان | فيها ريا حين كان | زهورها تيجان

لحمامها الحان	تنفى بها الاشجان	عیسى بن مریم صوتها	تحيى به الاذا
ونباته من سندس	زينت به الخرصان	فى قصره فرش مزركش	عليها الشا
وطنافس ونمارق	غدرت بها الاثمان	واريكة ذهبية	فقدت لها الاقرا
وجبيتى رشاء	تحالف جنسه الغزلان	فى عينها سحر وفى	اصداغها ثعبا
حسناء انسه الحديث	كلامها قران	حمراء وجنتها واسوق	فرعها قنوا
فالشعر ادخنه ذكت	من تحتها النيران	غصن يميل مع الرياح	كانه سكرا
واذا احتشم خند ريـ	ـس جامها ملأن	ماست كما فى روضة	انف يميس البا
وبكفها عود لتشيد	وعودها رنان	مزمار داود له	التمهيد والعنوا
يحسو المحب بكفها	وبعينها نشوان	وعدت بنيل وصالها	عقدت به الايما
تسقى واسقيها بكا	س راحها عقيان	والليل ذو سحب لها	من وشلها تهتا
نفيانه متطاير	دربه لمعان	كومن متى ناولتها	لم تنتجنى الاشجا
فاذا الصباح لنا بدا	نعقت به الغربان	فتقلبت احوالنا	حالت بها الازما
انت المنية بغتة	وتهدم البنيان	اين السرائر والمسرة	والله مى والشا
والدهر افسد ماينا	فتشتت الخلان	واباد هو حدث الزما	ن كانهم ماكا
فتحيرت نفسى وقالت	غرنى الحدثان	انا ارى فى النوم هذا	ام انا يقظا
فسمعت هتفا من مناد	ايها الحيران	ان السرور تخيل	يتخيل الانسا

السید سلیمان

قال حضرة الفاضل عبد المجيد ابادى مدح صاحب الفضيلة العلامة شبلى النـ

شمس العلى بزغت على الامصار	فاضاءت الافاق بالانوار
جلت الصدور بشرقها وتالقت	وصفت بطلعتها عن الاكدار

سمحٌ اريبٌ جهبذٌ وحلاحلٌ — يجد وانداه بوابلٍ مدرار
حبرٌ نبيلٌ راسخٌ فی قوله — فرد الزمان واوحد الاعصار
مولاو شبلی الانام ومن هو — الشهم الخبير بغامض الاسرار
من فاق غر مجامع ادبية — من منطق وفصاحة الاشعار
فذٌّ لبيب مصطع وسميدع — ببلاغة وبراعة التذكار
تاج الاكابر مفخر لذوی النهی — بدر الدجی بسواطع الافكار
نجم الذكاء به السرائر انجلت — وتبلجت كطوالع الاقمار
بحر العلوم تلاطمت امواجه — عين الفنون مفيضة الانهار
روض المحاسن اينعت اثماره — وثغوره تفتر كالازهار
نجل الافاضل خير كل سلالة — قرم الافاخم صفوة الاخيار
صدر الكرام شرافة ونجابةً — فخر العظام واسوة الابرار
وهو الكريم المجتبی اكرم به — غيث السماحة معتلی المقدار
واليكمو دامت علاكم بيتهی — بذل المكارم فی الزمان الضاری
انتم ذوو امل ومن زاير تجی — غير الجناب بهذه الاقطار
يدعو لرفعة جاهكم وجلالكم — **عبد المجيد** برائق الاشعار
فافاض فيضكم الاله بفضله — ما لاح برق فی الغمام السار ی
وادام عزكم بجاه حبيبه — خير الانام واله الاطهار
صلی عليه واله رب الوری — ما غنت الورقاء فی الاشجار

اغسطس ۱۹۰۸ع سنه

حیدرآباد

حرکت دائمہ

ذیل کا مضمون ہمارے دوست مولوی ضیاء الحسن صاحب علوی کا ہی جو دار العلوم ندوہ کے ایک فاضل سندیافتہ ہین اور جنکے فلسفیانہ مضامین ایک خاص حیثیت رکھتے ہین، بالفعل ہمارے دوست انگریزی تعلیم کی تحصیل مین مشغول ہین

تاریخ انسان پر نظر ڈالو، ہر دور مین اور ہر زمانہ مین اسکا میلان قوانین قدرت کے اکتشاف اور قوای فطرت کی تسخیر کی طرف نظر آتا ہی وہ عمرون کے تجارب کے بعد ایک نتیجہ تک پہونچتا ہی۔ لیکن اسکے مابعد کی نسل اپنے آباء کی اس کوشش کو اپنے تجارب کے سامنے مسترد کر دیتی ہی۔ ہمارے روزمرہ کے مناظر ہماری توجہ اپنے علل و اسباب کے دریافت کی طرف منعطف کرتے۔ اور ہم کم سے کم اپنی تشفی کے مطابق اُنکی علت کوئی نہ کوئی قرار دے لیتے ہین

یونان کے حکما کی توجہ جب اس چرخ دوار کی طرف ہوئی اور اُنھون نے یہ خیال کیا کہ اسکی غیر فانی رفتار اور حرکت مستمرہ کبھی ختم ہونے نہین آتی حالانکہ ہم جن حرکتون کا ابھی مشاہدہ کرتے ہین وہ سب کسی نہ کسی حالت مین یا تو فنا ہو جاتی ہین یا اُنکو ایک ہی آن کے لیے کیون نہو سکون عارض ہو جاتا ہی۔ اسکا باعث ظاہر ہی کہ قدرت نے ہر ایک حرکت کے واسطے چند مزاحمتین اور چند موانعات پیدا کیے ہین جب وہ مزاحم ہو جاتے ہین تو حرکت متبدل بسکون ہو جاتی ہی لیکن اُنھون نے یہ دیکھا کہ حرکت کی مزاحمتین روکنا بغیر ارادہ کے ناممکن ہی تاہم آسمان پر ان موانعات کا کچھ اثر نہین ہوتا اسلیے اُنھون نے یہ مانا کہ آسمان خود صاحب ارادہ ہی لیکن ارادہ کے واسطے ضروری ہی کہ صاحب عقل و شعور بھی ہو اسلیے اُنکے نزدیک آسمان عاقل صاحب شعور بھی ہی

لیکن اسی کے ساتھ ہی اس امر کی بھی گنجایش تھی کہ یہ کہا جائے کہ ایسی غیر فانی اور غیر مختتم حرکت ممکن ہی کہ آسمان کی اقتضای طبیعت کا نتیجہ ہو اور یہ حرکت اُسکی طبعی حرکت ہو لیکن اُنکو بظاہر یہ نظر آیا کہ حرکت طبعی کی جو مثالین ہمارے پیش نظر ہین اُنمین تو یہ ہوتا ہی کہ ایک خاص سمت و رخ مد نظر اور مطلوب ہوتا ہی اور جب اس سمت تک وہ حرکت پہونچتی ہی تو وہین جا کر ٹھہر جاتی ہی۔ جب ڈھیلا اوپر سے زمین پر گرتا ہی تو بوجہ اسکے کہ اُسکا مرکز زمین ہی اور شئی اپنے مرکز مین رہنے پر فطرۃً مجبور ہی وہ زمین پر آ کر رک جاتا ہی۔ اس بنا پر دوری حرکت طبعی نہین ہو سکتی کیونکہ دوری حرکت مین جو مسافت وہ طی کرتی ہی کوئی جزو مطلوب نہین ہوتا کسی نقطہ پر جا کر رکتی نہین بلکہ ہر مرتبہ وہان پہونچتی ہی اور پھر اُس سے گذر جاتی

دور یونان گذرنے کے بعد جب فلسفہ نے اسلامی دور
دم رکھا تو متکلمین اسلام نے یکسر افلاک کی حرکت سے
دیا اور بجاے اسکے یہ مانا کہ ستارے خود اپنے محور پر
رتے ہیں۔ یہ تحقیقات فلسفۂ جدیدہ کی موجودہ معلومات
فلسفہ کی اس مسئلہ کے متعلق تحقیقات کی درمیانی کڑی تھی
لیکن تاہم اس مسئلہ کی حقیقی کنہ اسوقت تک نہ ظاہر
جب تک حکماے یورپ نے قوانین استمرار۔ جاذبیۂ عامہ۔
جذب و دفع کو نہ دریافت کر لیا۔
ہم پہلے ان اصطلاحات کی تفصیل کرین اسکے بعد یہ
آج یورپ نے سیارون کی حرکت کی توجیہ کیا کی ہے
یونانی مزخرفات کے مقابلہ مین کیا وقعت رکھتی ہے۔

الف

استمرار۔ جب کوئی شے ایک مرتبہ حرکت دیدی جاتی ہے
جاتی ہے تو وہ اپنی اسی حرکت پر قائم رہتی ہے مثلاً
اس جب حرکت دیدیا جاتا ہے تو اسکی حرکت جاری رہتی ہے

بشرطیکہ کوئی مزاحم اسمین خلل انداز نہو۔

جاذبیۂ عامہ۔ عالم مین جتنے اجسام ہین وہ اپنے مادہ (ماس) کے مطابق ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتے ہین لیکن یہ کشش شے کی مربع دوری کے مطابق کم ہوتی رہتی ہے مثلاً زمین پر جب کوئی ڈھیلا گرتا ہے تو وہ ڈھیلا بھی اسیطرح زمین کو اپنی طرف کھینچتا ہے جیسا کہ زمین ڈھیلے کو مگر فرق یہ ہے کہ زمین کا ماس اتنا بڑا ہے کہ جسکے مقابلہ مین ڈھیلے کا ماس مثل لاشے کے ہے اسی وجہ سے یہ کشش محسوس نہین ہو سکتی

قوت جذب و دفع۔ قوت جذب جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہے اجسام کو کھینچتی ہے اور قوت دفع انکو دور کرتی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ زمین یا دیگر سیارات کی یہ جو حرکت دوری ہے وہ کیونکر پیدا ہوتی ہے۔ اس موقع پر یہ جتا دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دوری حرکت حرکت کی مفرد قسم نہین ہے بلکہ کئی حرکتون سے مرکب ہونے کے بعد یہ حرکت پیدا ہوتی ہے۔

تھوڑی دیر کے واسطے علم طبقات الارض کے علما کا یہ بیان مان لو کہ ہمارے تمام سیارے آفتاب سے علحدہ شدہ چند ذرات تھے جنمین سے کوئی تو زمین ہو گیا اور کوئی زہرہ مشتری زحل عطارد

ترانۃ الفلاسفہ خواجہ زادہ رومی صفحۂ ۲۲۴

اور نس بنچیون ہوگئے ساب اس (شکل الف) کی طرف بغور دیکھو فرض کرو ش آفتاب ہے اور ب اس سے ٹوٹا ہوا ایک ٹکڑا ہے جسکا نام زمین ہے ب ش ی س کے ٹھیک مقابلہ مین ہے باری تعالی نے اس ٹکڑے کو خط ب س کیطرف حرکت دیدی ہے لہذا قانون استمرار کے مطابق اسکو سیدھے خط ب س کی طرف حرکت کرنا چاہیے لیکن آفتاب کی کشش اسکو بجای اسکے سیدھا جانے دے ی تک کھینچیگی اب زمین بجای ان دونون خطوط میں سے ایک پر چلنے کے ایک تیسرا رستہ اختیار کریگی یعنی ب ف ی د کے خط الزاویہ ب د پر چلیگی مگر اس قاعدہ کے مطابق اسکو ی تک حرکت کرنا چاہیے حالانکہ یہ ب د ٹیڑھی ہے اور منحنی خط پر جاتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ آفتاب کی دائمی کشش اسکو سیدھے راستہ سے منحرف کرتی رہتی ہے۔ جب زمین نقطۂ د تک پہونچتی ہے تو اسکی قوت دفع یا تباعد عن المرکز ([illegible]) قائم رہتی ہے اس بنا پر اسکو نقطۂ نون تک جانا چاہیے تھا مگر آفتاب کی کشش پھر اسکو ج تک کھینچتی ہے ان دونون قوتون کے توازن کے برابر ہونے کی وجہ سے یہ راستہ و و اختیار کرتی ہے اسیطرح پورے دورے کو ختم کردیتی ہے یہ ہے اصلی توجیہ حرکت دوری کی جو ہمیشہ سے قائم ہے اور حرکت دائمہ کی صحیح مصداق ہے۔ اس توجیہ کو دیکھو اور اسکے بعد یونانی خرخرفات پڑھو اور قرآن کی مندرجۂ ذیل آیت سے ملاؤ۔

كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ | تمام سارے آسمان مین تیرتے ہین

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا | آفتاب اپنے مرکز پر حرکت کررہا ہے

اہل یورپ کا جیسا عام قاعدہ ہے کہ وہ کسی قانون قدرت کو دریافت کرکے اسپر قناعت نہین کرلیتے ہین بلکہ اُس اکتشاف کے بعد ہیئت اجتماعیہ کے لیے اس سے مفید و کارآمد نتائج نکالتے ہین چنانچہ مصنوعی حرکت دائمہ کے پیدا کرنے کی اُنھون نے تگ و دو کی اس مین اُنکو اسقدر ناکامیابی ہوئی کہ آخرکار حکمت طبعی کی کتابون مین یہ لکھدیا گیا کہ اس قسم کی کوشش کرنا ایک فعل عبث ہے اور ایسی حرکت کا پیدا کرنا انسانی حیطۂ امکان سے باہر ہے اور ایسا کرنیکے خاص سبب بھی تھے اور وہ یہ ہین کہ حرکت کے جو مزاحم ہین وہ کسی حالت مین دفع نہین ہوسکتے حرکت کے اضداد اور مزاحمات تین ہین۔ احتکاک (درراہٹ) ہوا، جاذبۂ ثقل احتکاک نام ہے اُس حرکت کی رکاوٹ کا جو جسم کو جس سطح پر وہ حرکت کرتا ہے روکدیتی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ جسم کتنا ہی چکنا چپڑا کیا جائے مگر اسکا اصلی کھردراپن نہین جاسکتا لہذا جسم سے احتکاک منفک نہین ہوسکتا اگر یہ احتکاک اجسام مین نہوتا تو ہمارا چلنا پھرنا کسی چیز کا پکڑنا دشوار ہوجاتا

ہوا۔ ہمارا کرہ ہوا سے گھرا ہوا ہے جب کوئی چیز حرکت کرتی ہے تو وہ حرکت کسی قسم کی ہو ہوا کو اُس مقام کی ہٹا دیتی ہے اسے ہٹانے مین اسکو ہوا کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے گویا کہ وہ ہوا سے لڑتی ہے اسسے حرکت مین نقص واقع ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ بالکل معدوم ہوجاتی ہے

جاذبیۂ ثقل یہ شے کو اپنے مرکز کی طرف کھینچتی ہے اسوجہ سے متحرک شے اور اسمین تصادم ہوتا ہے جو حرکت کو روک دیتا ہے

ظاہر ہو کہ ان دشمنوں کا مقابلہ آسان نہیں ہو بلکہ محال ہے
بہی حالت میں کسی حرکت دائمہ پیدا کرنیکی کوشش کرنا قوانین فطرت
سے لڑنا ہو لیکن اگر اس معنی میں دوام نہ لیا جائے جو باری تعالےٰ
کے حرکت ارضی کے قرار دیے ہیں تو زمانہ کی ایک مدت مدید کے
واسطے ایسی حرکت کا پیدا کرنا ممکن ہو مگر اسی کے ساتھ ہی یہ
تحقیقات قوانین قدرت کے خلاف نہیں ہو سکتے بلکہ انھیں کے
مطابق ہونا چاہیے حکمای یورپ اس نکتہ پر پہونچنے کے
بعد اسطرف متوجہ ہوے اور انکے اذہان رسانے ہر سال نئے نئے
اختراعات کو پیش کرنا شروع کیا اور چونکہ قوم کی صنعتی و تجارتی
فلاح و کامیابی اس ایجاد پر بہت کچھ منحصر تھی اسوجہ سے قوم نے بھی
اسی کی طرف توجہ اور قدردانی کی نظر ڈالی۔ مگر خرابی یہ تھی کہ اس قسم
کی جتنی ایجادیں ہوتی تھیں ان سب کا مبنی قوت مقناطیسی اور حرارت
پر ہوتا تھا ظاہر ہو کہ حرارت کی عرصہ تک قیام کی تدبیر انکے ہاتھوں
مین نہ تھی لیکن قدرت نے جو اپنے بندوں کے حرکات و سکنات میں
خاص دلچسپی لیتی ہو انکی کوشش کا انکو یہ ثمرہ دیا کہ ریڈیم جیسی بیش بہا
چیز انکو بتادی
جسکا ایک ذرہ کوڑا
سن لکڑی کو ایسی
حرکت پیدا کر سکتا ہے
اور غیر محدود زمانہ
تک قائم رکھ سکتا ہے

شکل ب

چنانچہ اس ایجاد میں ریڈیم کے استعمال کی صدا انگلستان کے
مشہور معہد علوم کیمبرج سے بلند ہوئی،

پروفیسر جی ٹامسن نے اپنی کوشش کا نتیجہ ان الفاظ میں
اور اس صورت میں پیش کیا (دیکھو شکل ب) اسنے کہا کہ مقناطیس کا ایک
مستطیل ٹکڑا لو جسکا نام شکل میں ح ش ہو اور اسکو ایک میز پر
رکھو اور اسکے بعد ایک نرم لوہے کا ٹکڑا لیکر اسکو چھت میں ایک
باریک تاگہ کے ذریعہ سے لٹکا دو اور جس نقطہ پر (س) لٹکایا جائے
وہ مقناطیس کے جنوبی جانب پر عمودی صورت پر نہو بلکہ اس سے ذرا سا
ہٹا ہو لوہے اور مقناطیس میں مسافت اسقدر ہو کہ مقناطیس کا
پورا اثر لوہے پر پڑ سکے مقناطیس کے قریب جنوبی جانب ایک
چراغ روشن کیا جائے (جسکا نام ص ہے)

اب ہوگا یہ جیسے کہ لوہے کو مقناطیس کھینچیگا اور وہ اسمیں آکر
چمٹ جائیگا اسی کے ساتھ ہی وہ لوہے کا ٹکڑا چراغ کے اوپر پڑیگا جب وہ
لوہا گرم ہو جائیگا تو مقناطیس کا اثر اس سے جاتا رہیگا لہذا اجاذبیہ کے
اصول پر وہ اپنے خط سمت پر آجائیگا اور جیسے ہی کہ وہ ٹھنڈا ہوگا
پھر اسکو مقناطیس کھینچیگا آخر الامر یہی عمل جاری رہیگا مگر سوال یہ ہے
کہ چراغ اور اسکی لو کے دن کام دے سکتی ہو اسکا جواب یہی ہو کہ
چراغ کی لو کے بجائے ریڈیم کا ایک ذرہ کام کریگا۔ جو سیکڑوں
برسوں کو کافی ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب بنا ما خلقت ہذا باطلا فقط

ضیاء الحسن علوی

لکھنؤ۔ ۱۳ اگست ۱۹۰۸ء

ایڈیٹوریل نوٹس

البیان، ہر چیز دنیا مین پیدا ہوتی ہے، بڑھتی ہو نشو و نما
پاتی ہو اور معراج کمال تک پہونچ جاتی ہو، لیکن کبھی ایسا بھی
ہوتا ہو کہ خارجی موانع ترقی کے سد راہ ہو جاتے ہین اور مختلف
اقسام کے اسباب سے کچھ دہ افسردہ اور پژمردہ ہو جاتی ہو
لیکن اگر مناسب تربیت اور حفاظت سے کام لیا جا سکے
تو ممکن ہو کہ ترقی کے لیے ایک نیا راستہ کھل جا سکے،

البیان سات سال سے جاری ہو آپ اسکا انکار نہین
کر سکتے کہ اُسنے ترقی کی گو وہ مختلف اسباب کی وجہ سے ترقی کی کسی
شاندار حد تک نہ پہونچ سکا لیکن جسطرح دنیا مین ہر چیز مین نشو و نما
و ترقی کا ہونا ایک فطرتی قانون ہو اسی طرح مخالف اسباب و علل سے
اُسکا ایک حد تک پہونچکر رک جانا بھی ایک طبعی امر ہی،

البیان کو خاطر خواہ ترقی نہونیکا اصلی سبب اُسکا وقت پر
شائع نہونا اور اسمین بہتر اور ادبی مضامین کا ضرورت سے کم ہونا ہو،

مطبع کو اب تک البیان سے بارہا نقصانات پہونچ چکے ہیں
مگر صرف اسلیئے البیان کو بند کرنیکی ہمت نہوئی کہ البیان کو بھی
ہم مسلمانون کی علمی، مذہبی ترقی کا ایک قوی ذریعہ سمجھتے ہین،

ہندوستان مین صرف البیان ایک ایسا پرچہ ہے جو
ہندوستان کے مسلمانون کا تمام دنیا کے مسلمانون کے ساتھ
رشتۂ ارتباط پیدا کر سکتا ہی نیز اب البیان کے جدید اشاعت
سے اسکی قوی امید ہو کہ البیان نہایت خوبی کے ساتھ اپنے
وقت پر شائع ہوا کریگا، چند مضامین کے نئے عنوانات بھی ان مین
بڑہائے جائینگے، ہر سال ایک اردو اور ایک عربی کتاب
ضمیمہ کے طور پر اسکے ساتھ شائع ہوا کریگی،

آزاد بلگرامی کا عربی دیوان ہندوستان کے عربی شعراء
کی جدت خیال، شوخی مضامین، تفنن اصناف کے لحاظ سے
نہایت قابل قدر ہو اسلیئے سال روان مین عربی حصہ مین
دیوان آزاد نصف جزو ماہوار شائع کیا جائیگا،

اردو کے حصہ مین بالفعل تاریخ معارف کا اردو ترجمہ
شائع ہو رہا ہی، دیوان آزاد کے اختتام پر شاہ ولی اللہ صاحب
دہلوی اور اُنکے خاندان کا ایک عربی دیوان شائع کیا جائیگا،

عربی ادب کے قدردانون سے امید ہو کہ وہ آیندہ ماہ
سے رسالہ اپنے نام ضرور جاری کرائینگے تاکہ دیوان کا
کوئی حصہ اُن سے ضائع نہونے پائے،

البیان کی قیمت بھی اب نہایت کم کر دی گئی ہو یعنی صرف عہ یہ قیمت
اسقدر کم ہو کہ ایک علمی عربی رسالہ کی قیمت جسکے ساتھ اردو گران بہا کتابیں
بھی شائع ہو رہی ہون اس سے زیادہ ارزان نہین ہو سکتی اب بھی
اگر آپ توجہ نکرین تو مسلمانون کے لیے ایک قابل عبرت واقعہ ہوگا

موجودہ خریدارون سے امید ہو کہ وہ جدید خریدارون کے پیدا کرنے مین کوشش
فرمائینگے اس سلسلہ مین ہم سب سے پہلے جناب مولوی مطیع اللہ صاحب [illegible]
ہمیر پور کے ممنون ہین کہ انھون نے دفتر کی بلا تحریک چند خریدار بہم پہنچائے البیان کی امداد فرمائی

عربی اخبارون کے انتخابات

ینگ ٹرکش پارٹی کی تاریخ

نان ترک کی جماعت سلطان عبد العزیز کے زمانہ سے قائم
زمانہ مین پرنس مصطفی فاضل پاشا پیرس سیاحت کو گئے
تو اونکی معیت مین چند ترک نوجوان بھی تھے، جنکی خواہش
لہ پیرس کے کالجون مین تعلیم حاصل کرین، ان نوجوانون مین
بک اور علی سوافی آفندی بھی داخل تھے،
لوگون نے پیرس مین رہکر فرنچ زبان سیکھی اور وہان یورپ
ن شائستگی کے تماشے دیکھے، آزادی وحریت کے فوائد کا
لیا، حب وطن نے اونکو اپنے وطن کی اصلاح وترقی کیطرف
یا، اونکی کوشش کا سب سے پہلا نتیجہ یہ ہوا کہ انھون نے ۱۸۵ء
ایک ہفتہ وار اخبار، مجموعہ، کے نام سے شائع کیا،
کے چیف اڈیٹر شیخ علی سوافی تھے شیخ علی سوافی ایک
آزاد خیال فاضل تھے، انکی زیر اڈیٹری ترکون مین اس
نے بڑی ترقی حاصل کی، چونکہ اوس زمانہ مین اخبارون کو
دی حاصل تھی اسلیے مجموعہ ہمیشہ اصلاح وترقی کی نئی روح
ن مین پھونکتا رہا قسطنطنیہ مین اسکے سوا اور بھی چند روزانہ
اخبارات تھے جو ملک کی اصلاح کی ہمیشہ کوشش کرتے تھے،
زمانہ مین کمال بک ایک مشہور ترک نا ولسٹ اور ڈراما
تھا، وطن، سلیسٹرا، مسکین بچہ اسکے مشہور ڈراما
جن مین ملکی اصلاح وترقی کے مفید مضامین قصون کے
پیرایہ مین ادا کیے گئے ہین ان ڈرامون کا تماشا اکثر تھیٹر
مین کیا جاتا تھا جنمین خود سلطان اور سلطان کے سیکڑون
یورپین احباب شریک ہوتے تھے، یہان پر یہ بھی ذکر کرنیکے
قابل امر ہے کہ اس نوخیز جماعت کا نام نوجوانان ترک کیونکر ہوگیا،
ہم یہ پہلے بیان کر چکے ہین کہ چند ترک بغرض تعلیم پیرس گئے تھے
کلاس مین پروفیسر نے ایک موقع پر کہا کہ دیکھو نوجوانان ترک
ذہانت اور طباعی مین کیسے طاق ہین، اس روز سے اس تعلیم
یافتہ جماعت کا نام نوجوانان ترک ہوگیا،
سلطان عبد العزیز کا زمانہ ترکی سلطنت کے لیے کوئی برا زمانہ
نہ تھا، اسوقت ترکون مین بڑے بڑے لوگ موجود تھے علی پاشا اور
فواد پاشا جنکی سیاسی قابلیت محتاج بیان نہین ہے اُسی زمانہ کے
لوگ ہین اسوقت ترکی سلطنت اپنی بحری قوت کی حیثیت سے یورپ مین
انگلستان اور فرانس کے بعد تیسرے درجہ کی طاقت تھی،
لیکن افسوس یہ ہے کہ سلطان عبد العزیز نہایت مسرف اور
فضول خرچ تھے اونکے فضول اور مسرفانہ مصارف سے
تمام خزانہ خالی ہوگیا، اسلیے تمام قوم کے اتفاق سے
سلطان عبد العزیز تخت سے اتار دیے گئے اور انکے
بعد بدقسمت سلطان مراد خامس تخت نشین ہوا لیکن تین
مہینے سے زیادہ وہ حکومت نہ کر سکا، اور سلطان
عبد الحمید ثانی تخت پر بیٹھے،
سلطان عبد الحمید نے تخت نشینی کیوقت پارلیمنٹ قائم کرنیکا وعدہ

کیا، لیکن کیا سلطان نے اس وعدہ کو پورا کیا، ہان پورا کیا، اپنی تخت نشینی کے چار مہینے کے بعد ۱۹ دسمبر ۱۸۷۶ء مین انھون نے پارلیمنٹری حکومت کا اعلان کیا، اور پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس ۱۹ مارچ ۱۸۷۷ء کو ہوا، پارلیمنٹ نے جب ملک کی اصلاح مین دخل دینا چاہا تو سلطان نے کسی مصلحت سے پارلیمنٹ کو بند کر دیا پارلیمنٹ کا آخری اجلاس ۱۸ فروری ۱۸۷۸ء کو ہوا جبکہ ترکون نے روس کو اعلان جنگ دیا تھا،

اس تاریخ سے ۲۴ مارچ ۱۹۰۸ء تک شخصی حکومت قائم رہی اس طویل مدت مین بہت سی خفیہ سازشین، بغاوتین ملک مین ہوئین مگر سلطان اپنی حکمت عملی سے ہمیشہ دباتے رہے،

دسمبر ۱۹۰۷ء مین ترکون کی نوجوان جماعت جسمین، ترک، کرد، بلغاری، یہود، یونانی، اور بہت سی جماعتین تھین اور جنکا مشترک نام نوجوانان ترک تھا پیرس مین جمع ہوئی اور سب نے آپس مین اتفاق و اتحاد اور پالیمنٹری حکومت قائم کرنیکا نہایت مستحکم وعدہ کیا اس مجلس نے جو رزیولیشن پاس کیے تھے وہ حسب ذیل ہین،

(۱) سلطان عبدالحمید کی معزولی،

(۲) وزارت کی تبدیل و تغیر،

(۳) پارلیمنٹ کا قیام،

مذکورہ بالا مقاصد کے حصول کے لیے مندرجہ ذیل کارروائیان اختیار کی جائین،

(۱) ہر وقت مسلح رہنا،

(۲) جب تک قدیم وزارت قائم رہے پولیس کے محکمون کو رآ[...] کرنا کہ وہ اپنا کام موقوف رکھین،

(۳) فوج کو اسپر آمادہ کرنا کہ نہ وہ پبلک پر بند[...] چلائین اور نہ باغیون پر،

(۴) کوشش کرنا کہ سرکاری محصول نہ ادا ہون،

(۵) عام بغاوت پھیلانا،

(۶) انکے ماسوا انقلاب سلطنت کے لیے اور منا[...] ذرائع اختیار کرنا،

اس وقت اس مجلس کا پریسیڈنٹ شہزادہ صباح الدین[...] جو سلطان کا بھانجہ ہی، شہزادہ صباح الدین نے اختت[...] مجلس پر ایک پرجوش تقریر کی جسمین مختلف اقوام کی [...] مساوات پر بہت زور دیا،

نوجوانان ترک اس مجلس سے فارغ ہوکر جب اپنے وطن [...] تو بہت سے لوگون کو انھون نے اپنا ہم آہنگ پایا [...] جن مین سے انور بک اور نیازی بک وغیرہ نہایت بر[...] لوگ تھے ان لوگون نے جو کارنامے ملک و قوم کے [...] انجام دئے وہ تاریخ کے صفحات سے کبھی محو نہین ہو[...] آپس کے اتفاق عام سے یہ طے ہوچکا تھا کہ پہلی ستمبر ۱۹۰۸ء [...] سلطان کی تخت نشینی کی تاریخ تھی ملک مین عام بغاوت[...]

سلطان کی معزولی کا عام اعلان کیا جائیگا،
س طریقہ سے ان نوجوانون کی کامیابی ایک مشتبہ امر
ی لیکن ایڈورڈ ہفتم شاہ انگلینڈ اور زار روس نے جب
ل کی ملاقات کے بعد مقدونیہ کے اہم معاملات طے کر لیے،
جوانان ترک نے اس موقع کو غنیمت جانا اور مقدونیہ مین فوج
ی گئی تھی اُسمین انور بک اور نیازی بک کی ماتحتی مین
ت پھیلا دینے کی کوشش کی، یہ کوشش کامیاب
ی، اور قسطنطنیہ مین یہ خبر پہونچائی گئی کہ اگر سلطان
وی نہ دینگے اور پارلیمنٹ نہ قائم کرینگے تو تین لاکھ
ج قسطنطنیہ پر حملہ کریگی،
واقعہ کے بعد سلطان نے بھی مناسب سمجھا کہ پارلیمنٹ
م اعلان کر دیا جائے، اسلیئے سلطان نے سعید پاشا
امل پاشا کو جو ایک زمانہ سے نوجوان ترکون کے ہم خیال
صر یلدز مین بلا کر اس سے مطلع کیا اور گذشتہ
ولائی کو اس کا عام اعلان کر دیا گیا،

ترکی اخبارات

تمدن و تہذیب کے لوازم مین اخبارات سب سے بڑی
ی ایران مین چند مہینون کے لئے پارلیمنٹ قائم ہوئی مگر
لیل مدت مین بیسیون اخبارات نکل پڑے۔
خبارون کو آزادی حاصل ہوئے ابھی دو مہینے بھی
رے مگر اسی عرصہ مین ۲۷۵ نئے اخبارات قسطنطنیہ
اور اُسکے اطراف سے نکلنے لگے،

وزارت عثمانیہ

دولت عثمانیہ نے حسب ذیل وزرا کا انتخاب کیا ہے،

وزیر داخلیہ	رشید پاشا عاکف
وزیر خارجیہ	توفیق پاشا
وزیر جنگ	رجب پاشا
وزیر بحر	عارف پاشا
وزیر مال	ضیا پاشا
وزیر زراعت و معادن	پرنس ماورد کوردانو
وزیر عام	جبرئیل آفندی
وزیر اوقاف	اکرم بک
وزیر علوم و فنون	حقی بک
وزیر عدالت	حسن فہمی پاشا،

کرد

کردون نے جمہوری حکومت کی تسلیم کرنے سے انکار کیا اور
سوا سلطان کے اور کسیکی اطاعت قبول کرنے پر وہ آمادہ
نہین ہین، ایک مشہور کردی عالم ملا سعید نے جو آجکل قسطنطنیہ
مین مقیم ہین ایک نہایت بسیط مضمون جمہوری حکومت کے
جواز پر لکھکر علماے کرد کے پاس بھیجا ہے اور انکو جمہوری حکومت
کے فوائد سے مطلع کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ جمہوری حکومت نہ
اسلام کے خلاف ہے اور نہ سلطان اسکے خلاف ہین،

شہزادہ صباح الدین

شہزادہ صباح الدین جو سلطان کا بھانجہ اور محمود پاشا کا بیٹا ہی اور نوجوان ترکون کی جماعت کا پریسیڈنٹ ہی وہ مارسیلیا سے قسطنطنیہ پہونچ گیا، اس شان وشوکت سی شہر مین اسکا استقبال کیا گیا کہ لوگون کا بیان ہی کہ اس شان وشوکت سے کبھی سلطان کا بھی استقبال نہین کیا گیا،

شہزادہ صلاح الدین

معزول سلطان مراد پنجم کے فرزند شہزادہ صلاح الدین بھی قسطنطنیہ آگئے جامع ایاصوفیا مین اُنھون نے نماز پڑھی اونکے دونون بیٹے بھی نماز مین اُنکے ساتھ تھے،

عہدہ داران عثمانی

کاظم پاشا حجاز کے گورنر اور ناظم پاشا بیروت کے گورنر اور محرم آفندی بصرہ کے گورنر مقرر ہوئے ہین،

چین مین پارلیمنٹ

مشرقی قومون کے لیے ترکی پارلیمنٹ ایک عجیب موثر چیز ثابت ہوئی، مصطفی کامل کے مرنے سے مصریون مین ایک افسردگی آچلی تھی ترکی پارلیمنٹ نے ایک نئے سرے سے پھر اُس مین روح پھونکدی، ایران مین ایک نیا جوش پیدا ہوا ہی اور خبر ہی کہ چین نے بھی پارلیمنٹ قائم کرنیکا ارادہ کیا ہی،

عثمانی بنک

عثمانی بنک نے وعدہ کیا ہی کہ جب تک سلطنت عثمانیہ پارلیمنٹری حکومت کی مؤید رہیگی عثمانی بنک کا دروازہ سلطنت کے کھلا رہیگا اور اُسکو کسی دوسری سلطنت سے قرض لینے کی کوئی ضرورت نہین پڑیگی،

انجمن اتفاق عرب عثمانی

قسطنطنیہ مین ایک عظیم الشان انجمن انجمن اتفاق عرب عثمانی کے نام سے قائم ہوئی ہی اس انجمن کی غرض یہ ہی کہ کل عرب اقوام مین اتحاد و اتفاق قائم کیا جائے اس انجمن کے جلسۂ افتتاح مین بڑے بڑے علماء و فضلاے عرب شریک تھے یہ انجمن انجمن اتحاد و ترقی کی ہمیشہ مدد کریگی اس انجمن کیطرف سے تین اخبار تین زبان عربی ترکی فرنچ مین شائع ہوا کرینگے

مصر مین پارلیمنٹ

محمد فرید پریسیڈنٹ انجمن الحزب الوطنی مصر نے مبارکباد کا جو تار سلطان کو دیا تھا اوسمین ایک فقرہ یہ بھی تھا ہماری درخواست ہی کہ آپ خدیو معظم کو بھی مصر مین پارلیمنٹ قائم کرنیکی ہدایت کرینگے، بعض قرائن سے معلوم ہوتا ہی کہ انگلستان بھی مصر مین پارلیمنٹ قائم کرنا چاہتا ہے،

سلطان مراد کا روضہ

سلطان مراد پنجم جسنے صرف تین مہینے حکومت کی اور بعد سلطان عبد الحمید تخت نشین ہوے، اُنکی قبر پر نہایت عالیشان روضہ بنایا جائیگا۔

مانہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مین تھا چار سو تیس سال سے چند سال پہلے تک جتنے لوگ گزرے
ب شاہنشاہ تھے اسکندروس کے عہد سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک نو سو برس
قریب گزرے تھے مگر وہب کے حسب بیان اسکندروس عیسیٰ کے بعد گزرا ہی اسلیے اس قول
اور اُس قول مین جو اُنسے پہلے بیان کیا ہی کہ عیسیٰ اور محمد صلوات اللہ علیہما کے مابین چھ سو بیس
ل کا فاصلہ تھا ایک قسم کی مخالفت پائی جاتی ہی، وہب کے سوا اور لوگون نے بیان کیا ہی کہ
کندر مسیح علیہ السلام سے بھی قبل تھا۔ اور انجیل مین جالیہ بابل کے بابت بیان کیا گیا ہی کہ وہ
ؤد علیہ السلام کے عہد سے چودہ قرن بعد اور مسیح علیہ السلام سے چودہ قرن قبل گزرا ہی اور
ب ان لوگ ذکر کرتے ہین کہ وہ ابراہیم علیہ السلام سے بھی قبل گزرا ہی، غرضکہ ان روایتون
ن بہت بڑا اختلاف ہی۔ واللہ اعلم۔

ی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل جو لوگ کسی دین پر تھے اُنکے حالات

ارباب بن رئاب ۔ وہ خاندان "شن" کے قبیلہ عبد القیس سے تھا اور دین عیسوی
پابند تھا لوگون نے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل ایک منادی کو یہ
دا دیتے ہوے سنا کہ زمین کے باشندون مین تین شخص سب سے اچھے ہین "رئاب الشنی"
بحیرا راہب" اور تیسرا شخص اسوقت تک عالم وجود ہی مین نہین آیا پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
سلم مراد تھے، ارباب کی اولاد مین سے جو شخص مرنے کے بعد دفن کیا جاتا تھا لوگ اسکی قبر پر باران رحمت
کا نزول مشاہدہ کیا کرتے تھے۔

ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی ۔ یہ بی بی خدیجہ کے چچا زاد بھائی تھے
انھون نے بتون کی عبادت ترک کر دی تھی اور دین کی تلاش کرکے مذہب عیسوی اختیار کیا تھا
بی بی خدیجہ نے اُنسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض حالات بیان کیے تو انھون نے کہا بیشک
انکے پاس بھی وہی ناموس اکبر آئے گا جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا کرتا تھا۔

زید بن عمرو بن نفیل۔ سعید بن زید کے والد تھے جو عشرۂ مبشرہ یعنے اُن دس شخصون مین سے ایک شخص تھے جنکو جنت کی بشارت دیگئی تھی، یہ بھی بتون کی عبادت سے باز آگر تحقیق مذہب کے درپے ہوئے تھے، مگر عیسائیون نے انکو ملک شام مین قتل کرڈالا۔ انکے بابت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ ‘‘وہ قیامت کے دن تنہا ایک امت کے طور پر مبعوث ہونگے’’ یہ شعر اُنھین کی تصنیف ہی:۔

اسلمت وجہی لمن اسلمت	لہ المزن تحمل عذبًا زلالا۔
مین اُس ذات کا تابع فرمان ہوا جسکا فرمان پذیر وہ	برسنے والا ابر ہی جو صاف اور شیرین پانی اُٹھایا کرتا ہی

ورقہ بن نوفل نے انکا ایک یہ شعر بھی نقل کیا ہی۔

اشدت وانعمت ابن عمرو وانما	تجنبت تنورًا من النار حامیا
اے ابن عمرو تمنے راہ راست پائی اور خوشحال ہوئے اوراسلیے	تمنے اپنے ذات کو ایک گرم تنور کی آگ سے بچالیا۔

امیۃ بن ابی الصلت۔ بیان کیا گیا ہی کہ امیہ نے آسمانی کتابین پڑھی تھین اور وہ بتون کی پرستش سے باز رہے تھے، وہ اسبات کی بھی خبر دیا کرتے تھے کہ سرزمین حجاز سے ایک نبی مبعوث ہونگے جنکا زمانہ قریب آگیا ہی، مگر جب اُنھون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر پائی تو بوجہ حسد کے آپ پر ایمان نہین لائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت اُنکا شعر پڑھا تو یہ فرمایا تھا کہ ‘‘اسکا دل تو ایمان لایا مگر اُسکے دل نے نافرمانی کی’’

اسعد ابو کرب حمیری۔ بیان کیا گیا ہی کہ ‘‘اسعد’’ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آپکے بعثت سے سات سو سال قبل ہی ایمان لاچکے تھے۔ اُنکا قول ہی:۔

شہدت علی احمد انہ	رسول من اللہ باری النسم
مین نے اسبات کی شہادت دی کہ احمد	خدا سے جان آفرین کے رسول ہین
فلو مد عمری الی عصرہ	لکنت وزیرا لہ وابن عم
اگر میری عمر اُنکے زمانے تک دراز ہوتی تو	بیشک مین اُنکا ایک مددگار اور ابن عم بنتا

یہ پہلا شخص تھا جسنے بیت اللہ شریف پر چٹائیون اور چادرون کا غلاف چڑھایا۔

قس بن ساعدۃ الایادی۔ کہا گیا ہو کہ قس ملک عرب کا حکیم تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ آپ نے قس کو بازار عکاظ مین ایک سرخ اونٹ پر سوار خطبہ بیان کرتے دیکھا تھا آپ نے قس کا قصہ ابوبکرؓ سے بیان کیا اور اُسکے اشعار بھی سنائے تھے۔

ابوقیس صرمۃ بن ابی انس۔ وہ بنی بخار سے تھا راہب ہوکر صوف پوش ہوگیا تھا بت پرستی ترک کرکے عیسائیت اختیار کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن پھر اُس سے رک کر اپنے ایک گھر مین بیٹھ رہا جو اُسکی ملک تھا اور اُسے مسجد بنا لیا جسکے اندر کوئی ناپاک عورت یا نجس مرد نہین جانے پاتا تھا، وہ کہتا تھا کہ مین ابراہیمؑ کے خدا کی عبادت کرتا ہون۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو وہ مشرف باسلام ہوگیا اور اُسکا اسلام بہت عمدہ ہوا، اُسنے رسول پاک کی شان مین کہا ہی۔

ثوی فی قریش بضع عشرۃ حجۃ	بمکۃ لو یلقی صدیقاً مواتیا
وہ قریش مین دس سال سے چند برس زائد زمانہ تک	پناہ گزین رہے کہ مین کاش انکو کوئی ہمدم دوست ملتا۔

اور اسی نے زمانۂ جاہلیت مین یہ نظم کہی تھی۔

سبحوا اللہ شرق کل صباح	طلعت شمسہ وکل ہلال
ہر صبح کے تابان ہونے کے وقت خدا کی پاکی بیان کرو	جبکہ اُسکا آفتاب طلوع ہو اور ہر ہلال کے نکلنے کیوقت
یا بنی الارحام لا تقطعوہا	وصلوہا قصیرۃ من طوال
اے لوگو قرابت داری اور رشتہ مندی کو قطع نہ کرو	اور اُسکو بڑی سے چھوٹی تک ملائے رکھو
یا بنی النجوم لا تظلموہا	ان ظلم النجوم داء عضال
اے عزیزو نجوم پر ظلم نہ کرو یعنی اُسکی پرستش نکرو کیونکہ	نجوم پر ظلم کرنا سخت مہلک بیماری ہو

خالد بن سنان بن غیث۔ وہ عبس بن بغیض کی نسل سے تھا، بیان کیا گیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے بارہ مین فرمایا تھا کہ، وہ ایک نبی تھا جسکی قوم نے اُسکی قدر نہین کی

اُسکی وفات کا وقت آیا تو اُسنے اپنی قوم سے کہا کہ جسوقت مین دفن کیا جاؤن گا تو اُسکے تھوڑی ہی
دیر کے بعد گدھے کے بچون کا ایک گلہ وہان آئے گا جسکے آگے آگے ایک خاکی رنگ کا گورخر ہوگا اور وہ اونٹ اپنے
سُم سے میری قبر کو ٹھکرائے گا، تم لوگ اس حالت کو دیکھتے ہی قبر کو کھود کر مجھے نکال لینا کیونکہ مین باہر
نکل کر تمھین کچھ خبر سناؤن گا، چنانچہ جب وہ مرگیا تو اُسکی قوم والون نے اُسکی بات صحیح ہوتے دیکھی
اور اُنھون نے اُسے قبر سے نکالنے کا ارادہ بھی کیا لیکن کچھ لوگون نے اسبات کو بُرا سمجھکر کہا،،
ہمین ڈر ہی کہ ،،کہین ہم لوگ مردہ کُن اور کفن چور نہ مشہور ہوجائین،، خالد بن سنان کی بیٹی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی تو اُسنے آپ کو،، قل ہو اللہ احد،، پڑھتے سُنکر کہا،، میرا باپ
بھی یہی کہا کرتا تھا،،۔

اہل عرب کے نسب نامے

عدنان۔ لوگون نے عدنان کے نسب مین اختلاف کیا ہی بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ ،،عدنان
بن اود بن ہجثوم بن مقوم بن ناحور بن تارخ بن یعرب بن یشجب بن نابت بن اسمعیل بن ابراہیم ہی
اور کچھ لوگ کہتے ہین کہ اُنکا سلسلہ نسب حسب ذیل ہی،، عدنان بن اود بن اشجب بن ایوب بن قیدار
بن اسمعیل بن ابراہیم،، اور چند مورخین کے نزدیک وہ،، عدنان بن میدع بن متیسع بن اود بن کعب بن
یشجب بن یعرب بن ہمیسع بن قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم،، ہی۔ عدنان کے دو بیٹے تھے۔ ایک
،،عک،، دوسرا ،،معد،، معد کے آٹھ بیٹے تھے جن مین سے چار شخص جن سے نسل چلی ہی یہان بیان
کیے جاتے ہین۔ ،،قضاعہ، قنص، ایاد، اور نزار،، قضاعہ حمیر کی طرف چلا گیا جو ،،یمن،، کے قبائل
مین شمار ہوتا ہی، ،،قنص،، کے بابت کچھ لوگ بیان کرتے ہین کہ،، آل منذر،، فرمان روایان حیرہ اُسکی اولاد
مین ہین،، ،،ایاد،، قبیل اکبر کی جانب منسوب ہین اُسکے مشہور قبائل نہین اور ایک قوم نے بیان کیا ہی
کہ قبیلہ ثقیف اُنھین کی نسل سے ہی۔ مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ نہین ثقیف کا قبیلہ قیس عیلان کے
نسل سے ہی، نزار کی اولاد مین،، مضر، ربیعہ، اور انمار،، تین فرزند تھے، انمار کے بیٹے خثعم، اور بجیلہ تھے

جا کر سکونت پذیر ہوئے اور وہین اُنکی نسل چلی، باقی رہے مضر اور ربیعہ تو انھین دونون کیجانب
د منسوب ہوتی ہی۔ یہی قبیلے خالص طور پر اسمٰعیل کی اولاد ہین، مضر بن نزار، کے فرزند کا
ں، تھا اور الیاس کے بیٹون کا نام، خندف، تھا جو اپنی مان کے نام سے موسوم ہوئے تھے
ین تھی، مدرکہ، طابخہ، اور قمعہ، قمعہ کے بابت بعض نسب جاننے والے اشخاص بیان
ہ، خزاعہ، کا گھرانا اُسکی اولاد ہی اور کچھ لوگ کہتے ہین کہ نہین، بنی خزاعہ یمن کے قبائل
ور، عمرو بن عامر، کی اولاد ہین، خندف کا تمام قبیلہ، مدرکہ، اور طابخہ کیجانب راجع ہو گیا،
س کا تیسرا بیٹا، قمعہ، اُسکی نسل، قیس عیلان کے نام سے موسوم ہوئی۔ اسطرح، مضر، کی
ندف، اور، قیس، کے دو گھرانون کی جانب راجع ہوتی ہی۔

رکہ بن الیاس

۔ مدرکہ بن الیاس کی اولاد ہین، ہذیل، اسد، کنانہ، اور قریش،
ہین۔ ہذیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر، کے تین بیٹے، سعد، لحیان، اور عمیر تھے، اس سے
شمار سعد سے ہوتا ہی جسکے فرزندون کے نام، تمیم، حریث، منعہ، خزاعہ، جاہمہ، اور غنم،
ا شمار تمیم سے ہوتا ہی، تمیم کے بیٹے، معاویہ اور حریث تھے، پھر شمار النسب، معاویہ، سے
رث، کا گھرانا وہ تھا جسمین، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے۔ ہذیل کا نسب نامہ
ہو گیا۔

یلہ اسد

۔ وہ اسد بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر ہی اسکے چند اور بھائی
کے نام حسب ذیل ہین:۔ کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ، اور لطون بن خزیمہ، اسد کے بیٹون کے
، کاہل، عمرو، اور حملہ تھے۔ انھین سے تمام، بنی اسد کا قبیلہ پھیلا جسکے مشہور بطون بنو قعنیس
بنو نضر بن قعین، بنو الزنیۃ، بنو غاضرہ، اور بنو لغامہ، ہین، الہون بن خزیمہ کے بیٹے کا نام
جسکی نسل سے، عضل، اور دیش، کے قبائل ہین، یہ دونون قبیلے، ہون بن خزیمہ
بن، اور قارہ، ایک تیرانداز قوم ہی اسلیے اُسکی صفت مین کہا گیا ہی۔

القارۃ من رماہا — قارہ نے جسکو تیر مارا ٹھیک اور درست نشانہ لگایا

قبیلۂ کنانہ۔ کنانہ بن خزیمہ، کی نسل سے ہے جو اپنے باپ کے بعد اُسکی بی بی مساۃ برۃ
بنت مراغت تمیم بن مرکو اپنے نکاح مین لایا تھا، کنانہ، کے بیٹے، نضر بن کنانہ، (جو برۃ، کے بطن سے
تھا) مالک بن کنانہ ملکان، اور عبد مناۃ، تھے۔ عبد مناۃ کا نام "علی" اور بعضون کے بیان کے
مطابق، مسعود، بھی بیان کیا گیا ہے، بنو ملکان کی یادگار اُنکی نسل ہے لیکن اُنھین کوئی اعلے درجہ کا
شرف نہین حاصل ہے، بنو مالک، کے گھرانے بنو فقیم اور بنو فراس ہین، بنو فقیم مشہور جعلساز اور آمیزش
کرنے والے ہین۔ اور بنو فراس مین سے قعقاع بن الحکیم کا گھرانا زیادہ نامی ہے جو بصرہ مین سکونت
رکھتا ہے اور کوفہ مین، بنو بحیر طبیون کا خاندان بھی اُنھین مین سے ہے۔ عبد مناۃ کی نسل مین بنو مدلج
القافہ، کا گھر مشہور ہے، اور، بنو جذیمۃ، جنکو، خالد بن الولیدرضؓ نے بمقام غمیصا، قتل کیا تھا اسی قبیلہ
سے ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون کو دوست کہا تھا، بنو لیث، عبید بن عمیر اللیثی اور
عبداللہ بن شداد کا گھرانا بھی اسی قبیلہ سے ہے، اور دئل یعنے ابی الاسود الدئلی کا کنبہ بھی بنو ضمرہ، عمرو
بن امیۃ الضمری۔ صحابی رسول پاک کا کنبہ بھی اسی قبیلہ کی شاخ تھا اور، بنی ضمرہ کی، شاخ، غفار
ابی ذر غفاری کا کنبہ تھا۔ اور، بنو عریج، بھی عبد مناۃ کی نسل سے ہین مگر اُنکی تعداد بہت کم ہے، الہزلی
بن ابی عقرب العریجی، اسی خاندان کا ایک ممبر تھا۔

قبیلۂ قریش نضر بن کنانہ، یہ ابو قریش ہے، اُسکے بیٹے مالک، اور صلت، تھے
صلت کی نسل ملک مین، کوچلی گئی، اور چند لوگ اسبات کو بیان کرتے ہین کہ، نضر، قبیلۂ خزاعہ کا
جد تھا اور قریش کا قبیلہ، مالک بن النضر، کی جانب راجع ہو گیا جو تمام قریشی گھرانون کا جد اعظم ہے
مالک بن النضر کے بیٹے، فہر اور حرث تھے، اُنکی مان قبیلۂ جرہم، کی لڑکی تھی۔ حرث بن مالک مطیب

لہ عربی زبان مین، دئل، کے سوا، فعل، کے وزن پر کوئی اسم اور نہین ہے، یہ صرف افعال کے وزن ہین جیسے ضرب، الخ
اخفش کی زبانی اس شعر کو سُنا ہے ؎ جاؤا بجیش لو قیس معرسۃ ۔ ماکان الا کمعرس الد ئل ۔ یعنے وہ آتا بھاری لشکر
کہ اگر اُسکی قیامگاہ کے لحاظ سے اُسکا اندازہ کیا جائے تو فرودگاہ دُئل کے برابر ہوگا۔ اور کہا گیا ہے کہ "دُئل" ایک
"نیولے" کے صورت ہوتا ہے مصنف ۱۲

ین سے تھا جنمین ،،ابوعبیدہ بن الجراح ،، ہین اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہو کہ ،،خلج ،، اسی سلسلہ مین ہین، نیز
انکے بابت سلسلۂ عدوان مین ہونا بیان کیا جاتا ہی پھر ،،عمر بن الخطاب ؓ نے اُنھین حارث کے ساتھ ملحق
کردیا اور سب کا نام ،،خلج ،، رکھدیا کیونکہ وہ عدوان کے ساتھ گڈ بڈ ہوگئے تھے ،وہ مدینہ مین کثرت ہین،

فہر بن مالک ۔ کی نسل سے کئی قبیلے نکلتے ہین جو سب کے سب قریش کہلاتے
ہین اور اُنکو بنو فہر بھی کہتے ہین ۔ فہر کے بیٹے ،، غالب ،، اور محارب تھے ،، محارب کی نسل سے ضرار
بن الخطاب مشہور ہوا ہی جو زمانۂ جاہلیت مین قریش کا شاعر تھا ، ضحاک بن قیس الفہری ،، جس کو
مرج راہط کے دن مروان نے قتل کیا تھا وہ بھی اسی کنبہ کا شخص تھا ۔ اور غالب بن فہر کے دو بیٹے
لوی ،، اور تیم تھے ، تیم ، کا قبیلہ ،،بنو الادرم ،، اعراب قریش مین اُنمین سے کوئی ایک شخص بھی شہر مکہ
مین نہین رہتا ۔ اُنھین کے بارہ مین ایک شاعر لکھتا ہی ۔

ان بنی الادرم لیسوا سے احد — لیسوا الے قیس ولیسوا من اسد

،،بنی الادرم ،، کسیکے شمار مین نہین ہین نہ وہ — ،،قیس ،، مین ہین اور نہ ،،اسد ،، مین

ولا توفاہم قریش فی العدد

اور نہ اُنکو قریش ،، شمار مین پورا کرتے ہین ۔

لُوئی ۔ اسیکے جانب قریش کی تعداد اور اُسکا شرف منتہی ہوتا ہی ،، لوی کے بیٹے ،، عامر ،،
سامہ ، سعد ، خزیمہ ، حرث ، اور عوف ، نامی تھے ۔ عامر ، کی اولاد مین دو بیٹے ،، حل ،، اور معیص ،، تھے
معیص کی اولاد مین ،، ابن ام مکتوم ، ابن قیس الرقیات ، اور خدیجہ بنت خویلد کی مان ،، ہین اور حل
کی اولاد سے سہل سہیل ، اور سکران بنو عمرو ہین ۔ سامۃ بن لوئی ، مقام عمان مین جا رہا اور وہین
وفات پائی اسلیے اُسکی اولاد وہین رہی ۔ سعد بن لوی ، ولد بنانہ ، کا باپ ہی جسکی نسل مین ثابت بنانی
تھے ، بنانہ ، اس قبیلہ کی مان ہی اور سعد کے تحت مین تھی لڑکا اُسی کے جانب منسوب ہوا ۔ خزیمہ
بن لوی ، کی نسل سے قبیلۂ عائدہ ہی اور وہ بنی شیبان مین ہین ، مقاس العائذی ، مشہور شاعر اسی
قبیلہ سے تھا ، حرث ، عوف ، اور کعب ، کی اولاد مین ،، مرہ ، ہصیص ، اور عدی ہین ۔ ہصیص کی نسل سے

بنوسہم، اور بنو جمح، عدی کی نسل سے عمر بن الخطاب اور زید بن عمرو بن نفیل تھے۔ مرہ کی نسل مین اسکا بیٹا تیم تھا جسکی اولاد مین، ابی بکر صدیق، طلحہ بن عبید اللہ، اور عبید اللہ بن معمر کے گھرانے ہین اور "آل المکندر" بھی۔ بنو مرۃ مین مخزوم بن یقظہ بن مرہ کی نسل سے، بنو مخزوم کا گھرانا ہی جنمین سے ابوجہل بن ہشام بن المغیرہ اور آل مغیرہ ہین، ہشام بن المغیرہ اپنی قوم مین سرداری کا رتبہ رکھتا تھا اور اسکے بارہ مین شاعر کہتا ہی۔

واصبح بطن مکۃ مقشعرا	کان الارض لیس بہا ہشام
بطن مکہ وحشتناک ہوگیا ہی۔ ایسا	معلوم ہوتا ہی کہ اس سرزمین پر "ہشام" نہین ہی

مرہ کا ایک اور بیٹا "کلاب" تھا جسکے فرزند "زہرہ" اور "قصی" تھے۔ "زہرہ" کلاب کی بیوی کا نام تھا اور وہ لڑکا ماں ہی کے جانب منسوب ہوکر اُسی کے نام سے موسوم ہوا۔ بنو زہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں ہین۔

قصی بن کلاب۔ اسکا اصلی نام زید تھا۔ اور اسکو "مجمع" بھی کہا کرتے تھے کیونکہ اسنے قبائل قریش کو "خزاعہ" سے یکجا کر دیا تھا اور انکو مکہ مین مقیم کرکے "دار الندوہ" تعمیر کیا اور اُسنے خانۂ کعبہ کی کنجی "خزاعہ" سے لیلی تھی۔ قصی بن کلاب کی اولاد مین کئی فرزند تھے جنکے نام حسب ذیل ہین "عبد مناف" عبد الدار، عبد العزیٰ، اور "عبد" عبد بے نام و نشان رہا۔ عبد العزیٰ کی نسل سے "خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ، زبیر بن العوام کا جد ہی اور بی بی خدیجہ کا باپ، خویلد کا ایک اور بیٹا "خزام" نامی بھی تھا، عبد الدار کی اولاد مین، آل ابی طلحۃ بن عثمان بن عبد الدار ہین جو سب کے سب جنگ اُحد کے دن مقتول ہوئے صرف عثمان بن طلحہ بچ رہا تھا اور وہ مشرف باسلام ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو خانۂ کعبہ کی کنجی عطا فرمائی عثمان کا بیٹا "شیبہ" تھا جسکی اولاد کے پاس آجتک کلید برداری کعبہ کی خدمت چلی آتی ہی، عبد مناف بن قصی کا اصلی نام مغیرہ تھا جسکے فرزند ہاشم، عبد شمس، مطلب، نوفل، اور ابو عمرو تھے ابی عمرو کی نسل ہی نہین چلی، نوفل کی اولاد مین، جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل "تھے" مطلب بن عبد مناف کے دس بیٹے تھے جنمین

اطلاع

البیان [illegible] بذریعہ ویلو اُن حضرات کی خدمت مین بھیجا گیا تھا جنکے [illegible] کی
فی تھی اور اسی کے ساتھ خط اطلاعی مع حساب بھی روانہ کیا گیا تھا انمین سے بہت سے صاحبون نے
[illegible]س کردیا انمین بعض حضرات امیر کبیر بھی ہین اور کئی سال سے ویلو واپس کر رہے ہین
[illegible]ہ کرتے ہین کہ ہم خود بھیجدینگے - بند نہ کیا جائے -

ناظرین البیان کو خوب معلوم ہی کہ قیمت رسالہ کی پیشگی لیجاتی ہی - جب آپ صاحبون نے
[illegible] توجہ نہین کی تو مجبوراً یاددہانی کی گئی - اور پھر ویلو بھیجا گیا - غالباً آپ صاحبون نے اس امر
[illegible]رمایا کہ واپسی کسقدر زیر باری کا باعث ہوتی ہی - اگر لینا منظور نہ تھا - یا کسی وجہ سے اسوقت
[illegible]ین دے سکتے تھے تو پیشتر تحریر فرما دیتے کہ ویلو نہ بھیجا جاتا -

حضرات ! ہندوستان مین یہ اکیلا رسالہ جو صرف اسلام اور عربی زبان کی خدمت کرنیکے لیے
[illegible]یا گیا ہی - جلب منفعت اس سے مقصود نہین ہی - ایسی حالت مین آپکو اسکی مدد کرنی چاہیے
[illegible]آپ اسکی ترقی اشاعت مین کوشش کرتے نہ کہ خود ہی اسکی اعانت سے دست بردار ہو گئے -
ہم امید کرتے ہین کہ اگر آپ صاحبان کو تہذیب و مذہب کا اس ماہ رمضان مین کچھ بھی خیال
[illegible]رست خریداری کو مزین فرمائینگے اور قیمت بھیجدینگے - والسلام علی من اتبع الھدیٰ

منیجر البیان - لکھنؤ

[illegible]ن ترجمہ گلستان عربی نظم کی جگہ نظم نثر کی جگہ نثر مع ترجمۂ اُردو **سنبلستان** - اسکو علامہ جبریل
[illegible]نے خدیو مصر کی تعلیم کے لیے تصنیف کیا اُساتذہ علم ادب عرب و شام و مصر و ایران نے علامہ مذکور
[illegible]قت مانا ہی - تقریظین لکھی ہین جو کتاب کے آخر مین چھاپ دی گئی ہین - مطبع نے بہت کوشش
[illegible]ل حاصل کی ہی - اب اسکی بہت کم جلدین رہگئی ہین جن حضرات کو شوق ہو جلد منگالین ورنہ [illegible]
[illegible]منتظر رہنا ہوگا [illegible]

[illegible] دفتر البیان لکھنؤ کے نام [illegible] چاہیے -
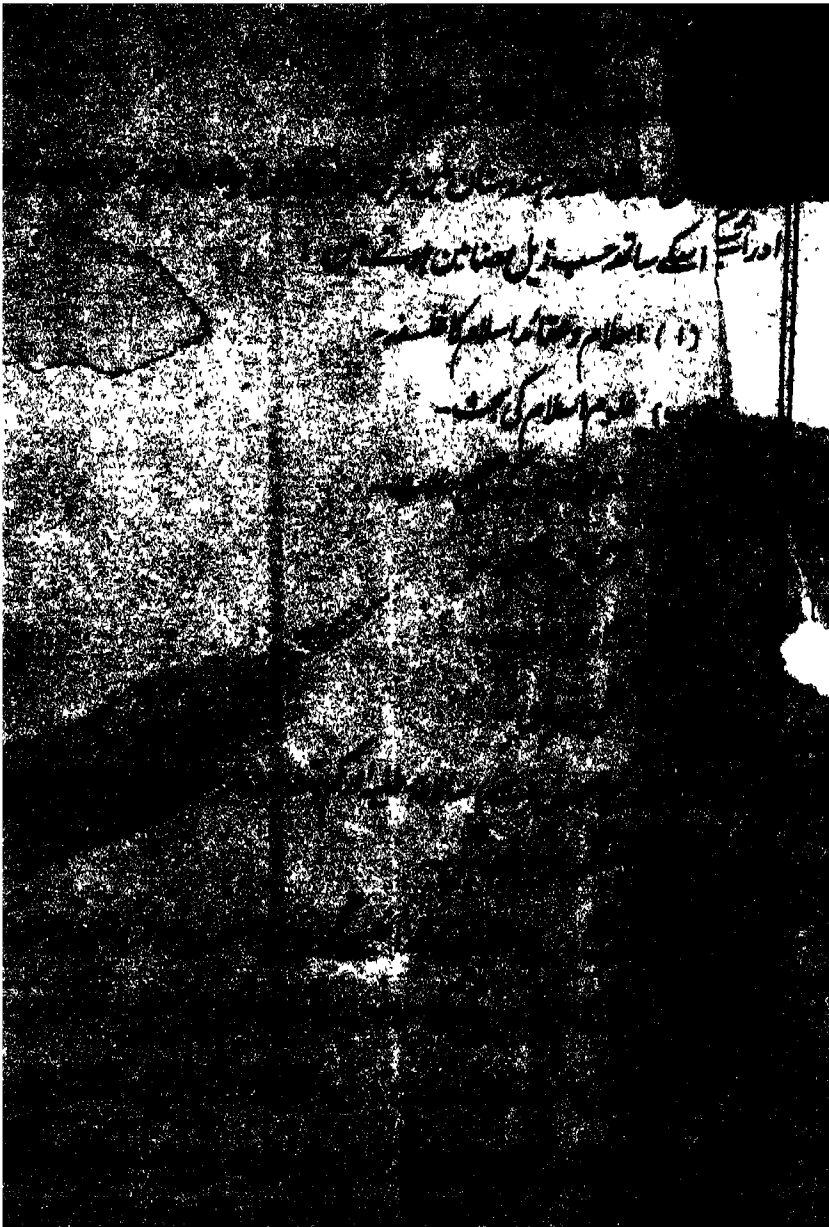
البيان

مجلة علمية اخبارية تاريخية سياسية

تصدر مرة في الشهر

لمنشئها

عبد الله العمادي

تحت ادارة الفاضل الاسمى حضرة المولى الشيخ عبد العلي المدراسي

صاحب الامتياز جناب القارئ عبد الولي

بدل الاشتراك

عن سنة ثلاث روبيات في الهند و[illegible] شلينا في الخارج

العنوان: ادارة البيان لكهنؤ - الهند

فہرست مضامین

صفحہ

بسم الله الرحمن الرحيم

البيان

هذا بيان للناس

شوال سنة ١٣٢٦ للهجرة النبوية

التعليم في بلاد الافغان

منذ استوى جلالة الملك حبيب الله خان على عرش
الافغان لا يزال يسعى لنشر المعارف والعلوم والصنائع بين
الافغانيين وجمع كلمتهم وتوطيد الوفاق والاتحاد بينهم
واصلاح الادارات وانشاء المعامل وتاسيس معاهد العلم
وبلغ ما بلغ من عنايته انه انشا كلية سماها باسمه "الكلية الحبيبية"
دعا لها الاساتذة والمعلمين من الهند"

الموتمر التعليمي الاسلامي العام

سينعقد احتفال الموتمر السنوي في اواخر ديسمبر
القادم في مدينة امرتسر من اعمال ايالة بنجاب تحت رياسة
النواب سليم الله خان امير ڈهاكه
فنحن متربصون الى وصول بنجاب ما تفرج ضمائرهم
وذخائرهم فقد ازفت اوان الاحتفال"

ثغر الهند الغربي

كلما تنتهز القبائل البربرية من الافغان المحتشدين
في اطواد الثغر الغربي غرة من الدولة الانكليزية تغير على
المدن والقرى التي هي كائنة على مقربة منهم على القوم فتقطع
الطريق وتقتل الانفس وتنهب الاموال لكن الدولة
تلتفت اليهم بغتة فتؤدبهم لاجل في الايام المتصرمة
عن قريب شنوا الغارة على قرية من قرى مدينة پشاور

التمدن الاسلامی

لجرجی افندی زیدان

لو كان لكل طور من اطوار الزمان اسماً مخصوصاً لدعونا الزمان
الحاضر بطور التاريخ، فالتاريخ اصبح الآن أسّ حياة
الامة وسجل اعمالها ودعائم مجدها التي لا تبلى فلذا ترى الامم
والشعوب تسعى لاعادة مجدها باحياء تاريخها ولكن يا اسفي
عليكم يا معاشر المسلمين حيث عندكم كنز ذهب من التاريخ
ولكنكم لا تنتبهون لسبكه في اسلوب حديث وصوغه مصاغاً يطابق
اذواق الشعوب الراقية والمتنورين من شبيبتكم الناهضين
فيقوم غيركم فيدوّن تاريخكم فيحسن ويسيء
ويدس فيه بعض ما يأمره به تعصبه على الاسلام ويشن
الغارة على التاريخ فيحرف الكلم عن مواضعه ويقول هذا
ما قال الاسلام وهذا ما فعل المسلمون كانه يحسب ان المسلمين
قد نسالت نعامتهم فلم يترك الدهر منهم دياراً وانهم اصبحوا صماً
عمياً لا يفقهون تاريخهم فليكتب الكاتب ما يشاء لا يسأل عما افسد
ولا يؤاخذ على ما اساء،

الّف حضرة جرجی افندی زیدان صاحب الهلال تاريخ
مدنية المسلمين وحضارتهم بخمسة اجزاء لم يغادر فيها شاردة
ولا واردة الا قيدها ولا رطباً ولا يابساً الا حطه فجاء كتابه
حاوياً ما لم يحوه كتاب قبله فطار صيته في المسلمين فتهافتوا
عليه تهافت الفراش على النار فغدت له اكثر من منزلة قدره

تمدن اسلامی

از تالیف جرجی زیدان آفندی

اگر زمانہ کے ہر دور کے لیے کوئی مخصوص نام ہوتا تو موجودہ زمانہ کو ہم
تاریخ کا دور کہتے اسلیے کہ تاریخ آجکل قومون کی زندگی کی بنیاد اور اُسکی کارنامون
کی روئداد اور اُسکی عظمت کا وہ ستون ہے جو کبھی مٹ نہین سکتا اسی لئے تمام قومون کو
دیکھتے ہو کہ وہ اپنی عظمت کو اپنی تاریخ کی زندہ کرنے سے پھر قائم کرنیکے لیے کوشان
ہین لیکن افسوس ہے تمپر اے مسلمانو! کہ تمہارے پاس تاریخ کا زرین خزانہ ہے لیکن تم
کو اُسکی فکر نہین کہ اس سونے کو جدید قالب مین ڈھالو تاکہ موجودہ مذاق کے موافق
ہو اور متمدن قومین اُسکو پسند کرین تمہارے اغیار کھڑے ہوتے ہین اور وہ تمہاری تاریخ
مدون کرتے ہین تو اُسمین اچھی اور بری ہر قسم کی چیز جمع کر دیتے ہین اور اُسمین
بعض وہ چیزین بھی ملا دیتے ہین جن کا حکم اُنکا تعصب دیتا ہے تاریخ کو
برباد کرتے ہین تحریف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ اسلام کہتا ہے اور یہ مسلمانون کا
طرز عمل ہے گویا اُنکا گمان ہے کہ مسلمان دنیا سے فنا ہو گئے اور زمانہ نے اُن
مین سے ایک کو بھی نہ چھوڑا یا وہ گونگے بہرے ہین اپنی تاریخ کو نہین سمجھتے
پس جسکا جو جی چاہے لکھدے جو اُس نے برا کیا اُسکا سوال نہو گا اور
جو بگاڑا اُسکا مواخذہ نہو گا،

جرجی زیدان آفندی اڈیٹر الہلال مسلمانون کی تہذیب و تمدن کی تاریخ
لکھی جو پانچ جلدون مین ہے جسمین ہر قسم کی باتین جمع کین، اور ہر قسم کے
معلومات بھر دیے، اسلئے اُنکی کتاب تمام پہلی کتابون سے زیادہ جامع
ہوئی، اس لیے مسلمانون مین اسکی بڑی شہرت ہوئی، اور اس پر
اس طرح گر پڑے جس طرح شمع پر پروانے اور حد سے زیادہ اُسکی قدر کی

ونقلوه الى لغاتهم وهم ساكتون بما عملوا كانهم خدموا الامة
العربية احسنوا صنعا لا يدرون ما اجترحت ايديهم من الذنوب والآثام

قرأنا جملة مؤلفات جرجي افندي زيدان وطالعناها
بامعان نظر فوجدنا كل كلمة منها سهما يستهدف افئدة المسلمين
وكل فصل منها قنبلة مدفع اطلق على صرح الاسلام قرأنا
اكثر روايات الهلال فالفينا كلا منها جعبة اكاذيب قصد
بها الحط عن منزلة التمدن الاسلامي والازراء بتاريخ العرب
جعل ائمة الاسلام وامراءهم ابطال رواياته فشوّه
اعمالهم وقبّح سيرهم وعرضهم على القراء بصور تسقط
شأنهم وتخفض منزلتهم واكثر ما روى الرجل ان هو الا حديث
مفترى اختلقه من عند نفسه لا يجد له عروة وثقى اعتمد
في تاريخه على قصص متلفقة واحاديث مختلقة صنعها
القاصون والدجاجلة من اصاغر الكتاب ليضحكوا بها
الناس ويشغلوا ايام عطلتهم امثال كتاب الاعلام بما وقع
للبرامكة مع بني العباس للاتليدي والمستطرف في كل فن
مستظرف لشهاب الدين الابشيهي وحياة الحيوان للدميري
وعجائب المخلوقات للقزويني والاغاني للاصفهاني كما ذكرها

في مصادره في تمهيد مجلده الاول

قال في بعض رواياته واظنه فتاة غسان
ان محمدا صلى الله عليه وسلم كان عالما بالتوراة والانجيل
اخذ من بحيرا الشامي وقال في علي انه كان مسكا شحيحا

اور اپنی زبانون مین اسکے ترجمے کیے اور وہ غرور سے خوش ہین گویا انھون نے
قوم اور ملک کی خدمت کی اور کوئی اچھا کام کیا اور یہ نہین جانتے کہ انکے ہاتھون نے کیا گناہ کیا

ہمنے جرجی زیدان کی کل تصنیفات پڑھی ہین اور غور سے دیکھا ہی اُسکا ہر
لفظ ایک تیر ہوتا ہی جو مسلمانون کے دل مین لگتا ہی اور اُسکا ہر باب اسلام کی عمارت
کیلئے تفنگ ہی ہم نے ہلال کے اکثر ناول پڑھے اُنمین سے ہر ایک کو جھوٹے
قصون کا ترکش پایا جس سے اُسکا مقصد تمدن اسلامی کی تحقیر ہی اور تاریخ عرب
کی تذلیل ہی اسلامی ائمہ اور سلاطین اُسکے ناول کے ہیرو ہین، اُنکے کارنامون
کو اس نے بدنما کر کے دکھایا اُنکی لائف کو داغدار کر دیا اور اُنکو ناظرین کے
سامنے ایسی صورتون مین پیش کیا جو اُنکی شان کو کم کرنے والی اور اُنکے
مرتبہ کو پست کرنے والی ہین، جو کچھ اُس نے لکھا ہی وہ افترا ہے محض
اور اپنے دل سے گڑھی ہوئی باتین ہین جسکی اُسکے پاس کوئی تاریخی سند
ہی، اُس نے اپنی تاریخ مین ایسے جھوٹ قصے اور افتراؤن پر اعتماد کیا ہی
جنکو واضعین اور داستان گوؤن نے اس لئے وضع کئے تھے تا کہ لوگونکو
ہنسائین اور اُنکے فرصت کے اوقات بھر دین، جیسے کتاب الاعلام بما وقع
للبرامکہ مع بنی العباس، مستطرف فی کل فن مستظرف حیاۃ الحیوان علامہ
دمیری عجائب المخلوقات قزوینی اغانی اصفہانی، جیسا کہ اُس نے
جلد اول کی تمہید مین اپنی تصنیف کے ماخذ کے بیان
مین لکھا ہی،

اُس نے اپنے بعض ناولون مین لکھا ہی شاید وہ فتاۃ
غسان ہی کہ محمد صلعم توراۃ انجیل پڑھے ہوے تھے بحیرا شامی
سے پڑھا تھا، حضرت علی کے بارہ مین کہا ہی کہ وہ بخیل تھے

ال في القرآن ان طائفة من المسلمين تقول بخلقه يعني بانه
غير منزل من الله تعالى . وتكلم على اهل الذمة في عهد الدولة
العباسية فقال انهم كانوا مهضومي الحقوق اذلاء مظلومين
وقال في الحسين ان العرب يبغضونه والعجم يحبونه وقال ان المرأة
سقطت منزلتها في الاسلام وقال ان المسلمين لم يبنوا شيئا
وانما بنوا امرهم على انقاض اليونان والرومان

اني كنت منذ برهة من الدهر عازما على نقد الكتاب ولكن
تيسر ذلك لعوائق شتى وقد ازمع حضرة العلامة المؤرخ
شمس العلماء شبلي النعماني انتقاده مرارا ولكن حيث لم يكن في وقته
متسع يسمح لمثل ذلك اخر العمل وهو عازم على نقده فيما بعد

وكنا متعجبين من غيرة اخواننا مسلمي مصر انهم
كيف يحملون الضيم ويكظمون الغيظ ويغضون ابصارهم
عن امثال هؤلاء المفترين حتى اتى فضيلة الاستاذ كتاب
من حضرة الدكتور محمود لبيب المصري القاطن الان ببرلين
عاصمة المانيا طلب به كتاب الالات الروحانية فاجاب حضرة الاستاذ
بكتاب قال فيه اثناء كلامه على كتاب التمدن الاسلامي
لجرجي زيدان "فيه من الدسائس الكثيرة واهم
مقصده بها الحط عن شان العرب ورفع منار العجم"

فاتاه كتاب ثان من حضرة الدكتور وصف فيه
كتاب التمدن الاسلامي احسن وصف وانتقد عليه
اصدق تنقيد فاحببنا نشره ليكون المسلمون

قرآن کے بارے مین لکھا ہی کہ مسلمانون کا ایک گروہ اُس قرآن کو مخلوق
کہتا ہی یعنی یہ نہین مانتا کہ خدا کے ہان سے اُترا ہی، دولت عباسیہ کے
زمانہ مین ذمیون کے حال مین لکھا ہی کہ انکے حقوق کچھ نہ تھے ذلیل تھے مظلوم تھے،
حضرت امام حسین کے بارے مین لکھا ہی کہ عرب اُنسے بغض رکھتا ہی اور عجم اُنسے محبت کرتا
ہی اور کہتا ہی کہ اسلام مین عورتون کا رتبہ گھٹا دیا گیا ہی اور کہتا ہی کہ مسلمانون نے کوئی نئی بات نہین
پیدا کی بلکہ اُنکی دیوار تمدن یونان اور روم کے نشان پر کھڑی ہوئی ہی،

مین ایک مدت سے اس کتاب پر ریویو کرنیکی فکر مین تھا لیکن
اب تک چند در چند وجوہ سے اسکا موقع نملا، علامہ شبلی نعمانی نے
بھی اسکا بار بار ارادہ کیا کہ اسپر ایک بسیط ریویو لکھین لیکن چونکہ
حضرت الاستاذ کے اوقات فرصت کم ہین اسلئے ابتک یہ کام نہوا اور ابتک اُنکا ارادہ ہی

لیکن ہمکو تعجب اپنے مصری بھائیون کی قومی غیرت پر تھا کہ وہ کیونکر
یہ ذلت اُٹھاتے ہین اور ایسی افترا پردازیون سے چشم پوشی کرتے ہین
اور اپنا غصہ دبا تے ہین لیکن اتفاق سے جب علامہ موصوف کے پاس ڈاکٹر
محمود لبیب مصری حال مقیم برلین دار السلطنت جرمنی کا ایک خط آیا جسمین
اُنھون نے مولانا سے کتاب "آلات روحانیہ" طلب کی تھی، مولانا نے
جس خط مین اُسکا جواب دیا اُس مین تمدن اسلامی کے متعلق یہ لکھدیا
کہ اس مین بہت سی فریب کاریان ہین اور جرجی زیدان کا اس سے
اصلی مقصد عرب کی تحقیر اور عجم کے مرتبہ کا بڑھانا اور روشن کرنا ہی،

اسکے جواب مین ڈاکٹر محمود کا دوسرا خط آیا جسمین تمدن اسلامی کی
پوری حقیقت کھولدی ہی، اور اس پر بہت اچھی تنقید کی ہی
ہم اسکا شائع کرنا نہایت ضروری سمجھتے ہین تا کہ مسلمان

على حذر من كيد صاحب الهلال ويتجنبوا من اخص نفثاته، ويتنبهوا العثراته، وهفواته، فانه عدو فى ثياب صديق،

السيد سليمان

معلم العربية بمدرسة ندوة العلماء

قال بعد الديباجة

" اما بعد فقد تناولت كتابكم الكريم وشكرتكم بكل جوارحى على منحتكم العظيمة واثنيت عليكم بمهجة قلبى على مكرمتكم العاليه . وقد بعثت خطابكم الشريف الى صاحب الهلال مرفوقا بكلمات مختارجوت بها انه يسرع الى بما شملتمونيه من الفضل و الكرم بارسال كتاب "الالهات الروحانية"

• قلتم فى اسلوب كتابكم الى عبارة عن كتاب التمدن الاسلامى يتخيل لى انكم قرأتموها على لوح صدرى . نعم ان فيه من الدسائس الكثيرة . واهم ماقصد بها الحط عن شان العرب ورفع منار العجم" فلله دركم قد وصفتم الكتاب بتلك العبارة القصيرة وصفا صادقا وحكمتم عليه حكما صحيحا .

ياسيدى . ان بمصر فئة من الكتاب السوريين القادرين على الانشاء والتاليف تربوا فى حضن الامريكا والانجليكا بسوريا . ورضعوا من البان تلك البعثات الدينية تعصبا وحقدا فشبوا

اڈیٹر الہلال کے مکر سے بچین، اور اُسکے پھسلا دینے والے اقوال سے پرہیز کرین اور اُسکی لغزشون سے ہوشیار رہین اس لیے کہ وہ جو بظاہر دشمن بصورت دوست ہی،

سید سلیمان

صاحب موصوف القاب آداب کے بعد اپنے خط مین تحریر فرماتے ہین :

" آپکا والا نامہ ملا، آپکے احسان عظیم کا اپنے عضو عضو سے شکریہ ادا کیا، اور دل سے آپکی بخشش عالی کی ثنا کی، آپکا گرامی نامہ مین نے اپنے چند الفاظ کے ساتھ اڈیٹر الہلال کو بھیجدیا، جن سے مجھے امید ہی کہ وہ بوجہ اُس عنایت وکرم کے جو اُسکے شامل حال ہی کتاب آلات روحانیہ کے میرے پاس بھیجنے مین بہت جلدی کرے گا،

آپنے اپنے خط کے ضمن مین کتاب تمدن اسلامی کے متعلق ایک فقرہ لکھا ہی جس سے مجھکو ایسا گمان ہوتا ہی کہ گویا میرے لوح سینہ پر جو بات منقوش تھی وہ آپنے پڑھ لی ہان بیشک اُسمین بہت سی فریبکاریان ہین اور اُسکی غرض کا اصلی عربونکی تذلیل شان اور عجمیونکو بڑھانا ہی خدا آپکا بھلا کرے آپنے اس مختصر عبارت مین کتاب کی سچی تعریف بیان کردی اور اسپر آپنے صحیح حکم کیا،

جناب من! مصر مین شامی اہل قلمون کی جو انشا و تالیف پر اچھی قدرت رکھتے ہین ایک جماعت ہی اُنھون نے انگلستان اور امریکا کے آغوش مین شام مین تربیت پائی ہی اور مشنریز کے دودھ سے تعصب اور کینہ کی غذا حاصل کی ہے

بض الشرق والشرقيين امة وحكومة. وقاموا
رون تلك الجراثيم الخبيثة. ووقفوا على انضاج
الزرع السيئ بطرق عفريتية ووسائل خفية
يهجمون علينا كطليعة لجيش السياسة الغربية التي
ال "يحاربنا حربا صليبية في شكل سياسي" كما قال
ؤمنين السلطان عبد الحميد الثاني من سنوات.
مدئ هذه الفن الخبيثة يشاكل مبدأ اليسوعية

وتنقسم فئة هؤلاء الكتاب السوريين بمصر الى
مية قسم يخدم...... ويساعد........ لافساد
عليم التربية وحل رابطة العائلة وتضم الجامعة
ينية والسياسية - فهو جيش للاحتلال الانكليزي
مر. اما القسم الثاني فيشتغل بهدم مجد الاباء
ريف التاريخ ونشره في صورة تلذ الابصار الساذجة
ويتها وراس هذه العصابة هو جرجي زيدان
احب الهلال؟ ومدير جريدة الشرق
المشرق وغيرهم

وداعيكم طالع كتاب التمدن الاسلامي - وحقه
ن يدعى كتاب هادم التمدن الاسلامي - وامعنت فكري
يه مرارا وعلقت عليه مذكرات لا تزال على حالة التسويد
لكن عازم بحول الله على تبييضها ونشرها عند سنوح
الفرصة ولا اخالها الا قريبا ان شاء الله تم - واليوم

اس لیے وہ مشرق اور شرقیون کے بحیثیت قوم اور سلطنت کے بغض
رکھنے پر نشو ونما پائی اور ان فاسد جراثیم کی تخم ریزی کرنے لگے، اور اس
گروہ کھیتی کے پختہ کرنے پر جنّی ذرائع اور جنمی وسائل سے کھڑے ہوے
وہ ہم پر مغربی سیاست کے اُس لشکر کا مقدمۃ الجیش بنکر حملہ کرتے ہین
جو ہم سے برابر صلیبی جنگ ایک سیاسی صورت مین کر رہا ہی، جیسا کہ
امیر المومنین سلطان عبد الحمید خان ثانی نے چند سال پہلے کہا تھا،
اس ناپاک گروہ کا مقدمہ عیسائیت کے مشابہ ہی،

ان شامی اہل قلمون کی جماعت مصر مین دو گروہ پر منقسم ہی، ایک
گروہ وہ ہی جو...... کی خدمت کرتا ہی اور مصری تعلم وتربیت کے بگاڑنے
مین اور خدیوی خاندان کے رابطہ کو کھولنے مین اور دینی اور سیاسی
جامعیت کے منتشر کرنے مین...... اُنکا مددگار ہی، تو گویا وہ مصر مین
انگریزی قبضہ کیلئے ایک لشکر ہی اور دوسرا گروہ وہ ہی جو بزرگون کے
آثار کے منہدم کرنے مین بذریعہ تعریف تاریخ مشغول ہی اور اُس معرف
تاریخ کو ایسی شکلون مین پیش کرتا ہی کہ سادہ لوحون کی آنکھین ان
سے لذت اُٹھاتی ہین، اس جماعت کے اعلی ممبر جرجی زیدان اڈیٹر
الہلال ؟ اور اڈیٹر الشرق اور اڈیٹر المشرق وغیرہ ہین،

اور آپ کے دعاگو نے تمدن اسلامی کا مطالعہ کیا ہی،
اور حق یہ ہی کہ اُسکا نام برباد کنندۂ تمدن اسلام رکھنا چاہئے
اور جس نے چند مرتبہ اُس پر غور کیا اور اُس پر یادداشتین
لکھین، جواب تک غیر مرتب ہین بشرط فرصت اُس کے صاف
اور شائع کرنیکا عزم مینے کر لیا ہی انشاء اللہ بہت جلد ہوگا اور آج

حیث شرفنی کتابکم مؤیدا صحۃ رأیی نقد راجعت تلک المذکرات و تاقت نفسی اطلاعکم علی امثلۃ منها من باب مداولۃ الافکار ۔

المثل الاول قال فی الجزء الاول صحیفۃ ۷۰ فی شان ابی مسلم الخراسانی مع ابی عبد اللہ بن محمد المنصور الخلیفۃ العباسی "فقتلہ غیلۃ و غدرا" الی آخر العبارۃ ثم کررها ایضا فی ص ۱۷۱ ج ۱ بقولہ "قتل المنصور ابی مسلم الخراسانی" بدون اضطرار للتکرار ثم اعادها ایضا فی الجزء الثانی ص ۱۷۴ ثم فی الجزء الرابع ص ۱۱۳ و ۱۱۶ فما الداعی یا تری لتکرارها خمسۃ دفعات ۔ الیس لانہ یرید ان یثبت فی ذہن القاری ان المنصور الخلیفۃ العربی غافل غدار حیث انہ "قتل ابی مسلم غیلۃ و غدرا" فجرجی زیدان نقل ہذہ الخبر علی علات بدون ان یکلف نفسہ مؤنۃ البحث عن الاسباب العلل التی دعت المنصور الی قتل ابی مسلم بل ترک المسئلۃ غامضۃ لکن یضطر القاری الساذج ۔ واغلب القراء کذالک الی الحکم علی المنصور بانہ رجل ظالم و معتد اثیم خصوصا بعد ما علم القاری ما لابی مسلم من الفضل والهمۃ فی اقامۃ دولۃ بنی العباس ۔ فکل من یقرأ ہذہ الاخبار یستنتج مضطرا اذا کان یجہل تفاصیل التاریخ ان المنصور کافر بالنعمۃ غیر حافظ للجمیل ۔

جبکہ آپ کا خط میری رائے کا مؤید ملا تو میں نے پھر اپنی یادداشتوں اور نوٹوں پر نظر ثانی کی اور میرا دل چاہا کہ بغرض مبادلۂ خیالات اُسی یادداشت کی چند مثالوں سے اطلاع دون،

پہلی مثال جلد اول صفحہ ۷۰ میں ابو مسلم خراسانی اور ابو عبد اللہ منصور کی نسبت لکھا ہے "کہ اُسکو ناگہان اور دھوکے سے مروا ڈالا آخر تک" پھر صفحہ ۱۷۱ جلد ایک میں مکرر لکھا کہ منصور نے ابو مسلم خراسانی کو قتل کر ڈالا حالانکہ مکرر کی حاجت نہ تھی پھر جلد ثانی صفحہ ۱۷۴ میں اس عبارت کی تکرار کی پھر جلد ثانی صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۶ میں اس کا اعادہ کیا پس تم دیکھتے ہو کہ پانچ پانچ مرتبہ تکرار کی کیا حاجت تھی کیا اس لئے نہیں ہے کہ وہ پڑھنے والے کے ذہن میں یہ مستحکم کرے کہ منصور خلیفہ عربی بے پروا دغاباز تھا کہ اُس نے ابو مسلم کو دھوکے سے قتل کر ڈالا پس جرجی زیدان نے اس خبر کو باوجود اسکے نقصانات کے بغیر اسکے کہ اپنے آپ کو اُن اسباب وعلل سے بحث کرنیکی زحمت دیں جو ابو مسلم قتل کے مقتضی تھے بلکہ اس مسئلہ کو اس نے اسطرح سربستہ چھوڑ دیا تاکہ سادہ دل ناظرین اکثر ایسے ہی ہوتے ہیں اس بات کے فیصلہ کی طرف آمادہ ہوں کہ منصور ظالم جفاکار گنہگار آدمی تھا بعد اسکے کہ ناظرین نے ابو مسلم کے فضل و کمال و ہمت کو جو عباسیوں کی سلطنت قائم کرنے میں صرف کی پڑھ لیا جو شخص ان حالات پڑھیگا وہ خواہ مخواہ نتیجہ نکالیگا بشرطیکہ وہ تاریخ سے واقف نہیں ہے کہ منصور کافر نعمت اور احسان کش تھا

ن الحقیقة التاریخیة تشهد بعدل المنصور وانه
ـدم علی هذه الفظیعة - والقتل یعد فظیعة ولو کان
باعدا لا الا لکی یخلص نفسه وملکه من مخالب ابی مسلم
ث ان هذا قد مد عنقه الی سریر الخلافة وکاد
ـد علیها او کاد یستقل بحکومة مملکة العجم علی الاقل
ان القتل فظیعة شنیعة لا تغتفر ولکن الم یکن
ـتل فی بعض الاحیان مباحا اذا خیفت الفتنة ؟
اینا ان الرجل یقتل الرجل دفاعا عن حیاته ؟
ن من القضایا المسلمة ان القتل فی موضع الدفاع
الحیاة مباح ؟ الم تجمع قوانین العالم باسرها علی
ه القضیة ؟ والمنصور لم یقتل ابا مسلم حبا فی
ق الدماء او تشفیا منه لاسباب واهیة بل دفاعا
ـیاته وملکه . وهذا لم یکن جائزا فی تلک الایام
ط بل فی عصرنا هذا ایضا .

ـثال الثانی   قال فی الجزء الاول صحیفة ١٢٠ "وقد
ـه عمر بن الخطاب عن الزرع ..." ثم کرر هذه
لة فی ج ١ ص ١٠٨ ثم فی ج ٢ ص ١١ و ١٢٦ ثم فی
ج ٤ ص ٢٩ و ٦٢ و ٧٤ ثم ج ٥ ص ٨٤ . ای کررها
ـنیة مرات . فما الداعی لذلک ؟ الیس لاسباب
ـها ان عمر بدوی لا یرغب فی الحضارة والعمران .

ـثال الثالث   زعم تارة ان اهل دهکان مصر

باوجود اسکے تاریخی حقیقت منصور کے عدل و انصاف کی شہادت دیتی ہین
اور اسنے اس برائی کی جرأت نہین کی (اور قتل کا بھی برائیون مین
شمار کیا جاتا ہی اگرچہ وہ منصفانہ سزا ہو) لیکن اسلیئے کہ اپنے
آپ کو اپنے ملک کو ابو مسلم کے پنجہ سے چھوڑالئے اسلیے کہ ابومسلم نے
تخت خلافت کی خواہش کی تھی اور قریب تھا کہ وہ خلافت پر قبضہ
کرلے یا کم از کم مملکت عجم کا مستقل بادشاہ ہو جائے ہان ہمین
شک نہین کہ قتل ایک مذموم امر ہی لیکن کیا یہ نہین ہی کہ قتل بعض
اوقات مین مباح ہی جبکہ فتنہ و فساد کا خوف ہو کیا؟ ہم یہ نہین سمجھتے
کہ اپنی زندگی کی حفاظت کیلیے ایک شخص دوسرے کو قتل کردے
کیا؟ یہ اصول مسلمہ سے نہین ہی کہ زندگی حفاظت کیلیے قتل مباح ہی
منصور نے ابومسلم کو اسلیے نہین قتل کیا کہ اسکو خونریزی سے محبت تھی
یا خفیف اسباب کی بناپر ابومسلم سے کینہ لینا تھا بلکہ اسکو اپنی
اور ملک کی حفاظت مقصود تھی اور ایسا کرنا نہ صرف اس زمانہ مین
جائز تھا بلکہ ہمارے اس زمانہ مین بھی'

دوسری مثال جلد اول صفحہ ١٢٠ مین کہا ہی کہ "حضرت عمر بن خطاب نے
انکو کاشتکاری سے روک دیا ...." پھر اس فقرہ کو جلد اول صفحہ ١٥٨
پھر جلد ٢ صفحہ ١١ و ١٢٦ - اور پھر جلد ٤ صفحہ ٤٩ و ٦٢ و ٧٤ پھر جلد ٥
صفحہ ٨٤ مین اسکا اعادہ کیا یعنی ٨ مرتبہ تکرار کی پس اسکی
ضرورت کیا تھی؟ کیا یہ اعتراض پر مبنی نہین مین ہمین کم از کم یہ
کہ عمر وحشی تھے جو شایستگی اور آبادی کو پسند نہین کرتے تھے-

تیسری مثال جرجی زیدان نے کبھی گمان کیا کہ باشندگان مصر کی تعداد

عند الفتح" زادت جملة على ٣٠ مليون وهو ثلث
اضعاف سكانها اليوم" ج ١ ص ٨٢ . وتارة اخرى
يقول" اعتبر ذلك بمصر وتاريخ جبايتها فقد كان
عدد سكانها عند الفتح الاسلامي نحو عشرين مليونا
على ما اجمع عليه مؤرخو العرب" ج ١ ص ١٨ سطر
١٤ . فهذين القولين المتناقضين يبعدان
عن الصواب اذا رجعي مبلغ الجباية الذي قال عنه
"اما مصر فقد جباها عمرو بن العاص ١٢ مليون
دينار" ج ١ ص ٨٢ . فان كان هذه مبلغ الجزية فقط
كان عدد الذكور الذين ضربت عليهم الجزية لا يزيد
عن ستة ملايين لان الجزية وضعت دينارين
على الشخص الواحد كما قال في ج ١ ص ١٧٠ "عقد صلح
مصر مع عمرو بن العاص على ان يدفع القبط دينارين
دينارين عن كل نفس ..." ولو فرضنا ان العائلة
ثلاثة انفس كانت الجملة ١٨ مليون نفس . ولو فرضناها
اربعة انفس كانت الجملة ٢٤ مليون نفس . وكلا
النتيجتين تخالف ما زعمه . ومن جهة اخرى نعلم ان
الاثني عشر مليون دينارا التي جباها عمرو بن العاص في مصر
لم تكن مبلغ الجزية فقط بل يدخلها ايضا المبالغ المتحصلة
من الخراج المضروب على الارض الزراعية كما قال ان عمر بن الخطاب
ضرب الخراج (ج ١ ص ١٤٢) درهما وقفيزا على كل جريب :

فتح کے وقت" تین کرور سے زیادہ تھی اور وہ آج کل کی
مردم شماری سے سہ گونہ زیادہ ہے" ج ١ صفحہ ٨٢ ، اور کبھی کہتا ہے کہ
" اسکا اعتبار کرو اور اسکے خراج کی تاریخ کا اسلیے کہ فتح اسلامی کے
وقت مصر کے باشندون کی تعداد تقریبا دو کرور تھی جیسا کہ اسپر
مورخین عرب کا اتفاق ہے" ج ١ صفحہ ١٨ سطر ١٤ پس یہ دونون
قول بالکل متعارض ہین اور دونون صحت سے دور ہین . اسلیے کہ
اگر خراج کی مقدار وہی ہے جسکی نسبت اسنے کہا ہے" لیکن مصر تو عمرو بن
العاص نے وہان سے ایک کرور بیس ہزار دینار خراج وصول کیا" ج ١
ص ٨٢ . اُن مردون کی تعداد مصر مین اسوقت ساٹھ ہزار سے
زیادہ نہو گی جنپر جزیہ لگایا گیا ہوگا اسلیے کہ ہر شخص پر جزیہ کی مقدار
دو دینار تھے، جیسا کہ مصنف نے ج ١ صفحہ ١٧٠ مین کہا ہے کہ" مصر
کی صلح کا معاہدہ عمرو بن العاص کے ساتھ اس بات پر ہوا کہ قبطی
ہر شخص کی طرف سے دو دو دینار ادا کرین" تو اگر ہم فرض کرین کہ
ہر خاندان تین ممبرون سے مرکب تھا تو کل ایک کرور اسی ہزار آدمی تھے
اور اگر فرض کرین کہ ہر خاندان مین چار ممبر تھے تو ٢ کرور چالیس ہزار
آدمی ہونگے اور ان دونون مین سے ہر ایک نتیجہ مصنف کے گمان
کے خلاف ہے، اور ایک اور دوسرے پہلو سے دیکھو کہ ہم جانتے ہین
کہ ایک کرور بیس لاکھ دینار جنکو عمرو بن العاص نے وہان
وصول کیا تھا وہ صرف جزیون کی آمدنی نہ تھی بلکہ اسمین اور دوسری
آمدنیان بھی داخل ہین مثلا زمین کاشت کا محصول جیسا کہ اسنے
کہا ہے کہ عمر بن خطاب نے ہر جریب زمین پر ایک درہم اور ایک قفیز محصول مقرر کیا

والجريب نحو نصف فدان. فلو فرضنا ان قيمة غلة القفيز - القفيز عشر الجريب - درهما واحدا كان خراج الفدان الواحد اربعة دراهم. ولو فرضنا ان ارض مصر المزروعة كانت تبلغ خمسة عشر مليون فدان (هو يدعي كما ترى بعد انها كانت ۳۰ مليون) كان مجموع الخراج على الارض لذ راعية ستون مليون درهما اي نحو اربعة مليون دينار لحيث كان الدينار في ذلك العهد لا يساوي اكثر من ۱۵ درهما. ولو اخرجنا الاربعة ملايين قيمة الخراج من الاثني عشر قيمة الجباية كان الباقي ثمانية ملايين دينار هو مبلغ الجزية. وبتوزيعه على عدد الرؤوس باعتبار انها دينارين على الراس كان عدد الدافعين للجزية اربعة ملايين وليس ثمانية ملايين كما قال ج ۱ ص ۸۲ وكان عدد سكان مصر (باعتبار العائلة ثلاثة انفس) اثني عشر مليون نفس وستة عشر مليون اذا عددنا العائلة اربعة انفس في المتوسط. وهذا اعظم تعداد يمكن الوصول اليه بالاستقصاء. فاين هذه النتيجة مما زعمه ؟

المثل الرابع قد غلط في تقديره لمساحة الارض الزراعية بمصر غلطا فاحشا. خذ مثلا قوله في ج ۱ ص ۸۲ تجد انها بلغت في عهد هشام بن عبد الملك (حكم من ۱۰۵ الى سنة ۱۲۵ هجرية) ثلاثين مليون فدانا !! وتجد انه ينقل هذا عن المقريزي

اور ایک جریب قریباً نصف فدان کے ہوتا ہی اور اگر ہم فرض کرین کہ ایک قفیز غلہ کی قیمت (قفیز، جریب کا دسوان حصہ ہی) ایک درم ہی تو ایک فدان کا خراج چار درم ہوگا اور اگر ہم فرض کرین کہ مصر کی مزروعہ زمین کا ایک کرور پچاس ہزار فدان تھا (اور تعجب ہی کہ جرجی زیدان کا دعوی کہ تین کرور فدان مزروعہ زمین تھی) تو مجموعہ خراج مزروعہ اراضی ۶ کرور درم ہوگا جسکے لاکھ دینار ہونگے کیونکہ دینار اسی زمانہ مین ۱۵ درم سے زائد کا نہین ہوتا تھا، پس اگر ہم چالیس لاکھ دینار مزروعہ زمین کا خراج کل خراج ایک کرور بیس لاکھ سے نکال دین تو باقی اسی لاکھ دینار رہجائینگے جو درحال جزیہ کی مقدار ہوگی، اور اس مقدار کو اگر ہم باشندون پر فی شخص دو دینار کے حساب سے پھیلا دین تو جزیہ دینے والون کی تعداد چالیس لاکھ ہوگی نہ اسّی لاکھ جیسا کہ ج ۱ ص ۸۲ مین کہا ہی اور باشندگان مصر کی مردم شماری (بشرطیکہ ہم خاندان تین آدمیون کا مان لین) ایک کرور بیس لاکھ کی ہوگی یا ایک کرور ساٹھ لاکھ ہوگی اگر اوسط ہر خاندان چار آدمیون کا مان لین، اور یہ سب سے زیادہ تعداد جسکا جاننا استقصا سے ممکن ہی، پس یہ نتیجہ جرجی زیدان کے خیال سے کسقدر دور ہی ؟

چوتھی مثال مصر کی مزروعہ اراضی کی پیمائش و مساحت مین سخت غلطیان کی ہین، مثلاً ج ۱ ص ۸۲ مین ہشام بن عبد الملک (جسنے ۱۰۵ھ سے ۱۲۵ھ تک حکومت کی) کے زمانہ مین ۳ کرور فدان مزروعہ زمین تھی اور اسکے بعد وہ تاریخ مقریزی سے نقل کرتا ہی

انما بلغت مساحتها فی اواسط القرن الثالث للهجرة
۲۴ ملیونا فی الفدادین. ثم یعود فی الجزء الرابع فی ۸۹
ویزعم ان مساحتها بلغت ۳۰ ملیونا. وهذه الدعوی
ایضا خالیة عن التدقیق التاریخی لانه قال (فی ۱۷۵ اخرها
و ۱۷۶ - اولها) ان مصر جبیت فی زمن عبد الملک
(ای فی عهد ثالث الخلفاء الامویین ای فی عهد عنفوان
الدولة الامویة) فعقدت اربعة ملایین دینارا ای ان
جبایتها انقصت عن عهد معاویة (عمرو بن العاص) نحو
الثلثین. فکیف تنحط قیمة الجبایة فی مدة قصیرة الی
هذا الحد. ولم ینقص منها عدد الافدنة بل تبقی کما هی الی
عهد هشام بن عبد الملک وهو مبدأ انحطاط وتقهقر
دولة بنی امیة. ومع ذلک فلو وافقناه علی زعمه ان مصر
کانت مساحتها فی زمن هشام بن عبد ۳۰ ملیون
فدانا وحسبنا قیمة الخراج باعتبار انه اربعة دراهم عن
الفدان کما بینا فی المثل الثالث لوجب ان تکون جملة
۱۲۰ ملیون درهما ای ثمانین ملایین دینارا باعتبار
ان الدینار خمسة عشر درهما. وهذه الثمانیة ملایین
دینار هی خلا مبالغ الجزیة. مع انه یقول (ج ۱ ص ۱۷۶) ان
خراج مصر انحط الی ثمانمائة الف دینار. فکیف ینحط الخراج
الی هذا الحد ویبقی عدد الافدنة کما ذکر ۳۰ ملیونا ؟

ثم تجده یقول فی نفس الصحیفة (۱۷۶) "فلما تولی

تیسری صدی ہجری کے وسط مین مزروعہ اراضی کی مساحت
۲ کرور چار لاکھ فدان تھی، پھر دوسری بار ج ۴ ص ۸۹ مین
لکھتا ہی کہ ۳ کرور فدان مزروعہ زمین تھی، اور یہ دعوی بھی
تاریخی شہادت سے خالی ہی، اسلیے کہ (ص ۱۷۵ و ۱۷۶ مین
کہتا ہی کہ عبد الملک یعنی تیسرے خلیفہ اموی یعنی شباب حکومت
امیہ مین مصر کا خراج وصول کیا گیا تو چار لاکھ دینار تھا یعنی
امیر معاویہ کے زمانہ سے (عمرو بن العاص کی امارت مین) قریبا
دو ثلث کم ہو گیا، اسقدر کم مدت مین خراج کی مقدار اتنی
کم کیونکر ہو جائیگی، حالانکہ زمین مزروعہ کی مقدار کم نہین ہوئی
بلکہ ہشام بن عبد الملک تک یہی رہیگی حالانکہ ہشام کے زمانہ
بنی امیہ کا انحطاط شروع ہوتا ہی، باوجود اسکے اگر ہم تسلیم
کرلین کہ ہشام کے زمانہ مین مصر کی مساحت ۳ کرور فدان
تھی اور زر خراج کا حساب چار درم فی فدان کرین جیسا کہ مثال
سوم مین ہمنے بیان کیا تب بھی ضرور ہی کہ کل زر خراج بارہ کرو
یعنی اسّی لاکھ دینار ہو اس حساب سے کہ ایک دینا
۱۵ درم کے برابر ہوا ور یہ اسّی لاکھ دینار زر جزیہ کے سوا ہ
اور پھر باوجود اسکے وہ ج ۱ ص ۱۷۶ مین کہتا ہی کہ مصر کا خراج
۸ لاکھ دینار تک کم ہو گیا، پس اس قدر خراج کم ہو جانا او
زمین مزروعہ کی وہی مقدار ۳ کرور فدان باقی رہنا
تعجب ہی ؟

پھر اُسی صفحہ (۱۷۶) مین کہتا ہے ،، جب

ابن طولون مصر کا حاکم ہوا تو مصر کا خراج ۴۳ لاکھ دینار تھا پھر
اُس پر اضافہ کرتا ہو، اور بنی عباس کے کل عہد مین قریب قریب
یہی رہا، پھر آگے چلکر کہتا ہو (ج ۲ ص ۸۹) لیکن مامون کے
عہد مین مصر کا مقررہ خراج فی فدان دو دو دینار تھا، یہ کیونکر کس
حساب سے زمین مزروعہ کی مقدار کیا صرف ۳ لاکھ پچاس ہزار
فدان تھی یا خراج کے مقدار بتانے مین غلطی ہوئی جو ضرور ہی کہ ۶
کرور ہو یا کم از کم چار کرور آٹھ لاکھ ہو اس حساب سے کہ مزروعہ
زمین کی مقدار تین کرور اور دو کرور ۴۰ لاکھ فدان تھی، اور
باوجود اسکے کہ ہم جانتے ہین کہ خراج کی مقدار عمرو بن العاص کے زمانہ
مین ایک کرور بیس لاکھ سے زائد تک نہین پہونچی تھی، اور زر جزیہ
بھی اسی مین داخل تھا، اور اگر ہم اسکے اس قول کو تسلیم کرین ج ۲
ص ۵۵ مین کہ مصر کا خراج مامون کے زمانہ مین انتیس (۲۹) لاکھ بیس
ہزار تک کم ہوگیا یا حساب کی آسانی کے لیے تیس لاکھ دینار فرض
کرلو تو زمین مزروعہ کی مقدار پندرہ لاکھ فدان رہجائیگی کیونکہ
فی فدان دو دینار مقرر ہی (ج ۱ ص ۸۹) اور مصر کا خراج تیس لاکھ دینار
کے قریب ہوجائیگا اور ابن طولون ۴۳ لاکھ کیونکر وصول کرتا اور بنو عباس
کے تمام زمانہ مین اسکے قریب قریب رہا (ج ۱ ص ۴۷) لیکن مصنف کا
(ج ۲ ص ۹۷) مین یہ کہنا کہ مامون کے بعد خراج کا زر مقررہ گھٹ گیا یہانتک کہ چوتھی
صدی کے وسط مین... ساڑھے تین دینار تھا پھر بنو فاطمہ کے سپہ سالار جوہر نے سات
دینار کر دیا یہ لامحالہ تحریف ہے اسلیے کہ اگر ہم ان خرافات کو قبول کرلین تو ہمکو لازم ہے
زر خراج اس بنا پر کہ زمین مزروعہ ۲ کرور چالیس لاکھ یا تین کرور فدان ہی

ن طولون بلغت جبايتها اربعة ملايين وثلثمائة الف دينار
يضيف عليه فظل خراجها نحو ذلك في سائر ايام بني العباس
باقي في الجزء الثاني ص ۸۹ ويقول: اما في ايام المامون فقد
غ الخراج المضروب على مصر دينارين دينارين عن كل فدان
ف! صار على الفدان دينارين على هذا الحساب مليونين و ۱۵۰
الف فدان فقط! ؟ ام ان الغلط في مقدار الجباية التي
ان يجب ان يكون ۶ ملايين او على الاقل ۴۸ مليون دينار
اعتبار ان الارض الزراعية كانت ۳۰ او ۲۴ مليون فدان؟!
مع انا نعلم ان مبلغ الجباية في زمن عمرو بن العاص لم يصل الى
كثر من ۱۲ مليون بما فيه الجزية!! اما اذا راعينا قوله في
ج ۲ ص ۵۵ من ان جباية مصر قد انحطت في زمن المامون
الى نحو مليونين و ۹۲۰ الف دينار او قل ۳ (للتسهيل الحساب)
فعدد الفدادين ينحط الى مليون ونصف حيث كان المضروب
على الفدان دينارين (ص ۸۹ ج ۱) وكيف يكون خراجه
نحو ثلاثة ملايين ويجبيها ابن طولون اربعة ملايين
وثلثمائة الف وظل خراجها نحو ذلك في سائر ايام بني العباس
(ج ۱ ص ۴۷) اما قوله ج ۲ ص ۸۹ ان خراج مصر "زاد"
بعد المامون حتى بلغ في اواسط القرن الرابع للهجرة ...
ثلاثة دنانير ونصف فجعلها جوهر (القائد الفاطمي)
سبعة دنانير) فتحريف لامحالة لانا اذا قبلنا هذه الخرافة
لمضاعفة الخراج (على ۴۸ او ۳۰ مليون فدان) السنوية

۸۴ ملیون او ۱۰۵ ملیون دینار! باعتبار ان جزیة الفدان کما یزعم ثلاثة دنانیر ونصف. مع ان مبلغ جبایة مصر فی واسط القرن الثالث (ای بعد المامون) المدعی حصول الزیادة فیہ ھی بناء علی قائمة قدامة (فی الجزء الثانی) ملیونین کذا ونصف دینار (فی زمن المعتصم) واما فی زمن المعتضد وھو اواسط القرن الرابع للھجرة فلم تبلغ الجبایة اکثر من ملیونین و ۱۸۰ الف دینار کما ذکر فی جریدة ابن خرداذبه فی باب ثروة الدولة بالجزء الثانی. واما القول الثالث وھو ان جوھر قد جعل الضریبة سبعة دنانیر علی الفدان الواحد فقول لا یتفوه به الا کل مجنون مصاب بخلل فی عقلہ وشعورہ لانہ لا یعقل قط ان یبلغ خراج مصر خلاف الجزیة فی زمن من الازمان ۱۶۸ او ۲۱۰ ملیونا من الدنانیر (اذا اعتبرت الافدنة کما یقول ۲۴ او ۳۰ ملیون). وحتی لو قیل انھا کانت (ای الافدنة) ۱۵ ملیون فقط - وھو نصفھا - فیکون الخراج ۱۰۵ ملیون وھذا لا یصح ایضا.

فمن ھذا یری ان الرجل لا یعد مورخا محققا وباحثا ممحصا. کلا. بل ھو کاتب یحسن صنعة الکتابة وفی نفسہ شیء یقصد الوصول الیہ. فعند ما یرید اثبات رخاء مصر وتقدمھا المادی عند الفتح الاسلامی

آٹھ کرور چار لاکھ یا ۱ کرور ۵ لاکھ دینار ہوگا اس اعتبار سے کہ زمین کا لگان ساڑھے تین دینار تھا جیسا کہ وہ کہتا ہی حالانکہ مصر کا خراج تیسری صدی کے وسط مین (یعنی مامون کے بعد) مدعا یہ ہی کہ زیادتی خراج مین حاصل ہوا اور یہ زیادتی اُس فہرست کی بنا پر ہی جو اُسکے سامنے ج ۲ مین ہی معتصم کے زمانہ مین پچیس لاکھ دینار رہتا لیکن متضد کے زمانہ مین جو چوتھی صدی کا وسط تھا ۲۱ لاکھ ۸۰ ہزار سے زیادہ نہین پہونچا تھا جیسا کہ اُس نے ابن خرداذبہ کے حال مین سلطنت کی ثروت کے باب مین ج ۲ مین کہا ہی لیکن اُس کا تیسرا قول کہ جوہر نے لگان فی فدان سات دینار کر دیا تھا یہ ایسا قول ہی کہ جس کو مجنون کے سوا یا جسکو خلل دماغی ہو اور کوئی نہین کہہ سکتا، اسلیے کہ یہ ہرگز سمجھ مین نہین آتا کہ مصر کا خراج وجزیہ کے علاوہ، کسی زمانہ مین ۱۶ کرور اسّی لاکھ یا ۲۱ کرور ہو گیا ہو (جب کہ زمین مزروعہ کی مقدار ۲ کرور چالیس لاکھ یا ۳ کرور فرض کی جاے جیسا کہ وہ کہتا ہی) اگر زمین مزروعہ کی مقدار نصف بھی کر دی جاے یعنی ڈیڑھ کرور فدان تب بھی خراج دس کرور پچاس لاکھ ہوگا اور یہ بھی صحیح نہین ہو سکتا،

اس بحث سے تم دیکھ سکتے ہو کہ یہ شخص مورخ محقق نہین شمار ہو سکتا ہرگز نہین بلکہ وہ ایک منشی جو اچھا لکھتا ہو اور اُسکے دل مین کچھ اور ہی جہان تک وہ پہونچنا چاہتا ہی، پس جب مصر کی فراغت اور فتح اسلامی کے وقت اُسکی مالی ترقی ثابت کرنا چاہتا ہے

ياتى بشواهد تدافع هذا القصد. وعندما يرد
من اثبات تقهقرها ياتى بشاهد آخر ولو كان
مناقضا للاول. وفى محل الاستشهاد على كثرة
الخراج وظلم الرعية تراه يمد يده الى جعبة الروايات
ويلتقط شاهدا ايا كان ولو كان منافيا لكل ما كتبه
ومما يؤيد دعوانا ان الرجل ليس من المحققين
العارفين بالتاريخ انه اثبت كثيرا من الروايات
الخرافية الكذبة وزعم انها حقائق تاريخية مثلا
قوله ان المهدى اجاز الشاعر سالما على قصيدة
واحدة مائة مليون درهم (ج ٢ ص ١٣٨). وانه
وجد بين رياش ام المستعين بساطا انفقت على
صنعه ١٣٠ مليونا من الدنانير (ج ٢ ص ١٣٥)
وان الهادى اعطى عبد الله بن مالك اربعمائة
بغل موقرة دراهم وغيرها" (ج ٢ ص ٣٣). وغير
ذلك فمثل هذه الخزعبلات والاحاديث الخرافية
التى كثر ذكرها فى ابواب ثروة الخلفاء وسخائهم
الى آخره.

فكلامه عن مصر ومساحتها وعدد سكانها عند
الفتح وبعده بالصفة التى ذكرتها وانتقدتها ثم
مقابلتها بالحالة الحاضرة مع الاشارة الى قلة الخراج
الى ذلك العمران وانه لا يستبعد (كما يقول)

تو وہ ایسے شواہد لاتا ہی جن سے اسکی تائید ہو، اور جب کہ
مصر کا انحطاط دکھانا چاہتا ہی دوسرے دلائل لاتا ہی اگرچہ
وہ پہلے کے مناقض ہون اور جب اسکی شہادت پیش کرنی
ہوتی ہی کہ مصر مین خراج زیادہ تھا اور رعایا پر ظلم بہت
ہوتا تھا، تو وہ روایات کے ترکش کی طرف ہاتھ بڑھاتا
ہی، اور انکا اقتباس کرتا ہی اور وہ روایت خواہ کیسی ہو
اگر پہلے اقوال کے منافی ہو، اور ان دلائل مین سے جو
اسپر دال ہین کہ یہ شخص مورخ محقق نہین ہی ایک دلیل یہ ہی
کہ وہ بہت سی جھوٹ خرافات روایتون کو صحیح سمجھ لیتا ہی اور
وہ سمجھتا ہی کہ یہ حقائق تاریخیہ ہین مثلا - مہدی نے سالم شاعر
کو صرف ایک قصیدہ پر دس کرور درہم دیدیا ج ٢ ص ١٣٨
اور ام المستعین کے سامان مین ایک فرش تھا جس کی طیاری
مین ١٣ کرور دینار صرف ہوے تھے ج ٢ ص ١٣٥ اور ہادی نے
عبد اللہ بن مالک کو چارسو خچر دیسے جن پر روپے وغیرہ لدے
ہوے تھے، ج ٢ ص ٣٣ اور اسکے سوا بہت سی مثالین
توہمات اور خرافات سے ہین جنکا ذکر خلفا کی مالی ثروت
اور انکی سخاوت مین مصنف نے کیا ہی،

پس مصنف کا کلام مصر اور اسکی پیمائش اور مردم شماری کے
بارہ مین فتح اسلامی کے وقت اور اسکے بعد جس طریقہ سے اس نے ذکر
کیا ہی اور پھر اسکا مقابلہ زمانہ موجودہ کیساتھ اور اس بات کی طرف
اشارہ کرکے کہ خراج اسوقت کم ہی اور آبادی زیادہ اور یہ کچھ بعید نہین ہی (جیسا کہ وہ کہتا ہی)

ان يبلغ عدد سكانه في بضع سنوات قليلة
نحو ٢٠ مليون واخذتها الى كيت وكيت مليون
فيه تلميح وتنبيه للمصريين كانه يقول لهم: مصر
كانت كيت وكيت في جهة الرومان عند الفتح
الاسلامي ثم تقهقرت شيئا فشيئا في زمان الخلافات
والحكومات الاسلامية وهي الان اخذة بمساعي
الاحتلال طبعا في سبيل الرقي والتقدم. فهذه
الدسيسة السياسية في قالب تاريخي يشير على الشبيبة
المصرية الساعية وراء الحصول على الاستقلال
والتخلص من ربقة الاحتلال. يا قوم ماذا تريدون
من الاستقلال والرجوع الى حكومة اهلية اسلامية؟
الم تروا انكم في بحبوحة من العيش في ظلال الراية
الانكليزية؟ وان بلادكم سائرة في سبيل الرقي
والتقدم الحادث بفضل هذا الاحتلال؟ فاهلها
في ازدياد وارضها الزراعية في ازدياد وينتظران
يبلغان ما كانا عليه قبل عهد الحكومة الاسلامية
فهل انتم في هذه السيارة راغبين؟ وعن الاستقلال
معرضين؟ وبالاحتلال راضين؟
فهذه بعض الامثلة تدل على قدرة الرجل في
تحريف التاريخ وخيانته في البحث. فهو لم يبحث
في تاريخ التمدن الاسلامي بحثا فلسفيا بل

کہ مصر کی مردم شماری چند سالوں میں دو کروڑ تک ہو جاتی اور
اسکی مزروعہ زمین کی مقدار یہان تک ہو جاتا اس میں اس
بات کی طرف تنبیہ واشارہ ہی کہ گویا وہ مصریوں کو کہتا ہے مصر
رومیوں کے عہد میں فتح اسلامی کے وقت ایسا تھا پھر رفتہ رفتہ
وہ اسلامی حکومتوں میں گھٹتا گیا، اب اس کی ترقی (اجنبی
قبضہ کی کوششوں سے) پھر شروع ہوئی ہی، پس اس سیاسی
فریب سے جو تاریخ کے قالب میں ڈھالا گیا ہی نوجوانان
مصر کو جو آزادی کے خواہان اور غیر قومی حکومت سے
رہائی حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ مشورہ دیتا ہی کہ اے
قوم، تم آزادی اور ایک وطنی اسلامی حکومت قائم کر کے
کیا کرو گے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ انگریزی علم کے سایہ
میں تم کس قدر آرام میں ہو اور تمہارا ملک غیر قومی قبضہ
کی وجہ سے ترقی کی شاہراہ پر چل رہا ہی، پس آبادی
بڑھ رہی ہی زمین زراعت ترقی کر رہی ہی، اور یہ
موقع ہی کہ یہ دونوں ترقیاں مصر کو پھر اس شان تک
پہونچا دینگی جو مسلمانوں سے پہلے تھا، پس تم اس حکومت
کو کیوں نہیں پسند کرتے اور آزادی سے کیوں نہیں اعراض
کرتے؟ اور اجنبی قبضہ سے کیوں نہیں راضی ہوتے،
پس یہ مثالیں اس پر دال ہیں کہ اس شخص کو تاریخ
کی تحریف وخیانت میں کس قدر کمال ہی کیونکہ اس نے
تمدن اسلامی کی تاریخ میں فلسفی بحث نہیں کی ہے بلکہ

نسطائیا مضطرا ۔ وهناك اشياء كثيرة
معلقاتی علی کتابه لاتقل اهمية انتقادها
ذكرت من الامثلة اشير الى بعضها اشارة
خوف التطويل ۔ فهذه مثلا كلامه على العهد
النبوی المكذوب (ج ۴ ص ۹۲) ونقله لصورة
يصر يدعی انها من جانب الشرع الشريف
بديار بكر (ج ۴ ص ۱۲۷) ويستشهد بها على
وجود التعصب الدينی مع انه موضوع الباب
"الكلام على اهل الذمة فی الدولة العباسية"
وليس على الرخص المعطاة (على زعمه) من
الشرع الشريف بديار بكر فی زماننا هذا او
المحفوظة فی بعض البطريكخانات بمصر (؟)
ومنها ما ذكره بخصوص "الخصيان" (ج ۵
ص ۲۷) زاعما ان تجار اليهود هم الذين
كانوا يأتون بهم الى الاندلس والحقيقة
ان الخصاء كان شائعا فی مملكة الروم
(ابيزنس) المسيحيين وان المسيحيين
هم الذين كانوا يأتون بهم عن طريق
اسيا الصغری الى دمشق ۔ وما زال
الخصيان موجودين فی المسيحيين الى اواخر
القرن الماضی برومة بدليل ان كهنة البيعة

مسطائی مضطرب جس جشتائی ہی ۔ اور میری یاد داشت
مین اسکے سوا اور بہت سی باتین ہین جنکی اہمیت اس سے
کم نہین ہی جسکو مین نے بیان کیا، اسوقت مین بعض
غیر مذکورہ مثالون کی طرف تطویل کے خوف سے اشارہ
کر دیتا ہون، اُنسے ایک یہ مثلاً اسکا کلام عہد نبوی
مکذوب پر ج ۴ صفحہ ۹۲ اور اسکا نقل کرنا ایک اجازت نامہ
کو جسکی نسبت وہ دعوے کرتا ہی کہ یہ "شرع شریف
دیار بکر کی جانب سے ہی" ج ۴ ص ۱۲۷ اور اس سے اس
بات پر استشہاد کرتا ہی کہ تعصب مذہبی موجود تھا حالانکہ
فصل کا عنوان "دولت عباسیہ مین ذمی ہی اور اس
اجازت نامے (اسکے گمان کے موافق) شرع شریف"
دیار بکر سے ہمارے زمانہ مین اور نہ کسی مصری خانقاہ
مین (اسکا وجود ہی) اور انھین مین سے ایک یہ ہی جو اسنے
ذکر کیا ہی الخصیان کے مضمون مین ج ۵ صفحہ ۲۷ مین
اس گمان پر کہ تجار یہود ہی انکو اندلس لاتے تھے
اور حقیقت حال یہ ہی کہ خواجہ سرای "خصنا"
اس زمانہ مین تمام مسیحی مملکت روم مین شامل
تھی عیسائی ہی لوگ انکو ایشیاے کوچک کے
راستہ سے دمشق لاتے تھے اور ہمیشہ خصیان
عیسائیون مین اخیر گذشتہ صدی تک رومہ مین
موجود رہے اس لیے کہ سکستائی گرجون کے

السكستانية المسو هوب اليهم افتتاح اوقات
للصلوة كانوا كذالك . ومنها ادعاؤه ان العرب
(وقريش) كانوا ياكلون الجراد والخنافس و
العقارب وغير ذلك من المواد التى لا تالفها نفس
البشر (ج ۵ ص ۸۰)

فمن هذه الملحوظات ترون ان الرجل
لم يقصد الحط من منزلة العرب ورفع منار
العجم فقط بل له اغراض سياسية اخرى
اهمها اصابة المسلمين والاسلام بما هو
براء منه حفظنا الله والعياذ بالله من مثل
هؤلاء الخونة المدلسين وفى الختام ارجو
المعذرة من التطويل واقرأكم
سلام الله و رحمته وبركاته

الدكتور
محمد لبيب
محرم

پادری جنکے سپرد نماز تھی وہ ایسے ہی ہوتے تھے ا
انھین مثالون مین سے ایک یہ ہے کہ جرجی زیدان نے
دعوے کیا ہے کہ عرب (اور قریش) ٹڈی حشرات الارض
بچھو وغیرہ اور اُن چیزون مین سے کھاتے تھے جنکو انسان
کا نفس مکروہ سمجھتا ہے ج ۵ ص ۸۰

ان ملاحظات سے آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس شخص کا مقصود
صرف عرب کی شان گھٹانے اور عجم کی عزت بڑھانی نہیں ہے
بلکہ اسکے مقصد دوسرے سیاسی اغراض بھی ہین جن مین سے
سب سے اہم یہ ہے کہ مسلمان اور اسلام کو اس چیز سے صدمہ پہونچا
جس سے وہ پاک ہین خدا ہمکو محفوظ رکھے اور ہم پناہ چاہتے
ہین خدا کی ایسے مکار خائنین سے اور آخر مین ہم معذرت
چاہتے ہین کہ کلام طول ہوگیا والسلام علیکم و رحمۃ اللہ
و برکاتہ ،

ڈاکٹر
محمود لبیب
محرم

البیان . ونحن نحفظ رأينا فى
هذا الباب الى فرصة اخرى وربما نوفى
القراء ما يسرهم فى الموضوع ويغنيهم
عن الاطناب فى ذلك ان شاء
الله تعالى -

البیان . اس مسئلہ مین ہم اپنی رائے کو آیندہ کسی
کے وقت پر اٹھا رکھتے ہین اگر خدا نے چاہا تو اس
موضوع مین البیان ایک نہایت مکمل مضامین کا سلسلہ شروع
کریگا جسمین کسی قسم کے مبالغہ یا طول کلام کی ضرورت
نہو گی ،

خلائق اوربا

تدعي اوربا انها افضل الاقاليم بما لها من كرم
الاخلاق ولين العريكة ودماثة العوائد والايفاء
بالعهد وانجاز الوعد وحب الاصلاح وحرية الافكار
وحب الجنس البشري والمسامحة في الدين والوطن
والجنس وبغض التعصب ولكن هل تابى اوربا
ان ليست منها النمسا التي خرقت معاهدتها ونقضت
ميثاقها واخلفت وعدها وسرقت بلاد غيرها وقامت
ان تعثو في الارض وتسفك الدماء وتنهب اموال
الناس وتثير الفتن وتسد رتاج الاصلاح وتبغض
غير جنسها وتتخذ التعصب اماما،

فان كانت النمسا داخلة في اوربا فليشهد الثقلان
ان اوربا تكذب فيما تدعي ونعم تكذب فيما تدعي
الف مرة، نحن مسلمو العالم كافة نبغض النمسا و
نحسبها من اعلى اعدائنا قبحها الله ولا نشتري
بعد ذلك شيئا من بضاعتها ومصنوعاتها وندعو عليها
بكرة واصيلا، فان سلاح الاعزلين الدعاء ونشكر
مسلمو العالم قاطبة الحكومة الانجليزية ويدعون لها بالخير
حيث اخذت بايديهم وساعدت خليفتهم واستاءت من
عمل النمسا التي صغرت في عين العالم المتمدن فعله
فسحقا لك ايتها النمسا وتبا وتعسا لك ايتها الخائنة

یورپ کے اخلاق

یورپ دعوی کرتا ہی کہ وہ تمام ملک سے زیادہ خوش اخلاق
پاکیزہ عادات، عہد کا وفا کرنے والا اور وعدہ کو پورا کرنے
والا اصلاح پسند، آزاد خیال، نوع البشر کا خیر خواہ مذہب
وطن اور قومیت کے معاملہ مین بالکل بے تعصب لیکن کیا
یورپ اس سے انکار کریگا کہ وہ اسٹریا اسکے حدود مین
داخل نہین ہی جسنے اپنا معاہدہ توڑا اپنے عہد کی پروا نہ کی
اپنے وعدہ کے خلاف کیا، غیرون کا ملک چورا لیا اور اس بات
پر آمادہ ہوا کہ ملک مین فساد کرے خون بہائے لوگون کا مال
چھین لیے فتنے اٹھائے اصلاح کا دروازہ بند کر دیا اپنی
غیر قوم سے بغض رکھا اور تعصب کو اپنا امام بنایا،

تو اگر اسٹریا یورپ مین داخل ہی تو تمام لوگ گواہ رہین کہ
یورپ اپنے دعوے مین جھوٹا ہی اور ہان ہزار بار جھوٹا ہی
ہم تمام دنیا کے مسلمان اسٹریا سے بغض رکھینگے، اور اسکو
اپنا بڑا دشمن سمجھینگے خدا اسکا برا کرے اور اب ہم اسٹریا کی
ساخت کی کوئی چیز نہ خریدینگے اور اسکے لیے بد دعا کرینگے
کیونکہ غیر مسلح لوگون کا سلاح دعا ہی، اور تمام دنیا کے مسلمان
دولت برطانیہ کے شکر گزار ہین اور اسکے خیر خواہ ہین کہ اس نے
انکی مدد کی، اور انکے خلیفہ کی امداد کی اور اسٹریا کے طرز
عمل کو برا کہا وہ اسٹریا جو متمدن دنیا کی نظر مین ذلیل ہے
برا ہو اسٹریا تیرا ہلاکت ہو اسٹریا تیرے لیے اور برباد ہو تو اے دغاباز،

جمعية الاحرار

يا ايها البرق السنى السارى — من اين ماء غمامك المدرار

من "بوسفورس" فابتسام الثغر منـــــك بما بشاطئه من الاسرار

يا "بوسفورس" قد رأيت عجائب الـــــدنيا فعمرك اطول الاعمار

فرأيت روما واقتدار ملوكها — من شوكة ومفاخر ووقار

هل شاهدت عيناك اعجب منظرا — مما ارت جمعية الاحرار

فالله يبقيها لتقطف من ربا — ضر الكفها من يانع الاثمار

السيد سليمان

جمعية الاخاء العربي العثمانى

من منافع الحرية ان نرى العثمانيين متضامنين كالاعضاء لجسد واحد ساعيين فى سبيل الاخاء والوئام فكما انه يجب على اعضاء الجسد ان يتضام بعضها ببعض وينصر احدها آخرها يجب على كل عضو ان يسعى على حدته لتقويته ليقوى الجسد كله فانه اذا صلح الجزء صلح الكل'

فالجنسية العثمانية جسد اعضاءه العرب والارمن والاكراد والاتراك واليهود وغيرهم فيجب على كل شعب من الشعوب العثمانية ان يسعى لتقوية نفسه وترقيتها سعيا لا يشغله عن الجنسية العثمانية'

وعلى هذا فقد رأى بعض ابناء العرب القاطنين

عربى انجمن اخوت عثمانى

آزادی کے نتائج کا یہ کرشمہ ہے کہ ہم عثمانی قوم کو جسم کے اعضا کی طرح محبت واتفاق کے لیے کوشش ہوتے دیکھ رہے ہیں جس طرح جسم کے ہر عضو ایک دوسرے سے ملے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے کام آتے ہیں اسی طرح ہر فرد کو لازم ہے کہ قوم کو مضبوطی کے لیے مستقل طور سے کوشش کرے تاکہ اسکی وجہ سے قوم مضبوط ہو جائے کیونکہ جزو ہی کی درستی پر کل کی ...

سمجھ لو کہ عثمانی قوم ایک جسم ہے، اس کے اعضا عرب، ارمن، کرد، ترک، یہود وغیرہ ہیں، اس صورت میں ہر فرد پر لازم ہے کہ اپنی ترقی اور مضبوطی میں ایسی کوشش کرے جس سے اس کے عثمانی قوم ہونے میں فرق نہ آئے،

اس بنا پر ان عرب نوجوانوں نے جو قسطنطنیہ

فی الاستانة ان یؤسسوا دار السعادة جمعیة
لمواخاة العرب معاضدھم باسم "جمعیة الاخاء
العربی العثمانی" اقتفاءً بالجمعیات التی تألفت ھنا
کالجمعیة الترکیة والارمنیة والکردیة والبلغاریة
فاجتمع الجم الغفیر من ابناء العرب فی تاریخ
[illegible] شعبان المنصرم فاسسوا الجمعیة وانتخبوا لھا
الاعضاء من وجھاء العرب وفضلائھم، اما
مقاصد الجمعیة فھی کما یاتی:

اولاً - المحافظة علی القانون الاساسی ووقایته
من کل خلل یتطرق الیه وقد تحالف جمیع الاعضاء
[illegible] بنفسه والاموال والارواح دون ذلک،

ثانیاً - تفھیم ابناء العرب خاصة وسائر العثمانیین
ان الممالک العثمانیة ھی جمیعاً جسم واحد لا یقبل
التجزئة ولا التفریق وان کل قطعة منھا وان بعدت
[illegible] لکل فرد منھم فیجب المحافظة علی ھذہ الوطنیة
والدفاع عنھا واذا اقتضی الامر بذل النفس و
[illegible] النفیس دونھا،

ثالثاً - من الواجب علی کل عثمانی کما یعتقد
[illegible] کل قطعة من الممالک العثمانیة ھی وطن له ان
یعتقد ان کل فرد من العثمانیین علی اختلاف
[illegible] اسھم ولغاتھم ومذاھبھم اخ له فلذلک رأت

مقیم ہین وہان کی اور انجمنون جیسے ترکی، ارمنی، کردی،
بلغاری کے دیکھا دیکھی ایک انجمن بنام "جمعیۃ الاخاء العربی
العثمانی" قائم کرنے کا ارادہ کیا ہی، جس کا مقصود استانہ
کے عربون مین اخوت و اتفاق پیدا کرنا ہوگا،
گذشتہ شعبان کی چھٹی تاریخ کو یہ لوگ جمع ہوے اور اس
انجمن کو قائم کیا، اور اس کے ممبر منتخب کیے
اس انجمن کے مقاصد حسب ذیل
ہین"

(۱) قانون سیاسی کا ان تمام امور سے جو اس مین
خلل انداز ہون بچانا، اور تمام ممبرون نے اپنے جان
ومال کو اسکے لیے خرچ کرنے پر حلف اٹھایا،

(۲) اہل عرب اور تمام عثمانی قوم کے ذہن نشین
کرنا کہ ممالک عثمانیہ ایک جسم کے مانند ہی، اس مین
تجزی و تقسیم ممکن نہین، اسکا ہر ایک حصہ اگرچہ دور ہو
ہر شخص کا مسکن ہی، ہر شخص کو اس کے وطنیت کا لحاظ رکھنا
چاہیے، اسکے پیچھے اگر جان ومال خرچ کرنے کا بھی
موقع آجائے تو دریغ نہ کرے،

(۳) ہر عثمانی پر جس طرح یہ واجب ہی کہ ممالک عثمانیہ کے
ہر حصہ کو اپنا وطن سمجھے اسیطرح اسپر یہ بھی واجب ہی کہ ہر شخص
کو اپنا بھائی سمجھے، اگرچہ وہ قوم، زبان، مذہب مین
اس سے اختلاف رکھتا ہو، اس دفعہ کی رو سے

الجمعية من فرائضها تذكير ابناء العرب انهم اخوة لسائر الاقوام العثمانية، وحثهم على الاتفاق والاتحاد معهم ،

انجمن نے نوجوانان عرب کو یہ بات یاد دلائی کہ وہ تمام عثمانی قوم کے بھائی ہین، اور اُنکے ساتھ اتفاق و اتحاد رکھنے کی اُنکو بہت تاکید کی،

رابعاً . بما ان العرش السلطاني العثماني هو اقوى جامعة واوثق رابطة بين العناصر والممالك المختلفة العثمانية فالجمعية تعتبر فرضاً واجباً تمسك ابناء العرب باذيال هذه الجامعة العظمى واتحادهم بغاية الصدق والاخلاص حول سدة السلطنة العثمانية ومقام الخلافة الاسلامية

(۴) چونکہ پایہ گاہ سلطنت عثمانیہ مختلف قومون اور مختلف ملکون کے اتفاق واتحاد کا اعلی ذریعہ ہے اس لیے انجمن نوجوانان عرب کے لیے فرض سمجھتی ہو کہ اس خلافت عظمی کے دامن کو بہت مضبوطی سے پکڑے رہین گے، اور خلوص اور سچائی کے ساتھ اسکے بارگاہ کے گرد جمع رہین گے

خامساً . لا يخفى ان ما تقدم لا يمنع كل عنصر من العناصر العثمانية ان يقوم بالنظر في شؤونه الخاصة لاسيما العنصر العربي ذو اللغة الكريمة القرآنية والتاريخ المجيد الباهر فالجمعية تسعى في اعلان شان العرب والعربية ضمن الجامعية العامة العثمانية وانالة ابناء العرب على اختلاف مذاهبهم ما منحتهم المساواة الدستورية من حق احراز الوظائف والمناصب وغير ذلك من الحقوق المشروعة،

(۵) پہلے دفعات کے لحاظ سے اسمین کسیطرح کا حرج نہین کہ قومیت کا کوئی خاص گروہ اپنے ہی حالات کے درستی کے لیے کھڑا ہو، خاص کر یہ عربی گروہ جنکی زبان مین قرآن نازل ہوا ہی، جنکے کارنامے دنیا پر روشن ہین، پس یہ انجمن اپنے عام اغراض کے ضمن مین ا[illegible] اور زبان عربی کے شان کے بلند کرنے مین کوشش کرتی رہیگی، اور ازروئے حقوق مساوات انکے لیے وظائف اور عہدون کی بھی کوشش کریگی،

سادساً . بما ان جانباً من الولايات العربية العثمانية لم يزل حتى الآن خارجاً عن نفوذ الحكومة السنية غير مشارك سائر العثمانيين في حقوقهم وواجباتهم نابذاً اسباب التمدن والعمران فعلى الجمعية ان تهتم بامر هذا القسم وتسعى

(۶) چونکہ عربی صوبون کا ایک حصہ اسوقت تک حکومت سنیہ کے اثر سے علحدہ ہی اور دوسری عثمانی [illegible] سے حقوق وواجبات مین کنارہ کش، تہذیب و[illegible] دور لہذا یہ انجمن انکو راہ راست پر لانے تعلیم دلانے ا[illegible]

في ارشاده وتعليمه وادخالهم في أبوة الجامعة العثمانية،
سابعاً ۔ السعي بنشر انوار المعارف بين ابناء العرب وذلك بتاسيس مدارس وطبع كتب ورسائل وجرائد،
ثامناً ۔ حث ابناء العرب على السعي بالاتفاق مع سائر العثمانيين في تشكيل شركات تقوم بترقي التجارة والصناعة والزراعة في جميع انحاء الممالك العثمانية،
تاسعاً ۔ معاونة ابناء العرب على قدر الوسع في امورهم وشؤونهم واغاثة فقرائهم ومرضاهم وايتامهم وارامله،
وقد قررت الجمعية اصدار ثلاث جرائد عربية وتركية وافرنسية لشد الروابط بين الولايات العربية ودار الخلافة وخدمة الجامعة العمومية ونشر افكار الجمعية واعطاء حوادث الاستانة مما يوثوق بها ودرج حقائق الاحوال بلا محاباة ورفع صوت كل مظلوم كيلا يحرم من نعمة العدل والانصاف ”
فهذه المقاصد كما ترون لا منفذ منها للنهضة العربية تحت ظلال الجامعة العثمانية فالعرب في اشد حاجة الى فتيان صادقين ينوّرون ويأخذون ويبادرون بهمم ويسعوا في تعليمهم

عثمانیہ کے زیر اثر لانے مین کوشش کرے،
(۷) اہل عرب مین علوم و معارف کے پھیلانے کی کوشش کرنی، اور اس کام کے لیے مدرسے قائم کرنا اور کتابین، رسالے اور اخبار طبع کرنا،
(۸) اہل عرب کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ وہ عثمانی رعایا کے ساتھ ملکر تجارت، صنعت، وغیرہ کے ترقی کے لیے متفقہ کمپنی قائم کرین،
(۹) اہل عرب کی حتی الوسع انکے تمام کامون مین مدد کرنی، انکے فقیرون مریضون، یتیمون اور بیواؤن کی خبر گیری کرنی،
انجمن نے یہ بھی قرار دیا کہ تین اخبار عربی، ترکی اور فرانسیسی زبانون مین جاری کیے جائین، جنکے مقاصد یہ ہونگے، عربی صوبون کو دار الخلافہ کے زیر اثر لانا، انجمن عام کی خدمت کرنی، اسکے مقاصد کو شائع کرنا، آستانہ کے وقائع کو معتمد ذریعہ سے حاصل کرکے درج کرنا، حقیقت حال کو بلا رو رعایت ظاہر کرنا، ہر ستم رسیدہ کی فریاد کو گوش گذار کرنا تاکہ عدل و انصاف کی نعمت سے کوئی محروم رہنے نپائے،
ان مقاصد کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل عرب کو حرکت مین لانے کے لیے انسے گریز نہین کیونکہ انکو ایسے سچے ہمدردون کی سخت ضرورت ہے جو انکی مدد کرین، انکا ہاتھ بٹائین، انکی تعلیم مین کوشش کرین،

وارشادهم الى اسباب التمدن فاننا
ننتظر لهم مستقبلا مجيدا كما كان ماضيهم
مجيدا باهرا   س

جريدة اللواء فى الهند

جريدة اللواء من الجرائد التى خدمت الامة
والدين احسن خدمة وذاع صيتها ورُفع
منارها واكتسبت شهرة مهمة فى بضع سنوات
حتى لا نكاد تسمع ذكر الجرائد المصرية فى اندية
الهند الاسلامية الا اللواء اولها ذكرا واكثرها
قراءة واوسعها بحثا واغرقها حبا للاسلام لكن
ما ادرى ماذا احدث حتى ودعنا اللواء وفارقنا
منذ فارقنا الفقيد المرحوم مصطفى كامل و
استاثر الله به ونقله الى دار كرامته وانا نعلم قطعا
ان ادارة اللواء تبعث بجريدتها الينا كل اسبوع
وايضا نحن على يقين من ان البوستة البحرية
توصلها الى بوستة الهند فى بمبائى وبوستة
بمبائى ترسلها الى ايالتنا آوذ ولكن اهالى آوذ
الذين تاق الى بعضهم جريدة اللواء لا تفوز بلعداد
منها فى اسبوع حتى نفقدها فى اسبوع آخر وتارة
يتصل بنا عدد فقط من اعدادها الستة الاسبوعية
ومرة لا تاتينا شهرا او بعض شهر بل اكثر منه ،

اسباب تمدن کی طرف انکی راہ نمائی کرین، جس طرح
ماضی مین فضائل سے روشن تھے اسیطرح ہم انکے مستقبل کو
بھی دیکھنا چاہتے ہین،

اخبار اللوا ہندوستان مین

اللوا ر اُن اخبارون سے ہی جس سنے قوم و ملت
کی بہت اچھی خدمت کی ہی اس نے بڑی شہرت اور ناموری حاصل
کی ہی، چند سالون مین اس نے ایسی ترقی کی ہی کہ ہندوستان
کے اسلامی مجلسون مین سب سے پہلے اسی کا ذکر کیا
جاتا ہی، اسی کو لوگ زیادہ پڑھتے ہین، اس کی بحث
کا دائرہ بہت وسیع ہوتا ہی، اسلامی باتون مین اسکو
خاص دلچسپی ہی مگر نہ معلوم کیا افتاد پڑی ہی کہ جب
مرحوم مصطفی کامل پاشا نے انتقال کیا ہی یہ اخبار
طور سے ہمارے پاس نہین پہونچتا ہی، ہمکو یہ یقین
کامل ہی کہ دفتر سے اخبار برابر روانہ ہوتا ہی اور
ڈاکخانہ بمبئی پہونچاتا ہی، اور وہان سے ڈاکخانہ
آتا ہی، مگر ہم اودھ والے جن مین سے بعضون کے پاس
آتا ہی کبھی تو پورے ہفتے کا اخبار پاس لیے ہین
کبھی بالکل ندارد ہوتا ہی، کبھی ہفتہ کے چھ
پرچون سے صرف ایک ہی ملتا ہی، کبھی ایسا
ہوتا ہے کہ مہینہ ڈیڑھ مہینے تک نہین
آتا ہی،

وقد نبئنا من طريق غير رسمي ان الحكومة تسوءها
منعها عن الدخول في الهند سرا وامرت رجال البوستة
سرا ان لا يوصلها الى اصحابها، فان كان الخبر صادقا
والخبر يصدق ويكذب فعلى الحكومة ان
تعلن منعها لئلا يختلط على الناس امرهم
ونستريح من عذاب الانتظار، فالانتظار اشد
من انقطاع الامل س

ماذا يقول المصريون

يا ايها الراكب المزجي مطيته
سائل بني اسد ما هذه الصوت
ويل للذين يتفرقون ويتخذون هواهم
اس اعمالهم فتسودهم الفوضى وتذهب ريحهم
وتكبو زنادهم، وتطيش سهامهم، تحل امالهم
بوادٍ غير ذي زرع فتصبح خائبة
خاسرة،

هذه النهضة الاخيرة التي نهض بها
الشرق من سنوات ما غادرت ملكا من الشرق
الا وايقظت اهله من سباتهم فانتبهوا
وقاموا وسعوا،

ومصر التي هي من اقدم البلاد مدنية وحضارة
وان فقدت الان ما كانت لها من الفضل ولكن

ہمین پرائیوٹ طور سے معلوم ہوا ہی کہ گورنمنٹ اسکا ہندستان
مین آنا پسند نہین کرتی، اور ڈاکخانہ والون کو پوشیدہ طور سے
کہدیا ہی کہ یہ اخبار خریدارون کے پاس نہ پہونچا کرے، اگر واقعی
یہی بات ہی تو گورنمنٹ کو چاہیے کہ اس بات کا اعلان کردے
تاکہ لوگ دھوکے مین نہ پڑین، اور ہمین بھی انتظار
کے عذاب سے نجات ملے، کیونکہ امید کے منقطع
ہو جانے سے انتظار کی بلا بہت سخت ہی، س

مصری کیا کہتے ہین ؟

ای سوار ! جو اپنی سواری کو دوڑائے ہوئے لیے جاتا ہی
بنی اسد سے دریافت کر کہ یہ ہنگامہ کیسا ہی
جو لوگ قوم مین تفریق پیدا کرتے ہین اور اپنی خواہشون کے
غلام بنجاتے ہین انکو اخیر مین بہت سی خرابیون سے
سامنا کرنا پڑتا ہی کیونکہ اسکی وجہ سے انکی عزت جاتی رہتی ہی اپنی
مراد مین ناکامیاب رہتے ہین، انکا تیر نشانہ پر نہین بیٹھتا،
انکی امیدین خاک مین ملجاتی ہین -

اس اخیر بیداری کے دور مین جسمین مشرق بیدار ہوا ہے،
چند برسون سے برابر دیکھا جا رہا کہ مشرق کے تمام بادشاہ اپنی غفلت
سے بیدار ہو کر اپنی رعایا کو بیدار کر رہے ہین، اور وہ سب
بیدار ہو کر اپنی ترقی کے دُھن مین لگے ہوسے ہین
گو مصر جو کسی وقت تمدن اور ثروت مین سب سے
آگے تھا اس وقت پست حالت مین پڑا ہوا ہی، مگر

نحن ننتظر لها مستقبلا مجيدا يبهر انظار
العالم ويكون لها شأن يأخذ بيد المسلمين حتى تصبح
مصر بعد ايام قلائل كعبة آمال المسلمين'

قام فيها مصطفى كامل باعباء السياسة
وعمل في حياته المقدسة ما عمل لوطنه العزيز ولكن
اهل مصر ما نصروه حق نصره بل قاومه حزب منهم
وشددوا عليه النكير فضعفت قوى القوم واصبحوا
فرقا فلما توفي مصطفى كامل قام بعده
محمد فريد بك رئيسا للحزب الوطني وسار
على خطة صاحبه غير انه فيه بعض خشونة
لعلها تحول بينه وبين مراده قرأنا ما كتبه حضرة
الرئيس تحت عنوان "ماذا يقولون" فاعجبتني
حرية افكاره ولكن استاءتنا لهجته فالله يوفقه
للسداد ويعصمه من مزالق الاقوال'

ہمین امید ہے کہ آیندہ دنیا کو اپنے علم و فضل سے
کردیگا، اور مسلمانون کا ہاتھ بٹائیگا، جسکی وجہ
چند دنون مین مسلمانون کی امیدون کا کعبہ بنجا

مرحوم مصطفے کامل باشا نے سیاسی امور کیطرف ا
مبذول کی تھی اور اپنے پیارے وطن کے لیے بہت
مگر مصریون نے جیسی چاہیے انکی مدد نہین کی، بلکہ ا
مخالف بنگئے، اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ قوم کے قوے ضعیف
اور وہ چند گروہ بنگئے۔ انکے انتقال کے بعد محمد فرید
وطنی کے صدر قرار پائے، یہ بھی انھی کے نقش قدم
مگر افسوس یہ ہے کہ انکے مزاج مین کسی قدر سختی ہے
ابھی تک ناکامیابی رہی، انھون نے جو مضمون "مصر
کے موضوع پر لکھا ہے ہماری نظر سے گذرا، مگر اسکے
مجھے سخت رنج ہوا - خداوند تعالی انھین نیک
کی توفیق عنایت کرے اور لغزش سے بچائے -

س

الدولة العلية واليابان

قابل سفير اليابان السير غري ناظر الخارجية واخبره ان
اعلان بلغاريا الاستقلال وقع وقعا سيئا جدا في اليابان وقد
اهتم السفير بوجه شديد في ان تحل هذه المسائل بالوسائل السلمية

التجارة النمساوية

مقاطعة التجارة النمساوية مستمرة في القاهرة بشدة

س

دولت علیہ اور جاپان

جاپان کے سفیر نے سر گرے وزیر خارجیہ انگلستان
ملاقات کی اور بیان کیا کہ بلگیریا کے اعلان آزادی کا اثر
برا ہے سفیر موصوف نے اپنی بڑی خواہش ظاہر کی کہ یہ مسئلہ بطر

اسٹرین تجارت

مصریون اسٹرین تجارت سے بائیکاٹ بہت شدت

والصحف المصرية تشجع الاهالي على المقاطعة بكل قواها وقد عقد منذ ايام اجتماع كبير والقيت فيه خطب تتضمن الحث على الدأب في هذه الخطة، وهنالك نشرات خاصة تطبع وتوزع بهذا الغرض وتعهد بعض التجار بانهم لن يتجروا بعد بالبضائع النمساوية وبهذا ضربت الفابريقات النمساوية الكبرى ضربة مؤلمة عاجلا،

مصری اخبار نہایت قوت کے ساتھ لوگونکو اس بائیکاٹ پر آمادہ کر رہی ہین ابھی چند دن گذرے کہ ایک بہت بڑا جلسہ ہوا تھا جسمین اسپیچین دی گئی تھین جن مین اس بائیکاٹ کی پالیسی پر لوگونکو آمادہ کیا گیا تھا اور بہت رسالے اور اشتہارات اسی غرض کے لیے شائع کیے جاتے ہین بعض بعض تاجرونے عہد کر لیا ہے کہ وہ اب اسٹرین چیزونکی کبھی تجارت نکرینگے ان وجوہ سے اسٹریا کے کارخانونکو بہت نقصان ہے جسکا انکو سخت رنج ہے،

جمعية العلماء وندوة العلماء

فان علماء الهند امثالهم في البلاد الاسلامية الاخرى حيث سبقوهم بنصرة الدين ورد البدع بتاسيسهم جمعية سموها ندوة العلماء والآن بعد ان بلغ السيل الزبى تنبه لهذه الحاجة الدينية علماء مصر، فاجتمع لفيف كبير من نابغي علماء الازهر الشريف في منتصف الشهر المنصرم واسسوا جمعية سموها جمعية العلماء ومن اهم ما اسست لاجله هذه الجمعية النظر في المطاعن الدينية والشكوك الواردة من بعض الناظرين وردها بالحجة والبرهان وكذلك النظر في البدع والمنكرات التي يرتكبها العامة باسم الدين والدين منها براء،

جمعیۃ العلماء اور ندوۃ العلماء

ہندوستان کے علما اپنے دوسرے علما پر جو اور بلاد اسلامیہ مین رہتے ہین بڑھ گئے کیونکہ مذہب کی امداد اور بدعات کے رد مین ندوۃ العلما کے نام سے ایک انجمن قائم کرنے مین وہ سب سے پہلے ہین اور اب جبکہ سیلاب سر سے گذر گیا علمائے مصر نے بھی اس مذہبی ضرورت کا احساس کیا اپنے علما ازہر نے گذشتہ نصف مہینے مین یک انجمن قائم کی ہے جسکا نام جمعیۃ العلما ہے اس انجمن کے قائم کرنے کا اصلی مقصد اُن مذہبی اعتراضات اور شکوک کا بالدلیل دفع کرنا ہے جو بعض لوگ کرتے ہین اور نیز اون رسوم و بدعات مین غور کرنا ہے جن مین عام لوگ مذہب کے نام سے مبتلا ہین حالانکہ مذہب اونسے بری ہے،

الحجاز الجديد

الدستور العثماني لم يغير تركيا لاوربا فقط بل كل بلادها الحجاز ونجد وعربها وعجمها فنرى في خلال الحجاز آثار التقدم والعمران ليسعى الى التجديد فتبرع الاغنياء الكرام بمبالغ طائلة لتصليح بلد الله الحرام وتنظيفها وصدرت من مكة المكرمة جريدة عربية تركية رحبت العرب كلها وليسعى بعض التجار المعتبرين لتشكيل شركة عثمانية بحرية … واقسموا من الحكومة السنية منحهم … لعمل … لسلامة الحجيج وراحتهم من بادية العرب

حجاز جدید

عثمانی پارلیمنٹ نے نہ صرف یورپین ترکی کو بدلا ہے بلکہ اپنے کل ممالک کو، حجاز کو اور نجد کو عرب کو اور عجم کو، حجاز مین ترقی و شایستگی کے آثار جدید گورنری کی کوشش سے نمایان ہین ذی ثروت لوگون نے بہت بڑی قیمتین مکہ معظمہ کی اصلاح اور صفائی کیلیے چندہ دی ہین مکہ مکرمہ سے ایک عربی ترکی اخبار شائع ہونا شروع ہوا ہے جسکا خیر مقدم تمام عرب نے کیا بعض معتبر تجار وہان کمپنی قائم کرنیکی کوشش کر رہے ہین اور دولت عثمانیہ سے ایک آگبوٹ کمپنی کے قائم کرنے کی اجازت چاہی ہے اور حاجیون کے آرام و آسایش اور اونکو مطوفین اور بدون کے پنجہ سے رہا کرنے کے لیے قواعد منضبط کیے ہین

والمطوفين، وعزموا على تسهيل امر البوستة في الحجاز،

اور حجاز میں ڈاک کی آسانی کا ارادہ کیا ہے،

مبعوث مكة والمدينة

قد احرز الكثرية الآراء حضرة الفضيلة الشيخ عبد الله سراج افندي مفتي الاحناف في انتخاب المبعوث الذي اقتضى الحال التعيينه من مكة وقد صار انتخاب حضرة السيد عبد القادر افندي من المدينة المنورة

مکہ اور مدینہ کے ممبر پارلیمنٹ

مکہ میں ممبری کے زیادہ اوٹ شیخ عبد اللہ سراج افندی مفتی احنا اوس انتخاب میں حاصل کیے ہیں جو مکہ کی طرف سے، مدینہ منورہ میں ممبری کے لیے سید عبد القادر آفندی کا انتخاب ہ

قرض الدولة العلية

وافقت بنوك انكلترا على اقراض الدولة العلية خمسين مليونا من الجنيهات

دولت علیہ کو قرض

انگلستان کے بنک دولت علیہ کو پانچ کرور گنی قرض دینے کو ملیا

جدة

قد صار انتخاب حضرة قاسم افندي زينل من جدة وقد شبان جدة تاسيس مدرسة بغرض تعلم اللغة التركية قراءة وكتابة،

جدہ

جدہ سے پارلیمنٹ کی ممبری کے لیے قاسم آفندی زینل کا انتخاب ہوا ہے نوجوانون نے ایک مدرسہ اس غرض سے قائم کرنا چاہا ہے کہ ترکی لکھنا پڑھنا

مجلس المبعوثين

سيكون عدد اعضاء المبعوثين ٢٤٠ عضوا وقد تم انتخاب ٢٢٩ عضوا وصدرت اوامر الصدارة العظمى باسراع تسفيرهم الى العاصمة

پارلیمنٹ

پارلیمنٹ کے ممبرون کی تعداد ۲۴۰ ہوگی جن میں سے ۲۲۹ کا انتخا وزارت عظمی نے حکم صادر کیا ہے کہ وہ بہت جلد قسطنطنیہ پہونچ

الاتحاد والترقی

جمعت جمعية الاتحاد والترقي كبار اعضائها في جمعية عمومية في سلانيك لتقرير اعمالها بعد انعقاد مجلس المبعوثين وحضر هذا الاجتماع كبار اعضائها في الاستانة والولايات وقرروا انها لا تتداخل جمعيتهم بعد انعقاد المجلس في ادارة البلاد بل تقتصر مهمتها على مراقبة الاصلاح وخدمة البلاد من الوجهة الادبية۔

انجمن اتحاد و ترقی

انجمن اتحاد و ترقی نے اپنے بڑے بڑے ارکان کو سلانیکا میں اپنا پارلیمنٹ کے بعد درست کرنے کیلیے جمع کیا اس جلسہ میں قسطنطنیہ اور صوبون کے تمام ارکان جمع ہوئے اور انہوں نے قطعی طور سے فیصلہ کیا کہ پارلیمنٹ کے انعقاد کے بعد انجمن کو ملکی معاملات میں مطلق دخل اسکا مقصد صرف قوم و ملک کی ادبی اصلاح ہوگی

الدولة العلية وبلغاريا

المذاكرات بين الحكومة العثمانية وبلغاريا صعبة اوهي انتهت لان الحجز اما فرنسا وروسيا وانكلترا فانها تتوسط المذاكرات المالية بين الحكومتين

دولت علیہ اور بلگیریا

دولت علیہ اور بلگیریا کے درمیان معاملات کا طے ہونا نہایت مشکل ہے اور لیکن فرانس روس اور انگلستان مالی معاملہ کے ذریعہ دونوں گورنمنٹ

مریخ مین زندگی

ور سے یہ مسلم ہوتا آیا ہی کہ زمین کے سوا کسی اور کرہ مین آبادی نہین ہے
رسالون سے محققین یورپ کا یہ دعوی ہی کہ ستارۂ مریخ مین بھی آبادی ہی
ینگل جو اسوقت ایک مشہور فلسفی ہی وہ اسکے متعلق لکھتا ہی کہ:۔
ن نہرین ہین یہ نہرین اگر مصنوعی ہین جنکو صاحب عقل کائنات نے بنایا ہی تو
ہے ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ اس کائنات کے پاس بنانے اور ناپنے کے آلات
ہین، اور یہ آلات معدنی چیزون کے بنے ہوئے نہین ہین، اور جب معدنی
ن کے بنے ہوئے ہین تو مشکل سے ہم اسکا انکار کرسکتے ہین، کہ اون
ن کے کاریگر آگ نہین استعمال کرتے، لیکن عام طور سے یہ تسلیم کیا گیا ہی کہ
لوا اور تصادم سے پیدا ہوتی ہی اور ابتدائی آگ اسی تصادم سے پیدا ہوئی ہی
ن یہ بھی معلوم ہی کہ مریخ مین برف کا دباؤ زمین کی برف کے دباؤ سے
اوان حصہ ہی، اور وہان کی فضا بجلی، رعد، صاعقہ سے خالی ہی
سلیے ایسے کرہ مین جہان سردی اور گرمی اس ناقص حد تک ہو
تصادم اور رگڑنے سے نہین پیدا ہوسکتی ہے،
ین مین ابتداءً بہت قلیل العقل و ضعیف القوی مخلوقات کا وجود
اس قوت، عقل کا وجود جو انسان اور بعض حیوان مین بہت کم
سے پایا جاتا ہی، اسلیے اگر مجھسے کہا جائے کہ مریخ مین زندگی
د ہی تو اوسکے یہ معنی نہین ہین کہ جسطرح زمین مین بہت سی نوعین
ات کی موجود ہین اسی طرح مریخ مین بھی تمام مختلف الانواع
اسکا وجود ہی بلکہ نہایت ممکن ہی کہ وہانکی کائنات صرف ایک نوع
کی ترقی یافتہ نباتات ہون جنکی شاخین بہت دور دور تک

پھیلی ہوئی ہون اور پہاڑ سے برف پگھلکر جو بہتی ہو وہ خاموش
اوسکو چوس لیتی ہون اور اسطرح ہمکو مریخ کی سطح پر بلند اور سیدھی
نہرین دکھائی دیتی ہون،

سول نے ان نہرون کی بناپر یہ نتیجہ نکالا تھا، کہ وہ نہرین جب مصنوعی
ہین تو ظاہر ہی کہ اونکو کسی نے بنایا ہوگا، اور جن لوگون نے بنایا ہوگا انکا
صاحب عقل ہونا بھی ظاہر ہی، لیکن وہ ابھی قوت عقل کے اعلی درجہ
پر نہین ہین سول کی تحقیق سے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہین ہی،
اسلیے کہ اگر زمین کی تاریخ زندگی پر غور کیا جائے تو ظاہر ہوگا کہ اسکی جسمانی اور
عقلی ترقی، تدریجی طور سے ہوئی ہی اسلیے ممکن ہی کہ مریخ کی زندگی
اپنی تدریجی ترقی کی بناپر ابھی حد انتہا تک نہین پہونچی ہی، کیونکہ
ظاہر ہی کہ زمین پر زندون کا وجود اتفاقی طور سے عناصر کی ترکیب سے
یک بیک نہین ہوگیا بلکہ پہلے بہت سے مرکب حیوانات پیدا ہوئے،
جو انسان اور ابتدائی درجہ کے حیوانات کی بیچ کی کڑیاں تھین،
ممکن ہی کہ مریخ کی زندگی صرف ایک نوع کی ہی انکی پیدائش اُس
نیسروجن سے ہو جو پہلے پانی مین مخلوط تھا اور اب پانی مین اُسکا کوئی
ذرہ موجود نہین ہی اسلیے کہ اگر اب پانی مین اسکا وجود ہوتا تو چھوٹے
چھوٹے کیڑے اوسکو کھا جاتے اور اسکے تسلیم کرنے سے کوئی شے
روک نہین سکتی کہ تمام زندہ انواع اسی طریقہ سے پیدا ہوئے ہین
اور اسطرح پر زمین کی تمام زندہ نوعین مختلف مقامات اور زمین کے
مختلف حصون پر پیدا ہوئین،
اور ایک ملکر ایک متصل و احد نوع نہین پیدا ہوئی اور غالبًا اسکا سبب

مادہ رجز را اور دریا کی موجین مین جو زمین کی نوعون کو توڑتوڑ
کر الگ کردیتی تھین لیکن مریخ کی حالت اس سے جدا گانہ ہے اسلیے
ممکن ہے کہ مریخ کے سطح پر جو زندگی پیدا ہوئی ہو وہ تمام سطح پر ایک
متصل طویل و عریض وجود ہو جسطرح کبھی کبھی زمین پر برف کی ایک
بہت بڑی لمبی چوڑی سطح پیدا ہو جاتی ہے اسلیے ممکن ہے کہ اس حالت مین
مریخ کی سطح پر ایک ایسی نباتی زندگی پیدا ہو گئی ہو جسطرح پر برف کی
پھیلی ہوئی سطح پانی کی سطح پر پھیلی رہتی ہے، ڈاکٹر ہینگن کی رای کا
یہ خلاصہ ہے لیکن ڈاکٹر رسل ولس نے جس نے ڈاکٹر ہوکر اور سیکل ورلینگسٹر
کے ساتھ شاہرون کے جلسہ مین بیالوجی کے متعلق تحقیقات کی تھی
اُس نے پروفیسر سول کی تحقیقات کی تردید کی ہے اور اُس نے مریخ کی
نہرون کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ مریخ کی سطح مین بہت سے شگاف
پیدا ہو گئے ہین جو ہمکو نہر کی صورت مین نظر آتے ہین،

بہرحال یہ سب ابھی مفروضات ہین اصلی تحقیقات کا وجود ابھی بمراحل
دور ہے جسوقت اصلی تحقیقات کے چہرہ سے پردہ اُٹھ جائیگا دنیا
مین ایک عجیب قسم کا انقلاب پیدا ہوگا،

ترکی پولٹیکل انقلاب

اسلامی سلطنتون کے انحطاط کے بعد یورپین سلطنتون نے جب ترقی کی تو اونکو
صلیبی جنگ مین جو نقصان اُٹھانا پڑا تھا مسلمانون سے اوسکا
انتقام لینے کا خیال پیدا ہوا، عثمانی حکومت کے زیر سایہ اکثر عیسائی
تھے اسلیے عیسائی سلطنتون کو اپنے مقاصد مین کامیابی کے زیادہ
موقع ملے، اس بنا پر عثمانی سلطنت کے دو عظیم الشان دشمن پیدا
ہو گئے دول یورپ جنکو ترکی سلطنت بار بار پریشان
اور دوسری سلطنت کی خود عیسائی رعایا جس نے اپنے
قومون کی پوشیدہ امداد مین کوئی کمی نہین کی، ترکی سا
وسط تاریخ مین ینی چری فوج سلطنت کی دست و بازو تھی
کی ہر قسم کی قوت اوسکی ذات پر موقوف تھی لیکن یہ معلوم
عیسائی بچونکو جنگی تعلیم دینے سے طیار ہوتی تھی اسلیے
کے اشارہ سے اس فوج مین مذہبی احساس جو مسلما
کم ہو گیا تھا پھر بگڑ گئی تھا، اور سلطنت کا سب سے بڑا دست
ہو گیا، سلطنت کے کمزور کرنے مین اس فوج نے کوئی کم
سلطان سلیم ثالث نے چاہا کہ اس فوج کو برباد کرکے یور
طیار کی جائے مگر سلطان سلیم کی یہ امید پوری نہوئی، سلطا
سلطان محمود ثانی تخت نشین ہوا اوسنے مختلف تدابیر
سلطنت کی قوی تر دشمن تھی ہلاک کر دیا اور اُسکی جگہ پ
پر اپنی تمام فوج آراستہ کی، اس بنا پر ترکی کی موجودہ ت
سنگ بنیاد گویا سلطان محمود ثانی نے رکھا تھا،
سلطان محمود کے بعد سلطان عبدالمجید موجودہ سلطان کے والد
سلطان عبدالمجید نے سلطنت کے دوسرے دشمن کی طرف توجہ
اپنی عیسائی رعایا نے اسکی کوشش کی کہ عیسائی رع
یہ غلط فہمی دور کردے کہ یہ سلطنت صرف مسلمانون کی ہے
یا مسلمان جو بھی اس سلطنت کے زیر سایہ ہین اون کی
اور کل لوگونکو ملکر ترکی سلطنت کی حفاظت کرنی چاہیے

اور بہت بڑی خرابی یہ پیدا ہو گئی کہ دول یورپ کا اقتدار ترکی
نت میں بہت بڑھ گیا، اور ہر چیز میں اونکا دخل شروع ہو گیا،
ان عبدالمجید کے بعد سلطان عبدالعزیز سلطان ہوئے سلطان
زیز کے عہد میں اس بےاحتیاطی کو دور کرنے سے بے توجہی
، اور اسی زمانہ میں مشرق میں یورپین اثر سے آزاد خیال لوگ
ونے لگے اور خاصکر ترکی میں یورپ کی تعلیم نے بہت سے ترکون کو
نت کی جدید اصلاح کی طرف آمادہ کیا، اونھون نے ملک میں اخبارات
لیے جدید تصنیفات پھیلائیں مساوات حقوق کا خیال پیدا کیا،
فسوس ہے کہ سلطان عبدالعزیز نے اس اصلاح پسند فرقہ کی طرف
کی، اور روز بروز سلطنت کی حالت بدتر ہوتی گئی، اسلیے ناچار
اح کا خیال جو بہت دور تک پھیل چکا تھا اُسنے اسپر آمادہ کیا ہے
طان عبدالعزیز تخت سے اُتار دیے جائیں چنانچہ ۱۸۷۶ء میں
طان عبدالعزیز تخت سے اُتار دیے گئے اور سلطان مراد جو مصلح فرقہ
خیال میں تخت کے لائق تھے تخت نشین کیے گئے لیکن بدقسمتی سے
طان مراد کو جنون ہو گیا وہ تخت سے علیحدہ کر دیے گئے اور انکی
پر اصلاح پسند گروہ نے سلطان عبدالحمید کو تخت پر اس شرط سے
یا کہ وہ ملک میں پارلیمنٹ قائم کریں، سلطان نے یہ شرط
ور کرلی وہ تخت پر بیٹھے، چند مہینوں کے بعد پارلیمنٹ بھی قائم
ی، مگر چونکہ یہ جدید خیالات صرف ایک خاص گروہ تک محدود تھے
یہ خیالات ابھی تک عام نہیں ہوئے تھے، اسلیے ملک نے پارلیمنٹ
قدر نہیں کی اور نہ ابھی ملک میں اسکا احساس پیدا ہوا تھا اسلیے

پارلیمنٹ ملک کے لیے ایک وفتنہ ہو گئی اور سلطنت میں ایک عجیب قسم کی بدامنی
پھیل گئی اسلیے سلطان نے مناسب سمجھا کہ پارلیمنٹ بالفعل موقوف کر دی جائے
اصلاح پسند گروہ پارلیمنٹ کے بند کرنے کی مصلحت کو نہ سمجھا اور سلطان کا
دشمن ہو گیا، سلطان نے تشدد شروع کیا اسلیے یہ گروہ ترکی مقبوضات
سے نکل نکل کر یورپ کے بڑے بڑے شہرون میں چلا گیا، اور وہیں سے ترکی
اصلاحات کے متعلق اخبارات جاری کیے جو نہایت آزادی سے
سلطنت پر نکتہ چینی کرتے تھے،

ترکی سلطنت نے ہر قسم کی کوششوں سے اُن اخبارات کو بند کرنا چاہا
جنکا پولیٹیکل اثر ملک میں روز بروز بڑھتا جاتا تھا، لیکن کوئی کوشش
آزاد نوجوانونکو جنکو اصلاح ملک کے سوا کوئی فکر نہ تھی نہ روک سکی آزاد
نوجوانون نے کامیابی کے لیے ہر قسم کی کوشش کی لیکن اُس وقت تک
وہ کامیاب نہو سکے جب تک انہون نے تمام ملک میں خفیہ انجمنین نہ قائم کرلین
جنکے ارکان سادھوؤن اور فقیرون کے لباس میں تمام ترکی شہرون میں
پھیلے ہوئے تھے، ان ارکان نے آزادی کا خیال پولیس اور فوج کے
افسرون میں بھی پیدا کیا، اور اسکا نمایان اثر یہ ہے کہ ہر قسم کی جاسوسی کا
کام جو پولیس کے محکمہ سے متعلق تھا یکلخت بند ہو گیا، ٹیلیگراف آفس کے بعض
افسر بھی اسی آزاد جماعت میں داخل ہوئے جس سے بڑا یہ نفع
ہوا کہ کسی مخالف کوشش کی خبر قسطنطنیہ نہ پہونچ سکے،
۱۸۹۶ء میں قسطنطنیہ میں ایک عام کشت و خون ہوا تھا اُسنے آزاد
جماعت کو اور زیادہ آمادہ کر دیا، اور انہون نے اپنی خفیہ سازشون کا
سلسلہ اور زیادہ پھیلا دیا، یہانتک کہ اسمین اکثر تعلیم یافتہ اور

صاحب قلم عثمانی شریک ہو گئے اصلی انجمن جو پہلے قسطنطنیہ مین تھی
پھر پیرس پھر سلانیکا مین اوسکا دفتر منتقل ہوا اُسکے تحت مین جو مجلس
انتظامی تھی اوسکے ارکان وقت مقرر پر ایک جگہ جمع ہو جاتے تھے
اور رزولیشن پاس کرتے تھے مختلف ماتحت انجمنون کو احکام صادر
کرتے تھے جب ملک مین کوئی نیا ہونا ظاہر ہوتا فوراً آزاد جماعت
کی کوشش ہوتی کہ وہ اس انجمن مین داخل ہو جائے،
ہر رکن کا ایک خاص نمبر ہوتا تھا جو اُسکو دیا جاتا تھا اور دفتر اور
رپورٹون مین نام کے بدلے اسی نمبر سے کام لیا جاتا تھا، اور جب کوئی
نیا ممبر بنتا تھا تو حسب اختلاف مذہب قرآن، انجیل، توریت کی وہ قسم
کھاتا تھا کہ وہ اخلاص اور وفاداری کے ساتھ انجمن کی خدمت کریگا،
اس قسم کی چھوٹی چھوٹی خفیہ انجمنین بڑی انجمن کے تحت مین ہر جگہ ملک مین
قائم ہو گئیں جب مابین ہمایونی کو معلوم ہوا کہ بڑے بڑے عہدہ دار،
افسر، فوجی، آزاد جماعت کے سرگرم ممبر ہو گئے ہین اور وہ سب سلانیکا
مین جمع ہین، تو انھون نے تمام افسرون کے نام خط لکھے کہ وہ قسطنطنیہ
چلے آئین آزاد جماعت کے پانچ ممبرون نے جنکا نام ہمیشہ مخفی
رکھا جائیگا خیال کیا کہ یہ مجمع اگر پھر منتشر ہوا تو کامیابی بھی معدوم
ہو جائیگی، اسلیے اونھون نے اس اعتماد پر کہ اکثر فوجی افسر اس
جماعت مین شامل ہین اسلیے فوج بھی ہمارا ساتھ دیگی
نیازی بک جو ایک مشہور ترک بہادر فوجی افسر تھا اوسنے فوج
مین حرکت پیدا کرنیکی کوشش کی، انور بک نے بھی جو دوسرا
نوجوان فوجی افسر تھا نہایت بہادری سے اس خدمت کو انجام

دیا، ان کے ساتھ اور بہت سے فوجی افسر تھے سلطان
معلوم ہوا تو انھون نے فوراً فوج کے ایک دستہ کو سلانیکا
بڑھنے کا حکم دیا لیکن اتفاق سے اس فوج کے افسر بھی آ
مین شامل تھے اسلیے سلانیکا پہونچکر یہ فوج بھی آزاد
ایک فوج اور بھیجی گئی اُسکا بھی یہی حال ہوا سلطان
کا م طاقت سے باہر ہو گیا اور ایک وسیع کشت و خون
دب نہین سکتا اسلیے نہایت عاقلانہ تدبیر کے ساتھ
جاری کیا جو شیخ الاسلام کی اجازت کے بعد تمام
کیا گیا، یہان پر سب سے پہلا سوال یہ ہوگا کہ آیا
کامیابی کے کیا اسباب تھے اسکا جواب حسب ذیل۔
(۱) قوم مین خود احساس پیدا ہونا،
(۲) آزاد نوجوانون کی، وفاداری، استقلال
(۳) آزاد گروہ کتنا نہین تھا کرتا تھا،
(۴) انھون نے غیر مناسب جوش سے کام نہین لیا بلکہ وہ
(۵) ہر قسم کے مذہبی، وطنی، قومی تعصب سے پاک
(۶) جتنے ممبر اس انجمن مین شریک تھے سب
(۷) مابین ہمایونی کے تشدد اور مظالم،
(۸) غیر سلطنتون کی موافقت،
(۹) آزاد ترکون کا تمام متمدن شہرون مین
کیلیے کوشش کرنا غرض اس قسم کے بہت
سی سالہ کوشش کو ۲۴ جولائی کی صبح

باپ ہی۔ بکر بن ہوازن کے بیٹے، سعد، معاویہ، اور زید تھے، زید بن بکر کو اُسکے بھائی معاویہ نے قتل کر ڈالا
اور وہ پہلا شخص ہی جسکے فدیہ مین اونٹ دیے گئے تھے۔ سعد بن بکر کی اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی دایہ تھین۔ جب ہوازن والے جنگ مین قید کیے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی دودھ شریکی بہن آپ کی خدمت مین سفارش کے لیے آئین اور حضور انور نے اُن سب لوگون
کو آزاد فرمادیا۔ معاویہ بن بکر کے بیٹے جشم، نصر، صعصعہ، السباق، جسر، حجش، حجاش، عوف، دحوہ
اور دحیہ، تھے۔ دحوہ، دحیہ، حجش اور حجاش، کی نسل کا مجھے کچھ پتا نہین ملا۔ مگر عوف کی اولاد
"وقعہ" کہلاتی ہی، ایک شاعر کا قول ہی۔

یا اُخت دحوۃ بل یا اُخت اختہم	من عامر او سلول او من الوقعۃ
اے دحوۃ کی بہن بلکہ اے اُنکی بہن کی بہن	جو عامر، یا سلول، یا وقعہ کے کنبہ سے ہی

باقی رہا جشم کا گھرانا، اُسکے بارہ مین اخطل شاعر کہتا ہی۔

ولا جشم شر القبائل انہم	کبیض القطا لیسوا بسود ولا حُمر
جشم کوئی برا قبیلہ نہین ہی کیونکہ وہ لوگ	"قطاء" کے انڈون کی طرح بالکل سیاہ ہین اور نہ سرخ رنگ

"غزیۃ" درید بن الصمۃ کا جد اعلی اسی گھرانے سے ہی۔ بنو نصر مین سے، مالک بن عوف النصری
مشہور شخص ہی جو غزوہ حنین کے دن قبیلۂ ہوازن کا سردار تھا۔ صعصعہ بن معاویہ کے بیٹے
عامر، مرہ، غاضرہ، مازن، اور وائلہ ہین، بنو مرہ اپنی مان، سلول کی جانب منسوب ہو کر بنی سلول
کے نام سے مشہور ہین، ابو مریم السلولی، عجیر السلولی شاعر، اور عبد اللہ بن ہمام السلولی شاعر اسی
گھرانے کے لوگ ہین۔ عامر بن صعصعہ کا بیٹا ہلال بن عامر ہی، یہ ام المومنین زینب بنت خزیمہ کا
جد اعلی تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھین، اور میمونہ بنت الحرث کا بھی جد ہی۔ سواء
بن عامر، اور نمیر بن عامر یہ لوگ جمرات عرب مین سے ایک "جمرہ" ہین، ابو حیۃ النمیری، راعی "شاعر"
اور ربیعہ بن عامر، سب اسی خاندان کے لوگ ہین ربیعہ بن عامر کی اولاد اپنی مان کی طرف منسوب
ہو کر بنو مجد کہلائی۔ لبید شاعر کا قول ہی

سقی قومی بنی مجد و اسقی　　　نمیرا و القبائل من ہلال

بنی مجد نے میری قوم کو پانی پلایا　　　اور مین نمیر اور ہلال کے قبائل کو پانی پلاتا ہون

بنو مجد کے نام عامر بن ربیعہ، کلام بن ربیعہ، اور کعب بن ربیعہ ہین، عامر بن ربیعہ کی ا
سے عمرو بن عامر الضحیا کا شہسوار ہی جسکی نسل سے خداش بن زہیر شاعر ہوا ہی۔ بنو البکا
عامر بھی اُسکی اولاد ہین۔ خرقا ،،ذی الرمۃ، کی بیوی بنی البکا کے گھرانے کی لڑکی تھی،
کلاب بن ربیعہ کسی قدر بے عقل شخص تھا، اُسکے فرزند حسب ذیل ہین، جعفر، معاویہ،
ابوبکر، عمرو، الوحید، رواس، الاضبط، اور عبداللہ، بنی رواس کی نسل سے ،، وکیع ،، محدث
اور بنی الوحید کی نسل سے ،، ام البنین ،، جو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیوی تھ
اور عباس، جعفر، اور عبداللہ یہ تینون صاحبزادے انھین کے بطن سے تھے۔ معاویہ بن کلا
کی نسل سے ،، الضباب ،، ہین یعنے حسل، حسیل، اور ضب، معاویہ کے بیٹے۔ عمرو بن کلاب کی
بہت کثیر ہی انمین سے ایک قوم ،، بنو دودان ،، کہلاتی ہی، یزید بن الصعق عمرو ہی کی نسل سے
جعفر بن کلاب کے فرزند، الاحوص، خالد، مالک، اور عتبہ ہین۔ احوص کی کنیت ،، ابا شریح ،، تھی
وہ ،، یوم جبلہ ،، کے دن بنی عامر کا سردار تھا۔ اُسکی اولاد سے علقمہ بن علاثہ ہی جسنے ،، ہرم بن ق
الفزاری ،، کے پاس عامر بن الطفیل کی منافرت کی تھی۔ خالد بن جعفر وہی شخص ہی جسکو زہیر بن ج
العبسی نے قتل کیا تھا اور اُسکو حرث بن ظالم المری نے قتل کیا۔ مالک بن جعفر کے بیٹے عامر، طف
ربیعہ، عبیدہ، اور معاویہ، ہین جنکی مان ،، ام البنین ،، تھی، لبید شاعر کا قول ہی۔ نحن بنو ام البنی
الاربعہ ،، اُسنے ،، اربعہ ،، کو قافیہ کے لیے رکھا ورنہ دراصل وہ لوگ پانچ ہین۔ معاویہ حکیمون کا
تھا، ربیعہ لبید شاعر کا باپ ہی، طفیل وہ ابو عامر بن الطفیل ہی۔ ابوبکر بن کلاب کی اولاد، قرطاء
ہی جنکے نام قرط، قریط، اور مقرط، ہین، ضحاک بن سفیان اسی قبیلہ کا شخص ہی جسکو رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے اپنی جانب سے بنی سلیم پر عامل مقرر فرمایا تھا، محلق بن حنتم بھی اسی کنبہ کا ایک
ہی جسکے بارہ مین ایک شاعر کہتا ہی۔ ،، وبات علی النار الندی والمحلق ،، کلاب کا بیان ختم

کعب بن ربیعہ کے بیٹے عقیل، قشیر، الحریش، جعدہ، عبداللہ اور حبیب ہین۔ عبداللہ بن کعب کی نسل مین بنو عجلان ابن مقبل شاعر کا خاندان ہی۔ جعدۃ بن کعب کی نسل سے نابغہ جعدی ہی۔ حریش بن کعب کی نسل مین مطرف بن عبداللہ بن الشخیر، زرارہ بن اوفی، اور عبداللہ بن سبرۃ الحرشی ہین آخر الذکر کا ہاتھ اطربانوس رومی نے کاٹ ڈالا تھا۔ قشیر بن کعب کی نسل مین غطیف اور غطفان ہین، مالک ذو الرقیبۃ اور بنو ضمرہ بھی جنکی کثیر تعداد شہر بصرہ مین سکونت رکھتی ہی اسی نسل سے ہین عقیل بن کعب کی اولاد مین "خفاجہ" کا قبیلہ ہی جسمین اشراف ہین اور حلیف لوگ بھی، اخیل یعنے لیلیٰ اخیلیۃ" کا جد اعلیٰ اسی کنبہ کا شخص ہی اور اُسکا شوہر توبۃ بن الحمیر بھی،

ثقیف۔ منبہ بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان کا بیٹا قسی تھا جو ثقیف ہی۔ ثقیف "ربی رغال" کا قاتل ہی جو نہایت راستباز آدمی تھا اتفاقاً ایک دن ثقیف اُسکی طرف گیا اور اُسے قتل کر ڈالا لہذا اُسکی بابت کہا گیا کہ "قسا علیہ" یعنے ظلم کیا اُسپر اور بیرحمی کی۔ اسی وجہ سے ثقیف کا نام "قسی" پڑگیا چنانچہ اُنکے شاعر نے کہا ہی۔

نحن قسی و قسا ابونا — ہم لوگ سنگدل ہین اور اس بیرحمی کا تخم ہمارے باپ نے بویا تھا

ثقیف کے دو بیٹے جشم، اور عوف، اور ایک لڑکی "مسک" نامی تھی جسکے ساتھ "قاسط" نے شادی کی اور اُسکے بطن سے "وائل" بکر بن وائل کا باپ پیدا ہوا جشم کا بیٹا حطیط تھا اور حطیط کے دو فرزند "مالک" اور "غاضرہ" تھے، عوف کی نسل احلاف کہلائی کیونکہ اُن لوگون نے بنی مالک کے مقابلہ مین "تحالف" کر لیا تھا، غاضرہ بھی احلاف کے ساتھ ہوگیا اسوجہ سے بنی ثقیف کے دو فرقے ہوگئے، ایک بنو مالک، دوسرا احلاف، بنی مالک کی نسل سے سائب بن الاقرع، اور حرث بن مالک ہین جنکو "اثرون" کہتے ہین۔ اور احلاف کے گھرانے مین، مختار بن ابی عبیدہ حجاج بن یوسف، امیہ بن ابی الصلت، ابو محجن شاعر، حرث بن کلدہ، معتب، عتاب، اور ابو عقبہ یہ سب لوگ ہین۔ یہ ربیعہ کا خاندان ہی۔

ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان کے بیٹے حسب ذیل تھے، اسد بن ربیعہ، ضبیعہ بن ربیعہ

اور اکلب بن ربیعہ، اکلب بن ربیعہ کی اولاد خثعم مین شامل ہی، انس بن مدرک الخثعمی، سلیک بن السلکہ
قاتل اسی کنبہ مین ہی اور انکے قبیلے اور بطن بکثرت ہین جو سب کے سب خثعم کی جانب منسوب ہو
ہین ضبیعہ بن ربیعہ کے اولاد مین تین بیٹے احمس، حرث، اور قلادہ، ہین۔ احمس کی نسل مین
جماعت مسیب بن عاص، شاعر کے گھرانے کی بہتہ اور دوفن، المتلمس شاعر کا گھرانا، اور حرث بن
بن وعنو الاجم کا جو زمانۂ جاہلیت مین قبیلۂ ضبیعہ کا سردار تھا۔ اور ابو الکلیہ کا کنبہ ہی جنکی تعداد اور دا
مشہور ہی۔ بنو شحنہ بھی اسی نسل سے ہین۔ اسد بن ربیعہ کی اولاد مین جدیلہ بن اسد جسکی مان ا
تمی، عنزہ بن اسد، اور عمیرہ بن اسد ہین، آخر الذکر دونون لڑکون کی مان دہرہ، قیس عیلان کی
تھی۔ عمیرۃ بن اسد کی اولاد، عبد العیس مین شامل ہی، اُسکے بیٹے مبشر، منصور، اور مالک، نامی
عنزہ بن اسد کا اصلی نام عامر تھا لیکن چونکہ اُسنے مقام عنزہ مین ایک شخص کو قتل کرڈالا تھا
اس نام سے نامزد ہوگیا، ایک قول ہی کہ عنزہ اسد بن خزیمہ کا بیٹا ہی۔ اُسکے بیٹون کے نام
غنزہ، اور یقدم بن عنزہ ہین۔ جدیلہ بن اسد کے بیٹے کا نام دعمی اور دعمی کا فرزند قصی ہی جسکے
ہنب بن قصی، اور عبد القیس بن اقصی ہین۔

عبد القیس بن اقصی کے بیٹے حسب ذیل ہین: اللبو جسکی مان ہند بنت تمیم بن مُرّ تھی
مان جائے بھائیون کے نام تھے، تغلب، بکر اور اقصی بن عبد القیس اللبو کی نسل موصل او
مین بکثرت ہین، اقصی بن عبد القیس کے دو بیٹے، شن، اور، لکیز، نامی تھے۔ شن کا بیٹا
بن شن تھا اور دیل کے فرزندون کے نام سعد، جذیمہ، عامر، اور حبیب ہین، بنو بہثہ بن جا
اسی نسل سے ہین، یہ جذیمۃ دیل بن شن کا بیٹا ہی۔ لکیز کے بیٹے نکرہ، صباح، اور ودیعت نامی
بنو نکرہ، جذیمہ کے حلیف ہین اور منبہ بن نکرہ بھی انھین مین سے ہین یہ لوگ بحرین کے باشندے
اور نسل کا شمار اور خاندانی شرف بھی انھین کے حصہ مین آیا تھا، مثقب العبدی شاعر، الممز
اور المفضل بن عمرو شاعر، قصیدۂ منصفہ کا مصنف، یہ سب اسی خاندان سے ہین۔ عمان اور یمن
اس خاندان کے بہت سے لوگ آباد ہین۔ ودیعہ کے بیٹے عمرو بن ودیعہ، وعصن بن ودیعہ

ن ودیعہ ہین۔ وہین بن ودیعہ وائلہ کہلاتے ہین جو اپنی مان کی طرف منسوب ہوتے۔ غنم بن ودیعہ کے
ے عمرو بن غنم اور عوف بن غنم ہین۔ عمرو بن ودیعہ کی نسل سے انمار، عجل، محارب، الدیل، العوق،
ر امرؤ القیس، ہین۔ دُئل کی اولاد مین عمان کے باشندے ہین جنمین سے ہے "بنو صوحان"۔ اور مصقلہ
ن رقبۃ الخطیب بھی ہین، اور انھین کی نسل سے، مغدل بن عیلان کی اولاد شہر بصرہ مین سکونت پذیر
العوق کی ذریت "العوقہ" عمان کے رہنے والے اور تھوڑے سے لوگ ہین۔ انمار کی نسل مین عصر
ی العبدی کا گھرانا، اور "ظفر" صحار العبدی کا جد اعلیٰ ہے، بنو جذیمہ بھی انمار ہی کی نسل سے ہین اور جہوہ
نے "جبرہ" کی دو چادرین قیمت مین دیکر "قسوہ" کو خرید کیا تھا بنو جذیمہ مین سے ہے۔ محارب بن عمرو
دو بیٹے حطمہ اور ظفر ہین۔ ہنب بن قصی کے دو فرزند، قاسط بن ہنب، عمرو بن ہنب، اور
ب بن ہنب، ہین۔ عمرو کی اولاد مین سے عتیب بن عمرو کی نسل بنی شیبان مین ملی ہوئی ہے، اور
ب کے اولاد کی ایک کثیر تعداد شہر بصرہ مین بھی آباد ہے۔ جندب کی اولاد بھی بنی شیبان مین ہے۔ قاسط
ہنب کی اولاد مین عمرو بن قاسط، نمر بن قاسط، اور وائل بن قاسط تین بیٹے ہین جنکی مان "مسک"
ن کی بیٹی تھی۔ عمرو بن قاسط کی نسل سے "غفیلہ" کا کنبہ ہے جنکی ایک تعداد بنی تغلب کے ساتھ
رہ مین سکونت رکھتی ہے۔ نمر بن قاسط کی اولاد، تیم اللہ، اوس اللہ، اور عائذ اللہ
بیٹے ہین، انکی مان "ہند" تیم بن مُر کی بیٹی تھی، اور انکے مان جائے بھائی، بکر و تغلب تھے، اور
بن عبد القیس بھی انکا مان جایا بھائی تھا۔ تیم اللہ کے بیٹے خزرج، اور حریث تھے
ج کا بیٹا سعد، اور سعد کا فرزند عامر بن سعد الضحیان تھا، اسکا نام "ضحیان" اسلیے مشہور ہوا
دوپہر کے وقت اجلاس کرکے اپنی قوم کے نزاعات کو فیصل کیا کرتا تھا، اور اسکو اموال غنیمت
ب چہارم حصہ ملا کرتا تھا۔ عامر کا فرزند ربیعہ تھا، اور ربیعہ کی اولاد سے بلال بن ربیعہ بن زید مناۃ
جنکی نسل مین الموحوط الحطائر تھا، اسکا نام "الحطائر" اسلیے رکھدیا گیا تھا کہ منذر بن امرؤ القیس
جنگ بکر" کے قیدیون کو ایک کٹھرے مین جمع کرکے انھین زندہ جلادینے کا قصد کیا تھا لیکن
نے کہ سنکر ان لوگون کو نجات دلادی اور اسکا نام کعب ہے انمین سے کعب الحرث، اور انھین مین سے

الیس النمری، اور ابن العیثہ، ہین۔ اور قریہ "حوصلہ" کو کہتے ہین۔ وائل بن قاسط کی نسل
بکر بن وائل اور تغلب بن وائل، اور غنز بن وائل تین لڑکے تھے جنکی مان ہند بنت تمیم بن
غنز بن وائل کی نسل سے "اراشہ" اور رفیدہ ہین، اور اراشہ کے نسل سے اشجع، اور عضا
تغلب بن وائل کے فرزند غنم، اوس، اور عمران، تھے۔ غنم بن تغلب کے گھرانے سے معاویہ بن
بن غنم ہین جنکے بارہ مین اخطل شاعر نے کہا ہی۔

انو احلت معاویۃ بن عمرو علی الاطوا خنقت الکلابا

اور "اراقم" یعنے جشم، مالک، عمرو، ثعلبۃ، حرث، اور معاویہ، بکر بن حبیب بن عمرو کے بیٹے
انھین مین سے ہین۔ ھکب، بنی تغلب کے سلسلہ مین ہی جنمین سے بنو عدی بن اُسامہ
اور بنو کنانہ بھی انھین کے سلسلہ مین ہین جنکو "قریش" والے تغلب کہا کرتے تھے حالانکہ وہ
کی اولاد ہین۔ جشم بن بکر اسی نسل سے ہی جسکی ذریت مین بنی الحرث بن زہیر کلیب بن ربیعہ کا
ہی کلیب کے بارہ مین یہ ضرب المثل ہی (اعز من کلیب وائل) یعنے کلیب وائل سے زیادہ صا
عزت، اسی کلیب کا بھائی "مہلہل" تھا جسنے چالیس سال تک بکر اور تغلب کے گھرانون
مابین آتش جنگ مشتعل رکھی۔ بنو عتاب جنمین سے عمرو بن کلثوم ہی بنی زہیر کی نسل سے ہین
اخطل شاعر کا جد اعلیٰ "فدوکس" بنی جشم سے تعلق رکھتا ہی۔

بکر بن وائل ۔ بکر بن وائل کے بیٹے علی، یشکر، اور بدن تھے جنکی مان تمیم بن
بیٹی "ہند" ہی اور وہ "ام القبائل" کہلاتی ہی۔ یشکر کی اولاد، کعب بن یشکر، کنانہ بن یشکر اور
بن یشکر تین بیٹے ہین۔ شمار نسل اور خاندانی شرف کعب کی ذریت کا حصہ ہوا جسکی اولاد
حبیب، اور عتیک، جنکی نسل سے بنو غنم بن حبیب، ثعلبہ، جشم، اور عدی بن جشم ہین
کنبہ یہین تک ختم ہو جاتا ہی۔ علی بن بکر بن وائل کا بیٹا ہی صعب، جسکے فرزند لجیم، عکابہ
تین تھے مالک بن صعب کی نسل سے "بنو زمان" ہین، جنمین سے "الفند الزمانی"
انکا شمار بنی حنیفہ مین ہوتا ہی۔ لجیم بن صعب کے بیٹے عجل بن لجیم، اور حنیفہ بن لجیم تھے

لی۔عجل کی اولاد، ربیعہ، ضبیعہ، سعد، اور کعب، ہین، کعب و ضبیعہ کی تعداد
نسل سے ابو النجم الرّاجز، اور عدیل بن الفرخ شاعر تھے، مشہور احمق عورت،
لی بیٹی تھی جو، جندب بن العنبر" کے حبالۂ نکاح مین آئی اور اُسکے بطن سے عدی
۔سعد بن عجل کے نسل کا شمار کئی بیٹون کی ذریت مین ہوتا ہی جنمین سے "اغلب
حیان" ہین۔ آخر الذکر کو کچھ دنون صحبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی حاصل ہوئی۔ "ابو د
ا نازل ہوا تھا وہ بھی اسی کنبہ سے ہی۔ عجل کی اولاد تمام ہوئی۔

کے فرزند۔ الدول بن حنیفہ، عدی بن حنیفہ، عامر بن حنیفہ، اور عبد مناۃ بن حنیفہ،
یت بہت کم ہی۔ عدی بن حنیفہ کے گھرانے مین "مسیلمۃ الکذاب" مدعی نبوت
ل سے "بنو عفان" ہین، ہوذہ بن علی الحنفی" صاحب تاج اسی گھرانے مین تھا،
تم ہوا۔

ب کے دو بیٹے قیس، اور ثعلبہ تھے، قیس بن عکابہ بہت کم تعداد رکھتا ہی اور
" مین ہوتا ہی۔ مگر ثعلبہ بن عکابہ "الحصن" کے لقب سے یاد کیا گیا ہی جسکے
ر کہتا ہی:

ا لطت سفی بیوتہم	بنی الحصن ما کان اختلاف القبائل
ھرانون مین "بنی الحصن" بھی شریک ہوگئے	تو اس سے کچھ نقصان نہین ہوا اور قبائل مین اختلاف نہین ہوا

حسب ذیل تھے۔ ذہل بن ثعلبہ، شیبان بن ثعلبہ، قیس، تیم اللہ، اُتید اور
ے مل گیا اسیلیے اُسکا شمار بنی حذرہ مین ہوتا ہی۔ اُتید، بنی شیبان کے زمرہ
ہ کی نسل، "اللہازم" کے نام سے موسوم ہی اور وہ لوگ بنی عجل کے حلیف
الک، حرث، عامر، ہلال، ذہل، زمان، اور حاطمہ ہین، ان لوگون کو احلاف
وکیا جاتا ہی لیکن اس سے، مالک، حرث، اور عامر کے گھرانے مستثنیٰ ہین اول
ے موسوم ہونے کی وجہ یہ ہی کہ اُنھون نے آخر الذکر تین گھرانون کے بالمقابل

مخالفت کرلی تھی، قیس بن ثعلبہ کے بیٹے ضبیعہ، تیم، اور سعد، تھے، نسل کا شمار ضبیعہ ہی سے
گھر مین ہی، اعشیٰ شاعر میمون بن قیس، اور ربیعۃ الجحدری جو "تحلاق اللمم" کے دن بکر بن
وائل کے گھرانے کا شہسوار تھا۔ یہ سب لوگ اسی نسل سے ہین اور مرۃ بن عباد، حرث بن عمرو
اور جریر بن عباد جسکی جانب "جریری" محدث منسوب ہی، یہ بھی بنو ضبیعہ سے سلسلۂ نسب رکھتے
ہین۔ تیم بن قیس اور سعد بن قیس، یہ دونون "خر قتان" کہے جاتے ہین۔

ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ کے بیٹے شیبان، اور عامر تھے۔ عامر کی نسل، وخم کہلاتی ہی شیبان
کا ایک بیٹا، سدوس تھا جسکی نسل مین خاندان کا شمار چلتا ہی، اور باقی اولاد مین حسب ذیل تھے
عمرو، مازن، علیا۔ مالک، عامر، اور زید مناۃ۔ علیا بن شیبان کی اولاد بہت کم ہی۔ عمرو بن شیبان
نسل سے "قعقاع بن شور" ہی جسکے بارہ مین ایک شاعر کا قول ہی۔

وکنت جلیس قعقاع بن شور ولا یشقی بقعقاع جلیس

مین قعقاع بن شور کا ہمنشین تھا جس کا کوئی ہمصحبت کمبخت نہین ہوتا

دغفل بن حنظلہ، مشہور نسب دان اسی خاندان سے ہی۔ سدوس بن شیبان "روایۃ الکل"
کی وجہ سے مشہور ہی، اُس کے دس لڑکے تھے جن مین ایک لڑکے "حارث بن سدوس" کے اکیس
بیٹے تھے۔ شاعر لکھتا ہی۔

فلو شاء ربی کان ایر ابیکم طویلاً کایر الحارث بن سدوس

شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب کی اولاد، ذہل، تیم، ثعلبہ، اور عوف ہین، عوف کی
نسل نہین چلی، ثعلبہ کی نسل سے مصقلہ بن ہبیرۃ الشیبانی ہی۔ تیم بن شیبان کی نسل مین سخاوت
اور سرداری رہی۔ الاصمعان بنی تیم ہی مین سے ہی۔ جاہلیت مین یوم الاصمعین مشہور ہی
بن شیبان کا فرزند مرو بن ذہل ہی جسکی نسل مین گھرانے کا شمار اور خاندانی شرف رہا۔

اور ذہل کے باقی فرزند حسب ذیل ہین، ربیعہ بن ذہل، حرث، اور محلم (جنکی مان رقاش
تھین) عبد غنم، عوف، صبیح، اور شیبان (جنکی مان "والورثہ" بنی یشکر کی لڑکی تھی اور

...ت الغرام وما الغرام ببدعة ۔ او ما تشاهد حالة الورقاء

...نقا بساجعة متيمة وبي ۔ هذان مبتليان بالبرحاء

...سا لیا اقصد الهوی متصنعا ۔ او انت تتربع بالبيدا الشلاء

...ا انت للعشق المقدس قابلا ۔ هو جوهر مهدى الى الكملاء

...سعاد زرت العاشقين تفضلا ۔ كيف اطلعت على جوى الغرباء

...ا جبرت نقصان الصدود بنظرة ۔ ما احسن الحسنى من الحسناء

...اذا ارتقى العشاق فى امد الهوى ۔ تقع الجاذر فى حبال ولاء

...شدت الغزال على الغزال بعالج ۔ هذا وحق العشق اى عداء

...ى ظبية من صلب اسد هذبوا ۔ اخلاقهم باماتة الاحياء

...دا ودعوا اخضر الحديد دماء تا ۔ نكانه ورق من الحناء

...زاد فى سبل الغرام على الهدى ۔ هو قابس عن جذوة الكبراء

وقال متغزلا

وا اسفا يوم وردت الفلا ۔ قد فتكت بى ظبيات النقا

تخطر فيهن يمانية ۔ جاعلة القلب طعين القنا

قاتلة سفك دمى عندها ۔ اسهل من صب اناء الطلا

باسمة قبلة ياقوتها ۔ تطفئ والله لهيب الجوى

غانية قاتلة او قعت ۔ مخلصها فى ورطات النوى

شيبنى حب فتاة نأت ۔ فاشتعل الراس كشمع الدجى

رب ظباء نظرت مقلتى ۔ هن مرجات قلوب الورى

المرار فيهن كنجدية ۔ لذ له قتل اسود الشرى

ارقب ان تذكرنى مرة ۔ قبل نزولى بحضيض الثرى

له الورقاء الحمامة التى لونها كلون الرماد ۱۲
له البرحاء الشدة ۱۲ ربع ای رفع ... يتجنن بها قوته
له العاجر ... العداء العداوة بين المتلاعبين تصرع احدهما الآخر
تتخطر واحد
له الفلا البادية الفتك القتل او الجرح مجاهرة ۱۲

ظنی ان ترحمنی ساعة ‏ ‏ ‏ ان علمت حال اسیر الغنی
هل لك یا مالکتی حاصل ‏ ‏ ‏ ان طعم الخادم سم الردی
فیم تریقین دمی جفوة ‏ ‏ ‏ طالبةً منی حسن الرضا
لیس من الهمة ان تحرمی ‏ ‏ ‏ مرتجیا فضلك عند الاسی
عاقلة انت فلا تطردی ‏ ‏ ‏ من صرف العمر بسوح الهوی
قلبی لا یسکت عن نوحه ‏ ‏ ‏ وهو حمام لغصون المنی
لم یروا الله علی حالة ‏ ‏ ‏ طیبة بعد لیالی منی
فتش عن حالته سائل ‏ ‏ ‏ قلت لقد رام جناب الحمی
قال لقد کدره طارق ‏ ‏ ‏ احسن ان ام مقام الصفا
کل مرام لك مستصعب ‏ ‏ ‏ ینجحه الله بام القری
اقسم بالله لکل امرئ ‏ ‏ ‏ یقصدها یظفرها بالمدی
شمت یا علی اضم بارقا ‏ ‏ ‏ اقلق فی اللیل غراب الکری
بت بصحراء اراعی بها ‏ ‏ ‏ انجم عینی سمیر الکری
امل ان یهدی نور السلی ‏ ‏ ‏ ناظرتی عطر قمیص الصبا
حکمة ازداد بما بینه ‏ ‏ ‏ حاول عن سوح نبی الهدی
صل علی الخاتم یا ربنا ‏ ‏ ‏ ما رقص الاغصن بالمنحنی

وقال متغزلا

الا عم صباحا نسیم الصبا ‏ ‏ ‏ لقد جئتنی من جناب الحمی
فتحت کمام النقاب بکرة ‏ ‏ ‏ لك الخیر انت البو عذرها
امیة بالبخل مشهورة ‏ ‏ ‏ فکیف تناولت منها الشذا
تغنی بغصن الغضا صادح ‏ ‏ ‏ واوری بقلبی زناد الغضا

تكدرت جدّاً بنوحاته | لقد اذكر المهد عهد الصفا
فهل يرتجى المعتفى لعلعا | وهل يظفر العبد بالمدعى
مهاة ابوها اخو غيرة | سبتني غداة ايام القرى
فيا حسرة تلك محفوفة | باسد الثرى والظبا والقنا
اراقت دمى من اراقت دمى | تخاف البرايا بيان اسمها
لقد برّح الحىّ وقّفت | بذبح المحب بسوق منى
اسلمى اتيتك مستنجدا | فاوقعتنى فى صنوف العنا
قتلت وجئت الى مرقدى | فما تبتغين بُعيدَ الردى
يدى من يد الله هو معذرة | فمن لى بصيد ظباء المنى
ايا ساكنى بابل ارقوا لنا | والا فلا تفجروا بالرقى
وما جرأتى ان اروم اللقا | رضائى رضاها ولو بالنوى
الى الله اشكوا لعذولى لذى | على مسلم سل سيف الاذى
ان اخترت حين الهوى فاستقم | كذا قال لى ساجرا لمنحنى
الا كن قواشيا اخا لوعة (پروانہ ۱۲) | وحم حول انوار نار الهوى
فطوبى لماء جرت عينه | واروى بها غصن بان النقا
لقد ذاب فى الحب ازادنا | ويرجو من الله حسن الرضا

لعلع كثيرا ما يشير بالعبد الى اسمه غلام على المدعى مكان معروف. سلمى كناية الكرمت قال المرقد القبر. كما قال اسم من يقتنا من اسم تصغير لها تاويعبد بعد سعد السحر فى بابل معروف ارقوا من الرقى يقال استرقيت فرا قنى ۱۲

وقال يمدح النبى صلى الله عليه وسلم

ـت القنيص على جوى الورقاء | سوّى لها قفصا من الطرفاء
ـت مقيدة على اغصانها | لله جذبة معشر الاسراء
ـب لها هى فى ظلال قُفَيْصِها | وقُفَيْصُها فى راحة الحسناء
ظبية سلبت عقول اولى النهى | مشهورة بعقيلة الدهناء

عنی مهاة الابرقتین عنایة ۔۔۔ جذبت فوادی ظبیة الوعساء

او تلبسین الحلی حیث تبرجت ۔۔۔ نقص الشعور تکحل العوراء

لا تلحظ الناس الصغار حقارة ۔۔۔ هو عصبة فی رتبة الکبراء

وانظر بمنظرة البصیرة نحو هم ۔۔۔ تظهر علیک کبارة الصغراء

لله عهد ذاهب عن مقلتی ۔۔۔ ماکان الا نشوة الصهباء

یا صاح طولت المسافة بیننا ۔۔۔ انا فی الشام وانت فی البطحاء

لک قدرة فاسرع الی کرامة ۔۔۔ بجناب احمد صاحب الاسراء

نور تهامی توجه لیلة ۔۔۔ من دار مولده الی الزوراء

قمر اصیل النور من ام القری ۔۔۔ ملأ الجهات الست بالاضواء

ناطور بستان الهدی فی سوحه ۔۔۔ غنی بسجوع السدرة الخضراء

وقال فی الخمرة الالهیة

یسخر معشر شمس السماء ۔۔۔ اسخر فی الدجی شمس الطلاء

یدی ظفرت علی قدح الحمیا ۔۔۔ ببسط الکف فی حال الدعاء

الم تر نور دعوتهم افول ۔۔۔ وعنایة دعوتی نور البقاء

معتقة اذا جلیت تر بینا ۔۔۔ صباح العید فی وقت المساء

اخاف علی السکاری ان یصلوا ۔۔۔ صلوة الفجر فی وقت العشاء

اباها من تجنب عن سناها ۔۔۔ عمی الخفاش فی سطو الضیاء

نوت فی دنها المحروس ابهی ۔۔۔ من العذراء فی خدر الحیاء

وبلطتها التی کسبت سرورا ۔۔۔ تکاد تطیر فی جو السماء

اری حنیة قد سخرت فی ۔۔۔ زجاج یا لمرتبة الصفاء

تجلت ذات الوان فاربت ۔۔۔ علی الطاؤس فی حسن الرد

وان تورن اهدا اثليا فخذها ‏ ‏ ولذ بالنار فى برد الشتاء

…بروحى شادن يسقى الحميّا ‏ ‏ على يده وفى يده شفائى

…ان انى مصبحا طلق المحيا ‏ ‏ وفى سيماه تحقيق الرجاء

…دار الجام جاما ذا دلال ‏ ‏ عليه تلمذت مقل الظباء

…سقانى رافة من غير سوء ‏ ‏ نجيع الراح من كبد الاناء

…فاض على عقيانا فاضحى ‏ ‏ سواد الفقر بارقة الغناء

…اروى غلة الملتاح فورا ‏ ‏ بماء شاعل يا للسرّ واء

…عليكم بالشواء اذا شربتم ‏ ‏ تقووا بالغذاء على الدواء

…روا اعداءكم فى النار طرّا ‏ ‏ فان كبودهم خير الشواء

…يا اصحابنا هذا هنئ ‏ ‏ لكم لا اكبد الشرف النواء

…لا ان اد عبد مستحق ‏ ‏ سقاه الله صهباء الولاء

وقال يمدح النبى صلى الله عليه وسلم

…ا النسيم سرى من الوعساء ‏ ‏ وافادنى بشرى من الحسناء

…زال عن دنف سقاما معضلا ‏ ‏ دفع المهيمن عنه كل بلاء

…ب بمقتل صحيح الراى فى ‏ ‏ تصحيح ممراض من الادواء

…ى مريض الحب من شرك الذى ‏ ‏ من مثله فى زمرة الحكماء

…اه مباركة و تلك عطية ‏ ‏ فى حقه من واهب الآلاء

…اتى هذا المبشر قال لى ‏ ‏ ستجئ من هى زينة الجرعاء

…ن اتم كلامه حتى بدت ‏ ‏ مياسة من جانب الصحراء

…وامى ظبية اضمية ‏ ‏ نشرت اريج المسك فى الارجاء

…لة لما بدت فى المنحنى ‏ ‏ ما اخضرّ غصن البانة الخضراء

قالوا يزيد الكحل اشكارا لطلا | مصداقه في عينها الكحلاء
الزجر لو يأن يزهو عندها | ايفضل الاعمى على العيناء
ان دق اسهم طرفها فلها يد | كقناتها في الطعنة النجلاء
ضيعت جواهر مهجتي في صدغها | وفقدته في الليلة الليلاء
يا ربة الخيلاء انت كريمة | انجي المتيم عن يد البرحاء
لم يرتكب هذا الغلام خطيئة | لم انت عازمة على الايذاء
انت الغطينة في الحسان فبيني | شيئا يفيدك في اذى الغربا
انا في لقائك من مزاجك خائف | لاخوف لي اصلا من الرقبا
لاتنطقي وبمقلتيك تكلمي | ان كنت خائفة من الحضرا
واذا تخللت الاجانب مجلسا | يتكلموا لعقلاء بالايم
ولعينك الفصحى بيان معجز | ثبتت نبوة عينك العجب
وجه العقائق فيه ماء لامع | وعقيق فيك يضئ بالصهب
اني لملت الى ضفائرك التي | امست تشابه ليلة الاسم
وعشقت حاجبك الرفيع لشبهه | بهلال روضة سيد الزو
نور الاله المستعان محمد | اغنى عن الاقمار في الظلم
هو ركن بيت الله جل جلاله | وعماد هذى الخيمة الزرا
شجر الك على الانام ظلاله | مافيه عيب تنقل الافي
لو كحل الاعمى بترب وصيده | لارتد نور المقلة الع
قد عطل الملل السوا بدينه | حكم التيمم باطل بال
ان اخر الخلاق ملته فلا | نقصان عند المعشر ال
صغرى القياس تجيء اول وهلة | كبراه تاتي بعد في

بی النبی المصطفی ابائه ‏ فجنابه العالی ابو الاباء

نعمل بیض السلاح وسمره ‏ اب عن البیضاء والصفراء

رت علی اذ قانهما اعداؤه ‏ والبیض تلمع فی الید البیضاء

لب الحراک من الاعادی رعبه ‏ ما امتاز موتاهم عن الاحیاء

نیه عن ایقاد نیران الوغی ‏ نار الضغینة فی حشا الاعداء

یها البدر الاصیل کماله ‏ ضاءت بنورک مقلة العلیاء

نرق علی عنایة وکرامة ‏ وازل ظلام المهجة السوداء

زاد عبد معتق لکنه ‏ فی قید حبک اول الاسراء

الی وراءک فی القیامة ملجأ ‏ انت المخلص لی من الضراء

ارتقب منک الحنو فسائغ ‏ حق علی الاباء للابناء

سدی الاله الیک مسک تحیة ‏ ما جالت الغزلان فی البیداء

وقال ممتدحا للکعبة الشریفة

لله غانیة من البطحاء ‏ مجلوة فی الحلة السوداء

معشوقة عربیة مکیة ‏ لا غادة السقیا او الدهناء

حسناء مکة عطلت معشوقة ‏ شامیة بالحسن والخیلاء

ان اصبحت فی الغانیات عتیقة ‏ فجمالها اسنی من العذراء

طوبی لماریة الیها ارسلت ‏ قرطین لماعین فی الدهماء

مثلت ولا یدع المثول قوامها ‏ فی الیوم والظلماء والقمراء

طوبی لنفس عظمت فی زوارها ‏ وتعرجت فی هذه البرحاء

قیس احب جمال لیلی واحدہ ‏ وقیوسها جلوا عن الاحصاء

ما ان راینا فی الخرائد مثلها ‏ لصقت لطول المکث بالغبراء

ع السقیا بالضم بلدة بالیمن ع الدهناء بالفتح موضع بنجد ع البطحاء یعنی هجلة ... بنت الرعضر التی کانت فی قرطیها دردتان لم یر مثلهما فاهدتهما الی الکعبة ۱۲

لا تكتسى فى السلام الامرة | والوجه منكشف على [illegible]
تخشى لتعرى حين يبدل ثوبها | فى من حياء خريدة العذراء
ما احسن المبيض فى ياقوتها | ازرى بحسن شقائق النعماء
ياقوتة كحلية لمعانها | يجلو الصبائر اعين الصلحاء
ما صدت العشاق عن تقبيلها | بذلت عنايتها على الامناء
احسن بها من شامة مسكية | فى جانب من وجنة الجملاء
قامت على بئر هنيئ ماءها | تشفى اوام الناس بالارواء
من يلتزمها لا تصد كرامة | دوحى فداء صنيعة الحسناء
لا باس ان ظهرت على زوارها | اذ يا لها طهرت من السوء اء
ان زار مهاة مكة مرة | وحوى الفيوض بسوحها الفيحاء
رجاه ان يلقى الجناب مكررا | و يفوز فيه باسبغ النعماء
زاد الاله جمالها وجلالها | ما ذرت الصقعاء فى الخضراء

وقال يتغزل

انا فى الصبابة رونق الحسناء | ان الحمام لزينة الظرفاء
الحسن فى سوق الصبابة رائج | قد را الجواهر فى يد العرفاء
ان لم يكن فى الدار شخص ناظر | يتعطل المصباح فى الظلماء
ما كل من يهوى يعد متيما | انست هذا الامر فى الصقعاء
غرض الورى منها صلاح معاشهم | وجمالها امنية الحرباء
خد الفتاة و قرطها فى صدغها | هى ثروة فى اعين البصراء
ريق الغوانى لا يماثل ريقها | ماء و لا والله كالصهباء
حمت غصون المضنى فى حبها | من ثم فيها علة الشفاء

لـ مى ليلة الغفار الفطر و البقيا

البیان اور ترکی پارلیمنٹ

...جنمین پارلیمنٹ قائم ہونے سے مسلمانونکو جو مسرت ہوئی اسکا اندازہ اخبارات کے ان کالمون سے ہو سکتا ہو جو اس عظمت پارلیمنٹ کی
...تعریف مین ہمیشہ لبریز رہتے ہین البیان جسکا فرض صرف اسلام اور مسلمانونکی خدمت ہے اسکے ہر نمبر مین پارلیمنٹ کے متعلق صحیح
...خبرین درج ہوتی ہین لیکن البیان اس مسرت کے موقع پر یہ چاہتا ہے کہ اپنے ناظرین کا دائرہ زیادہ وسیع کر سکے تاکہ اسلامی
...صحیح و معتبر خبرین مسلمانون کو معلوم ہون اسلیے ترکی پارلیمنٹ کی خوشی مین ماہ نومبر ۱۹۰۸ء تک البیان بجائے ... کے
...ہ مین ... ایک عربی کا رسالہ جسکے ساتھ علاوہ بہترین مضامین کے چند ادبی اور تاریخی کتابین بھی ماہ بماہ شائع ہوتی ہین
...سے زیادہ کم قیمت نہین ہو سکتا۔ اگر مسلمان اسوقت بھی البیان کی خریداری پر آمادہ نہون تو افسوس ہے۔ منیجر البیان لکھنؤ
...المفتی ... خدمت سے ملک کو ضرورت تھی کہ فقہائے حنفیہ کے تاریخی حالات اور فقہ حنفی کی تالیفات سے قوم کو اطلاع دیجائے اسلیے کہ کسی مذہب
...کی اہمیت ... کی جاسکتی ہے۔ جبکہ بزرگان قوم کی تحقیقات علمیہ سے پوری واقفیت ہو اور مذہبی کتابون پر کافی عبور ہو۔ حضرت
...ابو الفضل صاحب جونپوری نے اس ضرورت کو محسوس کرکے کتاب مفید المفتی جدید طرز مین تالیف فرمائی جو فتوی نویسون کے لیے
...اہل اور اہل نظر کے واسطے سرمایۂ تاریخ ہے۔ مولانا نے اس کتاب مین نہایت جانفشانی سے تمام لوازم اعتماد تاریخ و تالیف اضاف کا
...ما کیا ہے اور نیز اُن کتابونکا ذکر کیا ہے جو غیر معتبر ہین اور جن سے فتوی درست نہین ہے۔ پھر حروف تہجی کی ترتیب سے
...نی کی تمام مستند کتابونکے حالات درج کیے ہین۔ اس کتاب کو مولانا نے عام فائدہ کے لیے صاف اور شستہ اُردو زبان مین
...فرمایا ہے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس کتاب کا مقدمہ ۸۴ صفحہ مین ہے جس طرح یہ کتاب اپنے موضوع مین اعلی ہے
...طرح کمال حسن و خوبی کے ساتھ ولائتی چکنے خشک کاغذ پر چھاپی گئی ہے جو اسکی اہمیت پر دال ہے اور کاغذ کی صفائی کے
...سے دو روپیہ قیمت کچھ زیادہ نہین ہے یہ کتاب دفتر البیان محمود نگر لکھنؤ سے عہ قیمت پر مل سکتی ہے۔

جلستان مع سنبلستان

...ت علامہ خواجہ جبرائیل بن یوسف آفندی مخلع ناظم دیوان خدیوی نے مصر۔ اسکندریہ مین بڑے بڑے علمائے ادب اور
...ے مصر و عرب کی فرمائش سے ۱۲۹۵ ہجری مین گلستان فارسی کا فصیح عربی مین ترجمہ کرکے جلستان نام رکھا۔ فاضل مترجم نے
...مین یہ کمال کیا ہے کہ اصل کتاب فارسی کے نظم و نثر کی عبارت کا پورا پورا موازنہ اور مقابلہ کرکے نظم کو نظم مین اور نثر کو نثر مین
...ہے اور حیرت یہ ہے کہ ساری کتاب مین رنگین استعارات دلنشین تشبیہات اور لطیف کنایات کی رعایت کی ہے اور اول سے
...ب مسجع عبارت لکھی ہے۔ اسکو تمام عرب کے اہل زبان نے بالاتفاق پسند کرکے عربی فارسی۔ اور ترکی مین اسپر تقریظین
...ین اس کتاب جلستان کا اردو لفظی ترجمہ بنام سنبلستان کئی برس تک رسالہ الریاض اور البیان کے ساتھ بطریق ضمیمہ
...ترتیب سے شائع ہوتا رہا کہ ایک کالم مین اصل کتاب کی عربی عبارت ہوتی تھی اور اسکے مقابل دوسرے کالم مین اردو ترجمہ
...مگر اب وہ ترجمہ کتاب کی صورت مین مکمل ہو کر طیار ہے۔ اس ترجمہ مین نہایت تحقیق سے کام لیا گیا ہے اور لفظی رعایت کے
...طالب العلم کے سمجھنے کا زیادہ خیال کیا گیا ہے۔ نہ بالکل حاصل مطلب و محاورے ہی کہ صرف مطلب سمجھ مین آجائے اور
...سے متون کا تعلق ترجمے سے یعنی ترجمہ لفظ بلفظ سمجھ مین نہ آئے اور نہ اگلے زمانے کے ترجمون کی طرح ٹھیک ترکیبین اور خلاف محاورہ
...زبانی مین ... علاوہ ایسا مفید اور صحیح ترجمہ کیا گیا ہے کہ روزمرے اور قاعدہ کے بھی موافق ہے اور اصل لفظی
...مطلب خیز اور محاورہ کے بھی مطابق ہے۔ اسمین شک نہین کہ عربی زباندانی اور مختلف نظم و نثر کے ملکی اور اخلاقی معاملات سے لکھنے
...مین یہ کتاب جسقدر مدد دیگی اتنا اسقدر کسی دوسری کتاب سے نہ مل سکیگی کیونکہ اسمین ہر قسم کے معاملات اور ہر طرح کے حالات
...ن۔ جو لوگ عربی علم ادب مین ترقی کرنا چاہتے ہین اور عربی زباندانی کا شوق رکھتے ہین اُنکو اس نایاب کتاب سے ضرور فائدہ
...ہے۔ یہ کتاب دو روپیہ قیمت پر آسی پریس لکھنؤ محمود نگر سے مل سکتی ہے۔

وقد شددنا ازرنا لاصدارها مضبوطة
مسلسلة على وقتها وان عزمنا المصاعب
التي يحول لسد طريقنا ونجهد بجميع حواسنا
لاستئصالها وسد خللها ونريد ان ننشر
في الاعداد الآتية جملة من احوال مؤسسها
المغفور ونقتبس لافادة القراء شيئا من
التي نفثات يراعه التي ما طبعت الى الآن

والعدد الآتي يشتمل على ست كراسات
ويتضمن ثلاثة اعداد لثلاثة اشهر
ربيع الآخر وجمادى الاولى وجمادى الثانية
ثم تصدر الاعداد الآتية على راس كل شهر
ان شاء الله تعالى ومنه الاستعانة في كل امر
ونقترح على اخواننا الكرام اصحاب
المجلات والجرائد ان يرسلوا الينا
مجلاتهم وجرائدهم بالمبادلة على
خطة كانوا عليها قبل ولهم منا سابق الشكر
وينشروا باعلاناتهم تلك النائبة التي
طرقت (البيان) في المجلات والجرائد
ويجهد والصرف همم المسلمين الى شان البيان
العربية الوحيدة في الهند ونرجو سماحتهم بذلك
ونقتبس الاذنة لاجراء المجلة

مدير

اور ہمنے بھی پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ رسالہ کو باقاعدہ مسلسل
شائع کرینگے اور جو مالی مشکلات کا سامنا ہے اور جو دقتیں
سد راہ ہیں اپنی پوری طاقت سے اسکی اصلاح اور دفع
نقصانات کی کوشش کرینگے - ہمارا یہ بھی ارادہ ہے کہ آیندہ
پرچوں میں کچھ موسس مرحوم کے حالات شائع کریں اور ان
کے اس کلام سے جو اب تک شائع نہیں ہوا کچھ حصہ ہدیۂ ناظرین
کریں ۔

آیندہ پرچہ چھ جز کا ہوگا اور تین مہینہ ربیع الآخر
جمادی الاولی جمادی الثانیہ کے پرچے
اس میں مجتمع ہوں گے پھر آیندہ کے پرچے
انشاء اللہ تعالے ہر مہینے نکلتے رہا کرینگے
ہر کام میں خدا مدد کرنے والا ہے ہم اپنے
برادران ایڈیٹران رسالجات و اخبارات
سے ملتجی ہیں کہ وہ اپنے رسالہ اور اخبار
مبادلہ کے طور بدستور سابق بھیجتے
رہیں - اور ہم انکا پہلے شکر ادا کرتے ہیں
اور اپنے رسالوں اور اخباروں میں اس حادثہ کی جو اس وقت
البیان پر گذرا ہے اشاعت کر دیں اور مسلمانوں کو اس رسالہ
البیان کی طرف توجہ فرمائیں جو ہندوستان میں ایک ہی عربی
رسالہ ہے ہمیں امید ہے کہ وہ مہربانی فرمائینگے اور ہمارے
ارادہ کو پرچہ کے جاری رکھنے میں مدد دینگے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

البیان

ھٰذا بیان للناس

شهر ربیع الاول سنة ۱۳۲۷ للهجرة النبویة

البیان

تغیر خطة المسلمین السیاسیة بالهند استیقظی
ایتها الامة الاسلامیة وتنبهی فطال ما رقدت وقد
سبقتك الامم طاوعت الحکومة مطاوعة الید للفم
وعنوت لها وخضعت حتی لولا التقی لقلت عبدتها
وما رزئت عدائها ونازلتهم وخالفتهم فی کل امر فما
نفعك هذا الخضوع والتملق والتبصبص قبلا بل نزلت
الحکومة امانیك بواد غیر ذی زرع ورفضت کل
مطالبك وما قدرت اعمال تعبداتك التی صنعتها فی
سبیل رضائها فقومی الان قومة الحرة الباسلة
واطلبی منها حقك کما تطلب الامة المحترمة
حقها من حکومتها؛

لا اقول لك کما یقول الجاهلون ان تفسدی فی
الارض وتعثوا فی البلاد ونضری الشبیبة علی الحکومة
وتفلق الامن وتهیج الناس بل قول لك مضی
زمن التعبد الذی ما عاد لنا من الحکومة جانبا
من الالتفات فارفعی الصوت کالولد الذی لا ترثی
له امه ولا یرق له ابوه،

قبلت الحکومة انها تقبل اعضاء من المسلم
فی مجلس التشریع ولکن لا اسف لا اسف بل الاف
اسف ان الخطة التی سلکتها الحکومة فی سبیل
انتخاب الاعضاء ثم تهان لا یکون فیها عضو مسلم
عارف بمصالح البلاد، کان وعدنا اللورد مورلی
سکرتیر الحکومة الهندیة انه یمنحنا حقوقا فی الانتخاب

فانقشعت غیوم الکفر وتجلیت ظلمات الشرک وانست
عبادات الاصنام وخفقت علی ربی الارض رایات کلمة الاسلام،
شہر ھو دیباجة تاریخنا المجید وصباح ایامنا
المجلة الغراء، فرحم اللہ عبدا اتخذ ھذا الشہر تذکارا
للمولد النبوی وموسما للاحتفال بہ فقد مرت علی المسلمین
مئات من السنین وھم لا یعرفون الاحتفال بمولد النبی
الامین حتی ھدی الیہ فی القرن السادس بعض ملوکھم
الصالحین، وھو الملک المعظم مظفر الدین،
فالملک المعظم مظفر الدین ھو اول من احتفل بالمولد
وبھذہ المناسبة اردنا ان نورد نتفا من ترجمة حیاتہ
وسیرتہ فی ھذا الجزء الذی ھو صادر عن ربیع الاول
شہر المولد تذکارا لہ ملخصا من تاریخ وفیات الاعیان
لابن خلکان

مولدہ ومنشأہ اسمہ کوکبوری بن ابی الحسن
علی بن بکتکین بن محمد الملقب بابی سعید المنعوت
بالملک المعظم مظفر الدین، کان والدہ زین الدین علی
صاحب اربل ورزق اولادا کثیرة اصلہ من الترکمان
وملک اربل وبلادا کثیرة فی تلک النواحی وفرقھا
علی اولاد اتابک قطب الدین مودود بن زنگی
صاحب الموصل ولم یبق لہ سوی اربل وعمر
طویلا [illegible] انہ جاوز مائة سنة وعمی

جس سے کفر کے بادل پھٹ گئے، شرک کی تاریکیاں مٹ گئیں بت پرستی
معدوم ہوگئی، اور زمین کے ٹیلوں پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔
یہ وہ مہینہ ہے جو ہماری قابل عزت تاریخ کا دیباچہ ہے اور ہمارے
روشن دلوں کی صبح ہے، خدا اس بندہ پر اپنی رحمت نازل کرے
جسنے اس مہینہ کو ولادت نبوی کی یادگار اور مجلس میلاد کا زمانہ بنایا
مسلمانوں پر سیکڑوں برس گذر گئے اور وہ مجلس میلاد سے
واقف نہ تھے یہانتک کہ بعض صالح بادشاہوں نے
چھٹی صدی مین اسکی بنیاد ڈالی اور وہ ملک معظم ہے۔
ملک معظم مظفر الدین پہلا شخص ہے جسنے مجلس میلاد
قائم کی اور اسی مناسبت سے ہم چاہتے ہین کہ اُسکے
کچھ حالات اس نمبر مین جو ربیع الاول یعنی ماہ ولادت کا ہے
ابن خلکان کی وفیات الاعیان سے ملخص کرکے
اسکی یادگار کے لیے بیان کرین،

پیدایش و نشو ونما اس بادشاہ کا نام کوکبوری لقب
ملک معظم مظفر الدین ہے کوکبوری کا باپ زین الدین علی
اربل کا بادشاہ تھا اُسکی چند اولادین تھین، اسکی اصل ترکمان
ہے اربل اور بہت سے شہروں کا اس اطراف مین بادشاہ تھا
لیکن ان شہروں کو اُسنے اتابک قطب الدین مودود بن زنگی بادشاہ
موصل کی اولاد پر تقسیم کردیا اور خود اسکے لیے پھر کوئی
شہر بجز شہر اربل کے باقی نہ رہا بہت دنوں تک زندگی
پائی یہانتک کہ مشہور ہے کہ سو برس سے زیادہ زندہ رہا

وفي آخر عمره وانقطع باربل الى ان توفي ليلة الاحد
حادي عشر ذي القعدة سنة ثلاثين وخمسين وخمسمائة
وكان موصوفا بالقوة المفرطة والشهامة، وكانت له
بالموصل اوقات كثيرة على مدارس وغيرها،

وولد كوكبوري بقلعة الموصل ليلة الثلاثاء السابع
والعشرين من المحرم سنة تسع واربعين وخمسمائة
ونشأ وتربى عند ابيه فلما مات ابوه زين الدين ولي
موضعه وهو ابن اربع عشرة سنة وكان اتابكه[ه] مجاهد الدين
قايماز عتيق ابيه زين الدين وكان قايماز ابيض
اللون كانت مخائل النجابة عليه لائحة فقدمه زين الدين
وجعله اتابك اولاده وفوض اليه امور اربل سنة
تسع وخمسين وخمسمائة،

ثم تعصب مجاهد الدين قايماز على كوكبوري وكتب
محضرا انه ليس اهلا للملك واعتقله ثم اخرج
كوكبوري من البلاد فتوجه الى بغداد فلم يحصل بها
مقصود فانتقل الى الموصل ومالكها سيف الدين
غازي بن مودود فاتصل بخدمته واقطعه مدينة حران ثم
انتقل الى خدمة السلطان صلاح الدين وحظي عنده
وتمكن منه حتى زوجه السلطان اخته الست ربيعة
خاتون فاستفحل امره وطار ذكره،

آخر عمر مین نابینا ہو گیا تھا اور اربل مین عزلت گزین ہو گیا تھا
یہان تک کہ شب یکشنبہ ذوالقعدہ کو اُسنے وفات پائی،
زین الدین شجاعت وبہادری مین مشہور تھا اور موصل مین
اسکے بہت سے اوقاف مدارس وغیرہ پر تھے،

کوکبوری قلعہ موصل مین شب سہ شنبہ، ۲۷ محرم ۵۴۹ھ
مین پیدا ہوا اور اپنے باپکے پاس نشوونما وتربیت پائی جب
کوکبوری کے باپ زین الدین کا انتقال ہو گیا تو اپنے باپ کی جگہ پر بیٹھا
اسوقت اسکی عمر چودہ سال کی تھی اور اسکا اتالیق مجاہد الدین قائماز
اسکے باپ زین الدین کا آزاد شدہ غلام تھا، قائماز گورے رنگ کا
آدمی تھا، شرافت کے آثار اسپر ظاہر تھے اسلیے زین الدین نے
اسکو ترقی دی اور اُسکو اپنے لڑکون کا اتالیق مقرر کیا
اور اربل کا انتظام ۵۵۹ھ مین اسکے سپرد کیا۔

اسکے بعد مجاہد الدین قائماز کوکبوری کا مخالف ہو گیا اور ایک
محضر اس امر کا لکھوا کر وہ سلطنت کے لائق نہین ہے اسکو قلعہ بند
کر دیا پھر اپنے حدود حکومت سے نکالدیا کوکبوری بغداد کی طرف متوجہ ہوا
لیکن اسکا مقصود حاصل نہوا پھر موصل چلا آیا، موصل کا بادشاہ سیف الدین
بن مودود تھا اسکی خدمت مین پہونچا سیف الدین نے اسکو شہر حران
جاگیر مین دیا پھر کوکبوری سلطان صلاح الدین کے پاس آیا اور سلطان
کے پاس کامیاب ہوا اور اسکو وہان ترقی ہوئی یہان تک کہ سلطان
نے اپنی بہن ربیعہ خاتون اسکو بیاہ دی تو کوکبوری کو ترقی ہوئی

[ه] لفظ ترکی اسکے معنی اتالیق کے ہین ۱۲

مواقفه كان كوكبوری شهما شجاعًا بطلا مقداما شهد مع صلاح الدين مواقف كثيرة وابان فيها عن نجدة ورباطة جاش وثبات قدم وثبت في مواقف لم يثبت فيها غيره ولو لم يكن له الا وقعة حطين لكفته فانه وقف هو وتقی الدین صاحب حماة وانكسر العسكر باسره فلما سمعوا بوقوفهما تراجعوا حتى كانت النصرة للمسلمين،

وبعد ما مات اخوه يوسف التمس كوكبوری من السلطان ان ينزل من الاقطاع ويعوضه اربل فاجابه الى ذلك فتوجه اليها ودخل اربل ۵۸۶ سنة،

اعماله واما سيرته فلقد كان له في فعل الخيرات غرائب لم تسمع لم يكن في الدنيا شیء احب اليه من الصدقة كان له كل يوم قناطير مقنطرة من الخبز يفرقها على المحاويج، وقد مطرت شآبيب كرمه وجوده على الفقراء والمساكين والارامل واليتامى فزهت ببلاده المدارس وعمرت معاهد العلوم،

وكان قد بنى اربع خانقاهات للزمنى والعميان وقرر لهم فيها ما يحتاجون اليه كل يوم وكان ياتيهم بنفسه ويتفقد احوالهم ويجبر قلوبهم وبنى دارًا للنساء الارامل ودار الصغار الايتام ودارًا للّقيط[1] رتب بها جماعة من المراضيع وكل مولود يلتقط يحمل اليهن فيرضعنه وكان يدخل الى البيمارستان[2]

جنگی کارنامے کوکبوری بہت بہادر شجاع دلیر تھا، سلطان صلاح الدین کے ساتھ بہت سی لڑائیون مین شریک رہا اد انمین اُسنے اپنی بہادری دلیری اور ثابت قدمی کھائی اور چند ایسے موقعون پر ثابت قدم رہا جسمین اسکے سوا اور کوئی ثابت قدم نہ رہا، اگر کوکبوری کے لیے واقعہ حطین کے سوا کوئی اور کارنامہ نہوتا تو اسکے فخر کو کافی تھا جسمین وہ اور تقی الدین بادشاہ حماۃ میدان مین کھڑے رہے اور ساری فوج شکست کھاکر بھاگ گئی تھی جب فوج نے سنا کہ وہ دونون کھڑے مین [illegible]

کوکبوری کا بھائی یوسف جب مرگیا تو کوکبوری نے سلطان سے درخواست کی کہ ان جاگیرون کو چھوڑکر اربل انکے معاوضہ مین دیا جائے سلطان نے قبول کرلیا اور کوکبوری ۵۸۶ھ مین اربل چلا آیا۔

کارنامے لیکن اسکے عادۃً نیکیو نمین اسکے وہ حالات جو سنے نہین گئے دنیا مین کوئی چیز اُسکو صدقہ و خیرات کرنے سے زیادہ پیاری نہ تھی روزانہ منون روٹیان محتاجون تقسیم کرتا تھا اُسکا ابر کرم فقرا، مساکین، بیوہ عورتون اور یتیمون پر برسا اور اسکے ملک مین مدارس ترقی کر گئے اور علمی درسگاہین آباد ہوگئین،

اسنے چار مکانات دائم المرض مریض اور اندھون کے لیے بنوائے جنمین اُنکے تمام ضروریات روزانہ مقرر کردیے تھے اور خود روز دیکھنے آتا تھا اور اُنکی خیریت پوچھتا تھا اور اُنکو تسلی دیتا تھا اور ایک یتیم خانہ بنایا اور راہ افتادہ بچون کے لیے ایک علٰحدہ مکان جسمین بچون کے لیے دائیان نوکر رہتی تھین جو بچہ پڑا ملتا وہ اُنکی پرورش [illegible]

[1] لقطہ سے ماخوذ ہو "راہ افتادہ بچے" ۱۲ [2] فارسی سے معرب ہے "شفاخانہ" ۱۲

ـن على مريض مريض ويسأله عن مبيته وكيفية
وما يشتهيه وكان له دار مضيف يدخل اليها كل
على البلد من فقيه او فقير او غيرهما ولهم راتب فى
فى الغداء والعشاء واذا عزم الانسان على السفر
ه نفقة على ما يليق بمثله وبنى مدرسة رتب
فقهاء الفريقين من الشافعية والحنفية وكان
ـت ياتيها بنفسه و يبيت بها وبنى للصوفية
هين فيهما خلق كثير وكان ينزل بنفسه
يعمل عندهم السماعات،

ـن يسير فى كل سنة دفعتين جماعة من امنائه
الساحل ومعهم جملة مستكثرة من المال
به اسرى المسلمين من ايدى النصارى وكان
كل سنة سبيلا للحاج وله بمكة المكرمة
سيلة وهو اول من اجرى الماء الى جبل عرفات
عليه جملة كثيرة وعمر بالجبل مصانع للماء
ـاج كانوا يتضررون من عدم الماء،

ـاله بالمولد النبوى ان اهل البلاد
ـد سمعوا بحسن اعتقاده فيه فكان فى كل سنة يصل
البلاد القريبة من اربل مثل بغداد والموصل
ـرة وسنجار ونصيبين وبلاد العجم وتلك النواحى
ـير من الفقهاء والصوفية والوعاظ والقراء

دیا جاتا اور خود شفا خانہ مین آتا تھا اور ایک ایک مریض کے سامنے
کھڑے ہو ہوکر اُنکی رات کی حالت اور خیریت پوچھتا اور اُنکی
خواہش دریافت کرتا اسنے ایک مہمان خانہ بھی قائم کیا تھا
جسمین شہر کے تمام آنیوالے عالم، فقیر ہر قسم کے لوگ ٹھہرتے تھے اور اُنکو
صبح وشام کھانا ملتا تھا اور جب وہ کوچ کا ارادہ کرتا تھا اسکو حسب رتبہ
زاد سفر دیتا تھا ایک مدرسہ بنوایا تھا جسمین حنفی شافعی دونون مذہب
کے علما مقرر تھے اور خود روزانہ وہان آتا تھا اور رات وہین گذارتا تھا
صوفیوں کے لیے بھی دو خانقاہین بنوائی تھین جنمین بہت سے لوگ رہا کرتے تھے
اور خود انکے پاس بھی آتا تھا اور مجلس سماع منعقد کرتا تھا۔

اور ہر سال دو مرتبہ اپنے افسرون کی ایک جماعت بلاد ساحل
کی طرف بھیجتا تھا اور انکے ساتھ بہت سا مال تھا جس سے وہ مسلمان قیدیون
کو عیسائیوں کے ہاتھ سے فدیہ دیکر رہا کراتے تھے اور ہر سال حاجیونکا قافلہ
حجاز روانہ کرتا تھا مکہ مکرمہ مین اسکے بہت سے آثار ہین یہ پہلا شخص ہے
جسنے جبل عرفات مین پانی جاری کرایا اور بہت سے روپے صرف کیے
اور اسمین بہت سے پانی کے کارخانے قائم کیے کیونکہ حاجی پانی
کے نہونے سے بہت تکلیف اُٹھاتے تھے۔

مجلس میلاد شریف اہل ملک مجلس میلاد شریف کے
متعلق اسکے حسن اعتقاد سے واقف تھے اسلیے ہر سال
اسکے پاس اربل کے قریب وجوار کے شہروں سے جیسے
بغداد، موصل، جزیرہ، نصیبین، سنجار، ملک عجم اور اطراف سے
بے انتہا لوگ آتے تھے جسمین علما، صوفیا، واعظین، حفاظ،

والشعراء لا یزالون یتواصلون بہا من المحرم الی اوائل
شہر ربیع الاول ویتقدم مظفر الدین کوکبوری
بنصب قباب من الخشب کل قبۃ اربع او خمس طبقات
ویعمل مقدار عشرین قبۃ واکثر منہا قبۃ لہ والباقی
للامراء واعیان دولتہ لکل واحد قبۃ فاذا کان اول
صفر زینوا تلک القباب بانواع الزینۃ الفاخرۃ
المتجملۃ وقعد فی کل قبۃ جوق من الاغانی وجوق
من ارباب الخیال ومن اصحاب الملاہی ولم یترکوا
طبقۃ من تلک الطباق حتی رتبوا فیہا جوقا وتبطل
معائش الناس فی تلک المدۃ وما یبقی لہم شغل الا التفرج
والدوران علیہم وکانت القباب منصوبۃ من باب
القلعۃ الی باب الخانقاہ المجاورۃ للمیدان

فکان مظفر الدین ینزل کل یوم بعد صلوۃ العصر
ویقف علی قبۃ قبۃ الی آخرہا ویسمع غناءہم ویتفرج
علی خیالاتہم وما یفعلونہ فی القباب ویبیت فی الخانقاہ
ویعمل السماع فیہا ویرکب عقیب صلوۃ الصبح یتصید ثم
یرجع قبل الضحی الی القلعۃ ہکذا یعمل کل یوم الی
لیلۃ المولد وکان یعملہ سنۃ فی ثامن الشہر وسنۃ فی ثانی عشرہ
لاجل الاختلاف الذی فیہ فاذا کان قبل المولد بیومین
اخرج من الابل والبقر والغنم شیئا کثیرا زائدا عن
الوصف وزفہا بجمیع ما عندہ من الطبول والاغانی والملاہی

شعراء ہر قسم کے لوگ ہوتے تھے، محرم سے اوائل ربیع الا[ول تک]
لوگوں کے آنیکا سلسلہ قائم رہتا تھا اور مظفر الدین کوکبو[ری]
قبے اور خیمے قائم کرتا تھا ہر قبہ چار منزلہ یا پانچ منزلہ ہوتا
قریبا بیس قبے ہوتے تھے جنمین سے اکثر خود اسکے ہو[تے]
اور باقی امرا اور اعیان دولت کے ہوتے تھے ہر امیر کا ایک قبہ ہوتا
جب صفر کی پہلی ہوتی تھی تو ان قبوں اور خیموں مین آرا[ئش]
ہونی شروع ہوتی تھی اور ہر قبہ مین موسیقی کے مختلف ساز او[ر]
ہوتے تھے یہان تک کہ کل طبقے بھر جاتے تھے اس زا[نہ مین]
لوگ اپنے اپنے کام چھوڑ دیتے تھے اور انکا سوای تماشا
اور سیر کے کوئی اور کام نہوتا تھا یہ قبے قلعہ کے دروازہ سے
خانقاہ کے دروازے تک جو میدان کے قریب
کھڑے رہتے تھے،

مظفر الدین ہر روز عصر کے بعد یہان آتا تھا اور ایک ایک ق[بہ پر کھڑا]
ہو کر گانا سنتا تھا اور سیر کرتا تھا اور خانقاہ مین رات گذا[رتا]
اور آسمین بزم سماع منعقد کرتا تھا، نماز صبح کے بعد سوار ہو کر [شکار کو]
نکلتا تھا دوپہر کے قریب شکار سے قلعہ مین واپس آتا تھا
ہر روز شب ولادت تک کرتا تھا، مجلس میلاد ایک سال ربیع الا[ول کی]
آٹھوین کو کرتا تھا اور ایک سال بارھوین کو کیونکہ تاریخ [ولادت مین]
آٹھوین اور بارھوین کا اختلاف ہی جب شب ولا[دت]
دو دن باقی رہجاتے تھے تو بے انتہا اونٹ گائین [اور]
بکریان نکالتا تھا اور انکو باجے گاجے کے ساتھ میدان تک

حتی کان یاتی بها الی المیدان ثم کانوا یشرعون فی
نحرها وینصبون القدور ویطبخون الالوان المختلفة
فلما کانت لیلة المولد عمل السماعات بعد ان یصلی
المغرب فی القلعة ثم ینزل وبین یدیه من الشموع
المشتعلة شئ کثیر وفی جملتها شمعتان او اربع
من الشموع الموکبیة التی تحمل کل واحدة منها
علی بغل ومن ورائها رجل یسندها وهی
مربوطة علی ظهر البغل حتی ینتهی الی الخانقاه
فاذا کان صبیحة یوم المولد انزل الخلع من القلعة
الی الخانقاه علی ایدی الصوفیة علی ید کل شخص
منهم بقچة وهم متتابعون کل واحد وراء الاخر
وینزل الی الخانقاه وتجتمع الاعیان والرؤساء
وطائفة کبیرة من بیاض الناس وینصب کرسی للوعاظ
وقد کان نصب لمظفر الدین برج خشب له
شبابیك الی الموضع الذی فیه الناس والکرسی
وشبابیك اخری للبرج ایضا الی المیدان والمیدان
کبیر فی غایة الاتساع وکان یجتمع فیه الجند
یعرضهم فی ذلك النهار ثم کان یقدم السماط
للصعالیك وسماطا اخر فی الخانقاه للناس
المجتمعین ولا یزالون علی ذلك الی العصر او بعدها
ثم یبیت تلك اللیلة هناك ویعمل السماعات الی بکرة

پھر اُنکو ذبح کرکے قربانی کرتے تھے اور ہانڈیون مین قسم
قسم کے کھانے پکاتے تھے جب شب میلاد آتی تھی تو بزم میلاد
منعقد کرتا تھا بعد اسکے کہ نماز مغرب کی قلعہ مین ادا کرتا تھا
پھر قلعہ سے اُترتا تھا اور اُسکے آگے آگے بہت سی شمعین روشن تھین
اور اُن شمعون مین دو یا چار بڑی بڑی شمعین خاص جلوس کی
ہوتی تھین جسمین سے ہر ایک شمع ایک ایک خچر پر ہوتی تھی اور
پیچھے ایک آدمی ہوتا تھا جو اُسکو ٹھیک لگائے ہوتا تھا
اور وہ شمعین خچرون کے پیٹھون سے بندھی ہوتی تھین
یہان تک کہ بادشاہ خانقاہ تک پہونچ جاتا تھا اور دوسری شب
کی صبح کو قلعہ سے سب سامان منگواتا تھا جسکو صوفیہ اپنے
ہاتھون مین اُٹھائے ہوتے تھے ہر شخص کے ہاتھ مین کپڑونکی
کی ایک گٹھری ہوتی تھی اور وہ سب کے سب رئیسون
کے پیچھے ہوتے تھے پھر خانقاہ مین بڑے بڑے لوگ اور
ارکان دولت اور سفید پوش لوگ جمع ہوتے تھے ان کے
کے لیے کرسی رکھی جاتی تھی اور مظفر الدین کے واسطے
ایک برج ہوتا تھا جسمین چند کھڑکیان اسطرف لگی ہوتی تھین اور
کرسی وعظ ہوتی تھین اور دوسری چند کھڑکیان بھی بڑی کشادہ تھین
یہ میدان بہت وسیع تھا جسمین فوج جمع ہوتی تھی اور ادنکے واسطے فرش
بچھا تھا پھر محتاجون کی دعوت ہوتی تھی اور دوسرا عام دستر خوان
جمع ہونیوالے لوگون کے لیے بچھتا تھا اسطرح عصر تک رہتا تھا اور پھر
رات کو وہین خانقاہ مین بادشاہ رہتا تھا اور صبح تک سماع ہوتا تھا

فاذا فرغوا من هذا الموسم تجهز كل انسان للعود
الى بلده وهكذا كان دابه في كل سنة

اول كتب المولد ابو الخطاب عمر بن الحسن
ابن دحية الاندلسي البلنسي (المولود سنة ۵۴۴ والمتوفى سنة ۶۳۳)
كان من اعيان العلماء في ذلك العصر متقنا لعلم الحديث
وما يتعلق به عارفا بالنحو واللغة وايام العرب واشعارها
جاب البلاد لطلب العلم وقدم مدينة اربل في سنة
اربع وستمائة وهو متوجه الى خراسان فرأى صاحبها
مظفر الدين مولعا بعمل المولد النبوي ومهتما به
فعمل له كتابا سماه كتاب التنوير في مولد السراج المنير وقرأه بنفسه

وفاته لم يزل مظفر الدين دابه ذلك في كل سنة حتى
توفي يوم الاربعاء من عشر شهر رمضان سنة ثلاثين وستمائة
فدفن في قلعة اربل ثم حمل بعد سنة بوصية منه الى مكة المشرفة
وكان قد اعد له بها تربة تحت الجبل في ذيله ليدفن فيها
فلما توجه الركب بها الى الحجاز سنة احدى وثلاثين فاتفق
ان رجع الحاج ولم يصلوا الى مكة فردوه ودفنوه بالكوفة
بالقرب من المشهد احسن الله منقلبه وتقبل مباره

الخاتمة سامحونا ايها القراء الكرام انا امللناكم بطول
الكلام ولكن انما اطلنا ذلك حبا لذكر هذا الملك
الكريم المقدام الذى بامثاله تقدم الشرق والاسلام
اولئك آبائي فجئني بمثلهم اذا جمعتنا يا .... المجامع
السيد سليمان

جب اس میلے سے فرصت ہوتی تھی تو ہر شخص اپنے وطن میں آنے کا
سامان کرتا تھا، مظفر الدین کا ہر سال یہی طریقہ تھا

میلاد نبوی کی پہلی کتاب ۔ ابو الخطاب عمر بن حسن
دحیہ اندلسی (المولود ۵۴۴ھ المتوفی ۶۳۳ھ) بہت بڑے مشہور عالم اس زما
تھے علم حدیث میں کمال رکھتے تھے نحو، ادب، تاریخ عرب میں ماہر
طلب علم کے لیے بہت سے شہروں کا سفر کیا ۶۰۴ھ میں شہر اربل آئے ج
وہ خراسان کو جا رہے تھے تو اونھوں نے جب دیکھا کہ بادشاہ ار
مجلس میلاد سے بہت شوق ہے اور اسکا بہت اہتمام کرتا ہے تو انھو
کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر کے نام سے ایک کتاب لکھی اور خود ا
پڑھا۔

وفات ۔ مظفر الدین کا ہر سال یہی طریقہ رہا یہاں تک کہ اوسنے
چہارشنبہ دس رمضان ۶۳۰ھ کو وفات پائی پہلے قلعہ اربل میں
مدفون ہوا پس اُسکی وصیت کے موافق ایک سال کے بعد مکہ
اوسکی لاش بھیجی گئی وہاں اُوسنے جبل عرفات کے نیچے اپنے لئے
قبہ بنوایا تھا تاکہ اُوسمیں مدفون ہو جب قافلہ تابوت لیکر
میں چلا تو اتفاق ایسا ہوا کہ کسی وجہ حجاج مکہ نہ پہونچ سکے اور
اور شہد کے قریب کوفہ میں دفن کر دیا، خدا اوسکی نیکیوں کو قبول فر

خاتمہ ناظرین معاف کریں اگر تطویل کلام سے تمہیں تکلیف ہوئی
ہمنے اسکو اوس بزرگ بہادر شاہ احیا کے ذکر کے لیے طول دیا
جیسے لوگوں کی وجہ سے مشرق اور اسلام نے ترقی کی۔
یہ ہمارے سلف ہیں اگر تم مجلس میں آؤ تو انکی نظیر
سید سلیمان

الوطن والوطنية

(دياري وان جارت علىّ عزيزة)

انما الانسان خلق متيما باوطانه حبه الابقلبان يذهلها وان كان فاتر سرور وحبور وفي اي شجن وهموم نسيم الديار نبأ التذكارها وهي تجذب القلوب الى ازهارها اذا بعد الانسان عن وطنه ففي الليلة متى يرقد العالم وكل ما فيه تلعب بعقليته الاشجان وتذيب في فواده عقارب البعد والهجران وتكتحل عيناه بالسهر وتتنفس تنفس الصعداء الا ان الانسان لا تكون انقص حسا من قلوب الطير الاسيرة الى الحمامة فانها وان يربى في الاقفاص يعيش رغد وراحة راضية لكنها تؤثر اذى وكناتها على عيشة الاقفاص لانها تجلس عليها وتسجع بسجع الوطن وتغنى بغناء ديارها ولما كان الانسان اذكى واروع من الحيوان فحري ان لون حبه الوطن انفع واجل،

لاريب في اننا نتأى عن الوطن الى دهر و شوق الى تمامه فارغ الصبر ونضمر في قلوبنا في كثيرة لنذهب الى ديارنا ونشفي غليل الشوق ولقاء الاحباء ولقاء الاقرباء ورؤية الاعزاء لكن يا ايها الخلان !! اهذا هو حب الوطن لا والله حب الوطن ان نسعى في نهضته وتقدمه ونجهد

وطن اور وطنیت

(میرا وطن اگرچہ مجھ پر ظلم کرے لیکن وہ پیارا ہی)

انسان بالطبع شیدای وطن پیدا گیا ہی وہ کیسے ہی سرور اور مست یا غم ومصیبت مین مبتلا ہو وہ کبھی اپنا وطن بھول نہین سکتا ہے دیار وطن کا ایک ایک جھونکا یاد وطن کا پیغام ہی جب انسان اپنے وطن سے دور ہوتا ہی تو وہ بے اختیار دل کو اپنی جانب کھینچتا ہی رات کو جب تمام دنیا سوتی ہوتی ہی وطن کی یاد بستر پر مضطرب کر دیتی، اور فراق وطن کے بچھو دل مین نیش زن ہوتے مین آنکھون سے نیندگاہ ہو جاتی ہی اور دل سے آہ سرد نکلتی ہی، انسانی قلوب پرندون سے بدتر نہین ہوسکتے ایک قمری یا بلبل قفص مین ہزارون ناز ونعم سے پالی جائے لیکن وہ قفص کی عیش وراحت سے اپنے آشیانہ کی اذیت کو ہزار درجہ بہتر سمجھتی ہی جس پر بیٹھکر ترانہ گاتی ہی، اپنے وطن کی یاد کا گیت سناتی ہی، اور جبکہ انسان حیوانات سے عاقل تر ہی اس لیے اسکی محبت وطن بھی مفید تر ہونی چاہیے،

اسمین شک نہین کہ ہم مدت تک اپنے وطن سے دور رہتے ہین اور اختتام مدت کا نہایت بے صبری سے انتظار کرتے ہین اور دل مین بڑی بڑی امنگین رکھتے ہین تاکہ ہم اپنے وطن جائین اپنے اشتیاق کی تشنگی کو دوستون کی زیارت اقربا کی ملاقات اور اعزا کی دیدار لیکن دوستو کیا وطن کی حقیقی محبت یہی ہے نہین واللہ نہین بلکہ وطن کی اصلی محبت یہ ہی کہ اس کے ترقی یافتہ

في اعلاء كلمته ورفع منزلته الا ترى الى اهل اوربا وبين كيف
طافوا الارض كلها واحاطوا بامريكا و بلاد الصومال
والهند وافريقه وغيرها من المستعمرات نائين عن اوطانهم
متباعدين عن ابناءهم واقربائهم وخلانهم وخصوصا
يا ايها القارى ارسل و انظر نظرك الى تاريخ الالمانيا
والبوائر الذين كانا قديما داخلين تحت حكم الرومان
والانكليز اما المانيا فلما تولد كرلوس مانوس محب
الوطن الباسل راى دياره العزيزة الفيحاء تحت
الاجانب اضطرمت نار حب الوطن في فواده
فطردهم عن ديار المالوفة والان هذه هي المانيا سادت
امما كثيرة واصبح اهالى هذه البلاد اصحاب همة و
حرص واماني في الاعمال واستنارة في تصرفهم
موهبة عالية في الاختراع والعلوم والمعارف
منتشرة بينهم انتشارا بليغا وخرج منهم علماء
كثيرون مشهورون بالغيرة في تاليف الكتب و
قواميس اللغات والتدقيق في مباحث العلوم
هل تحسبونه ضد حب الوطن لا ريب انكم تحكمون
عليهم هكذا بادى الراى لكن في نفس الامر هذا هو
حب الوطن الحقيقي الذى متكفل باحياء الامة و
رفع شانها واستكمال امرها ولا يخفى عند اصحاب
التاريخ ان ما فازت طائفة ولا ساد قوم

بلند رتبہ اور مشہور کرنے کے لیے کوشش بلیغ کریں کیا آپ
یورپ والوں کو نہیں دیکھتے ہیں کہ کس طرح اپنے وطن کو
چھوڑ کر اپنے دوستوں اور اقربا کی فرقت برداشت کرکے
تمام روئے زمین کا دورہ کرتے ہیں اور امریکہ، سمالی
لینڈ، افریقہ، ہندوستان اور تمام نوآبادیوں میں پڑے
ہیں خصوصاً ناظرین کو اپنی تجسس نگاہیں جرمنی اور بوئر
کی تاریخ پر ڈالنی چاہیے جو پہلے رومیوں اور انگریزوں کے
تسلط میں تھے جرمنی میں جب بہادر شیدائے وطن کرلوس مانوس
پیدا ہوا اس نے اپنے پیارے وطن کو اغیار کے قبضہ و اقتدار
میں دیکھا حب وطن کی آگ اسکے دل میں شعلہ زن ہوئی
اور اس طرح انکو اپنے وطن مالوف سے نکال باہر کیا اور آج وہی
جرمنی ہے جو بہت سے قوموں پر سیادت کا فخر رکھتا ہے اس ملک کے
لوگ اہل ہمت و حرص ہو گئے ہیں اعمال میں بڑی امنگیں رکھتے
ہیں ایجاد و اختراع میں انکو ایک بیش بہا عطیہ حاصل ہوا ہے
و معارف اچھی طرح انمیں شائع ہیں بہت سے مشہور علما پیدا ہوئے
جنکو تالیف کتب و وضع لغات اور مباحث علوم میں تدقیق و تحقیق کا
کیا آپ اسکو حب وطن کے خلاف سمجھتے ہیں ممکن ہے
کہ آپ بادی الرای میں ایسا ہی سمجھیں، لیکن نفس الامر میں ا
وطن پرستی یہی ہے جو قوم کی زندگی اور اس کی رفعت اور
عظمت شان کی کفیل ہے تاریخ دان حضرات کے نزدیک
یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ کوئی گروہ کامیاب اور کوئی قوم

ولا عزشان امة ولا علا شان جماعة لا بحب الوطن
الذى هو يربط الافراد ويجمع الاشتات ويحيى النفوس
ويساوى الغرباء مع الاغنياء ويقوى الكل على
تحصيل سعادة الامة والسعى فى دوام ارتقائها
حتى يرتفع ويعز شان الوطن المالوف والمسلمون
انوا يمشون على هذه المحجة فى اعصارهم المضية
فى مصت وغادرتهم فى ظلمات لا يبصرون بهته
صفة سادوا ودفعوا بها الغوائل عنهم من تصحف
صحائف التاريخ فلا يخفى عنده ان كثيرا من اسلافنا
افوا العالم كله والفوا الكتاب ذات فضل دائم
يسعوا على الاخص معرفة جغرافيا افريقيا واسيا
وغلوا فى داخلية افريقيا الشمالية الى نهر
نيجر وغربا سينغال وشرقا الى راس كوريا نتس
سعوا ايضا معرفة جغرافيه جزيرة العرب وارض
ايران اى العجم وهى بلاد فارس وارض بر الشام
وا بعض الايضاحات عن اقاليم التاتار
وبلاد روسيا والصين والهند متباعدين عن
اهلهم وخلانهم ونائين عن ديارهم احاطوا
بلاد الافريقة والاندلس والروسيا والصين
والصومال وغيرها الكن مضت السنون الطوال
يعت للقرون والاجيال والناس عنه لاهون بالخيال

اور کوئی امت عظیم الشان اور کوئی جماعت بلند رتبہ نہین ہوئی لیکن
وطن کی محبت سے جو افراد کو مربوط اور مختلف ٹکرون کو جمع کرتی
ہی، نفوس کو زندہ کرتی ہی غربا اُمرا کے مساوی ہو جاتے ہین اور
سب ملکر قوم کے حصول سعادت مین تقویت دیتے ہین اور دوامی
ترقی کے جد وجہد مین مساعدت کرتے ہین یہانتک کہ وطن مالوف
معزز اور بلند رتبہ ہو جاتا ہی مسلمان بھی اپنے اُس روشن زمانہ
مین اسی طریقہ پر کاربند تھے جو گزر گیا اور اُنکو ایسی تاریکی مین
چھوڑ گیا جس مین ہم کچھ دیکھ نہین سکتے ہین اور اسی صفت
کی وجہ سے اُنھون نے سیادت کی اور ناگہانی مصائب کی مدافعت
کی، جس نے کتب تاریخ کی صفحہ گردانی کی ہی اُسکے نزدیک یہ مخفی
نہوگا کہ ہمارے بہت سے اسلاف نے تمام عالم کا دورہ کیا تھا
بہت سی کتابین تالیف کی تھین خصوصًا افریقہ اور ایشیا کے علم
جغرافیہ مین اضافہ کیا، اپنے اقربا اور دوستون سے جدا ہو کر اپنے
وطن کی فرقت گوارا کر کے شمالی افریقہ مین نہر نیگر اور مغرب مین
سینغال اور مشرق مین راس کوریافس تک گئے، نیز جزیرہ
عرب اور ارض ایران یعنی عجم اور بلاد فارس اور بر شام وغیرہ کے
علم جغرافیہ مین توسیع کی اقالیم تاتار اور جنوبی روس کی
بعض حالتین معلوم کین، ہندوستان، افریقہ، اندلس اور
روس و چین و شمالی لینڈ وغیرہ پر چھا گئے تھے لیکن
بہت سے طویل سال گذر گئے ،، تین
گذرین زمانہ ہوگیا لوگ پست خیال ہو گئے

وهم ماضون فى الخيال ومن هذه الصفة المحمودة غافلون
وعلى ما لا يعنيهم ولا يثمر لهم مشتغلون،
قد اصبح اكثر فتياننا الآن من شدة شغفهم
بتقليد اوروبا وتعلقهم باهدابها نهم متعودين
بانواع المسكرات والالبسة الفاخرة والنفقات
الزائدة والتبذير المضر ومائلين الى الزواج بفتاة
غربية ولكنهم يا للاسف ما اخذوا عوائدهم الحسناء
واعمالهم الجميلة وخصوصا حب الوطن، الست ترى
ان شغف الوطن مفقود وعقارب الضغن والشحناء
تدب بينهم ان انحطاط العلم والمدنية فى الهند فقدان
قاعدة البحث فى الحقائق لاجل اعتقادهم ان لا جامعة
حقيقة غير جامعة الدين فزال الاتحاد الوطنى من
نفوسهم وضعفت وحدتهم واخذت فى الانفراط
والعجب انهم يعتقدون ان كلا منا يحب وطنه ولكننا
لم ندرك الوطنية الصحيحة فى ابناء وطننا ولم نشعر
بوحدتها الحقيقية فالمسلمون يقولون ان لنا جامعة
اسلامية مستقلة ويعتبرون جميع مسلمى الارض
داخلين فيها وان كان هذا صحيحا من الجهة العامة ولكن
الهند وكذلك كل بلاد ابناؤها من صنوف الناس
لا يستقيم لها امر حتى تتنازل المسلمون والهنود عن جنسيتهم
المختلفة وينخرطوا فى سلك جنسية واحدة هندية

تباہی میں کوشان ہیں اس مبارک صفت سے اعراض کرتے ہیں
اور ایسی چیزوں میں مشغول ہیں جنکا کوئی فائدہ اور ثمرہ نہیں،
آجکل ہمارے اکثر نوجوانان وطن تقلید یورپ پر فریفتہ اور انکے تمدن
پر شیفتہ ہونیکے باعث قسم قسم کی شراب اور بیش قیمت پوشاک، زائد
خرچ، نقصان دہ اسراف کے عادی ہو گئے ہیں یورپین لیڈیوں کے
ساتھ شادی کرنیکے خواہشمند پائے جاتے ہیں لیکن افسوس صد
افسوس کہ انھوں نے انکی اچھی باتوں اور عمدہ خصائل کو نہیں لیا
کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں کہ وطن کی شیفتگی بالکل مفقود ہے اور بغض
و کینہ کے بچھو آپسمیں ڈنک مارتے ہیں ہندوستان میں علم و تمدن
کے انحطاط اور قاعدہ بحث کے فقدان کی وجہ صرف لوگونکا یہ اعتقاد ہے
کہ کوئی حقیقی جامع سوائے مذہب کے نہیں ہے اسطرح لوگوں کے دلوں سے وطنی
اتحاد زائل ہو گیا یگانگت متزلزل ہو گئی اور آپسمیں تفرقہ انداز
اور سب سے حیرت انگیز امر یہ ہے کہ وہ باوجود اس نفاق کے کہ ہم میں
ہر ایک شخص شیدائے وطن ہے لیکن ہم اپنے ابنائے وطن میں
وطنیت کا مطلق احساس نہیں کرتے اور حقیقی یگانگت کا کہیں نشان
نہیں پاتے، مسلمان کہتے ہیں کہ ہمارے لیے ایک اسلامی مستقل جامعہ
اور خیال کرتے ہیں کہ تمام روئے زمین کے مسلمان اسمیں داخل ہیں اور
عام حیثیت سے صحیح بھی ہے لیکن ہندوستان (اور اسیطرح ہر وہ ملک جہاں
باشندہ مختلف الاقوام ہوں) اسوقت تک ترقی نہیں کر سکتا
جب تک اسکے کل باشندے ہندو اور مسلمان اپنی قومیت کو
اپنے کو صرف ہندوستانی نہ کہیں

كما اصل التركيا فاصبح الكرد واليهود والنصارى والارمن
والترك والعرب عثمانيين

وما يقال عن المسلمين يقال ايضا عن غيرهم من الهنود
الوطنيين ولو ان ظواهرهم تدل على انهم اكثر عصبية
واستعدادا الى احياء المبادى الصحيحة وايجاد وحدة
وطنية نحن اصبحنا اشد الامم احتياجا اليها فى الوقت
الحاضر انهم حسن طالع الغربيين ونتيجة انحطاط [illegible]
وخلو جميع طبقات مدارسنا من مبادى التربية الصحيحة ترانا
الان منقسمين الى قسمين رئيسين قسم المسلمين وقسم الهنود
وكل قسم ان لم يكن متعاميا فى اذلال غيره فهو على الاقل عامل
بمصلحة خاصة به دون ادنى ارتباط بالمصلحة العامة وهم
جميعا يشتغلون ضد مصلحة انفسهم ويخدمون الاجانب
الذين لا غاية لهم الا ابتلاع البلاد وما فيها واماتة العواطف
الوطنية للاجهاز على ما بقى او يبقى لاهالى البلاد
ونحن جميعا غافلون عما تؤول البلاد اليه من التأخر المستمر
الخاص بالوطنيين والبعض منا يتوهم
ان المعارف تتقدم يوما عن يوم وانا
بهذا التدرج انما نرتقى ارتقاء معنويا
ولو انا بحثنا الامر حقيقيا نرى ان سيرنا
انما سير غير تدريجى يكاد لا يشعر به والمعارف
[illegible] اقل انتشارا منا من قبل والحقيقة

جس طرح کہ ترکستان میں کرد، یہود، ارمنی، ترک، عرب سب نے مل کر
اپنا ایک عثمانی لقب اختیار کیا،

اور جو مسلمانوں کی جانب سے کہا جاتا ہے بعینہ برادران وطن
حضرات ہنود کی جانب سے بھی کہا جاتا ہے اگرچہ انکی ظاہری حالتین
اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ وہ صحیح مبادی کے زندہ کرنے
اور وطنی یگانگت کے پیدا کرنے کے بہت زیادہ خواہشمند ہیں
موجودہ زمانہ میں تمام اقوام سے ہم بہت زیادہ حب وطن کے
محتاج ہیں جبکہ مغربیوں کے حسن طالع اور ہمارے انحطاط
تمدن اور طبقات مدارس کے صحیح ترتیب سے خالی ہونے
آج ہمکو دو قسموں میں منقسم کر دیا ہے ایک قسم مسلمانوں کی اور دوسری
ہنود کی اور ہر ایک قسم اگر ایک دوسرے کی ذلت کے درپے
نہیں ہے تو کم از کم یہ ضرور ہے ہر ایک اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد
علحدہ تعمیر کرتا ہے، حالانکہ وہ سب اپنے مصلحت کے خلاف
کر رہے ہیں اور اغیار کی خدمت کر رہے ہیں جن کا مقصود
سوا سے ملک اور جو کچھ ملک میں ہے اُسکے نگل جانے اور
جو کچھ اہل ملک کے لیے باقی رہگیا ہے یا رہیگا اُسکے صاف کرنے
کیلیے وطنیت کے خیال کو مردہ کر دینے کے اور کچھ نہیں ہے اور
تمام لوگ اُس تنزل سے غافل ہیں جو ملک میں اہل ملک کیلیے
ہو رہا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علوم و فنون روز بروز بڑھ
رہے ہیں اور ہم اس تدریجی طریقہ سے ترقی کے زینوں کو طے
کر رہے ہیں اور حال یہ ہے کہ اگر حقیقت امر سے بحث کی جاے

الاكنا اكثر امتزاجا واتحاداً من الآن والسبب
بعد المعارف الصحيحة عنا وكثرة الغرور المشاهد
بيننا الآن، لنفرض ان للمسلمين جامعة و
وحدة مستقلة عن جامعة ووحدة الهنود فهل
يمكن للبلاد ان تنهض من خضوعها وانحطاطها
الحالى؟ وان يحصل على استقلالها بمثل هذا
الانقسام والتفرق وهل يمكن ان يتوقع
البلاد الخلو يوماً من الايام من احد هذين
العنصرين؟ كل هذا يستحيل فلا وطنية بدون
اتحاد حقيقى ولا فلاح ولا استقلال بدون
وطنية ولا امل قط باختصاص البلاد بعنصر دون
اخر وحيث انه لا بد من اجتماع العنصرين فى
معيشة واحدة تحت سماء واحدة واحكام
واحدة مدى الدهر ولا تدوم حياة امة
حتى تحوز قوة التضامن وهذه لا تحصل
الا بالاتحاد وهذا لا يكون الا بتربية النفوس
على ان الدين لا ينفى العلاقات الوطنية
وليتهم يدركون معنى الوطنية و
ويفهمون ان حب الرجال لاوطانهم
امر يترتب عليه نفع كبير وفائدة عظمى
امر يبنى عليه طيب العيش ودوام السرور والراحة

تو ہماری سیرتین اغیار کے مقابل مین اس سے کم نہین ہین
جنکا شمار ہو سکے، اور پہلے کی بہ نسبت آجکل صحیح علوم کا بہت
کم رواج ہی اور آج سے پہلے ہم بہت زیادہ متفق و متحد تھے،
اس کا سبب صرف صحیح خیالات کا ہم سے دور ہو جانا اور آپس مین
خود بینی و غرور کی کثرت ہی ہم فرض کرتے ہین کہ مسلمانونکا ایک
علٰحدہ اور مستقل جامع ہی اور نیز ایک حضرات ہنود کا لیکن کیا اس
ملک اپنی موجودہ انحطاط و پستی سے عہدہ برآ ہو سکتا ہی؟
اور اس انقسام و تفرقہ سے وطن استقلال حاصل کر سکتا ہی،
اور کیا ملک کے ان دونون عنصرون مین سے کسی سے خالی ہو جائیگی
توقع کی جا سکتی ہی؟ یہ سب بالکل محال اور غیر ممکن ہی وطنیت بغیر
حقیقی اتحاد کے نہین ہو سکتی ہی اور فلاح و استقلال بغیر وطنیت کے
ممکن نہین اور اسکی بھی کبھی امید نہین کی جا سکتی ہی کہ ملک کسی
عنصر کے ساتھ بغیر دوسرے کے خاص ہو سکیگا خصوصا ایسے
مقام پر جہان دونون عنصرون کا اجتماع ایک قسم کی معاشرت ایک
آسمان کے نیچے تا قیام زمانہ ایک قسم کے احکام مین ضروری ہی
کسی قوم کی بقا و دوام اسوقت تک ممکن نہین جبتک وہ اجتماعی قوت
نہ حاصل کرلے اور یہ نہین حاصل ہو سکتی لیکن اتحاد سے اور یہ بغیر نفوس
کی اس تربیت کے کہ مذہب وطنیت کا منافی نہین ہو سکتا ہی کاش اگر
وطنیت کے حقیقی معنی سمجھ لیتے اور یہ معلوم کر لیتے کہ انسان کی محبت اپنے
ایک ایسی صفت ہی جس پر طرح طرح کے منافع قسم قسم کے منافع مترتب
ہین اور یہ وہ صفت ہے جس سے زندگی کی خوبی، دوامی مسرت و راحت

وعليه قوام السعادة الحقيقة وان زلت
اقدام قوم عن هذا السبيل انفرط عقدها
وفقدت قوتها وعجزت ليس عن
المقابلة فقط بل عن المحافظة على
فسها وتصبح في حكم العدم هذه هي
نقيقة ناموس الارتقاء تدل عليها حالة
الامة ويدل عليها بالاكثر انحطاط الشرق
لابد للموتمر السياسي الوثني
ذي يسعى لتقدم البلاد واستقلالها
ن يسعى قبل كل شئ للاتحاد بين
سلمين والهنود ويترك الاساليب
ي يتخذها لايذاء اخوانهم
سلمين وله ان يناصفهم الحقوق
ياسية لتكون الجامعة الوطنية
مة ويتضامن كلهم لتقدم
لاد ويكونوا يدا واحدة
ام اعداءها

(لها بقية)

معين الدين
البهاري

اور حقیقی سعادت مبنی ہی اگر کسی قوم کے قدمون نے اس
صراطِ مستقیم سے لغزش کی ہی تو اسکی جمعیت بکھر گئی
اور اُسکی قوت مفقود ہو گئی ہی اور صرف دوسرون کے
مقابلہ ہی سے عاجز نہین ہو گئی ہی بلکہ اپنی ذاتی محافظت
سے بھی عاجز ہو گئی ہی اور عدم کے حکم مین ہو گئی ہی،
یہی وہ ترقی کا اصلی قانون ہی جسپر تمام اقوام عالم
کی حالتین دلالت کرتی ہین اور زیادہ تر مشرق کی
تنزل و انحطاط سے روشنی پڑتی ہی، اس لیے
نیشنل کانگریس کو جو ملک کی ترقی اور استقلال مین
ساعی ہی، سب سے پہلے مسلمانون اور ہندوون مین
اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے
اور اُن وطیرون کو جو صرف مسلمانون کو اذیت
پہونچانے کے لیے اختیار کیے گئے ہین مطلقاً ترک
کر دینا چاہیے اور پولیٹکل حقوق مین عدل و انصاف
ملحوظ رکھنا چاہیے تاکہ وطنی جامع سب کے لیے عام ہو جائے
اور سب ملکر وطن کی ترقی مین ساعی ہون اور غیرون
کے مقابل مین متحدہ قوت سے فائدہ اُٹھائین،

(باقی آیندہ)

معین الدین
بہاری

نصيحة تلميذ لاساتذه

نشرت جريدة المؤيد الغراء مقالة لاحد
اساتذة المانيا المستشرقين تحت عنوان
"سماحة الاسلام" حث فيها صاحب المقالة
هموا المسلمين بقول فحواه "يا ايها المسلمون
انتم اساتذتنا ونحن تلامذتكم وها نحن قد
سبقناكم فهلا تسعون لتسبقونا" فنقلنا المقالة
وغيرنا العنوان ليستحي ابناء اساتذة اوربا (علماء
المسلمين) ولا تشمئز قلوبهم من الاصلاح ، س

قال : اريد ان اكتب في موضوع شرقي
ربما كان العربي اولى مني بالكتابة فيه
لولا اني احب الشرقيين حبا يجعلني
اهتم بهم كاهتمامهم بانفسهم. لذلك
ارجو من سعادتكم ان تفسحوا لكلماتي
هذه بين الحي جريدتكم الغراء وان تمنحوني
العذر ان قصرت في البيان اذ انني
اكتب بلغة غير لغتي .

كلنا هنا او بعبارة اخرى كل اساتذة اوربا
المستشرقين يهمهم كل ما يحدث في الشرق
وخصوصا في مصر وازهرها ذلك المعهد العلمي
القديم الذي اعتقد ويعتقد جميع اخواني

شاگرد کی نصیحت اپنے استاد کو

المؤید نے جرمنی کے ایک مستشرق پروفیسر کا مضمون ،،
اسلام کی بے تعصبی ،، کے عنوان سے لکھا ہے جسمین صاحب مضمون نے
اسطرح مسلمانون کو غیرت دلائی ہے ،، اے مسلمانو تم ہمارے استاد
تھے اور ہم تمہارے شاگرد تھے لیکن دیکھو اب مین تم سے بڑھ گیا ،
تم اسکی کیون نہین کوشش کرتے کہ ہمسے بڑھ جاؤ ،، ہم اس مضمون
کو تبدیل عنوان کے ساتھ نقل کرتے ہین تاکہ استادان یورپ کے
جانشین (علمای اسلام) کو حمیت ہو اور وہ جدید اصلاح سے
متنفر نہون ، پروفیسر موصوف کہتا ہے :-

مین چاہتا ہون کہ آج ایک مشرقی سبجکٹ پر قلم اٹھاؤن
مضمون لکھنے کا ایک عربی مجھسے زیادہ استحقاق رکھتا تھا ،
اگر مجھکو مشرقیون سے ایسی محبت نہوتی جسنے مجھکو ایسا بنا دیا
کہ مین اونکا اوتنا ہی خیال کرتا ہون جتنا وہ اپنے آپ کا کرسکتے
ہین ، اسلئے مین چاہتا ہون کہ میرے ان چند الفاظ کو اپنے
اخبار مین جگہ دیجئے اور اگر بیان مین مین قاصر ہون تو مجکو
معاف فرمائیے کہ مین اسوقت اپنی غیر مادری زبان
(عربی) مین لکھ رہا ہون ،

یورپ کے جتنے اورنٹلیسٹ پروفیسر ہین اونکو مشرق
اور مشرق مین جو کچھ ہوتا ہے اوس سے نہایت دلچسپی ہے
اور خصوصا مصر اور اوسکے ازہر سے ازہر وہ قدیم درسگاہ
جسکی نسبت مین خیال کرتا ہون بلکہ میرے تمام بھائی

ان لا رقی لمصر والشرق الا اذا نبع ذلك الرقی من هذا المورد العذب ولكن يسوءنا ان نری مشائخه وطلبته علی حالة من الجمود الذی لا يسمح بها الاسلام المعروف بلينه وسماحته وسعة صدره

خیال کرتے ہین کہ مصر اور مشرق مین کبھی ترقی نہین ہو سکتی جب تک کہ اس شیرین چشمہ سے ترقی پیدا نہو، لیکن ہمکو بہت افسوس ہوتا ہی جبکہ ہم ازہر کے اساتذہ اور مشائخ کو ایک مذہبی جمود پر پاتے ہین جسکی وہ اسلام اجازت نہین دیتا جو اپنی نرمی اور بے تعصبی مین مشہور ہی۔

الدين الاسلامی فسح للمتدين المجال وحضه علی البحث والتفكير وسمح له ان يتناول من العلوم العقلية ما شاء ما دامت مصلحته الدنيوية والاخروية -

اسلام نے اپنے پیرودن کے لئے راستہ کھولدیا ہی اور اونکو غور و خوض پر آمادہ کیا ہی اور اونکو اجازت دی ہی کہ وہ عقلی علوم سے جتنا چاہین اور اونکے مذہبی مصالح جنکی مقتضی ہون وہ ضرور حاصل کرین،

ان اوربا لم ترتق الا حينما ظهرت علوم المسلمين فی اسبانيا وفی فارس ولم يتلق علماء العلم الا علی اساتذتهم من نوابغ المسلمين وفلاسفتهم

یورپ نے اوسوقت تک ترقی نہ کی جبتک اسلامی علوم و فنون اسپین اور فارس مین نہ پھیلے یورپ نے فلسفہ مسلمان ہی فلاسفہ اور حکماسے حاصل کیا،

ان اسبانيا كانت فی عصر التمدن الاسلامی ای فی القرن الثالث عشر خيرا منها فی القرن العشرين و ذلك فی ذلك لمجاورتها للبلاد الاسلامية

اسپین اسلامی تمدن کے زمانہ مین یعنی تیرھوین صدی مین اوس حالت سے کہین بہتر حالت مین تھا جس حالت مین وہ بیسوین صدی مین ہی اور اسکی وجہ صرف یہ تھی کہ وہ اسلامی شہرونکے قریب تھا۔

ايها العلماء اليس من العار عليكم ان يسبقكم الغرب الی الرقی والتمدن وانتم اصحاب الفضل الاول فی العلم والفلسفة - اليس من العار عليكم ان تورث علوم الاجداد كموبة لا منكم وانتم احق بنا بهذا الميراث وحافظتم علی ما خلفه لكم اسلافكم لما وصلت الحالة من السقوط والانحطاط

اے علما! کیا یہ عار کی بات نہین ہی کہ یورپ والے تمسے ترقی و تمدن مین سبقت لیجائین اور حالانکہ تم علم و فلسفہ مین پہلی فضیلت والے ہو کیا یہ شرم کی بات نہین ہی کہ تمھارے آبائی علوم و فنون کے بوجھ سے کم تم انکے وارث ہو ہم وارث ہین اور حالانکہ اس میراث کے تم سب سے زیادہ مستحق ہو اگر تم اون چیزون کی محافظت کرتے جنکو تمھارے سلاف نے تمھارے لئے چھوڑا تو تمھارا ملک کبھی اس پستی کی حالت مین نہ پہونچتا

وليس الذنب فى ذلك على الاسلام فالاسلام دين الرقى والتمدن بل الذنب على ذلك الجمود الذى جمدتم عليه من بعض العلوم النافعة والاصطلاحات المفيدة -

لیکن اسمین کچھ اسلام کا قصور نہین ہے کیونکہ اسلام ترقی و تمدن کا مذہب ہے بلکہ کل کا کل قصور اسمین تمھارے جمود و تعصب کا ہے یعنی مفید علوم اور مفید اصلاحات کو بری نظر سے دیکھنا،

يقول لكم نبيكم (اطلبوا العلم ولو بالصين) فهلا عملتم بما امركم به نبيكم ونشطتم لطلب العلوم التى ترقيكم وتؤهلكم لمباراة الاوربيين فى تقدمهم وارتقائهم قبل ان يقضوا عليكم القضاء الاخير

تمھارے نبی نے تم سے کہا کہ علم کی طلب چین تک کرو تمنے اپنے نبی کے اس علم کی کیون تعمیل نہ کی اور اُن علوم کی طلب کا کیون شوق نہ کیا جو تمکو ترقی دے اور تمکو یورپ والون کے مقابلہ کے لائق بنائے اُس سے پہلے کہ وہ تم پر اخیر حکم جاری کرین -

ارسل فردريك الثانى امبراطور الالمان الى عبد الواحد سلطان مراكش كتابا يسأله فيه عن مسائل فلسفية لاعتقاده ان علماء الشرق فى ذلك التاريخ ارقى من علماء الغرب علما واوسع مادة وانفذ بصيرة فوصل كتاب فردريك وعند سلطان مراكش الفيلسوف ابو محمد عبد الحق بن سبين المتوفى فى سنة ٦٦٨ هجرية فعرض الاسئلة عليه فاجاب عنها وارسل الجواب الى فردريك فدهش له واعجب به هو وعلماء الالمان كل الاعجاب

فرڈریک (دوم) شہنشاہ جرمن نے عبد الواحد سلطان مراکش کے پاس ایک خط بھیجا تھا جسمین اوسنے سلطان سے چند فلسفیانہ مسائل دریافت کئے تھے اس خیال سے علمای مشرق اُس زمانہ مین علماے مغرب سے زیادہ علم کے جاننے والے اور باخبر تھے فرڈریک کا جب خط پہونچا تو سلطان کے پاس اوسوقت مشہور فلسفی ابو محمد عبد الحق بن سبین المتوفی ۶۶۸ھ موجود تھا سلطان نے یہ مسائل اوسکے سامنے پیش کیے، ابن سبین نے اُونکے جوابات دیے جو فرڈریک کے پاس بھیجدیے گئے فرڈریک جوابات دیکھکر دم بخود ہوگیا اور اوسنے اور تمام جرمن کے علما نے اون جوابات کو پسند کیا

المنار : حديث فحواه صحيح ولكن بهذا اللفظ والمعنى موضوع ١٢

هذه حالة الشرق في ذلك العصر اما
يوم فقد انعكس الموضوع واصبح
شرقيون يستمدون علومهم من الغربيين
يتطفلون على موائدهم وكل ذلك بسبب
اعد العلماء عن تفهيم المسلمين حقيقة
دين الاسلامي وشرح تاريخ الاسلام
سباب تقدمه وتاخره لهم

اوس زمانہ مین مشرق کا یہ حال تھا لیکن آجکل حالت بھی
برعکس ہوگئی اور مشرقی والون کا یہ حال ہوگیا کہ وہ
اب مغرب والون سے امداد طلب کرتے ہین اور
طفیلی بنکر اونکے علمی دسترخوان پر آتے ہین اور ان
سب کی وجہ یہ ہی کہ علما مسلمانون کو اسلام کی حقیقت
نہین سمجھاتے اور تاریخ اسلام اور اوسکی اسباب
ترقی و انحطاط کے تشریح نہین کرتے،

انظروا الى امة اليابان هذه الامة التي لم تكن شيئا
كورا منذ اربعين سنة وما وصلت اليه الآن
بان وصلت في علومها وفي مخترعاتها
رقيها الى ما تساوي به اي دولة اوروبية.
كل هذا وصلت اليه هذه الامة في هذا الزمن
القليل ولكنه زمن كاف لامة تريد ان تكون
مة فلو اردتم ان تكونوا امثالها فلا حائل بينكم
حائل وانتم اغنياء ولو اردتم اصلاح
الازهر وتاسيس جامعات لا جامعة واحدة
لكان ذلك مستحيلا كما تظنون -

دیکھو جاپانی قوم کو دیکھو اوس قوم کو جو چالیس برس
پہلے کسی شمار مین نہ تھی اور اب کس حالت تک پہونچ گئی ہی
جاپان اب اپنے علوم، ایجادات اور ترقی مین
یورپ کے ہر سلطنت کا مقابلہ کرسکتا ہی،
یہ تمام باتین جاپان نے صرف ایک قلیل مدت مین
حاصل کرلین لیکن یہ زمانہ اُس قوم کی ترقی کے لیے کافی ہی
جو قوم بننا چاہیے اگر تم جاپان جیسے بننا چاہو تو تمھارے
لئے کوئی مانع نہین ہی اور تم باثروت ہو اور اگر تم جامع ازہر
کی اصلاح کا ارادہ کرو اور ایک نہین چند یونیورسٹیان قائم
کرنا چاہو تو یہ محال نہین جیسا کہ تمھارا خیال ہی،

فاتحدوا ايها المصريون وانفقوا اموالكم
سبيل العلم اذ بالاتحاد وبذل المال في
سبيل التعليم تصلون الى اعلى درجات التمدن
انظروا ما كانت عليه المانيا منذ مائة وخمسين سنة

اے مصریو تم سب ملکر ایک ہوجاؤ اور علم کے راستہ مین
اپنی دولت صرف کرو کیونکہ صرف اتحاد اور علم مین صرف زر سے
تم تمدن کے اعلی درجون تک پہونچوگے۔
خیال کرو ڈیڑھ صدی پہلے جرمنی کی کیا حالت تھی جب

حینما کانت منقسمة الی ممالك صغیرة کل
منها ضد الآخر فکانت النتیجة ان کلا
منها کانت ضعیفة ودخلها نابلیون لکن
حینما اتفقت وصارت مملکة واحدة
بقلب واحد دخلت هی باریز المانیا فی
ذلك الوقت وقبل الاتحاد کانت فی علومها
وفی قوتها لا تعادل فرنسا مثلا وانجلترا
ولکن حینما علمت ان بالعلم تصل
الامم الی قمم الرقی بذلت موالها وضحت
شهواتها فی سبیله وها هی الآن اکبر
مملکة علمیة فی اوروبا الآن فی المانیا
۳۱ جامعة بها ۴۰۰۰ استاذ وستون
الف طالب تقریبا یؤمها الطلبة
من جمیع الممالك المتمدنة والتی فی طریق
التمدن وانی اذکر ان فی جامعة هنا
طالبا مصریا یدرس للدکتوریة فی
الفلسفة الآن وهو اول مصری رأیته
فی هذه الجامعة وربما کان الوحید الذی
یدرس فی جامعات المانیا مملکة
اخری ومع ان هذا الشاب (لا اذکر اسمه)
هو الوحید الذی رأیته هنا فقد لت سفیرًا

وہ چھوٹی چھوٹی ریاستون مین منقسم تھی جنمین
ہر ایک ریاست دوسرے کی دشمن تھی، اسکا نتیجہ یہ تھا
کل ملک ضعیف تھا اور نپولین نے نہایت آسانی
قبضہ کرلیا، لیکن جب وہ سب ریاستین ملکر ایک
ہوگئین اور ایک ملک ہوگیا جو پیرس مین داخل ہ
جرمنی اسوقت قبل اس اتحاد کے اپنے علوم اور
مین فرانس اور انگلینڈ کے برابر نہ تھی لیکن ج
جرمنی نے جان لیا کہ قومین صرف علم کی مدد سے
ترقی کی چوٹیون تک پہونچی ہین تو اوسنے
دولت صرف کی اور اپنی شخصی خواہشین علم
راستہ مین قربان کردین تو اب وہ یورپ مین
سب سے بڑی علمی سلطنت ہی، جرمن مین
اکتیس ۳۱ یونیورسٹیان ہین جسمین ۴۰۰۰ استا
اور ساٹھ ہزار تقریبًا طلبا ہین ان یونیورسٹیو
مین تمام اون ممالک کے طلبہ آتے ہین جو مہذب ہو
ہین یا جو مہذب ہو چلے ہین، مین بیان کرتا ہون کہ
ایک مصری طالب علم ہی جو پی ایچ، ڈی، کی تعلیم حاصل
کر رہا ہی اور وہ پہلا طالب علم ہی جسکو مین نے اس یونی
مین دیکھا غالبًا جرمن یونیورسٹیون مین وہی تنہا
اور باوجود اسکے کہ وہ تنہا ہی جسکو مین نے یہاں
دیکھا لیکن مین نے اسکو فال نیک سمجھا تھ

وكنت اظن ان بمصر نهضة علمية
ورجوت ان تكون عامة في كل الطبقات
فصرت ابني الاماني واذكر ما كان عليه
المسلمون وعلماءهم وفلاسفتهم حتى
فوجئت بنبأ ما حصل في الازهر هذه
الايام الاخيرة واعتصاب الاساتذة
والطلبة ضد النظام الجديد في الازهر الذي
هو اقدم جامعة فنزل علي هذا النبأ نزول
الصاعقة وهدم هذه الاماني والصروح التي
كنت ابنيها للشرق والمصر خاصة فهلا كان
الاجدر بالعلماء والطلبة بدل الاعتصاب
ومقابلة الحسنة بالسيئة ان يشكروا مولاهم
الخديو الذي انعم عليهم بهذا المبلغ الجسيم
الذي ذكرته الجرائد

هل يظن علماء الازهر ان دخول العلوم
العصرية فيه يؤثر على الدين الاسلامي العلماء
الذين يعارضون في دخول الاصلاح في الازهر
يوسعون ذلك المجال لمن يتهم الدين الاسلامي
بالجمود وكان حقهم وهم علماء في الدين ان يعلموا
ان العلوم العصرية من فلسفة وغيرها لا تؤثر
مطلقا على الدين الاسلامي اذ هو الدين الوحيد

اور مین خیال کرتا تھا کہ مصر مین اب ایک نئی علمی ترقی ہہلو…
مین امید کرتا تھا کہ وہ علمی ترقی ہر طبقہ مین عام ہوگی تو
مین اس امید پر بڑی بڑی امنگین قائم کرتا تھا، اور
اوس حالت کو یاد کرتا تھا جسپر مسلمان علما اور حکما پہلے
تھے یہانتک کہ ناگہان اوس حادثہ کی خبر سنی جو ازہر مین
ان دنون واقع ہوا یعنی طلبا اور اساتذہ کا جدید انتظامات
کے خلاف ایکا کرنا اوس ازہر مین جو سب سے قدیم
یونیورسٹی ہی، مجھپر یہ خبر بجلی کی طرح اوتری اور امیدون
کی وہ تمام عمارتین جو مین نے مشرق کی نسبت اور خصوصا
مصر کی نسبت قائم کی تھین منہدم ہوگئین پس کیون
نہین ہوا ازہر کے علما اور طلبہ پر بعوض اسکے کہ وہ ایکا کرین
اور نیکی کا برائی سے مقابلہ کرین یہ واجب تھا کہ وہ
اپنے بادشاہ خدیو کا شکریہ ادا کرتے جسنے اون پر
اتنی بڑی رقم کا انعام کیا جسکو اخبارات نے بیان کیا،

کیا علماے ازہر کا یہ خیال ہی کہ ان جدید علوم کا ازہر
مین داخل ہونا دین اسلام پر کوئی تاثیر پیدا کریگا؟
وہ علما جو ازہر مین اصلاح کی مخالفت کرتے ہین وہ اس
میدان کو اوسکے لیے وسیع کرتے ہین جو دین اسلام پر جمود کا
الزام لگاتا ہی، اونکو مناسب تھا اور وہ علماے مذہب ہین
یہ کہ جانین کہ موجودہ علوم یعنی فلسفہ وغیرہ مذہب
اسلام پر کچھ اثر نہین کر سکتے کیونکہ یہی وہ تنہا مذہب ہی

الذی لبس العالم الخافقین ولا یتاثر ھذہ احکام وانا

الذین بغیرہ فکیف یحکم علینا بالجمود ھؤلاء الذین

یدعون انھم ائمۃ ؟ لو قام الغزالی وابن سینا

وابن رشد والجوینی وغیرھم من فلاسفۃ الاسلام

الذی بھم وصلت اوروبا الی ما وصلت الیہ الان

ورأوا الحالۃ التی وصل الیھا الشرق وما

صار الیہ علمھم وبحثھم فی مصر لعادوا الی

قبورھم مفضلین ان یکونوا بین الاموات

فلیتق اللہ علماء الازھر فی دینھم وفی یقینھم

ولیوسعوا اصدورھم ولیرحبوا بالنظام

الجدید الذی یراد ادخالہ فی الازھر لیعیدوا

للاسلام شانہ القدیم وللغۃ العربیۃ جلالھا

وجمالھا ولینظروا واھنیھۃ الی ما وصل الیہ الشرق

وما وصلت الیہ مصر بفضلھم۔ والسلام

المخلص

الدکتور ھرتن

استاذ السنۃ الشرق وفلسفتھا بجامعۃ بن بالمانیا

البیان : ھذا فما قولکم یا علماء الھند ارضیتم بما

حل بدینکم وعلومکم انتم تضربون صفحا عن کل

نصیحۃ ناصح وتابون کل اصلاح، حتام حتام!!

فالدھر خیر معلم وناصح،

جسنے تمام دنیا کو چھالیا اور پھر متاثر نہیں ہوتا، یہ

راے ہی اور ہین حالانکہ غیرمسلمان ہون بس وہ لو

اپنے کو ائمہ اسلام کہنے کے مدعی ہین وہ کیونکر اسلام

کا الزام لگائینگے، اگر اسوقت غزالی، ابن سینا، ا

جوینی وغیرہ علمای اسلام زندہ ہو جائین جنکی بدولت یو

جہانتک پہونچا پہونچا، اور وہ اوس حالت کو دیکھے

حالت پر کہ مشرق اسوقت پہونچ گیا ہی اور ادنکے علوم

جس حالت پر کہ مصر مین پہونچ گئے ہین تو وہ اپنی قبر

پھر سوجا تے اسکو بہتر سمجھکر کہ وہ مردون مین ہوجائین پس علمای

چاہیے کہ وہ خدا سے ڈرین اپنے مذہب کے بارے مین اور اس نظام

بے تعصبی سے خیر مقدم کرین جسکو ازہر مین داخل کرنیکا ارادہ ہی تاکہ

اسلام کی پہلی حالت اور عربی زبان کی گذشتہ عظمت وحسن واپس لوٹ آئے

اور مہربانی کر کے مشرق اور مصر کی جو حالت ہی اُسکا تھوڑی د

غور سے مطالعہ کرین۔

تمھارا مخلص

ڈاکٹر ایم ہارٹن

پروفیسر السنہ وفلسفہ شرقیہ بین یونیورسٹی جرمنی

البیان اب تمھاری کیا رائے ہی ای علماے ہندوستا

کیا تم راضی ہو اوس مصیبت سے جو تمھارے مذہب اور علم پر آ

کیا تم ہر خیرخواہ کی خیرخواہی سے اعراض کروگے اور ہر صلاح

انکار کروگے، کبتک؟ کبتک ؟؟ زمانہ بہتر سمجھانیوالا

منتخبات الجرائد العربية

مرتبات الملوك

يقولون ان ملوك الدولة العباسية كانوا اكثر الملوك تبذيرا ففي سنة ۲۷۹ للهجرة كان المرتب اليومي للمعتضد العباسي ستة الاف وستمائة دينار والدينار على حساب اليوم يساوي نصف ليرة انكليزية فيكون مرتبه السنوي بالسنة القمرية ۱۱۸۸۰۰۰ ليرة انكليزية، واليوم في عصر العلم والاقتصاد قد يبلغ مرتب ملك النمسا مثلا مرتب المعتضد كما يتجلى لك من هذا الجدول الاتي وبه يظهر مرتبات ملوك الافرنج سنويا،

ليرة فرنساوية	
۱۱۵۰۰۰۰	امبراطور النمسا
۷۱۲۵۰۰	ملك ايتاليا
۵۸۵۰۰۰	امبراطور المانيا
۵۰۰۰۰۰	ملك انكلترة
۳۵۰۰۰۰	ملك اسپانيا
۲۰۰۰۰۰	ملك البلجيك
۱۹۰۰۰۰	ملك بورتوكيز
۱۲۰۰۰۰	ملك الدانمرك
۱۰۰۰۰۰	ملك الفلمنك
۶۵۰۰۰	ملك اليونان

انتخاب اخبارات

بادشاہون کے وظائف

لوگ کہتے ہین کہ شاہان عباسیہ سب سے زیادہ سرخرچ تھے ۲۷۹ھ مین معتضد باللہ عباسی کا روزانہ وظیفہ چھ ہزار چھ سو دینار تھا اور ایک دینار آجکل کے حساب کے مطابق نصف انگریزی پونڈ کے برابر ہوتا ہے اس حساب سے معتضد کا سالانہ وظیفہ ۱۱۸۸۰۰۰ پونڈ انگریزی ہوا اور حالانکہ آجکل بھی جو علم اور میانہ روی کا زمانہ ہے آسٹریا کے بادشاہ کا سالانہ وظیفہ معتضد کے وظیفہ کے برابر ہے، جیسا کہ ذیل کے نقشہ سے ظاہر ہوگا اور اسی سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ فرنگستان کے سلاطین کے سالانہ وظائف کیا ہین،

فرنچ پونڈ	
۱۱۵۰۰۰۰	شہنشاہ آسٹریا
۷۱۲۵۰۰	شاہ اٹلی
۵۸۵۰۰۰	شہنشاہ جرمن
۵۰۰۰۰۰	شاہ اینگلینڈ
۳۵۰۰۰۰	شاہ اسپین
۲۰۰۰۰۰	شاہ بلجیم
۱۹۰۰۰۰	شاہ پرتگیز
۱۲۰۰۰۰	شاہ ڈنمارک
۱۰۰۰۰۰	شاہ ہولینڈ
۶۵۰۰۱	شاہ یونان

٦٢٥٠ رئیس جمہوریۃ امیریکا

٦٧٥ رئیس جمہوریۃ سویسرا

٣٠٠٠٠٠ لیرۃ عثمانیۃ سلطان ترکیا

مرتبات الاسرۃ السلطانیۃ

وبھذہ المناسبۃ نذکر ما اجرتہ لجنۃ تنظیم المالیۃ
من التعدیل فی المرتبات الشھریۃ للذات الشاھانیۃ
والاسرۃ المالکۃ علی الوجہ الآتی،

لیرۃ عثمانیۃ

٢٥٠٠٠ الذات الشاھانیۃ

٢٠٠٠ ولی العھد

٥٠٠ اولاد السلاطین السابقین

٢٥٠ اولاد السلاطین من آباءھم یملکوا

١٠٠ احفاد السلاطین السابقین الذین مات آباءھم

٥٠ احفاد غیر السلاطین الذین مات آباءھم

١٠٠ ارامل السلاطین المتوفین

مرتبات الاعیان والمبعوثان

قررت لجنۃ المیزانیۃ ان یکون مرتب رئیس مجلس
الاعیان عشرون الف قرشا شھریا ومرتب کل
من الاعضاء ستۃ آلاف قرشا ویعطی فوق ذلک
سرای صفر وسرای اسکلہ ومرتب رئیس مجلس المبعوثان
فی مدۃ انعقاد المجلس خمسۃ آلاف قرشا

٦٢٥٠ پریزیڈنٹ امریکا

٦٧٥ پریزیڈنٹ سویسرا

٣٠٠٠٠٠ پونڈ عثمانی سلطان

سلطانی خاندان کے وظائف

اس مناسبت سے ہم یہ بھی بیان کرتے ہین کہ ترکی مالی منتظم
مجلس نے سلطان اور شاہی خاندان کے ماہانہ
وظائف مین حسب ذیل ترمیم کی ہے،

عثمانی پونڈ

٢٥٠٠٠ سلطان

٢٠٠٠ ولی عہد

٥٠٠ گذشتہ سلاطین کی اولاد

٢٥٠ ان سلاطین کی اولاد جنھون نے سلطنت نہین پائی

١٠٠ ان سلاطین کے پوتے جنکے باپ مرگئے

٥٠ ان لوگون کے پوتے جنھون نے سلطنت نہین کی

١٠٠ گذشتہ سلاطین کی بیوہ بیویان

خاص اور عام مجلس کے وظائف

ترکی بجٹ کی مجلس نے طے کیا ہے کہ مجلس خاص کے پریسیڈنٹ
کو ماہوار بیس ہزار قرش ملیگا اور مجلس خاص کے ہر ایک ممبر کو چھ ہزار
قرش ماہانہ اور اسکے علاوہ رہنے کو تمام سامان کے ساتھ
مکان اور مجلس عام کے پریسیڈنٹ کو پارلیمنٹ کے انعقاد
کے وقت تک ۵ ہزار قرش دیا جائیگا،

الامن فی البصرة

…يسلت ولاية البصرة تيلغرافا النظارة الداخلية
…انيه باستتباب الیمن فی البصرة وحوالیها
… القوافل اصبحت تغدو وتجئ بسلام

بصره مین امن

ولایت بصره نے ایک ٹیلیگرام وزارت داخلیہ کے پاس بھیجا ہی
جسمین بصرہ اور اطراف جوانب مین قیام امن کی بشارت دی ہی اور اب
قافلے صبح و شام نہایت ہی امن و سلامتی سے آنے جانے لگے ہین

تقیید الصحافة المصریة

کان بعض الصحف المصریة قد تجاورت الحد…
…ت المصریین علی اجلاء الاجانب عن وطنهم بالثورة
…بکل طریق لتصلح بلادهم وتصبح حرة ساعیة فی
…ها قیدت الحکومة الانکلیزیة السنتها بقوانین
قوانین المطبوعات الهندیة تطبق النعل بالنعل تماما لیت
…تمکن بانکلترة بهذا التقیید من سلب الیقظة
…ت فی سبیبة مصر بمساعی جریدة اللواء -

مصری اخبارات کی تقیید

جبکہ بعض مصری اخبارات حد سے متجاوز ہو گئے اور مصریون کو اغیار
و اجانب سے اپنے وطن کو ہر ممکن طریقہ سے خالی کرانے پر برانگیختہ کرنے لگے
تا کہ انکے ملک کو صلاح و فلاح نصیب ہو اور کامل آزادی حاصل کرنے مین
ساعی ہو تو انگریزی حکومت نے ہندوستانی قانون مطبوعات کیطرح انکی
زبانین بھی قانون سے بند کر دین - کاش مجکو معلوم ہوتا کہ کیا انگلستان
اس تقلید سے اس بیداری کو بھی سلب کر سکتا ہی جو اللوا اخبار کے
مساعی سے نوجوانان مصر مین پیدا ہو گئی ہی -

…فقات جیش الاحتلال

فی صحف البرید الاخیر ان نفقات جیش…
…ل فی مصر والسودان ستکون بعد…
…ل الذی تقرر ادخاله علیه ۵۰۴ الف جنیه
…ها مصر المقرر علیها وقد قرر مبلغ
…جنیه للمصروفات الصحیة و ۱۰۰۰ جنیه
… التعلیم و ۱۳۵۷۰ اجرة للسکن والاصطبلات
…ت للتنقلات و ۱۲۷۱۳۰ للاکل
…یل و ۴۰ الفا للمبانی وقسلم الاشغال

انگریزی فوج کے اخراجات

اخیر ڈاک مین جو اخبارات آئے ہین انمین بیان ہی کہ انگریزی
فوج جو مصر و سوڈان مین ہی اسکے اخراجات اس ترمیم کے بعد جسکا
منظور ہونا تجویز ہوا ہی پانچ لاکھ چار ہزار پونڈ ہونگے جسمین مصر اسقدر
ادا کریگا جتنا اُسکی نسبت مقرر ہوگا اسمین سے ۱۲۵۰۰ پونڈ مین فوج کی
صحت مین اور ۱۰۰۰ تربیت و تعلیم مین اور ۱۳۵۶ فوج کے رہنے
اور گھوڑون کے اصطبل مین اور دس ہزار دورہ اور سفر مین
اور ۱۲۷۱۳۰ فوج اور گھوڑے کی خوراک مین اور ایک لاکھ
چالیس ہزار تعمیرات اور دفتر کے اخراجات مین ‘

شيء انقلاب في تركيا

السلطان محمد خان الخامس

ذات ليلة كان محرر جريدة "سوبستي" الذي كان
ينادي الصوت ضد جمعية الاتحاد سائرا في بعض شوارع
قسطنطينية فاغتاله جندي برصاصة وكان الجندي
الاموع بيد الجمعية فثار بعد الحادثة الجند المحب
الاستبداد المقيم بقسطنطينية واحاط المجلس المبعوثين
وقتل سبعين من الوزراء واراد ان يمد اليد الى
اعضاء الجمعية حتى ان جيش سلانيكا الذي كان حزب الجمعية
فاتهموا السلطان بانه اغرى جند قسطنطينية على
اعضاء الجمعية والسلطان ينكر حتى احاط الجيش
سلونيكا بقصر يلديز وحصر السلطان وبعد ايام
تقاتل فيها الجيشان ظفر جيش سلونيكا وعزل
السلطان بفتوى شيخ الاسلام وجلس على سرير الدولة
العثمانية اخو السلطان رشاد افندي بلقب محمد خان
الخامس واصبحت الجمعية ظافرة بما كانت تهوى هذا
خلاصة ما روتها الجرائد الانكليزية فاذا اتصلت
بنا الجرائد العربية يظهر الحق وعلى كل حال فالحادث
صعب وقانا الله شره لكن المسلمين الذين يقطنون
في انحاء العالم يحبون السلطان عبد الحميد ما دام حيا
واما الدولة العثمانية فهي لعبة بيد سبعة من المتفرنجين

ترکی مین ایک بڑا انقلاب

(سلطان محمد خان پنجم)

ایک رات سوبستی اخبار کا اڈیٹر جو انجمن اتحاد کے خلاف نعرہ
لگاتا تھا قسطنطینیہ کی بعض سڑکون پر جا رہا تھا کہ ناگہانی
ایک سپاہی نے اسپر بندوق کا فیر کیا یہ سپاہی نہین تھا بلکہ
انجمن اتحاد کا والنٹیر تھا اس حادثہ کا بدلا قدیم طریق سلطنت
کی ہواخواہ فوج نے جو قسطنطینیہ مین مقیم تھی لیا اور مجلس مبعوثین
کو گھیر لیا اور ستر وزرا کو قتل کر ڈالا اور ارادہ کیا کہ ممبران
انجمن کیطرف بھی دست درازی کرے یہانتک کہ سلانیکا
والی فوج جو انجمن اتحاد کی حامی تھی پہونچ گئی لوگون نے سلطان پر
اتہام لگایا کہ قسطنطنیہ والی فوج کو انہی نے ممبران انجمن کے خلاف
ابھارا سلطان انکار کرتے ہین یہان تک کہ سلانیکا والی فوج نے
قصر یلدیز کو گھیر لیا اور سلطان کو محصور کر لیا چند دن باہمی قتال کے بعد
سلونیکا والی فوج غالب آئی اور سلطان شیخ الاسلام کے فتوے سے معزول
کر دیئے گئے اور دولت عثمانیہ کے تخت پر سلطان کے بھائی رشاد آفندی ملقب
بہ محمد خان خامس سریر افروز ہوئے اور انجمن کی خواہش پوری ہوگئی
یہ انگریزی اخبارات کا خلاصہ ہے لیکن جب عربی اخبارات آئینگے تو اصل حقیقت
ظاہر ہوگی بہرکیف یہ حادثہ سخت ہے خدا ہمکو اسکی برائی سے بچائے لیکن وہ
مسلمان جو اطراف عالم مین سکونت پذیر ہین جبتک سلطان عبد الحمید
زندہ رہینگے انسے محبت وخلوص عقیدت رکھینگے لیکن دولت عثمانیہ
تو وہ یورپین نما نوجوانون کے ہاتھ مین کھیل ہوگئی ہے

وقون وبال عزل السلطان اذا صادمهم سياسته
الذين ادهشهم السلطان بسياسته،

جب وہ یورپین سیاستون کی (جنکو سلطان نے اپنی سیاست سے متحیر کر دیا)
پنجہ صید مین پھنس گئے تو وہ سلطان کی معزولی کا مزہ چکھین گے

عدد المدارس في القاهرة

ظهر من احصاء المدارس والطلبة بالقاهرة
سنة ۱۹۰۷ و ۱۹۰۸ ما ياتي
القاهرة ۲۶۸ مدرسة منها ۹۳ للذكور و ۳۶
۳۹ مدرسة مختلطة للذكور والاناث و
المعلمين فيها ۲۲۶۶ - اما التلامذة
نون ۴۱۴۷۶ منهم ۳۳۰۱۵ ذكورا
۸ اناثا،

قاہرہ مین مدارس کی تعداد

قاہرہ مین ۱۹۰۷ و ۱۹۰۸ کے شمار سے مدارس اور طلبہ کی
حسب ذیل تعداد ظاہر ہوتی ہے،
قاہرہ مین ۲۶۸ مدارس ہین جنمین سے ۹۳ مردون کے لیے
اور ۳۶ عورتون کے لیے اور ۳۹ مختلط مدارس ہین
جنمین مرد اور عورت دونون پڑھتے ہین، انمین معلمین کی
تعداد ۲۲۶۶ ہے اور طلبا کی تعداد ۴۱۴۷۶ جن مین
۳۳۰۱۵ مرد اور ۸۴۶۱ عورتین ہین،

شيخ الاسلام

جمال الدين افندي شيخ الاسلام السابق
عزل من منصبه الرفيع لكبر سنه عضوا
المبعوثين والشيخ من سراة العلماء
رجال وحكماء الاسلام كما ظهرت
مله وحزمه ايام اعلان الدستور وبعدها
ن فضيلة صدق اللهجة والحرية
ة والاخلاص بالملة والامة

شیخ الاسلام

جمال الدین آفندی سابق شیخ الاسلام کبر سنی کی وجہ سے
اپنے اعلی اور جلیل القدر عہدہ سے سبکدوش ہونیکے بعد
مجلس مبعوثان کے ممبر مقرر ہوئے ہین شیخ ممدوح عظیم الشان
اور جلیل القدر بزرگ و حکمای اسلام سے ہین جیسا کہ آپکے آثار فضل
اور دوراندیشی نے اعلان پارلیمنٹ کے زمانہ مین اور اسکے بعد
اسکا ثبوت دیا ہے، ہم جناب ممدوح کے فضل سے صدق لہجہ
اور سچی آزادی اور قوم وملت کے ساتھ اخلاص کی امید رکھتے ہین

مجلس المبعوثين

المجلس حتى الان مهتما بالامور الصغيرة
روقد دنى اجل انفضاضه فتقرر تمديد

مجلس مبعوثین

چونکہ مجلس ابتک صرف ابتدائی چھوٹے چھوٹے امور کے اہتمام مین مصروف رہی
اور برخاست کا وقت قریب آگیا تھا اسلیے اس سال مدت بڑھا دینے کا

لاجله في هذا العام وربما كان ذلك الى اربعة اشهر

الرئيس الجديد للولايات المتحدة

تولى المستر تافت الرئيس الجديد للولايات المتحدة
امريكا منصب الرئاسة فهو في خطته السياسية كالرئيس
السابق يطلب تعزيز قوة امريكا برا وبحرا ولربما
انتظمت امريكا على عهده في سلك الدول الحربية
الكبرى وهو يطلب حماية بضائع امريكا من مزاحمة البضائع
الاجنبية زيادة رسوم الجمارك فهو اذن رئيس وطني
اى انه رئيس فعال بالوطنية،

تافت الآن في الخمسين من عمره، كان في اول
اعماله في الحكومة صرافا ثم صار نائبا عموميا فقاضيا
فرئيسا للجنة الفيلبين فناظر الحربية فناظر المستعمرات
وهو الذي عقد الصلح بعد حرب كوبا وسوى مسئلة مهمة مع فرنسا،

سكة حديد الحجاز والوباء

هذا الامر معروف بنفسه ان اوربا لم تستحسن السكة
الحديدية الحجازية من اول امرها لامور سياسية حتى
بعد انتهت السكة الى المدينة وخاب ظنها لم يترك ذكرها
بسوء القى الدكتور سنتمس مدير الصحة العمومية في باريس
محاضرة علمية في الاكادمية الطبية فتكلم عن السكة الحديدية
وانتشار الوباء فقال سينجم على اوربا خطر صحي من
فتح هذا الخط فان مكة مجمع الادبية —

ریزولیوشن پاس ہوا غالباً اسکو چار ماہ تک وسعت دیجائیگی

ولایات متحدہ کا جدید پریزیڈنٹ

ولایات متحدہ کے جدید پریزیڈنٹ مسٹر ٹافٹ منصب ریاست
پر جلوہ افروز ہوئے یہ اپنی پولیٹکل پالیسی میں سابق پریزیڈنٹ
کیطرح ہیں امریکا کی بری بحری قوت کو وسیع بنانا چاہتے ہیں تاکہ
کہ امریکا انکے عہد میں بڑی بڑی جنگی سلطنتوں میں شامل ہو جائیگی
یہ امریکا کی مصنوعات کی حمایت میں بدیشی مصنوعات پر چنگی زیادہ
کرنا چاہتے ہیں اسلیئے اسوقت یہ وطنی پریزیڈنٹ ہیں یعنی یہ
پریزیڈنٹ وطنیت کا حامی ہے،

ٹافٹ کی موجودہ عمر پچاس برس کی ہے یہ سب سے پہلی حکومت کے جس عہدہ
پر مقرر ہوئے وہ صرافی کا عہدہ تھا پھر نائب عمومی ہوئے پھر جج پھر انجمن فلپین کے
سکریٹری پھر وزیر جنگ پھر وزیر نوآبادی مقرر ہوئے تھے یہی وہ ہیں جنہوں نے
جنگ کوبا کے بعد صلح کرائی اور ایک مہم مسئلہ کا فرانس سے تصفیہ کرایا۔

حجاز ریلوے اور وبا

یہ امر تو اچھی طرح سے ظاہر ہے کہ اہل یورپ شروع ہی سے حجاز ریلوے کو
بنظر استحسان نہیں دیکھتے یہاں تک کہ حجاز ریلوے کے مدینہ منورہ
تک پہونچ جانیکے بعد اپنے گمان میں ناکامیاب ہوگئے لیکن وہ باوجود
اسکے اسکو بری طرح یاد کرنے سے باز نہیں رہتے ڈاکٹر ٹمس سکریٹری
پبلک ہیلتھ نے پیرس کی طبی اکاڈیمی میں ایک لکچر دیا جسمیں انھوں نے
بیان کیا کہ حجاز ریلوے سے وبا پھیلنے کا خوف ہے اور کہا کہ عنقریب
اس ریلوے کے افتتاح سے یورپ پر ایک خطرناک حملہ ہوگا
کیونکہ مکہ (معظمہ) وباؤں کا مخزن ہے،

الازهر الشريف

لجاحضرات علماء الازهر الشريف الذين تخرجوا منه في
العام الماضي الى مراحم الجناب العالي الخديوي مستمدين
لطفه الكريم بالصفح الجميل عما فرط من بعضهم في الحوادث
الاخيرة فلقوا من تعطفاته الكريمة ما هم اهله من العناية
والرضوان واعلانا لهذا الرضوان صدرت الارادة
السنية باعطاء السابقين الى حظيرة الاخلاص
صدق الولاء شهادات العالمية

الكنائس في نيويورك

يقولون ان من آثار المدنية والحضارة ان يمحو
الدين وآثاره ولكن من يجهل ان مدينة نيويورك
اعظم مدن الارض مدنية وحضارة ومع ذلك فيها
وخمس وثمانون كنيسة منها ٥٢ لليهود و ٢٢٧
للكاثوليك وما بقي للبروتستانت

خط الحجاز

قررت شعبة خط الحجاز في مجلس الامة ما ياتي :-
ايصال الخط الى مكة في اقرب وقت
تشكيل طوابير وتعيين ضباط من ذوي الخبرة للمحافظة
الاعتناء في انتخاب المامورين ذوي الاخلاق الحسنة والتربية الكاملة
توجيه نظر اولي الامر لزيادة رواتب المامورين
عن الميزانية

جامع ازهر

جامع ازہر کے علما جنھوں نے وہان سے سال گذشتہ مین فراغت
پائی تھی اُنھون نے خدیو معظم کے کنف مراحم مین پناہ لی اور خدیو سے
درخواست کی کہ پچھلی شورش مین اُنسے جو جرم صادر ہوا وہ معاف
کردیا جائے، درخواست قبول ہوکر خدیو معظم کے اُن عنایات سے
سرفراز ہوے جنکے وہ لائق تھے اور خدیو نے اپنی رضامندی کے
اظہار کے لیے یہ حکم دیا ہی کہ جن لوگون نے پہلے درخواست معافی دی
اُنکو درجۂ "عالمیت" کی سند عطا کیجائے،

نیویارک مین کنیسے

لوگ کہتے ہین کہ تمدن و شایستگی کا اثر یہ ہی کہ وہ مذہب اور اُسکے
آثار کو مٹا دیتا ہی لیکن یہ کون نہین جانتا کہ شہر نیویارک تمام دنیا
کے شہرون سے زیادہ ترقی پر ہی اور باوجود اسکے وہان ایک ہزار
پچاسی کنیسے ہین جنمین سے ۵۲ یہودیون کے ۲۲۷ کیتھولک
فرقہ کے اور باقی پروٹسٹنٹ فرقہ کے کنیسے ہین،

حجاز لائن

حجاز لائن کمیٹی نے پارلیمنٹ مین حسب ذیل تجویزین منظور کین،
(۱) لائن کا بہت جلد مکہ تک پہونچانا،
(۲) لائن کی حفاظت کے لیے چند دستہ فوج کا تیار کرنا اور چند افسرونکا
(۳) ہوشیار اور تربیت یافتہ عہدہ دارون کے انتخاب مین توجہ کامل کرنا
(۴) کارکشون کو عہدہ دارون کی تنخواہ بجٹ سے زیادہ
بڑھانے پر توجہ دلانا،

لکھنؤ مین مسلمانون کا ایک عظیم الشان جلسہ

۲۷- اپریل کو قیصر باغ مین مسلمانون کا ایک نہایت شاندار مجمع ہوا تھا اس جلسہ کی غایت یہ تھی کہ وہ مسلمانون کے جداگانہ انتخابی حلقہ کی تائید کرے چند تقریرین اور لکچر بہت ہی پر جوش اور معنی خیز تھے عام جوش کا اندازہ اس واقعہ سے کیا جاسکتا ہے کہ بعد جلسہ برخاست ہونیکے جبکہ مین اپنے مکان کی طرف جارہا تھا مجھسے کچھ آگے چند لڑکے چلے جارہے تھے جو قدیم تعلیم کے متعلم معلوم ہوتے تھے۔ میری حیرت کی کچھ انتہا نہ رہی جب مین نے انمین سے سب سے چھوٹے لڑکے کو جو بہت کم سن تھا کہتے سُنا "سرکار نے مسلمانون کے خصوصیات کا کچھ لحاظ نہین کیا اور باوجود انکی خیرخواہی اور وفاداری تسلیم کرنے کے انکو وہ حقوق جسکے وہ مستحق تھے نہین دیے- کیا سرکار کا منشا ہے کہ وہ بھی ہندوؤن کی طرح شورش کرین اور تب انکے حقوق دیے جائین" پھر اُسنے یہ کہا "ہم آخر تک اپنے حقوق کی حفاظت کرینگے اور اپنے ہندو بھائیون کے سامنے ذلیل نہونگے اور بار بار سرکار کو اسطرف توجہ دلائینگے" ہمین اُن لوگون سے جو جلسہ کے منتظمین تھے ایک شکایت ہے جو معمولی نہین جلسہ تو ہوا اسلامی اور جمع ہون مسلمان مگر- نماز کا وقت آئے اور نماز غائب- کیا یہ افسوس اور شرم کا مقام نہین کہ مغرب کی نماز کا وقت ہوگیا اور جلسہ کی کارروائی برابر جاری رہی جو حضرات نماز کے پابند تھے اور واقعی مسلمان تھے آخر انتظار کرتے کرتے کہ اب نماز کا وقت آگیا ہے جلسہ کی کارروائی ملتوی کیجائیگی اور بعد مغرب پھر شروع ہوگی اُکتا کر بہت ہی تنگ وقت مین باہر گئے اور نماز پڑھکر پھر اندر آئے تو یہ دیکھکر کہ لیمپ جل رہے ہین اور جلسہ کی کارروائی برابر جاری ہے تقریرین ہو رہی ہین محو حیرت ہوگئے کہ یہ کیسے مسلمانون کے لیڈر ہین اور یہ کیسا استخفاف حقوق ہے کہ اللہ کے فرض کو بھی پس پشت ڈالدیا ہے اور نماز جسکو رسول اللہ نے کبھی ترک نہ کیا ان مسلمان نما انگریزی لیڈرون نے اسکا خیال تک بھی نہ کیا اور وقت تنگ کی حسرت نہ کی کہ یہ وقت نماز کا ہے جلسہ کی کارروائی تھوڑی دیر کے لیے ملتوی کردیتے تاکہ واقعی مسلمانونکا مجمع اور اسلامی جلسہ معلوم ہوتا اور نماز بھی بہت شان و شوکت کے ساتھ باجماعت ہوتی کیا اسلام سے مراد صرف قومی غل مچانا اور لکچر و تقریر کرنا ہے- کاش! ان جلسون اور ایسی مجلسون مین جنمین صرف مسلمانون کا مجمع ہو دین کا ظاہری پاس کیا جاتا اور نئی تعلیم و تہذیب کو جو قطعی دین کے خلاف نہین اسطرح نقصان نہ پہنچنے دیا ہوتا- اگر اسی طرح اسلام پر عمل درآمد ہے تو مسلمانون اور اسلام کا خدا حافظ- افسوس اور شرم!

قابل توجہ

بعض معاونین البیان نے اپنا حساب ۲۶ و ۲۷ء کا صاف نہین کیا ہے یہ ظاہر ہے کہ البیان کہان تک انکی مالی مدد کا محتاج ہے- آئندہ نمبر اُن حضرات کی خدمت مین جنکے ذمہ دو سال کا چندہ باقی ہے وی- پی جائیگا اکثر معاونین کے ذمہ ۲۷ء کا حساب باقی ہے انکی خدمت مین ایک سال کے چندہ کا آئندہ نمبر وی- پی- بھیجا جائیگا- ہم اپنے معاونین البیان کی باقاعدہ اشاعت کی بابت بہت محجوب ہین ہمیشہ کچھ نہ کچھ ایسے اسباب جمع ہوجاتے ہین جس سے بعض اوقات اسکی اشاعت مین غیر معمولی تعویق ہوجاتی ہے مگر اب ہم ایسا انتظام کرنیوالے ہین جس سے امید ہے کہ انشاء اللہ یہ عربی زبان کا ہندوستان کا اکیلا مقدس پرچہ باقاعدہ ہر ماہ برابر وقت پر شائع ہوتا رہے- اسکی باقاعدگی اور اشاعت قدردانان البیان کے ہاتھ مین ہے اگر معاونین توجہ کرین اور اسکی مدد پر آمادہ ہون تو بہت کچھ اس پرچہ کی اعانت ہوسکتی ہے اور یہ پرچہ ان مشکلات سے نکلکر کامیابی کی زندگی مین قدم رکھ سکتا ہے اور مسلمانون کی بہترین خدمات انجام دے سکتا ہے- بارہا اسطرف معاونین البیان کو توجہ دلائی گئی ہے اور پھر انکی خدمت مین اپیل کیجاتی ہے کہ البیان کی کامیابی اور اسکی شاندار زندگی انھین کی کوشش اور قدردانی پر موقوف ہے ہم کچھ زیادہ نہین چاہتے صرف اسکی اشاعت مین ترقی ہماری عین غایت ہے اور یہ بغیر البیان کے سرپرستون کی توجہ کے ممکن نہین- اگر اسکی اشاعت دو چند کردیجائے تو بہت موانع اسکی راہ سے دور ہوجائین اور یہ ساری خرابیان خود بخود دفع ہوجائین- یہ ظاہر ہے کہ جبتک یہ مشکلات حائل ہین

ذهبوا كلهم فقلت لها ‌ ‌ ‌ يا فتاة اجلسي وراس أبيك

رغبت في الجلوس انسةً ‌ ‌ ‌ قلت دومي بحق افديك

انت شرفت منزلي كرمًا ‌ ‌ ‌ يخدم العبدُ خدمة ترضيك

وقال متغزلا

نجل الكرائم طيب بالمال ‌ ‌ ‌ لا بالركون الى كثير البال

طال التجنب فاسمحي بنظيرة ‌ ‌ ‌ وعليك واجبة زكوة جمال

يا بدر رامة تم تنقص حقنا ‌ ‌ ‌ وعليك من الله بالاكمال

هل ترجعين الى المحب كرامةً ‌ ‌ ‌ روحي فداك قتلتني بمطال

جعلت يد الهجران سوّد وجهه ‌ ‌ ‌ اسحارنا في صبغة الآصال

يا ليتني القى اسيمة مرة ‌ ‌ ‌ حتى اكون لها غبار نعال

كيف النجابة والمروة تقتضي ‌ ‌ ‌ ان لا تجود هنيئة بوصال

حمل الهموم على المتيم حمّلت ‌ ‌ ‌ حتام يحمل اعظم الاجبال

لا تملك العين الهموع لانها ‌ ‌ ‌ عين وقفناها على الاطلال

ماكان عندي ما يليق بشانها ‌ ‌ ‌ ففدى الجفون بجوهر سيال

عيني باطفال الدموع قريرة ‌ ‌ ‌ يلعبن في كمي وفي اذيالي

واها ليوم البين فرق شملنا ‌ ‌ ‌ فارحموا واجمل سائق الاجمال

امن المروة ان تخلف مزمنا ‌ ‌ ‌ فاترك ازمتها وخذ بعقال

يا نجد انجد نالا نت غياثنا ‌ ‌ ‌ اين الصبا الكمائم الامال

لله نهر فيك يخطر تائها ‌ ‌ ‌ رو الاوام بمائه السلسال

وهب المهيمن للعذول بصيرة ‌ ‌ ‌ حتى يرى عين الرشاد ضلال

كلم اللسان اشد من كلم الظبا ‌ ‌ ‌ ما ذاك الا مقول العذال

له — قوله اجمل سائق الاجمال ليس الاجمال التي جمع عن نفره ١٢

لولا تموت ایا مطوق مثلنا	حتی تبکی فی غصون الضال
ما للکما ثم بعد زینب بالحمی	باب السرو رسدون بالاقفال
قالوا استرجع من تحب محبیها	نفسی الفداء لهذه الاقوال
ازاد من فی العاشقین نظیرہ	متفرد بعنایة المفضال

وقال متغزلا

حباك ابوك یا اسماء مالا	ورب العرش اعطاك الجمال
فان تتکبری فلها محل	وان تتواضعی زنت الاثال
ستهلکنی الجوی ظلما فجیئی	و وادی باللمی داء عضال
ولا لك شارح القلب الجعفی	فریدی فقد رما ابغی دلا
اراك من الحرائد ذات خلق	جمیل فاسمعی منی مقال
احب الله جبر کسیر قلب	سلمت فاحرزی هذا الکمال
طلبت جمالك المحفوظ شوقا	فنما اولیتنی الا الجدال
دما للمخلص المسکین جرم	علام علام اظهرت الد
تعالی الله شاقتنی مهاة	تری فی دینها ذبحی حـ
سرت بسیف قتل مثل شخص	یری فی لیلة العید الـه
وکیف ان الهاب ابی قبیس	ومن یصطاد فی الحرم الغ
مررت علی جبال النجد یوما	فما ردی مد معی بانا ود
کان بها تجار الترك لما	راها عارض الاجفان سـ
سری عنی الی خروی نسیم	وعرج ثم ایسا ما طـ
متی یثنی العنان الی مشوق	جعلت السیرة روحی
ایا غیما جهاما لا تصدع	والا فاسق ملتاحا

لہ الاثال کعطوطعرا بد البخل و الشرف عہ داء عضال موغل ش بالطار کجبال جمع جمیع للقرار جعہ لیا خطوق الالاطرموز میوبذ للسیاحیا فیظلم السحاب ویطرح الفال لہ بالقلعیۃ سلخ شہ عرج جمیع اقامہ البحار الاثنیا ماجمع عل العمل للاح الملتاح العطشان کتابیہ ۱۲

اظنك مشفقا سمحا جوادا	فبين عم لا تولى نوالا
قطعت عن الخلائق كل رجوى	وثقت برب المولى تعالى
ظمئت ولا اشيم البرق اصلا	لقد ابعدت عن نفسى سوالا
ويا قوت القناعة حسب نفسى	فلا ارتاد من احد زلالا
تمرد فى الظلى آزاد شوقا	سقاها الله مدرارا توالى

وقال متغزلا

احبت قتل غزلان التلال	يداها زينتا بدم الغزال
نضت سيف اللحاظ على لطاف	فيا للجلال كاسية الجمال
ترعرع فى عمود البان غصن	فكيف انال يا اهل الجبال
اقامت فى محل ذى علو	اقام النار فى شم القلال
فهل اخطى بمجلسها المعلى	واجلس ثم فى صف النعال
رمانى الدهر عن سوح الغوانى	واقنعنى بغزلان الخيال
خدود فوقها نزلت فروع	وردو الليل فى روض الجمال
لقد فنيت ليالينا بجذوى	وابقت ريحها تلك الغوالى
اومل ان اراها راجعات	وهذا ليس من طلب المحال
لقد شابت فروع مهاة مصر	وعاد سوادها بعد اشتعال
ولدت وحاجبى قد ضاء شيبا	تشابه حالتى حال الهلال
الا هم الهوى فيه سرور	كما فى دمعها وقت الدلال
سلمى ايما لطف ارتجى	اذا قصرت عن لين المقال
عجيب منك سوء الخلق جدا	ابوك مقدس حسن الخصال
ضيئى شمع اسلاف كرام	وانت خلقت فى بيت المعالى

ك دم الغزال [illegible] ... عباسى وايضا ... الذى يقال له بالفارسية [illegible]

قصير عمرنا يا شمس رضوى ... فجيئى تقترن قبل الزوال

خدمت جنابك المحفوظ عمرا ... وما اجرى سوى قطع الوصال

عليك لمعشر الجيران حق ... فلا تستلقيه فى طول المطال

لانت البدر او فى الحق فضلا ... ومن امقتضى صفة الكمال

هبى للسائل المسكين شيئا ... بعيد منك اخلاء الخالى

اوى فى وجهك الاسنى ملالا ... جعلت فداك ما وجه الملال

رأيت الامس فى قفس سجوعا ... يحن الى الجد اول والظلال

يقول من الذى انا يسيرا ... يعلقنى بطرفاء العوالى

جوى آزاد صيره رمادا ... سقاه الله منهمر الزلال

وقال متغزلا

جمر ذكى فى ضلوع المغرم ... تالله خير من فواد مؤلم

هذا الذى ربيته فى اضلعى ... ما كنت اعرف ان يكسر اعظمى

قصد النقا واضاع حق رفاقتى ... اترى مروته وحال متيم

جمع الكنوز من المسرة برهة ... حتى اغير عليه يوم الانعم

هو عاش فى روح فصادف محنة ... عطفا على حال الغنى المعدم

لا يطمئن من التهند ساعة ... ما بال هذا العاجز المتظلم

يا ايها الاحباب ما انا عالما ... لم يشتفى هيمان هذا المغرم

تركية سفكت دمى وهى التى ... اسلافها اخنوا على المستعصم

حمراء صينت بالاسنة والظبا ... حتى اذى الاشواك دون المحجم

كيف العلاج ولا انال لقاءها ... بالصلح او بالحرب او بالدرهم

يا ايها الظمآن ببرق خلب ... ما شمته من ضوء ذاك المبسم

ظها تصمی القتيل بختنتی ٭ نحو المكان الاصل يا للاسهم
ی حواجب ظبية فتانة ٭ فيها مهابة نقش جسم الضيغم
ابنا فرع الحبائب عروة ٭ وثقی عليكم بالسواد الاعظم
ق الی لقيان من هی سلوتی ٭ شوق الجريح الی لقاء المرهم
از دمعی ثريا تی مثله ٭ متسلسلا وكذاك سير الانجم
عمر وجه العامرية خجلة ٭ بل لاح فيه دم القتيل المسلم
ت الی قتلی باصبعها الا ٭ رزق النواجذ اصبع المتندم
اد اسلبنی وانت كريمة ٭ رسم الكرام اراحة المتالم
دی من جاء سوحك طائعا ٭ هذا عبيد مخلص فاستخدمی
سحابا يا شمال واطفئی ٭ عطشی بمروٍّ من زلال بلسم
م يكن فاتی بترب فجاجها ٭ والترب عين الماء للمتيمم
دنا المحتاج يرجو من جناب المبدء الفياض حسن المختم

وقال متغزلا

دمع سال فی هجرانها ٭ واجتاز مشتاقا الی اوطانها
تلالأ من خلال سحابة ٭ اولاح فی المسّی ضوء جمانها
ی نسيم الصبين عرف نوافح ٭ اوفاحت الارجاء من ريحانها
ما تصبوا الیّ عنايتی ٭ فتنشّت العبرات من اردانها
بدولة وصلها متعذر ٭ فغدوت مكتفيا علی جلدانها
عن الملتاح ماء عقيقها ٭ ما اشفقت سهوا علی ظمآنها
ت من جور الحبيب سعادة ٭ انا طالب للقتل لا لامانها
المتطا ولون بظلمهم ٭ اوما تری الاسقام فی اجفانها

قوله فيها مهابة نقش جسم الضيغم شبه الحواجب بالنقوش التي تكون على جسم الاسد وهو تشبيه بديع

يا جارة الحبيبة اضمنية — لو تامرين اكون من جيرانها

تخفى برويتها الحسان خجالة — ارأيت فر البرق من لمعانها

مالت الى اسر الفواد وكيف لا — اصداغها تدوى على اذانها

اذوابة زانت اعالى صدرها — او آية قد انزلت فى شانها

ماان رأينا قحوانا ناضرا — بمدامة يسقى سوى اسنانها

اسرح لحاظك فى رياض خدودها — لك جنة الفردوس فى نيرانها

الورد قالوا لا يرافق نرجسا — وترافقا والله فى بستانها

هى ودعتنى والعواذل حولها — بنيانها المخضوب لا بلسانها

فوجدت اى والله رقية نافث — وبيان قرس فى رؤس بنانها

استعبدت آزاد صاحبة الحمى — فاعدّه تالله من احسانها

لا زال مخضرا بشام شبابها — ما غرد الاطيار فى افنانها

وقال متغزلا

قتلت سعاد ظباء ذات البان — وصباغ حلتها دم الغزلان

هذا صباغ لباسها وبنانها — اما الغذاء فمهجة الانسان

سفكت دماء العاشقين اهكذا — رسم المروة فى ديار حسان (دم القلب)

جعلت جناب المنحنى ساقى دما — لله ارض مد بحر الخذلان

ما كنت اعرف ان تعز سالبا — وتذل هائم ابرق الحنان

سلمت مكوى الفواد لكفها — حسبته نور شقائق النعمان

اسعاد انت تخلقى بصيابتى — حتى تصونك عن يد الحدثان

ان شبت يضحك الغرام شبيبة — لى فى زليخا ساطع البرهان

لذنا بدارك تاركين ديارنا — فعليك حسن رعاية الجيران

سه عوى على انه ملبس اليه [illegible] وفى المثل اللوى يغلب السحر واصله من اللوى وهو الصوت المنخفض [illegible] كدوى النحل والنبل [illegible] سه صاحبة الحمى سه دم الغزلان [illegible] سه ساقى دما [illegible] كذا فى الصحاح

...ناكِ مرتقبين منك عنايةً | فاهنتنا يا حُرمة الضيفان

...يمٌ انت مبارك متقدسٌ | جاورتَ عمرا حضرة الريحان

...قد سعيتَ الى المشوق من الصفا | أُجِرتَ وقد رحلا لةِ الاحسان

...دت من عود الصندل نفحةً | فشفيتَ محتضرا من الخفقان

...ك انت على الحمائم مشفقٌ | ملّيتهن بواسم البستان

...شق أُحيي اليوم سنة آصفٍ | جئني بعرش خريدة الرّيان

...ه الالهُ حمامةً يمنيّةً | سجعت بموعظة على الاغصان

...ت لقد ابصرتُ مكتوبا على | باب الحديقة من انوشروان

...د الربيع الغضّ برق ذاهب | فاغنم نصيبك من غصون البان

...ها الاخوان انّ حياتكم | ماءٌ يسيرٌ صاحب الجريان

...م سحائب فاضحكوا فى قلة | وابكوا كثيرا فى الزمان الفانى

...البكاء لرحمةٍ صمديةٍ | طوبى لعين دائم الفيضان

...رتُ فى الاقفاص طير المنحنى | صبرت على جور الزمان الجانى

...يتْ على غصن الاراكة عشها | انى رجاءُ الفوز بالا فانى

...اد فى نهج الصبابة ثابت | ارضاه رب العرش بالرضوان

وقال متغزلا

...اذل تبتغى منى سلوّا | ونار الحب لا تدرى خبوّا

...مع ان يزول العشق عنى | تعالى العشق عن هذا علوّا

...نف لا يمى فى كل آتٍ | وهذا المرء لا يمنى بدوا

...فاذاقنى سمّا مريرًا | وكنت اظنّه رجلا حلوّا

...انى عن هوى اسماء جهلا | آبدْ يا ربّنا هذا النّهوّا

اذاع الدمع سری وهو طفل — فلا یدری ولا یخفی فشوا

لقد سلب الهوی منی اختیاری — فمعذرة لو اخترت الصبوا

ازینب انت من قوم کرام — رجونا منك عن امر دنوا

ثنیت عنان لحظك عن مشوق — ترکت ولا محل له رنوا

واذیت المحب ومثل هذا — غلیظ القلب لا یوذی عدوا

لواحظك السقیمة امرضتنی — ولا یرضین فی هذا التوا

فان حکمت بقتلی فاقتلینی — وان تغمض فاعطینی الاسوا

او مل من مقبلها زلالا — ومن مرآة خاطرها صفوا

سقی الله انقا غیثا سجوما — وزاد غصون روضة نموا

فهل شجراتها حملت ثمارا — وهل ثمراتها بلغت ادوا

وهل ارطاح فیها مستظلا — وهل القی بها ظبیا عطوا

وهل من ماءها اشفی اوامی — ومن اغصانها اجنی زهوا

عبرت علی طلول من سلیمی — وفتشت الاحبة والاخوا

وجدت جمیعهم رکبوا المطایا — وما ترکوا بها الا الخلوا

ففاضت مقلتی العبری دموعا — شواعل لا رات عین عفوا

غدا ازاد فی العشاق فردا — حباه الله فی الاخری سموا

وقال متغزلا

فارقت قلبی بالغویر عشیا — وجلست فی بیت العزاء بکیا

احبابنا او تعلمون بما جری — جعلته فاتلته الزمان سبیا

ان تبصروا ذاك الاسیر فبلغوا — منی الیه سلامی المرضیا

قولوا له انا من امیمة نازح — ولك الثناء لقد اصبت لقیا

العدد [illegible] ٢

البيان

صحيفة علمية ادبية تاريخية اخبارية

تصدر مرة فی الشهر

[illegible] رياسة الفاضل العلامة الدكتور يوسف هارووز المستشرق الالمانی

استاذ الالسنة الشرقية فی كلية علی گڑھ الاسلامية

لمنشئيها

عبد الله العمادی

والسيد سليمان افندی معلم العربية فی كلية ندوة العلماء

١٩١٢

[illegible] الشيخ المغفور له عبد العلی المدراسی

[illegible] ثلاث روبيات فی الهند و ١٢ شلينا فی الخارج

[illegible] البيان بلكنو - الهند .

فہرست مضامین

بسم الله الرحمن الرحيم

البيان

هذا بيان للناس

شهر صفر المظفر سنة ١٣٢٨ للهجرة النبوية

اخبار الهند

سمو السير آغاخان

سمو السير آغاخان من زعماء المسلمين في آسيا بالهند

قد استعبد القلوب واستأسر النفوس بما يبذله من المجهود في

حماية مصالح المسلمين في مجالس الايالات والمجلس الملكي اكثر

وقد علم المسلمون اخلاصه وفضله حتى خصه بخطبة الرياسة

في الحفلة السنوية للحزب السياسي الاسلامي

والمسلمين فاطمئنان سمو السير آغاخان لما رجع عن حفلة

في دهلي الى مدينة لكهنؤ وليزور المدرسة العربية الكبرى

ندوة العلماء فاجتمع به

ولسانه تلامذتها وجمع من اعيان المدينة

بناء المدرسة الجديد وقدموا اليه عريضة الحال

باللغة الفارسية وعرضوا عليه نوادر من الكتب الخطية التي كانت في خزينة

كتب المدرسة وعرضوا عليه بعض تلامذتها اليسبر غور فضلهم

ويشاهد طريقة تعليم المدرسة وخطب بعض التلامذة بالعربية

ومنهم عبد الواحد تلميذ صف الاستاذية فاستجاده الناس

وخطب العالم الكبير فضيلة مولانا الفقيه النبيه عبد الباري الفرنگي محلي

على موضوع اتحاد المسلمين على اختلاف آرائهم ومذاهبهم فاوفى

الموضوع حقه من البحث وابهر الحاضرين ببراعته "

وفي آخر الامر قام سمو السير فالقى خطبة شنفت الآذان فيها ابدى

فيها ما اعجبه من فضل تعليم المدرسة وتربيتها وسمح لها

بوظيفة سنوية قدرها خمس مائة "

امارة رامبور

امارة رامبور الاسلامية من الامارات التي تحب العلم وتوقر اهل

وتخلص النخمة منه في الدين ولذلك نرى لها كل يوم ماثر طريقة وقد

سمعنا اخرها سمعنا عنها انها امرت الدار العلوم الكائنة تحت

ندوة العلماء بخمسمائة روبية كل سنة

المجلس الملكي الهندي

قد عقد المجلس الملكي الهندي في ٣ فبراير في كلكتا عاصمة الهند

ورئيسه اللورد مينتو حاكم الهند العام وعرض فيه الاعضاء قرارات

تضمن للهنود فيها، قال المستر غوكلي ان الفعلة الهنود الذين

يذهبون الى ترنسفال ونيتال وجنوب افريقيا تظلمهم حكوماتها

وتنكبهم الاتها وتكلفهم اكثر من طوقهم ويضربون عليهم المكوس

الفادحة ويخسفونهم بانواع المحن والهوان وسوء المعاملة

فعلى الحكومة الهندية ان تمنع الفعلة الهنود من الارتحال الى

تلك البلاد الظالم اهلها فصادق عليه المجلس وقدم صاحب

السعادة علي افندي جناح قرارا فحواه ان الوقف على الاولاد

واولاد الاولاد مما اجازه الاسلام وقد منعتها المحاكم العالية

وحكمت بفسخ تلك الاوقاف وذلك مما يعد التداخل في

الدين وقد تعهدت الحكومة ان لا تتداخل في دين احد من الامم

المحكومة فقال احد من اعضاء الحكومة في المجلس ان تعديل

هذا القانون بيد المحكمة العليا بلندرا،

الوقف على الاولاد

جواز الوقف على الاولاد من المسائل الشرعية الاسلامية

وقد فعله كثير من الصحابة وكتب تفصيله الفقهاء في كتبهم والى الان

جار في البلاد الاسلامية، وقد منعته الحكومة المجم

شرائع الاسلام ولذلك شكلت ندوة العلماء

لجنة للنظر في الاسباب التي تحمل الحكومة على سن

المسلمين الوقف على الاولاد بالهند واللجنة قد

في قصر وقت وهي على وشك الفوز،

التعليم المجاني

يقولون ان المستر غوكلي سيقترح على الحكو

ان تنشئ في الهند مدارس ابتدائية مجانا وتشكل لجنة

البلاد التبتية

قد روت الجرائد ان الحكومة الصينية قد

على البلاد التبتية وهرب عظيمها دلائي لاما

تبت الى الهند ويقال ان الحكومة الصينية تر

الى حكومتها وجعلها ايالة منها واكثر قلوب تبت

التضييق على الجرائ

لما كثرت بالهند غواة الجرائد التي عظمت جر

القول على الحكومة واضلت الشبان في شاركة

فرأت الحكومة ان تضيق على اصحاب الجرائد

قوانين قصت على عالم الصحافة وقد وافق عليه

الملكي كلهم غير المستر مدن موهن

بوب اندرنات،

اضرار التعليم المدرسي الانجليزي

(القنابل والمفرقعات)

(منشؤها الخلل في التعليم)

كتور جوستاف لوبون من اشهر المستشرقين في الديار
فرنساوية ولا يوجد بيننا من يجهل فضله في تاليفه
شهير (تمدن العرب) الذي ترجم الى اللغة الاوردية
احبنا المفضال (السيد على البلجرامي) وقد ظهرت
ن المؤلف الاجتماعي صحيفة ذات بال تبحث عن المعارف
جتماعية وتمحص حقائقها سماها (روح الاجتماع)
دهما كل ما لا يمكن الاستغناء عنه في هذا العلم وجعلها
دمة الى السيد[1] تيوفيل ريبو مدير المجلة الفلسفية
ستاذ علم النفس في المدرسة الفرنساوية وعربها حضرة الكاتب
قدير احمد فتحي زغلول باشا وكيل نظارة[5] الحقانية بمصر
اهداها الينا فضيلة العلامة رفيق بك العظم الذي
يزال العالم الادبي يشكر ما له من ايادي بيضاء في
شراق مدنية الشرق واضاءة معارفه

وقد اراينا المؤلف يبحث عن سوءات التعليم
مدرسي الذي تئن الهند وتضطرب من اضراره
اد خالقو نشأت لاجل نواقص تطرقت الى الدرس
تلقي فاستنتجت ثورة في الخواطر واثارت النفوس

انگریزی کالجیٹ تعلیم کی مضرتین

(بم کے گولے اور آتشگیر مادّے)

(ناقص تعلیم سے پیدا ہوتے ہین)

ڈاکٹر گستاولی بان فرانس کا ایک مشہور مستشرق (اورنٹیلسٹ) ہے
اور ہم مین کوئی ایسا شخص نہین ہے جو اسکے اس علم و فضل سے ناواقف
ہو جو اسکی مشہور تصنیف تمدن عرب سے ظاہر ہے جسکا ترجمہ مولانا سید علی
بلگرامی نے اُردو زبان مین کیا ہے، چند روز ہوے کہ اس سوشلسٹ مصنف
کی ایک اور عظیم الشان تصنیف ظاہر ہوئی ہے جسمین سوشل معلومات
اور حقائق معاشرت کی تحقیق ہے اور اسکا نام روح معاشرت رکھا ہے
اس کتاب مین وہ تمام مسائل ہین جن سے علم معاشرت مین استغنا نہین
ہو سکتا، اس کتاب کو مشہور ٹائیوبل ریبو منیجر سائنٹفک ریویو پروفیسر
سائیکالوجی فرانس کالج کے نام معنون کیا ہے اس کتاب کا عربی ترجمہ مصر کے
مشہور اہل قلم احمد فتحی زغلول عہدہ دار محکمہ عدالت نے کیا ہے اس کتاب کا
ایک نسخہ علامہ رفیق بک عظم نے ہمکو ہدیۃً بھیجا ہے رفیق بک وہ شخص ہین جنکے
علمی دنیا ہمیشہ اُنکی اُن کوششون پر جو انھون نے مشرقی علم و تمدن کے
روشن کرنے کے لیے کی ہین مشکور رہیگی۔

مصنف نے کالیجٹ تعلیم کے نقائص سے بھی بحث کی ہے جسکے
اُن نقصانات گران سے ہندوستان اسوقت مضطرب ہے جو
تعلیمی نقائص کی وجہ سے پیدا ہوے ہین، جسنے خیالات مین
ایک جوش اور ساکن دلون مین ایک اضطراب پیدا کر دیا ہے

ترجمہ- ڈیڈیکیشن ۱۲ [1] سید مسٹر- موسیو- جناب- صاحب افندی (پورا نام موسیو ٹائیوبل ریبو منیجر سائنٹفک ریویو)
[5] نظارۃ حقانیہ- وزیر عدالت کا سر رشتہ ۱۲

الحادثة وحرضت الحكومة على وضعها ذلك القانون المبرم
الذى قضى على الصحافة الهندية اجحف قضاء وما لدينا قرار
فرأينا ان ننشر شذرة من تلك المباحث الهامة ليكون
قراء (البيان) على بينة من افكار[1] فيلسوف عصرى
شهير وليعلموا ان جراثيم[2] الشكوى انما تولدت عما كسبت
ايدى الحكومة نفسها . واليكموها .

" لكل عصر افكار تسود فيه وان كانت فى الغالب من
قبيل الخيالات . ومن الافكار السائدة[3] فى هذا العصر
ان فى التعليم قدرة على تغيير الرجال تغييرًا محسوسًا
وان نتيجته التى لا يشكون فيها هى اصلاحهم بل
ايجاد المساواة بينهم . ذكروا ذلك وكرروه فصار
احد المذاهب الثابتة عند الديمقراطيين[4] واصبح
التعرض له من اصعب الامور كما كان من الصعب التعرض
لسلطان الكنيسة فى الزمن السابق

ولكن اراء الديمقراطيين فى هذا الموضوع كما
هى فى كثير من الموضوعات الاخر مناقضة كل المناقضة لما
اثبته علم النفس[5] ولما دلت عليه التجارب فما اثبته الكثيرون
من كبار الفلاسفة بلا عناء خصوصا (هربرت سبنسر)
كون التعليم لا يزيد فى تهذيب الانسان ولا فى سعادته
ولا يغير من غرائزه وشهواته التى تقتضيها الوراثة

اور گورنمنٹ کو اس قانون کے وضع پر آمادہ کیا جسنے ہندوستان
کے اخبارِ عالم کو بالکل برباد کر دیا اس بنا پر ہمنے مناسب سمجھا کہ
اُن اہم مباحث کا ایک ٹکڑا شائع کریں تاکہ ناظرین البیان کو
زمانہ حال کے ایک مشہور فلاسفر کے خیالات سے کسی قدر
واقفیت ہو اور وہ سمجھین کہ اس بیماری (شورش) کے کیڑے
خود گورنمنٹ نے اپنے ہاتھون سے پیدا کیے ہین، وہ یہ ہین:

" ہر زمانہ مین چند خیالات ہوتے ہین جو عالمگیر ہو جاتے ہین اور
جو اکثر محض من قبیل تخیل و وہم ہوتے ہین، موجودہ زمانہ کے
عالمگیر خیالات مین سے ایک یہ ہے کہ تعلیم مین لوگون مین محسوس تغیر
پیدا کرنے کی قدرت ہے اور تعلیم کا وہ نتیجہ جسکے ہونے مین اُنکو شک
نہین وہ لوگون کی اصلاح ہے بلکہ اُن مین مساوات کا
پیدا ہونا ہے اس خیال کو اُنھون نے اسقدر دہرایا کہ اہل جمہوریت کے نزدیک
ایک ثابت شدہ مسئلہ بنگیا ہے اور جسپر اعتراض کرنا اسقدر مشکل ہوگیا ہے
جسقدر گذشتہ زمانہ مین پوپ پر اعتراض کرنا مشکل تھا،

لیکن اہل جمہوریت کے اس بارہ مین خیالات انکے دیگر خیالات کی طرح
اُن نتائج کے بالکل مناقض ہین جو علم النفس نے ثابت کیے ہین اور تجربے نے
بتائے ہین کیونکہ بڑے بڑے فلاسفرون نے خصوصاً ہربرٹ اسپنسر نے
یہ ثابت کیا ہے کہ تعلیم انسان کی تہذیب و اخلاق کی درستگی
نہین کرتی اور نہ اُن طبعی اخلاق و خواہشات کو
بدلتی ہے جن کو انسان نے وراثۃً حاصل کیا ہے

[1] افکار = خیالات ۱۲ [2] جراثیم (جرثومہ) میکروب - جرم بیماری کے کیڑے ۱۲ [3] سائدہ = عالمگیر ۱۲ [4] دیمقراطیین = ڈیموکریٹک ۱۲ [5] علم النفس = سائکالوجی ۱۲

وانه اذا اساء طريقه كان ضرره اكبر من نفعه - وايد علماء
الاحصاء[1] هذه النظريات فقالوا ان الميل الى الجرائم يزداد
بانتشار التعليم وهو يزداد بانتشاره على طريقة مخصوصة
واشار موسيو (ادولف جيو) وهو احد اعاظم القضاة
انه يوجد الان فى كل اربعة الاف مجرم ثلاثة الاف
متعلمون والف واحد اميون (يعنى فى الاقطار الاوربية
وهى اكبر معاهد الفضل والمدنية) وان عدد الجرائم
زاد مدى خمسين سنة من (٢٢٦) جريمة لكل مائة الف نسمة
الى (٥٥٢) اعنى بنسبة (١٣٣) فى المائة ولاحظ ايضا
حوادث قائدان الجرائم تكثر بين الشبان الذين ابلوا
تعلم المهن[2] على يد المعلمين[3] بتعليمها فى المدارس الاجبارية[4] المجانية
نعم مما لا يشك فيه انسان ان التعليم اذا احسنت طرائقه
ينتج نتائج عملية ذات فائدة كبيرة فاذا هو لم يرفع
درجة التهذيب ويؤثر فى رقى الاخلاق فانه ينمى الكفاءات[5]
الفنية ولكن من سوء[6] الحظ ان الامم اللاتينية[7]
اسست التعليم على قواعد غير صحيحة ولا سيما منذ
خمس وعشرين سنة ومع كون فطاحل العلماء مثل
(بريال) وفوستيل دى كولانج و (تاين) وكثير غيرهم
قد انتقدوها لا تزال تلك الامم على خطئها

خصوصًا جب طریقۂ تعلیم خراب ہو تو تعلیم کا ضرر اسکے نفع
سے بہت زیادہ ہوتا ہے اور علمای علم اعداد نے اس تھیوری کی تائید
کی ہے وہ کہتے ہین جرائم کی طرف میلان تعلیم کی اشاعت سے اور
اور زیادہ ہوتا ہے یا ایک مخصوص طریقہ سے تعلیم کی کثرت سے جرائم
کی کثرت بھی ہوتی ہے، مسیو اڈولف جیو جو بڑے ججون میں سے ہے
اسکی تحقیق ہے کہ اسوقت ہر چار ہزار مجرم مین تین ہزار تعلیم یافتہ
ہین اور ایک ہزار جاہل (یعنی یورپ کے ملکون مین جو علم وتمدن کا بہت بڑا مقام ہے
اور جرائم کی تعداد پچاس برس کی مدت سے بڑھکر ہے یعنی ہر ہزار آدمی کیلیے ۲۲۶ جرم سے
۵۵۲ تک یعنی ۱۳۳ فی صدی مسیو موصوف اور اسکے ہمراہیون نے یہ بھی لحاظ
کیا ہے کہ جرائم کی تعداد زیادہ ان نوجوانون مین ہوتی ہے جنہون نے استادون سے
پیشون کی تعلیم حاصل کرنے کے بیلے لازمی مدارس مین مفت تعلیم حاصل کی ہے
ہان اسمین شک نہین کہ طریقۂ تعلیم جب اچھا ہوتا ہے تو وہ بہت
بڑے مفید عملی نتائج پیدا کرتا ہے اگر تعلیم درجۂ تہذیب تک بلند نہ ہو یعنی
اور اخلاق کے نشو ونما مین تاثیر نہین کرتی تو وہ صنعت وحرفت کی
لیاقت بڑھاتی ہے لیکن بدقسمتی سے یورپین قومون نے تعلیم کو غیر صحیح
بنیادون پر قائم کیا ہے خصوصًا پچیس برس کے عرصہ سے باوجود اسکے
کہ بڑے بڑے فلاسفر مثل بریال وفوستیل کولانگ اور ٹائن
نے اس کی تنقید کی ہے لیکن یہ قومین اب تک
اپنی غلطی پر قائم ہین

---

[1] علم الاحصاء - اعداد وشمار کا علم ۱۲ [2] مہن (مہنہ) پیشی - ۱۲ [3] معلم - پروفیسر - استاذ - پرنسپل - ۱۲ [4] اجباری - لازمی - مجانی مفت - بلا فیس - ۱۲ [5] کفاءت - لیاقت - (یاد رکھو کہ کفاءت اور کفایت دونون دو چیزین ہین) [6] سوء حظ - بدقسمتی ۱۲ [7] امم لاتینیہ - وہ قومین جن مین موجودہ یورپین طرز تعلیم کا، جو اصل مین لاطینی تعلیم سے ماخوذ ہے، رواج ہے ۱۲

واول خطر ينجم عن هذه التربية المسماة بحق
تربية تلقينية آت من بنائها على قاعدة يحكم علم
النفس بفسادها . ذلك انهم قالوا ان الحفظ عن
ظهر القلب يربي الذكاء ويقوي الفطنة ثم انتقلوا
من هذا الى وجوب الاكثار من الحفظ ما استطاعوا
وصار المتعلم في المدرسة الابتدائية والعالية[1] حتى الذي
يتلقى علوم الاستاذية[2] لا يعمل الا للحفظ وهو في ذلك
كله لا يدرب مداركه ولا يمرن ملكة الاقدام على
العمل من نفسه لان التعليم في نظره ينحصر في القاء
المحفوظ وفي الخضوع . قال موسيو (جيول سيمون)
وهو احد وزراء المعارف الاقدمين[3] ان حفظ
الدروس عن ظهر قلب وكذا حفظ متن في النحو
او مختصر وحسن الالقاء وحسن التقليد تربية هي
من الهزء بمكان ، اذ كل ما يستفيد بها المتعلم في هذه
السبيل عبارة عن الاعتقاد بان المعلم معصوم
عن الخطأ وذلك لا ينتج الا نقصا وضعفا

ولو ان ضرر هذه التربية كان قاصرا على عدم فائدتها
لاكتفينا بالعطف على اولئك الاطفال المساكين[4] الذين
يحفظون في المدرسة بدلا من ان يتعلموا اشياء كثيرة
اخر نافعة لكن ضررها اكبر من ذلك فهي تولد في نفس المتعلم
سامة شديدة من حالته التي هو عليها بمقتضى نشأته ورغبته

سب سے پہلا نقصان جو اس تربیت سے جو صحیح طریقہ سے تلقینی
تربیت کہلاتی ہی پیدا ہوتا ہی وہ اس وجہ سے ہی کہ وہ ایسے اصول پر
قائم ہی جسکی غلطی کا علم النفس نے فیصلہ کر دیا ہی وہ یہ ہے کہ
بر زبان حفظ یاد کرنا ذکاوت ذہن کو بڑھاتا ہی اور اس اصول سے
وہ اس بات کی طرف آگئے ہین کہ جہان تک ہو محفوظات
زیادہ ہون یہان تک کہ پرائمری اسکول ہائی اسکول کے طلبہ
بلکہ وہ طلبہ بھی جو فائنل کورس پڑھتے ہین وہ بھی محض زبانی
رٹتے ہین اور وہ اس درمیان مین نہ اپنے عقل و فہم کی مشق
بڑھاتے ہین اور عملی جرأت کا ملکہ پیدا کرتے ہین اسلیے کہ انکے خیال
مین تعلیم صرف یاد کردہ معلومات کے بیان کرنے مین اور انکی
اطاعت مین ہی موسیو جول سیمون جو بہت پرانا وزیر تعلیمات تھا
اسنے کہا ہی کہ زبانی رٹنا اسباق کا اور نیز متن نحو کا یا کسی مختصر کتاب
کا اور اسکا اچھی طرح کہنا اور تقلید کرنا ایسی تربیت ہی جو ایک
قسم کا مسخراپن ہی اسلیے کہ اسطرح طالب علم کی کامل ہمت یہی ہی
کہ وہ اس بات کا اعتقاد کرے کہ استاد خطا سے معصوم ہی اور
اس سے نقصانات پیدا ہوتے ہین "

اور اگر اس تربیت کا ضرر صرف عدم فائدہ تک محدود رہتا
تو ہم صرف ان بیچارے بچون پر رحم کرتے جو اسکول مین مفید اشیا
کے حاصل کرنے کے بدلے صرف رٹتے ہین لیکن اس تربیت
کا نقصان اس سے بھی زیادہ ہی اور وہ یہ ہی کہ وہ بمقتضای
تربیت طالب علم کے دل مین اسکی موجودہ حالت کا افسوس و حسرت اور اس سے نکلنے کی

[1] مدرسۂ ابتدائیہ - پرائمری اسکول - مدرسۂ عالیہ - ہائی اسکول ۱۲ [2] علوم الاستاذیہ - ایم اے کورس یا فائنل کورس ۱۲ [3] وزیر معارف - وزیر تعلیمات - ڈائرکٹر آف پبلک ایجوکیشن - [4] مسکین - غریب - قابل رحم ۱۲

شديدة فى الانسلاخ عنها. فلا الصانع يبغي البقاء على صنعته ولا الفلاح يميل الى الدوام فى فلاحته واكثر الناس[س] فى الطبقة الوسطى لا يختار لابنائه عملاً الا فى وظائف الحكومة[له] والمدرسة لا تربي رجالاً قادرين على الحياة وانما تخرج عمالاً للوظائف ينجح فيها الانسان دون ان يهتم بقيادة نفسه ولا ان يتقدم الى عمل من ذاته. فهي توجد فى اسفل سلم الهيأة الاجتماعية جيوشاً من الصعاليك المتعصبين المتهيئين دائماً للثورة[له]. وفى اعلاه طبقتنا الوسطى الفارغة الحذرة المغفلة التى تعتقد اعتقاداً دينياً فى قدرة الحكومة وبعد امكانها (وهى مع ذلك لا تنفك عن الفلح فيها) والتى لا تقدر على القيام بعمل لا يد للحكومة فيه. اما الحكومة التى تصنع حملة الشهادات فلا يسعها ان تستصنع منهم الا القليل و تترك الباقين بالضرورة بلا عمل. فوقعت بذلك بين ضرورة تغذية اولئك والصبر على عداء هؤلاء احتشد ذلك الجمع العظيم من حملة الشهادات يحاصر جميع الوظائف من القمة الى القاعدة اى من الكاتب الصغير[له] الى المعلم فالمدير وصرنا نرى التاجر لا يجد الا مع المشقة نائباً يتولى اعماله فى المستعمرات[له]. ونشاهد الالوف من الشهادات مكتظة امام باب كل وظيفة مهما صغرت.

خواہش پیدا کرتی ہے تو نہ پیشہ ور اپنے پیشہ پر قائم رہنا چاہتا ہے اور نہ کاشتکار اپنی کاشتکاری پر اور وسط طبقہ کے اکثر لوگ اپنی اولاد کے لیے سرکاری نوکریون کے سوا اور کوئی کام نہین چاہتے اور اسکول و کالج ایسے لوگ نہین پیدا کرتا جو زندگی پر قادر ہون بلکہ وہ صرف نوکری پیشہ لوگ پیدا کرتا ہے جو اُسمین ہمیشہ کامیاب ہوتے ہین بغیر اسکے کہ اپنے نفس کو قابو مین رکھ سکین یا خود کوئی کام کر سکین وہ سوسائٹی کے ادنے زینہ مین مفلسون کی فوجین طیار کرتا ہے جو ہمیشہ بغاوت کے لیے طیار رہتی ہین اور اسکے اعلے زینہ مین ہمارا اوسط طبقہ ہے جو بیکارون اور غافلون کا طبقہ ہے جو گورنمنٹ کی قوت و قدرت کے بارہ مین گویا مذہبی اعتقاد رکھتا ہے اور (وہ باوجود اسکے اعتراض سے محفوظ نہین) اور جو اس کام پر مطلق قادر نہین جسمین گورنمنٹ کا ہاتھ نہو گورنمنٹ جو اُن گریجویٹون کو بناتی ہے وہ انہین سے تھوڑے کو مصرف مین لاتی ہے اور باقی کو لا محالہ بیکار چھوڑ دیتی ہے اسلیے اُن کے پیٹ بھرنے کی فکر لاحق ہوئی اس جماعت کی تعدی پر صبر نے اس جمعیت کو اور بہت بڑھا دیا اور اُسنے اوپر سے نیچے تک تمام نوکریان بھر لین یعنی معمولی کلرک سے ماسٹر اور کمشنر تک اور ہم تاجر کو دیکھتے ہین کہ وہ باوجود مشقت کوئی ایسا اپنا نائب نہین پاتا جو نو آبادیون مین اسکا کام کرے اور ہم ہزارون گریجویٹونکو دیکھتے ہین جو چھوٹی سی چھوٹی نوکری کے دروازے پر مجمع رہتے ہین

له وظائف حکومت ـ گورنمنٹ سروس ـ سرکاری مدت ۱۲ اسکه توره ـ شورش ۱۲ اسکه کاتب کلرک ۱۲ اسکه مستعمرہ کالونی ۱۲

ويوجد الآن في مديرية السين[1] وحدها من المعلمين والمعلمات عشرون الفا لا عمل لهم ترفعوا عن المعامل[2] والمصانع وشخصوا الى الحكومة يطلبون القوت منها ولما كان عدد الذين تختار منهم قليلا وعدد الغضاب كثيرا بالضرورة وهؤلاء مستعدون لكل نوع من انواع الثورة والهرج تحت قيادة اى رئيس كان وكيفما كان الغرض ذلك لان اكتساب معارف لا يجد صاحبها سبيلا الى استعمالها هو من انجع الوسائل فى تهيئة المرء الى الخروج على حكومته

ومن الواضح ان الوقت قد فات سلفا وقد هذا التيار وانما التجارب وهى آخر مرب للامم ستظهر لنا خطأنا فهى التى تبرهن على ضرورة الاقلاع عن استعمال تلك الكتب الرديئة وابطال هذه الامتحانات التعسة واتباع طريقة تعليم فنى عملى يرد النشء[3] الى المصانع والمعامل والمشروعات الاستعمارية وغير ذلك من الاعمال التى يتجنبها اولئك النشء فى الهرب منها

هذا التعليم الفنى الذى تطلبه الان العقول النيرة هو الذى تلقاه آباؤنا وهو الذى حافظت عليه الامم التى تحكم الدنيا بقوة ارادتها وبما اوتيت من الاقدام الذى اتى فى الاعمال والقدرة على التصرف بالمشروعات

عبد الله العادى

آجکل سین کی صرف ڈکشنری مین بیس ہزار استاد اور استانیان ہین جو بیکار ہین اور کارخانون اور ملون سے اپنکو بلند رتبہ سمجھتے ہین اور گورنمنٹ کی طرف نگران ہین اور اس سے روزی مانگتے ہین لیکن گورنمنٹ جنکا انتخاب کرتی ہے وہ بہت کم ہین اسلیے گورنمنٹ سے ناراض ہونے والون کی تعداد بہت ہے اور یہ لوگ ہر قسم کی شورش اور فتنہ کے لیے مستعد ہین خواہ کسی کی افسری مین اور کسی غرض کے لیے ہو اور یہ اسلیے کہ ایسے علوم کا حاصل کرنا جسکے حاصل کرنیوالے کے پاس اُن علوم کے کام مین لانیکا طریقہ نہو گورنمنٹ پر حملہ کرنے کی بہت مفید تدبیر ہے

اور یہ ظاہر ہے کہ اس موج کے مقابلہ کا وقت گذر گیا اور تجربہ جو قومون کا آخری تربیت دینے والا ہے وہ ہمکو ہماری غلطی عنقریب ظاہر کریگا اور وہی ان بیہودہ کتابون کی خارج از استعمال کرنے کو اور ان مشکل امتحانات کے طریقہ کے ترک کو اور صنعت و حرفت کی اُس عملی تعلیم کی ضرورت کو ثابت کریگا جو جدید نسلون کو کارخانون کی طرف اور تجاویز نوآبادی کی طرف پھیریگی اور اُن راستون کی طرف لیجائیگی جس سے وہ بھاگتے ہین۔

یہ صنعت و حرفت کی تعلیم جسکو اسوقت روشن خیال لوگ چاہتے ہین وہی ہے جسکو ہمارے اسلاف نے حاصل کیا تھا اور جسکی ان قومون نے پابندی کی ہے جو اپنی ارادی قوت سے اور کامونکی انجام دہی کی ذاتی جرأت اور تجاویز کو عملی کرنیکی قدرت سے دنیا پر حکومت کرتی ہین

[1] مدیریہ ڈکشنری سین فرانس کا وہ حصہ جسمین دریا سین جاری ہے۔ ابھی چند روز ہوئے اسی دریا مین سیلاب آیا تھا جس سے پیرس غرق ہو گیا تھا اور اسکے گھر ... گھری کے واقعات کی نسبت ... کا سلسلہ ... چھپا رکھا تھا [2] معامل و مصانع کارخانے [3] بالضرور لا محالہ [4] نشء۔ جدید نسل

علماء الاسلام واحتياجهم الى العلوم الحديثة

خطبة ارتجلتها بالعربية فی ۲ فبرایر سنة ۱۹۱۰ فی بناء دار العلوم الجديد بين يدی سموالسير آغاخان وجمع من المسلمين۔

السيّد سليمان

سموّمولای الرئيس

لا ادری كيف اهتدی الی سبيل الشكر لفضلكم الجم وكرمكم الذی عمّ علی ان دعوانی الی ان اتكلم علی ان "علماء الاسلام اشد حاجةً الی العلوم الحديثة من سائر طوائف الناس" فلبيت دعوتهما وامتثلت بلسان الشكر امرهما۔

سموّمولای الافخم وسادتنا الكرام! لاريب في ان الاسلام اول دين علی وجه الارض واخره دعا اهله الی طلب العلم والاقتحام فی عقباته والتطوح فی مهالكه، وكفی له فخرا ان قال كتابه الحكيم وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا وقال هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ وقال الله لرسوله اعلم العلماء قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا، وقَالَ، مَنْ اُوْتِيَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا، فهذه الآی الكريمة ترشدنا الی ان العلم وتلقيه مما يجب علی المسلمين ولا مندحة لهم عنه ولا سيما علم الحكمة الذی هو الخير الكثير كما شهد به القرآن الحكيم، افترون ايها السادة

یورہائنس

مین نہین سمجھتا کہ آپکے بے پایان فضائل اور عام بخششون کا کس امر پر کیونکر شکریہ ادا کرون کہ اُنھون نے مجھکو اس بات کی طرف بلایا کہ مین اس سبجکٹ پر کہ دنیا کے تمام فرقون مین علمای اسلام کو علوم جدیدہ سیکھنے کی زیادہ ضرورت ہی کچھ بولون جسکو مین نے نہایت ادب سے قبول کیا اور زبان شکر سے اسکی تعمیل کرتا ہون۔

یورہائنس، محترم بزرگان! اسمین کوئی شک نہین کہ تمام روی زمین پر اسلام ہی سب سے پہلا مذہب ہی اور یہی آخری ہی جسنے اپنے متبعین کو علم سیکھنے کی دعوت دی اور اُسکے مصائب اور خطرات مین گھسنے کا حکم دیا۔ اسلام کے لیے یہ فخر کچھ کم نہین کہ اُسکی مذہبی کتاب قرآن نے کہدیا "اور حضرت آدم کو تمام نام اشیا کا علم عطا کیا اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا "کیا وہ لوگ جو عالم ہین اور وہ جو جاہل ہین برابر ہین" رسول پاک کو جو تمام عالمون کے سردار ہین خدائے پاک نے یہ دعا مانگنے کا حکم دیا "اے میرے خدا میرے علم مین ترقی دے" دوسری جگہ فرمایا "جس شخص کو حکمت ملی اُسکو بہت نیکی ملی۔ ان آیتون سے صاف پتہ چلتا ہی کہ مسلمانون پر علم سیکھنا فرض ہی اور کسی جگہ انکو اس سے مفر نہین خصوصا فلسفہ جسکو قرآن نے خیر کثیر سے تعبیر کیا ہی معزز حاضرین کیا آپ خیال

ان الدین الذی عبر الحکمة بالخیر الکثیر یستقل
حملته خیرها، ویمتنعون عن جناها ویستنکفون احرازها
قال النبی صلی الله علیه وسلم طلب العلم فریضة
علی کل مسلم افلیس الحکمة الحدیثة من العلم
وقال صلی الله علیه وسلم الحکمة ضالة المؤمن حیث
وجدها فهو احق بها، افترون ایها السادة
ان الرسول الذی جعل الحکمة ضالة
المؤمن، یتقاعد همم ورثته عن نشدها
وتزهد فی تطلبها؟

هذا ومن مزایا امة اسلام انها اخذت العلوم عن
غیرها من امم الارض واتعبت نفسها فی طلبها
واقتناص شواردها، فوطئ علماؤها البلدان وخالطوا
الامم واستفرغ ملوکها الجهد فی اقتناء الکتب وجلبوها من
الممالک الشاسعة والدول النازحة فاخذوا الفلسفة
والطب وعلوم الفلک من اهل الیونان والصابئة
والیهود والحساب وعلم الهندسة من الهنود والحضارة
واسباب المدنیة من الفرس فاصبحت العلوم عندهم
ناطقة والمدارس عامرة والمکاتب زاهیة زاهرة فکان سلفنا
الصالحین الذین نقتدی علی آثارهم تعلموا لیکونوا اعلم من غیرهم
من الامم فلم یمض علیهم ردح من الزمان حتی سبقوا فی
الرهان وفاقوا الاقران وسجلوا علی قدماء العلماء

کہ سکتے ہین کہ وہ دین جو فلسفہ کو خیر کثیر کے لفظ سے یاد کر
اُسکے پیرو اُسکی بھلائی کو قلیل سمجھین اُسکے فائدہ سے محروم
رہین اسکی تحصیل سے عدول کرین۔ نبی صلعم نے فرمایا ہی کہ ہر مسلمان
پر علم کی جستجو فرض ہی کیا علوم جدیدہ علم نہین ہین ایک دوسری
حدیث مین آیا ہی حکمت مسلمانونکی گم شدہ چیز ہی لہذا مسلمان جہان
اُسکو پائین تو وہ اُسکے زیادہ مستحق ہین حضرات کیا آپ خیال کر
ہین کہ وہ نبی جو فلسفہ کو مسلمانونکا گم شدہ مال بتلائے اُسکے
پیروونکی ہمتین اُسکے ڈھونڈنے سے پست پڑجائین اور اُسکی
جستجو سے بازرہین،

اسلام کی خصوصیات مین سے ایک یہ بھی ہی کہ اُس نے
علوم دنیا کی اور قومون سے حاصل کیے اُسکی جستجو مین حد سے زیادہ
کوشش کی مشکل علوم کو حاصل کیا علمانے شہر چھانے دو
قومون سے اختلاط پیدا کیا شاہان اسلام نے کتابونکے بہم پہو
مین پوری کوشش صرف کی اور اُنکو دور دراز ملکون اور سلطنتون
سے حاصل کیا فلسفہ طب ہیئت اہل یونان صابئین اور یہو
سیکھا حساب ہندسہ اہل ہند سے لیا تمدن شائستگی تہذ
اہل فارس سے حاصل کین جسکی وجہ سے اُنکے علوم بار
ہوگئے اُنکے مدارس آباد ہوگئے اُنکے کتبخانہ معمور ہوگئے
ہمارے بزرگ اسلاف نے جنکے ہم پیرو ہین دوسری قومو
علم سیکھا اور کچھ زمانہ نہین گذرا کہ اُنپر سبقت لیگئے اور
ہم چشمون مین سر برآوردہ رہے اور بڑے بڑے علمای

ذيل النسيان، فكم بالحري ان ناخذ ما نساه الدهر عنا غيرنا من امم العصر ونقتبس من نورهم فتبصر اعيننا عن ظلام الجهل وننشد ضالتنا التي نحن احق بها ۔

وانما العلوم الحديثة ايها السادة عبارة عن العلم بالنجوم والسموات والارض وما فيهما من كنوز المعادن وخفيات الامور وما عليهما من البحار والجبال والحيوان والانسان وما في خلقه وقدره من عجائب البدائع وغرائب الصنائع فاين انتم ايها العلماء من قوله تعالى وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ، وقوله عز من قائل اَوَلَمْ يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ وقوله تبارك اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ وقوله عز اسمه وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا، فترى هذه الآيات الكريمة تدعو العلماء الى علم الافلاك او الاسترالوميا وعلم طبقات الارض والجيولوجيا وعلم النباتات او البوتونيا وعلم الانسان او الانثروبولوجيا وعلم الحيوانات او الزوالوجيا وعلم الطبيعة او الفائزكس وعلم النفس او السايكالوجيا وهذه امهات العلوم الحديثة فما بعد ذلك للعلماء ان لا يرجعوا الى الاغتراف من حياضها

اپنے فضل وکمال کے سامنے بھلا دیا تو ہم بھی اسی کے مستحق ہین کہ جن علوم سے ہم ناآشنا ہین انکو ہم غیر قومون سے سیکھین اور اُنسے روشنی حاصل کرین تاکہ ہماری آنکھین جہالت کی تاریکی سے بینا ہوجائین اور ہم اپنی اُس گم شدہ چیز کی تلاش کرین جسکے ہم زیادہ مستحق ہین؎

حضرات علوم جدیدہ اُن علوم کا نام ہی جنکے ذریعہ سے ہم آسمان ستارے معدنیات دریا پہاڑ حیوان انسان اسکی پیدائش کے صنائع بدائع اور مختلف پوشیدہ چیزونکا حال دریافت کرتے ہین؎ اے علما کیا آپ اس آیت کو نہین دیکھتے جسمین ارشاد ہوا ہی،، یقین کرنیوالون کیلیے زمین مین بہت سی نشانیان ہین" تم خود اپنے نفسون مین کیون غور نہین کرتے،، کیا اُنھون نے آسمان و زمین مین غور نہین کیا،، آسمان اور زمین مین بہت سی ایسی نشانیان ہین جنسے وہ واقف ہین لیکن وہ اعراض کرتے ہین،، اہل عقل کے لیے آسمان و زمین کے پیدا کرنے مین اور دن رات کے باہم مختلف ہونے مین بہت سی نشانیان ہین،، اور وہ لوگ آسمان و زمین کے پیدائش مین فکر کرتے ہین اے رب تونے انکو بے فائدہ نہین پیدا کیا،، آپ دیکھتے ہین کہ یہ آیتین علما کو علم فلک یا اسٹرانومی علم طبقات الارض یا جیولوجی علم نباتات یا بوٹنی علم انسان یا انتھرولوجی علم حیوان یا زوالوجی علم طبیعیات یا فایزکس علم نفس یا سائیکالوجی کے سیکھنے کی دعوت دیتی ہین - یہی علوم علوم جدیدہ کے امہات مسائل ہین اسکے بعد کون ایسی وجہ ہی جو علما کو اُنکے حوضون سے پانی پینے سے روکتی ہی اور جسکی وجہ سے

لا يجدون الى الانتشاق من رياضها،

ايها السادة! ولسنا اخال علماء الاسلام في تلك الايام انهم جاهلون عما يجب عليهم من الدعوة الى ربهم بالحكمة والموعظة الحسنة والمجادلة بالتي هي احسن ولا يستطاع امتثال هذه الاوامر واداء هذه الواجبات ولا سيما نشر الاسلام في الامم العالمة الراقية والفئة المتعلمة المستنيرة الافكار في عصر العلوم الحديثة الا بعد تعلمها والتبحر في معارفها ومن ذا الذي يجهل ما افسدت العلوم العصرية من افكار الفئة الناشئة في الدين فتضعضعت عامة عقائدهم وكادان يتهدم صروحها واصبح الدين تنهشه اقلام الكتاب وتلدغه السنة الخطباء من كل جانب فتنبهوا ايها العلماء من رقدتكم الكبرى واستيقظوا وابسطوا الى الاسلام ايدي النصرة التي غلت بالجهل عن المعارف الحديثة ولكم اسوة حسنة في علماء الاسلام الذين سبقوكم بالعلم امثال الباقلاني وامام الحرمين والغزالي والرازي والراغب الاصفهاني وابن تيمية وابن القيم والشهرستاني وابن الحزم وعضد الدين الجرجاني والوف غيرهم لا يحصى عددهم فانهم راأوما صنعت العلوم اليونانية بالاسلام من افساد سنخة القلوب

وہ اُنکے باغون سے فائدہ اُٹھانے مین جلدی نہین کرتے؛

حضرات ہمارا یہ خیال نہین ہی کہ موجودہ زمانے مین علماے اسلام اس غرض سے ناآشنا ہونگے کہ انکو حکمت، عمدہ پند و نصایح اور مہذب بحثون سے لوگونکو اپنے دین کی طرف مائل کرنا چاہیے لیکن ان اوامر اور احکامات کو وہ اسوقت تک پورا پورا ادا نہین کر سکتے تاوقتیکہ ان علوم کو نہ سیکھین اور اُنمین پوری مہارت نہ حاصل کرین خصوصًا تعلیم یافتہ روشن خیال ترقی کرنیوالے گروہون مین موجودہ علوم کے زمانہ مین اسلام کی اشاعت کیلیے اُنھین علوم کا پڑھنا نہایت ضروری ہی، علوم جدیدہ سے نئے فرقونکے عقائد پر جو برا اثر پڑا ہی وہ کسی شخص سے پوشیدہ نہین جس سے انکے عقائد کے ستون ہلگئے اور قریب ہی کہ انکے محل منہدم ہوجائین، اسلام پر ہر لکھنے والے کا قلم حملہ کرتا ہی اور ہر طرف سے ہر بولنے والے کی زبان اسکو نقصان پہونچارہی ہی، اے عالمو خواب غفلت سے بیدار ہوجاؤ اور اسلام کی مدد کیلیے اُن ہاتھونکو بڑھاؤ جو اب تک علوم جدیدہ کی ناواقفیت کیوجہ سے بندھے ہوے ہین، تمھارے سامنے گذشتہ علما مین سے ہزارون علما کی مثالین موجود ہین۔ باقلانی۔ امام الحرمین۔ غزالی۔ رازی راغب اصفہانی۔ ابن تیمیہ۔ ابن قیم شہرستانی۔ ابن حزم۔ عضد الدین جرجانی۔ انکے علاوہ ہزارون علما جنکا شمار نہین کیا جاسکتا اسی کی برتو اور مثال ہین انھون نے جب دیکھا کہ یونانی علوم سادہ لوح مسلمانونکے دلونپر برا اثر ڈالنے لگے اور

واضلال ضعفاء العقول وافواه غثاث العلوم فشدوا مآزرهم وشمروا عن ساقهم ليذبوا عن بيضة الاسلام ويكفوا عنها ايدي الجناة ويهدوا الغواة الى سواء السبيل فاخذوا العلوم الفلسفية اليونانية وحذقوا فيها ومهروا ثم وضعوا علما ادعوه الكلام وقاتلوا به الزنادقة والملحدين في الدين وفلاسفة اليونان وهزموا جيوشهم وكسروا شوكتهم وثلوا عروشهم۔

سادتنا الكرام! ومن لا يعلم منكم ان العلوم الحديثة اشد صولة من العلوم القديمة على الدين واحد سلاحا فلم اجدر بعلماء تلك الايام ان يقصوا آثار العلماء الاول ويتلقوا العلوم الحديثة الاوربية ويضعوا كلاما يدفع عن حمى الاسلام ويعصمه من صولات فلاسفة العصر ويطابقوا بتلك العلوم العقل والنقل ليلحق القدم بالقدم كما طابق السلف بالعلوم القديمة بين العقل والنقل وها تلك بين ايدينا مصنفاتهم التي خطت لنا مسلكا ان سلكناه فانا ان شاء الله لمهتدون،

اما قول علماء هذا الزمان من ان تلك العلوم الحديثة اغلوطات لا طائل تحتها ولا جدوى فانما هو رجم بالغيب لانهم ما ذاقوا من العلوم الحديثة قطميرا فكيف حكمهم عليها بانها اغلوطات لا تنفع ومزخرفات لا تنجع اما انا فانهم

کم عقل لوگون کو گمراہ کرنے لگے اور معمولی عالمونکو ضلالت مین پھینکنے لگے تو انھون نے کمر ہمت باندھی اور پھڑ لیون سے دامن چن لیے تاکہ شریعت اسلام کو ان سے پناہ دین اور اسلام کو اُسکے مٹانیوالے کے ہاتھون سے محفوظ رکھین اور گمراہونکو سیدھے راستے پر لگائین چنانچہ انھون نے فلسفہ یونان پڑھا اور اُسمین کامل مہارت پیدا کی پھر اسی علم سے مکالمہ اور مباحثہ کیا اور اسی سے زنادقہ ملحدین اور یونان کے فلاسفرون سے مقابلہ کیا اور اُنکے لشکرونکو شکست دی اُنکی عظمت اور شوکت کو مٹا دیا انکے جاہ وجلال کو برباد کیا

معزز حضرات۔ کون نہین جانتا کہ علوم جدیدہ کا حملہ اسلام پر علوم قدیمہ سے بہت ہی سخت اور اہم ہی اسکے ہتیار بہت تیز ہین اس حالت مین علما پر فرض ہی کہ گذشتہ علما کے قدم بقدم چلین اور یورپ کے ایجاد کردہ علوم سیکھین اور اُنکو اسلام کا پشت پناہ بنائین اور اُسکو موجودہ فلاسفرونکے حملون سے محفوظ رکھین اور ان علوم سے عقل اور نقل کو مطابق کرین جیسا کہ گذشتہ علما نے علوم قدیمہ مین عقل اور نقل سے تطبیق دی تھی اور اب ہمارے سامنے اُنکی بہت سی ایسی کتابین موجود ہین جو ہمین ایک ایسا شاہراہ دکھاتی ہین کہ اگر ہم اُس پر چلین تو انشاءاللہ ضرور راہ راست پر پہونچ جائینگے،

موجودہ علما کا کبھی تو یہ قول ہی کہ علوم جدیدہ بالکل غلط ہین اُنمین کوئی فائدہ نہین لیکن یہ قول بالکل اٹکل پر موقوف ہی اسلیے کہ علوم جدیدہ کی چاشنی انھون نے آجتک چکھی نہین پھر وہ کیونکر یہ حکم لگا سکتے ہین کہ وہ غلط ہین اور انمین کسی قسم کا فائدہ نہین دوسری جگہ اُنکا یہ فتوی

اخری بان اخذ هذه العلوم حرام على المسلمين
فانما تضاد مبادئ الدين وتخالف اصوله
فيا للعجب ويا للاسف فان ذلك يوجب تعلم تلك العلوم
عليهم ليدفعوا ما يضاد الدين ومبادئه اهم معرضون
عن زنادقة يريدون ان يطفئوا نور الله ويعملوا
بنيان دينه بادوات اخترعوها لانهم من اعداء
الدين وادواتهم من مخترعاتهم ام عليهم ان
يتعلموا من اعدائهم صناعة تلك الادوات البردّدوا
بها كيدهم ويستجنوا بجنة تعصمهم من صاعقات قنابل مدافعهم اما اتكالهم في تلك الحروب العصرية النارية
على السيوف التي تعلموا صناعتها من اليونان وركونهم الى الاسنة التي
اخذوا علمها من الصابئة والهنود فمما لا يحمد عاقبته وتخشى مغبته استيخام
ولكن في خلدهم ان الدهر قد تقلب ظهر المجن وتبدلت
الايام ظهرا لبطن والافكار الحديثة قد هزمت الافكار القديمة
ورجال العلم الحديث كسروا رجال العلم القديم الذين كانت
الدنيا تقوم باقوالهم وتقعد وتخفض لهم جناح
الذل امثال ديمقريطوس وفيثاغورث وابيكورس
وثاون وزينون وديوجانس والملطي وانكسارنس وبطليموس
وافلاطون وارسطاطاليس واستولى علوم هم تشهم امثال بيكون واسحاق
نيوتون وديكارت وليبنتز وكونت وشترس وتندل ولابلاس
وسبنسر وداروين ورفعتهم الدنيا على اكف الشهرة والنقة

دینا کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا حرام ہی یہ دین کے مباین ہی اور اسکے اصول
کے مخالف ہی تعجب اور افسوس ہی کہ یہ قول خود ان پر علوم جدیدہ کے
سیکھنے کو واجب کرتا ہی تاکہ ان باتون سے جو انکے دین کے مخالف ہین
اپنے دین کو بچائین کیا وہ اُن زنادقہ سے جو اسکے نور کو چند اپنے ساختہ
ہتیار سے بجھانا چاہتے ہین بے پروائی کرینگے اور صرف اسیوجہ سے
کہ وہ انکے دشمن ہین اور یہ انکی مخترعہ اسلحہ ہین یا انپر یہ واجب ہی
کہ انکو اپنے دشمنون سے سیکھین اور انھین سے انپر انکے مکرون کو
کھولین اور ایک ایسی ڈھال کو اپنا پشت پناہ بنائین جو انکو انکی بندوقکی
گولیون اور انکی توپونکے گولون سے پناہ دے یا وہ آجکل کی آتشی
لڑائیون مین بھی اپنی ان تلوارون پر بھروسہ کرینگے جنکو انھون نے یونان
سے سیکھا تھا اور انھین نیزونکی طرف مائل ہونگے جنکو اُنھون نے صابئین سے
لیا تھا جسکا نتیجہ برا ہوگا،

یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ زمانہ بالکل بدل گیا اور جدید خیالات نے
قدیم خیالات کو شکست دیدی اور جدید علم والون نے قدیم علم والون پر
فوقیت حاصل کرلی جنکے قول اور فعل پر دنیا کا رہند تھی اور انکے سامنے
سرنگون تھی۔ دیمقراطیس۔ فیثاغورث۔ ابیکیورس۔ شاون۔ زینون۔
دیوجانس۔ ملطی۔ انکسارنس۔ بطلیموس۔ افلاطون۔ ارسطاطالیس
انھین علوم قدیمہ کی زندہ مثالین ہین۔ جن پر اب بیکن۔ اسحاق
نیوٹن۔ دیکارٹ۔ لیبنتز۔ لاکونٹ۔ شتروس۔ تندل۔ لاپلاس۔ کمپل کی
اسپنسر۔ ڈارون کا غلبہ ہی اور دنیا مین آج انکی شہرت اور عزت ہی
انھین کے اقوال انھین کی رائین آج مانی جاتی ہین۔ انھین کے اقوال

فنرجع الى اقوالهم ونسنده الى ازاءهم وبها نستطيع الان تبكيت
المحاملين على الدين وبها نتمكن من اجرار السنتهم كما كنا نبكتهم في
عصر العلوم القديمة باقوال الحكماء القدماء الذين مر ذكرهم

ايها السادة ! وانتم على علم بان العلماء هم قادة
امة الاسلام وامراءهم في الدين، وبهم تلم شعثهم وتنظم
شملهم ولا تقوم للقيادة والامارة قائمة الا اذا كان القادة
والامراء اوسع من تبعتهم معرفة واسمى ادراكا واغزر مادة
في علوم الدين والدنيا ليهابهم العامة ويعظمهم الخاصة
وذلك ما كانت به اشتدت شوكة العلماء الاولين
وهابت السيوف الاقلام، وخضعت التيجان للعمائم
وعنت العروش للمنابر، اما الان فالحق يقال ان
المتبوعين احط منزلة من تبعتهم في العلوم الا
علوم الدين واقصر باعا منهم فصغروا في اعينهم
وانحط قدرهم وذهبت حرمتهم وثار المرؤوسون
في وجوه رؤسائهم فحينئذ تبدد
الشمل وحرمت الامة من القيادة فاصبحت
عساكر ليس معها قائد ورعايا
ليس لها امير، وفي ذلك ما لا يخفى على
ذي عينين، ووالله لن يسود العلماء
الامة ولن يملكوا ازمتها او ياخذوا المعارف الحديثة
ويصبحوا علماء الدنيا وحكماء الفلسفة الجديدة كما هم

ذریعہ سے ہم آج مخالفین اسلام پر غلبہ پا سکتے ہین اور انھین سے
ہم انکی زبانین بند کرسکتے ہین جسطرح کہ ہم گذشتہ زمانے مین گذشتہ
حکما کے اقوال سے ان پر غلبہ پاتے تھے جنکا ذکر ہم پہلے کرآئے ہین۔

حضرات ! آپ اس سے واقف ہین کہ علما قوم کے سردار
اور سالار ہین اور انھین کیوجہ سے قومی شیرازہ منتظم ہوا اور یہ سرداری
اسوقت تک مسلم نہین ہوسکتی جب تک کہ سردار اپنے پیرودن سے
زیادہ عالم زیادہ فاضل زیادہ شایستہ نہون تاکہ عوام اُن سے
ڈرین، اور خواص انکی تعظیم کرین اور یہی وجہ ہے جسکی سبب سے گذشتہ
علما کی عزت زیادہ تھی اور تلوارین قلمون کا خوف کرتی تھین تاج
شاہی، عمامون کی عزت کرتے تھے اور تخت ممبرون کے سامنے
سرنگون تھے لیکن درحقیقت اب یہ حالت ہے کہ علما اپنے پیرودن سے
سوائے علم دین کے تمام علوم مین گھٹ گئے ہین اور اُنسے انتہا بے
کم ہین جسکی وجہ سے اُنکی عزت انکے پیرودن کے آنکھون مین
بالکل باقی نہین رہی اور انکی قدر و منزلت گھٹ گئی اور پیرو
اپنے سردارون سے بالکل باغی ہوگئے جس سے اسلامی شیرازہ
بکھر گیا قوم سے سرداری اُٹھ گئی لشکر ونکا کوئی سردار اور رعایا
پر کوئی حکمران نہ رہا اور اس سے جو نتائج پیدا ہوتے ہین وہ کسی
شخص پر پوشیدہ نہین خدا کی قسم علما قوم کے اُسوقت تک
سردار نہین ہوسکتے قوم کی باگ اسوقت تک اُنکے ہاتھ مین
نہین ہوسکتی جبتک کہ وہ علوم جدیدہ نہ حاصل کرین اور
علوم دنیا اور فلسفہ کے بھی اُسی طرح عالم نہوجائین جسطرح کہ وہ

علماء الدين وحكماء الفلسفة القديمة،

ايها السادة! وبعض هٰذه العلوم
الحديثة من اساس الدين وقواعده التي
اسّس عليها بنيانه وبنيت جدرانه،
وهو علم النفس فمن لم يعلمه لم يدرك حقيقة
الاخلاق ومبادئها التي جبل عليها الانسان
ومن لم يدرك حقيقة الاخلاق لم يدرك حقيقة
الدين ومن لم يدركها فليس له في الآخرة من خلاق،

وعلى ذلك ان العلوم القديمة التي هم
عليها عاكفون ما هي الا فوضى وغوغاء واضغاث
احلام لا يعلم تاويلها والعلوم الحديثة
تُعرب عن الحقيقة وتسفر عن وجه الطبيعة
وتكشف عن المعارف الحقة الصحيحة فهي
مثال العلوم القديمة بافكار كاسدة، وآراء
فاسدة، وابحاث لا ترجع بفائدة غير واضحة
السبيل وثابتة الاركان بل هي تهدي البشر
الى نور الفطرة التي فطر الكون عليها وتسوقهم
الى التفكر في ملكوت السموات والارض
والانفس واختلاف الليل والنهار ربنا
ما خلقت هذا باطلا فقنا عذاب الجهل
وبيدك مفاتيح العلم،

علوم دینیہ اور فلسفہ قدیم کے عالم ہین،

حضرات انھین علوم جدیدہ مین سے بعض ایسے علم
جن پر دین کی بنیاد دین کے ستون دین کی دیوارین قائم
جسکا نام علم النفس ہو کہ جسکے بغیر کوئی شخص اخلاق کی حقیقة
سمجھ سکتا اور نہ اُسکو ان چیزونکا علم ہو سکتا ہو جنپر انسان
مجبول ہو اور جو شخص اخلاق کی حقیقت نہین جانتا وہ دین
حقیقت نہین سمجھ سکتا اور جو شخص اسکو نہین سمجھتا اُس
مین کوئی حصہ نہین،

اسکے علاوہ وہ علوم قدیمہ جن پر وہ اعتکاف کیے
ہین وہ صرف غل شور اور پریشان خواب ہین جنکی تعبیر
ہو سکتی۔ علوم جدیدہ حقیقت کو کھول دیتے ہین اور واقع
کر دیتے ہین۔ اور صحیح اور حق علوم وہ ظاہر کر دیتے ہین
مثل علوم قدیمہ کے بیہودہ خیالات غلط رائین اور ایسی
ہین جو بیکار رہون بلکہ وہ انسان کو ایک فطری نور کی
ہدایت کرتے ہین جس پر کہ تمام کائنات کی خلقت ہ
انسان کو آسمان و زمین نفس اور لیل و نہار کے
مین خیال کرنے کی طرف مائل کرتے ہین۔ اے خدا
انکو بیکار نہین پیدا کیا ہمکو جہالت کے عذاب سے
ہاتھ مین علم کے خزانہ کی کنجیان ہین،

فتوى الصلوة في اقصى البلاد الشمالية

ما هو قول العلماء في رجل من المسلمين بلغ الى
البلاد الشمالية والاصقاع الجليدية لاسيما موضع
القطب فقد اكتشف اليه السبيل في هذا الزمن كيف
يؤدي الفرائض الدينية من الصوم والصلوة لان في
بعضها يفوته بعض اوقات الصلوة كالعشاء في
اقصر ليالي السنة في بلاد البلغار وفي بعضها لا يجد
وقت صلوة اصلا ولا شهر رمضان كعرض
تسعين اي القطب فان السنة كلها هناك يوم وليلة
فهل تسقط عنه تلك الفرائض لعدم الوقت ام ماذا عليه من العمل

الجواب

البلاد التي لا توجد فيها بعض اوقات الصلوة
عند الحنفية تسقط عن اهلها تلك الصلوة
لا تجب عليهم راسا فان الوقت عندهم سبب
وجوبها وتسقط عند فقد السبب كما هو مصرح في
الكتب الفقهية كالفتاوى الهندية والكنز
والبحر الرائق وفتح القدير والكبيري شرح
منية المصلي الا في رواية عن البرهان الكبير
الشيخ كمال الدين ابن الهمام واختارها في
تنوير الابصار فقال (وفاقد وقتهما مكلف بهما
فيقدرهما) انتهى ورد عليه في الدر المختار

اقصاے بلاد شمالیہ مین نماز کا فتوے

علماے دین اُس مسلمان کے بارہ مین کیا فرماتے ہین جو شمالی
برفستانی ملکون تک پہونچا خصوصًا موضع قطب پر جبکہ اس زمانہ مین اُسکا
راستہ دریافت ہوگیا ہی کہ وہ مذہبی فرائض مثل نماز و روزہ کیونکر ادا کرے
کیونکہ بعض مقامات پر تو اُسکو کچھ اوقات نماز نہین ملتے جیسے بلغار
مین سب سے چھوٹی رات کو عشا کا وقت اور بعض جگہ نہ کسی نماز
کا وقت ملتا ہی نہ ماہ رمضان جیسے خاص ۹۰ درجہ یعنی قطب کا
مقام کیونکہ یہان پورا سال ایک دن اور ایک رات کا ہوتا ہی تو
کیا یہ فرائض وقت نہونیکے باعث اُس سے ساقط ہو جاینگے
یا اُسکو کچھ اور کرنا ہوگا،

جواب

حنفیون کے نزدیک اُن مقامات مین جہان نماز کے بعض اوقات
نہین پائے جاتے وہان کے باشندون سے یہ نماز ساقط ہو جاتی ہی
اور اُنپر بالکل فرض نہین رہتی کیونکہ حنفیہ کے نزدیک وقت وجوب
صلوۃ کا سبب ہی اور نماز بسبب نپائے جانے وقت کے ساقط ہو جاتی ہی
جیسا کہ کتب فقہ مثل فتاوی عالمگیری اور کنز اور بحر الرائق اور فتح القدیر
اور کبیری شرح منیۃ المصلی مین اسکی تصریح موجود ہی مگر برہان کبیر اور
شیخ کمال الدین ابن الہمام سے ایک روایت اسکے خلاف بھی ہی
ہی اور تنویر الابصار مین اُسکو اختیار کیا ہی اُس مین بیان کیا ہی کہ
(جو شخص وتر و عشا کا وقت نپائے وہ ان دونوں کا مکلف ہی اور
اُنکے لیے وقت کا اندازہ کرے) درمختار مین اسپر رد کیا ہی اور اس

وابى عن كونها مذهبا واثروا عليه المتون
من ان الصلوة لا تجب على اهل
تلك الاصقاع

وتفصيل المقام ان فى زمن الصدر برهان
الائمة من الحنفية ورد عليه فتوى من بعض الاقطار
الشمالية انا لا نجد وقت العشاء فى بلدتنا
هل علينا صلوتها فكتب ليس عليكم صلوة العشاء
وبه افتى ظهير الدين المرغيناني -

وورد هذه الفتوى ايضا من بلاد البلغار
على شمس الائمة الحلوانى وهى مدينة الصقالبة
ضاربة فى الشمال يطلع فيها الفجر قبل غروب
الشفق فى اربعينية الصيف فى اقصر ليالى
السنة فافتى بقضاء العشاء ثم وردت بخوارزم
على الشيخ الكبير سيف السنة البقالى فافتى بعدم
الوجوب فبلغ جوابه الحلوانى فارسل من يسأله
فى عامة بجامع خوارزم ما تقول فى من
اسقط من الصلوات الخمس واحدة هل يكفر فسال
واحس الشيخ فقال ما تقول فيمن قطع يداه مع
المرفقين ورجلاه مع الكعبين كم فرائض
وضوئه فقال ثلث لفوات محل الرابع
قال فكذلك الصلوة الخامسة فبلغ الحلوانى جوا[بہ]

روایت کے مذہب ہونے سے انکار کیا ہے اور وہی بات اختیار کی
ہے جو متون میں لکھی ہے یعنے ان مقامات کے باشندوں پر نماز
فرض نہیں،

تفصیل یہ ہے کہ صدر برہان الائمہ حنفی کے زمانہ میں اُنکے پاس
شمال کی جانب سے ایک فتوی آیا تھا کہ ہم لوگ اپنے شہر میں عشا
کا وقت نہیں پاتے کیا ہم پر نماز عشا فرض ہے اُنھون نے لکھا کہ تم پر
عشا فرض نہیں ہے اور ظہیر الدین مرغینانی نے بھی یہی فتوی دیا،

نیز یہی فتوی شہر بلغار سے شمس الائمہ حلوانی کے پاس آیا تھا
یہ صقالبہ کا شہر ہے جو شمال کی جانب ہے وہاں گرمی کے موسم میں
سب سے چھوٹی رات کو غروب شفق سے پہلے صبح طلوع ہو جاتی ہے
اُنھون نے عشا کے قضا کرنے کا حکم دیا پھر یہی فتوی خوارزم
شیخ کبیر سیف السنۃ بقالی کے پاس آیا انھون نے فتوی دیا کہ
واجب نہیں امام حلوانی کو جب اُنکے جواب کی خبر لگی تو انھون نے ایک
شخص کو بھیجا کہ خوارزم کی جامع مسجد میں عوام کے سامنے اُن سے
دریافت کرے کہ جو شخص پانچ نمازون میں سے ایک نماز ساقط کرے
اُسکے بارہ میں آپ کیا فرماتے ہیں آیا وہ کافر ہوگا۔ اُسنے پوچھا
شیخ نے بھی خوب جواب دیا۔ فرمایا کہ تم اُس شخص کے بارہ میں
کیا کہتے ہو جسکے دونون ہاتھ کہنیون تک یا دونون پیر ٹخنون تک
کٹے ہوئے ہون اُسکے فرائض وضو کتنے ہیں اُس نے کہا تین
جو تھے کا محل ہی نہیں،

آپ نے فرمایا کہ پانچوین نماز کا بھی یہی حکم ہے حلوانی کو جب

استحسنه ووافقه فيه كذا ذكره نجم الزاهدي في شرح القدوري
وهو الذي اختاره الشيخ حافظ الدين النسفي -

معلوم ہوا تو بہت پسند کیا اور اُنکے موافق ہوگئے نجم زاہدی نے شرح قدوری
مین اسطرح ذکر کیا ہی اور اسیکو شیخ حافظ الدین نسفی نے اختیار کیا ہی،

واعترض عليه الشيخ كمال الدين بن الهمام بانه لا يرتاب
تامل في ثبوت الفرق بين عدم محل الفرض وبين عدم
سببه الجعلي الذي جعل علامة على الوجوب الخفي الثابت
في نفس الامر وجواز تعدد المعرفات للشئ فانتفاء الوقت انتفاء المعرف
انتفاء الدليل على الشئ لا يستلزم انتفاءه لجواز
دليل اخر وقد وجد وهو ما تواطأت عليه اخبار
الاسراء من فرض الله تعالى الصلوات خمسا بعد
ما امر اولا بخمسين ثم استقر الامر على الخمس شرعا عاما
لاهل الآفاق لا تفصيل بين قطر وقطر -

شیخ کمال الدین ابن ہمام کا اسپر یہ اعتراض ہی کہ اسمین شک نہین کہ
عدم محل فرض اور عدم سبب جعلی مین جو وجوب خفی ثابت فی نفس الامر کی
علامت بنایا گیا ہی فرق ہی اور ایک شے کے کئی معرف ہو سکتے ہین انتفاء
وقت سے انتفاء معرف لازم آتا ہی اور ایک شے کی دلیل منتفی ہونے سے
خود شے کا انتفاء لازم نہین آتا ہو سکتا ہی کسی دوسری دلیل سے ثابت ہو
جو کہ موجود ہی وہ یہ کہ متعدد اخبار سے ثابت ہی کہ معراج مین خدائے پاک نے
پانچ نمازین فرض کین جبکہ پہلے پچاس کا حکم ہو چکا تھا پھر پانچ پر قطعی
حکم نافذ ہوگیا جو تمام اہل آفاق کے لیے عموماً شروع ہین کسی ملک
کی تفصیل اوس مین نہین ہے -

وما روى انه صلى الله عليه وسلم ذكر
الدجال قلنا ما لبثه في الارض قال اربعون
يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم
كجمعة وسائر ايامه كايامكم
قلنا يا رسول الله فذلك اليوم الذي
كسنة اتكفينا فيه صلوة يوم قال
لا اقدروا له رواه مسلم ،

اور وہ حدیث جو روایت کی گئی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دجال کا ذکر کیا ہمنے عرض کیا کہ زمین مین کتنی مدت ٹھہریگا آپ نے
فرمایا چالیس دن ایک دن ایک سال کے برابر ایک دن ایک مہینہ کے
برابر ایک دن ایک ہفتہ کے برابر باقی روز تمہارے سب دنوں کے برابر
ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ یہ دن جو سال کے برابر ہوگا اسمین ہمارے
لیے ایک دن کی نماز کافی ہو جائیگی فرمایا نہین اُس کا اندازہ کرو مسلم
نے اسے روایت کیا ہی،

فقد اوجب اكثر من ثلث مائة عصر قبل
صيرورة الظل مثلا او مثلين وقس عليه فاستفدنا ان
الواجب في نفس الامر خمس على العموم غير ان توزيعها

آپ نے تین سو سے زیادہ عصر کی نمازین سایہ کے ایک مثل یا دو
مثل ہونے سے پیشتر ہی فرض کر دین اسی پر قیاس کر لو اس لیے ہمنے
معلوم کیا کہ در اصل واجب علی العموم پانچ ہین مگر ان اوقات پر انکی تقسیم وجود

على تلك الاوقات عند وجودها ولا يسقط بعدهما الوجوب، وكذا قال صلى الله عليه وسلم خمس صلوات كتبهن الله على العباد انتهى۔

اوقات پر ہے اور نہونے پر وجوب ساقط نہوگا، اسیطرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہین جنکو خدانے بندون پر فرض کیا ہی انتہی،

واجاب البرهان الحلبي عن هذا الاعتراض في شرح المنية فقال والجواب ان يقال ان ما استقر الامر على ان الصلوات خمس فلذا استقر الامر على ان للوجوب اسبابا وشروطا لا يوجد بدونها۔ وقولك شرعا عاما ان اردت انه عام على كل من وجد في حقه شروط الوجوب واسبابه فمسلم ولا يفيدك لعدم بعض ذلك في حق من ذكر وان اردت انه عام لكل فرد من افراد المكلفين في كل فرد من افراد الايام مطلقا فهو ظاهر البطلان فان الحائض لو طهرت بعد طلوع الشمس لم يكن الواجب عليها في ذلك اليوم الا اربع صلوات وبعد خروج وقت الظهر لم يجب عليها في ذلك اليوم الا ثلث صلوات وهكذا ولم يقل احد انها اذا طهرت في بعض اليوم او في اكثره مثلا يجب عليها تمام صلوات اليوم والليلة لاجل ان الصلوات فرضت خمسا على كل مكلف

برہان حلبی نے اس اعتراض کا جواب شرح منیہ مین اسطور پر دیا کہ جسطرح یہ امر طے ہو چکا ہی کہ نمازین پانچ ہین اسیطرح یہ بھی طے ہو گیا کہ وجوب کے چند اسباب و شروط ہین جنکے بغیر وجوب نہیں پایا جاتا، آپکا یہ قول کہ عموما مشروع ہین اگر اس سے یہ مراد ہی کہ ہر شخص کیلیے عام ہین جسکے حق مین وجوب کے شروط واسباب پائے جائین تو ہم تسلیم کرینگے لیکن آپکو کچھ مفید نہوگا کیونکہ بلغاریون کے حق مین بعض اسباب نہیں پائے جاتے اور اگر یہ مراد ہی کہ مکلفین کے ہر ہر روز مطلقا عام ہین تو اسکا بطلان ظاہر ہی کیونکہ حائضہ اگر طلوع آفتاب کے بعد پاک ہو تو اسپر اس دن چار ہی نمازین واجب ہونگی اور ظہر نکلنے کے بعد تین ہی نمازین واجب ہونگی اور اسیطرح باقی نمازین اور کوئی شخص اس کا قائل نہیں ہوا کہ جب حائضہ دن کے کچھ یا اکثر حصہ مین پاک ہو تو اسپر تمام دن رات کی نمازین اس لیے فرض ہون کہ نمازین ہر مکلف پر پانچ فرض کی گئی ہین،

فان قلت تخلف الوجوب في حقها لفقد شرطه وهو الطهارة من الحيض قلنا كذلك يتخلف الوجوب في حق هولاء لفقد شرطه وسببه وهو الوقت،

اگر یہ کہو کہ حائضہ کے حق مین وجوب اس لیے نہوا کہ اسمین شرط وجوب نہیں پائی گئی یعنی حیض سے پاک ہونا ہم کہینگے اسیطرح انکو بھی وجوب اس لیے نہوا کہ اسکی شرط اور سبب نہ پایا گیا یعنی وقت،

واظهر من ذلك الكافر اذا اسلم بعد فوات وقت او اكثر من اليوم مع ان عدم الشرط وهو الاسلام

اس سے زیادہ ظاہر کافر کا مسئلہ ہی جبکہ وہ ایک وقت یا دن کا اکثر حصہ گذرنے پر مسلمان ہو باوجودیکہ اسکے حق مین شرط یعنی اسلام

فحقه مضافا اليه لتقصيره بخلاف هؤلاء ولم يقل
احد يجب عليه تمام صلوات ذلك اليوم لافتراض الصلوات
خمسا على كل مكلف في كل يوم وليلة

والقياس على ما في حديث الدجال غير صحيح لانه
لا مدخل للقياس في وضع الاسباب ولئن سلم فانما هو
فيما لا يكون على خلاف القياس والحديث ورد على
خلاف القياس فقد نقل الشيخ اكمل الدين في شرح
المشارق عن القاضي عياض انه قال هذا حكم
مخصوص بذلك الزمان شرعه لنا صاحب الشرع
ولو وكلنا فيه لاجتهادنا لكانت الصلوة فيه عند الاوقات
المعروفة واكتفينا بالصلوات الخمس انتهى -

ولئن سلم القياس فلا بد من المساواة ولا
مساواة فان ما نحن فيه لم يوجد زمان يقدر للعشاء
فيه وقت خاص والمفاد من الحديث انه يقدر لكل صلوة
وقت خاص بها ليس هو وقتا لصلوة اخرى بل
لا يدخل وقت ما بعدها قبل مضي وقتها المقدر لها واذا
مضى صار قضاء كما في سائر الايام فكان الزوال و
صيرورة الظل مثلا او مثلين وغروب الشمس وغيبوبة الشفق
وطلوع الفجر موجودة في اجزاء ذلك الزمان تقديرا بحكم
الشرع ولا كذلك ههنا اذ الزمان الموجود اما وقت للمغرب
في حقهم ووقت الفجر بالاجماع فكيف يصح القياس وعلم

نہ پایا جانا اُسی طرف منسوب ہی کیونکہ اُس نے ابتک کوتاہی کی بخلاف
اُن لوگونکے اور کوئی بھی اسکا قائل نہین کہ اُسپر اس دن کی تمام نمازین
اسلیے واجب ہین کہ ہر مکلف پر رات دن مین پانچ نمازین فرض ہین

حدیث دجال پر قیاس کرنا بھی صحیح نہین کیونکہ وضع اسباب
مین قیاس کو کچھ دخل نہین اور اگر مان لیا جائے تو قیاس اُسی شے پر
ہوتا ہی جو خلاف قیاس نہو حالانکہ حدیث خود خلاف قیاس وارد
ہوئی ہی۔ شیخ اکمل الدین نے شرح مشارق مین قاضی عیاض سے
نقل کیا ہی کہ یہ حکم اُسی زمانہ سے خصوصیت رکھتا ہی جو صاحب شرع نے
ہمارے لیے مشروع کیا ہی اگر ہمارے اجتہاد پر چھوڑا جاتا تو اُس زمانہ
مین نمازین انھین معمولہ اوقات پر ہوتی اور ہم پانچ ہی نمازون پر
اکتفا کرتے انتہی،

اور اگر قیاس مان بھی لیا جائے تو مساوات کا ہونا ضروری ہی
حالانکہ مساوات نہین کیونکہ ہمارے زیر بحث مسئلہ مین ایسا زمانہ نہین
پایا جاتا جسمین عشا کا وقت خاص اندازہ کیا جا سکے حدیث کا مفاد
یہ ہی کہ ہر نماز کیلیے وہ وقت خاص مقدر کیا جائے جو دوسری نماز کا وقت نہو
بلکہ اُس نماز کا وقت مقدر گذرنے سے پہلے بعد کی نماز کا وقت داخل
نہو اور جب گذر جائے تو نماز قضا ہو جائے جیسا کہ اور ایام مین ہوتا ہی
گویا کہ زوال اور سایہ کا مثل یا دو مثل ہونا اور غروب آفتاب اور غیبوبت
شفق اور طلوع فجر اس زمانہ کے اجزا مین تقدیرا بحکم شرع موجود ہین اور
یہان ایسا نہین کیونکہ بالاجماع وقت موجود یا اُنکے حق مین مغرب کا
وقت ہی یا فجر کا وقت ہی اب قیاس کیونکر صحیح ہو سکتا ہی ہماری اس تقریر سے

بما ذکرنا عدم الفرق بين من قطعت يداه ورجلاه
من المرفقين والكعبين وبين هذه المسئلة كما ذكره
البقالی ولذا سلمه الامام الحلوانی ورجع اليه مع انه
الخصم فيه انصافا منه وذلك لان الغسل سقط ثم لعدم
شرطه لان المحال الشروط فكذا هنا سقطت الصلوة لعدم
شرطها بل وسببها ايضا وكما لم يقم هناك دليل يجعل
ما وراء المرفق الى الابط وما فوق الكعب عقد ار القدم
خلفا عنه فی وجوب الغسل كذلك لم يرد دليل يجعل جزءا
من وقت المغرب او من وقت الفجر او منهما خلفا عن وقت
العشاء وكما ان الصلوات خمس بالاجماع على المكلفين
كذا فرائض الوضوء على المكلفين لا تنقص عن اربع بالاجماع
لكن لا بد من وجود جميع اسباب الوجوب وشرائطه فی جميع
ذلك فليتامل المنصف والله سبحانه وتعالى الموفق انتهى
كلام البرهان الحلبی وقد نقل صاحب رد المحتار ابن عابدين الشامی
كلام الحلبی ودفع عنه ما اعترض عليه وانتصر له ثم قال ويتايد
القول بالوجوب بانه قال به امام مجتهد وهو الامام الشافعی
كما نقله فی الحلية وبقی الكلام فی معنی التقدير ان سلم الوجوب
فعند الشافعية يكون وقت العشاء فی حقهم بقدر
ما يغيب فيه الشفق فی اقرب البلاد اليهم وعند
الحنفية المراد من التقدير انه يجب قضاء العشاء بان
يقدر ان الوقت اعنی سبب الوجوب قد وجد كما يقدر

یہ بھی معلوم ہوگیا کہ کہنیون یا ٹخنون تک ہاتھ اور پاؤن کٹے ہوے
شخص مین اور اس صورت مین جیسا کہ بقالی نے بیان کیا کچھ فرق نہین ہے
اسی لیے امام حلوانی نے اسکو مان کر اپنے قول سے رجوع کیا باوجودیکہ
وہ خصم تھے اور یہ انکا انصاف تھا یہ اس لیے کہ وہان ہاتھ پاؤنکا دھونا
شرط نہ پائے جانیکے باعث ساقط ہوا کیونکہ محل شرط ہے اسیطرح یہان بھی
نماز شرط وسبب نہ پائے جانیکے باعث ساقط ہوئی اور جسطرح وہان کسی
دلیل سے کہنی اور ٹخنون سے اوپر کی جگہ وجوب غسل مین خلیفہ نہین بن
سکتی اسیطرح یہان کسی دلیل سے مغرب اور فجر کا کوئی وقت عشا کا خلیفہ
نہین بن سکتا اور جسطرح نمازین بالاجماع مکلفین پر پانچ فرض ہین
اسی طرح بالاجماع فرائض وضو مکلفین پر چار سے کم نہین ہو سکتے مگر یہ
ضرور ہے کہ وجوب کے تمام اسباب وشرائط ان سب صورتون مین پائے
جائین منصف کو چاہیے کہ تامل کرے اور خداے پاک توفیق دینے
والا ہے برہان حلبی کا کلام ختم ہوا صاحب رد المحتار ابن عابدین شامی
نے حلبی کا کلام نقل کیا ہے اور اُسپر جو اعتراض کیا گیا ہے اُسے دفع کرکے
اسکی تائید کی ہے پھر بیان کیا ہے کہ وجوب کا قول اس سے کچھ پختہ
ہو جاتا ہے کہ ایک امام مجتہد یعنی امام شافعی اسکے قائل ہین جیسا کہ حلیہ
مین اسے نقل کیا ہے اب اس مین کلام باقی رہا کہ اگر وجوب مان لیا جائے
تو تقدیر کے کیا معنی ہونگے شافعیہ کے نزدیک تو ان لوگون کے حق مین
عشا کا وقت اسقدر ہوگا جتنی دیر انکے قریب شہر مین شفق غائب
رہتی ہو اور حنفیہ کے نزدیک تقدیر کے یہ معنی ہین کہ عشا کی قضا
واجب ہو اور یہ فرض کر لیا جائے کہ وقت یعنی سبب وجوب پایا گیا جیسا

وجوده في ايام الدجال كما صرح به الشامي ناقلا
عن الفيض واختار القضاء في فصل الوجوب وانكر
ما في الدر المختار من انه لا ينوي القضاء لانه ان يقال
لتلك الصلوة انها اداء لزم كونها فرض الوقت
ولم يقل به احد اذ لا يبقى وقت العشاء بعد
طلوع الفجر اجماعا كما في الزيلعي لا سيما في البلاد التي
يطلع فيها الفجر كما غربت الشمس فلم يوجد وقت
قبل الفجر يمكن فيه الاداء فظهر ان من قال
بالوجوب يقول به على سبيل القضاء لا الاداء
ولو كان الاعتبار باقرب البلاد اليهم كما هو عند الشافعية
لزم ان يكون الوقت الذي اعتبرناه لهم وقتا للعشاء
حقيقة بحيث تكون العشاء فيه اداء مع ان
القائلين عندنا بالوجوب صرحوا بانها قضاء وبفقد
وقت الاداء وايضا لو فرض ان فجرهم يطلع ما يغيب
الشفق في اقرب البلاد اليهم لزم اتحاد وقتي
العشاء والصبح في حقهم او ان الصبح لا يدخل
بطلوع الفجر ان قلنا ان الوقت للعشاء فقط
ولزم ان تكون العشاء نهارية لا يدخل الا بعد
طلوع الفجر وقد يؤدي ايضا الى الصبح لا يدخل
وقته بعد طلوع شمسهم وكل ذلك لا يعقل
اما البلاد التي لا يطلع عليها الشمس ستة اشهر

ایام دجال مین اُنکی وجود فرض کیا جائیگا شامی نے فیض سے
نقل کرکے اسکی تصریح کی ہی اور صورت وجوب مین قضا کو اختیار کیا
ہی اور در مختار مین جو لکھا ہی کہ قضا کی نیت نکرے اُس کا انکار
کیا ہی اس لیے کہ اس نماز کو اگر ادا کہا جائے تو لازم آئیگا کہ وہ فرض
وقت ہو اور اس کا کوئی بھی قائل نہین کیونکہ طلوع صبح کے
بعد بالاتفاق عشا کا وقت نہین رہتا جیسا کہ زیلعی مین ہے
خصوصًا اُن بلاد مین جہان غروب ہوتی ہی فجر طلوع ہو جاتی ہی اب
فجر سے پہلے ایسا وقت ہی نہ پایا گیا جسمین ادا ممکن ہو معلوم ہوا
کہ جو شخص وجوب کا قائل ہی وہ بطریق قضا قائل ہی نہ بطور ادا
اور اگر قریب کے شہرونکا اعتبار ہوتا جیسا کہ شافعیہ کے نزدیک ہی
تو لازم آتا کہ وقت جسکا ہمنے اُنکے لیے اعتبار کیا ہی حقیقۃ عشا
کا وقت ہو اسطرح کہ عشا اُس مین ادا واقع ہو حالانکہ جو لوگ ہم مین
وجوب کے قائل ہین اُنھون نے اسکی تصریح کی ہی کہ یہ نماز قضا ہے
اور ادا کا وقت نہین پایا جاتا نیز اگر یہ فرض کیا جائے کہ اُنکی فجر اسیقدر
طلوع ہوتی ہی جسقدر اُنکے قریب شہرون مین شفق غائب رہتی ہی
تو لازم آئیگا کہ اُنکے حق مین عشا اور صبح کا وقت ایک ہو جائے
یا یہ کہ طلوع فجر پر صبح داخل ہی نہو اگر ہم یہ کہین کہ یہ وقت صرف
عشا کا ہی نیز لازم آئیگا کہ عشا نہاری ہو اور اُسکا وقت طلوع فجر کے
بعد داخل ہو اور یہ کہ صبح کا وقت طلوع آفتاب کے بعد داخل ہو
اور یہ سب باتین غیر معقول ہین ،
لیکن وہ مقامات جہان چھ مہینے آفتاب نہین نکلتا اُنکی

فليلهم نصف سنة ونهارهم كذلك فاستقر الامر على ان الصّلوة لا تجب لان سبب الوجوب يقتضي عدم وجوب الصّلوة والصوم هناك لفقد الوقت والشهر والاحتياط يقتضي التقدير قياسا على حديث الدجال لان وجوه المناسبة كثيرة من امتداد مدة الليل والنهار وعدم تعرض وقت لوقت اخر۔ لاسيما في زمننا هذا اذ كثرت فيه عند اكثر من افراد الامة ذرائع تقدير الوقت من الساعات والصناعات الجديدة والآلات الهندسية غير العديدة والله تعالى اعلم۔

رات نصف سال کی ہوتی ہے اور اسیطرح دن وہاں یہ قاعدہ کہ نماز بغیر سبب کے واجب نہیں ہوتی تو اسکو چاہتا ہے کہ نماز و روزہ وہاں واجب نہو کیونکہ وقت ماہ رمضان موجود نہیں اور احتیاط اسکی مقتضی ہے کہ حدیث دجال پر قیاس کرکے اندازہ کیا جائے کیونکہ وجوہ مناسبت بہت پائی جاتی ہیں جیسے رات دن کی مدت کی درازی ایک وقت کا دوسرے وقت کو متعرض نہونا، خصوصاً ہمارے اس زمانہ میں جبکہ اکثر افراد امت کے پاس تقدیر وقت کا سامان موجود ہے جیسے گھڑیاں نئی صناعات ریاضی کے آلات وغیرہ وغیرہ واللہ تعالی اعلم،

السيّد علي الزينبي المعلم في دار العلوم لندوة العلماء

٢ الرجل والمرأة

مرد اور عورت

للكاتبة المرحومة انيسة اللبنانية

از کاتبہ مرحومہ انیسہ لبنانیہ

ومن المعلوم لكل احد ان الرجل والمرأة مصدر الكائنات البشرية والعلة في بقائها فاذا انقرض احدهما انقرض النوع البشري برمته حتى لا يبقى على سطح الغبراء ديار ولا نافخ نار وقد صاغ الخالق الحكيم كلا منهما صيغة مناسبة لما اراده به كما صاغ كل واحد من المشاعر الخمس صيغة لا يتحصل المقصود من تلك الحاسة الا بها،

یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ مرد و عورت سے نوع انسان پیدا ہوتی ہے اور انہیں پر اس نوع کا دارمدار ہے اگر ان دونوں میں سے ایک بھی فنا ہو جائے تو نوع انسان نیست و نابود ہو جائے اور سطح زمین پر نہ کوئی شخص باقی رہے اور نہ کوئی آگ پھونکنے والا مرد و عورت میں سے ہر ایک کو اُسی خالق حکیم نے اُسی صورت میں پیدا کیا جو اُسکا اُس سے مقصود تھا جسطرح کہ حواس خمسہ کو کہ انہیں سے کوئی حاسہ کسی دوسرے حاسہ کا کام نہیں دیسکتا،

وهذا المبدع الذي لا حدود لحكمته ولا تخوم

اس موجد نے جسکی حکمت کی کوئی حد نہیں اور جسکی قدرت کا

لقد رتہ قد جعل البشر طبقات وجعل کل طبقۃ محتاجۃ الی غیرھا فکانت الحاجۃ ھی الرابطۃ بین تلک الطبقات فالملوک علی علو مقامھم فی حاجۃ الی رجال السّیف والقلم اوالی الجند والوزراء والاغنیاء مع بسطۃ ثروتھم ھم فی حاجۃ الی الفقراء وتری الجھال من ایۃ طبقۃ کانوا فی حاجۃ الی العلماء والمرضی فی حاجۃ الی الاطباء ولا رزق لھؤلاء الا العلل والاسقام فکانما کروھم وبساتینھم وحقولھم الحمّی وذات الجنب والنقرس وانتفاخ الکبد ومرض القلب وھلم جرّا الی سائر انواع المرض وللفقراء اعمال ضروریۃ لا یستطیع الاغنیاء ان یقوموا بھا فھل من غنی یکفیک مؤنۃ الزرع والحصاد والدیاس والطحن والخبز ام ھل من متمول یحمل لک الامتعۃ الی منزلک ولکن الغنی یجلب لک القمح ویبیعک ایاہ بربح فلولاہ لکان یتعسّر علیک او یتعذر جلب القمح من البلاد القاصیۃ اعوام القحط فھذا بثروتہ نفعک لینتفع وعلی ھذہ القاعدۃ وزّع الخالق الحکیم اعمال الحیاۃ بین الرجل والمرأۃ وبتعاونھما واتحادھما یحفظ النوع وتستتب احوال البیوت ویستمر الکون معمورًا ،

انحصار ممکن ہیں اپنی نوع انسان میں مختلف درجے قائم کیے اور ہر طبقہ اور درجہ کو دوسرے کا محتاج کیا یعنی ہر طبقہ کو دوسر طبقون سے ربط وضبط کرنے کی احتیاج پڑی بادشاہون کو باوجود اس قدر منزلت کے اہل قلم اہل سیف لشکر اور وزیرون سے استغنا نہین امرار کو باوجود اس امارت کے فقرا سے غنا نہین ، جاہل عالمون سے مستغنی نہین ، مریضونکو بغیر طبیبونکے چارہ نہین جنکا رزق انھین بیماریون اور مرضون پر موقوف ہی اور گویا اُنکے تمام درخت باغ کھیتی یہی بخار ذات الجنب درد پا ورم جگر امراض قلبی اور اسی طرح اور دوسری بیماریان ہین بعض باتین ایسی ہوتی ہین سواے غریبونکے امیر نہین کرسکتے کیا کوئی امیر شخص کاشتکاری کاٹنے مانڈنے پیسنے روٹی پکانے کی سختیان اُٹھاسکتا ہی کیا کوئی متمول شخص تمہارا اسباب تمہارے گھر تک لادکر بیجاسکتا ہی، لیکن مالدار شخص تمہارے لیے گیہون لائیگا اور تمہارے ہاتھ کچھ نفع لیکر فروخت کریگا اگر یہ شخص نہوتا تو تم سخت مشکل مین گرفتار ہوجاتے اور قحط سالی کے زمانے مین تم دور دراز ملکون سے گیہون نہ لاسکتے یہی وہ نفع ہی جو تم اُنکے مال سے اُٹھاتے ہو جس سے وہ خود بھی تم سے فائدہ حاصل کرتے ہین اسی بنا پر خالق حکیم نے زندگی کو مرد وعورت کے مابین تقسیم کردیا جنکی اتحاد ومدد سے بقای نوع رہے امور خانہ داری انجام پامین اور عالم ہمیشہ نوع انسان سے معمور رہے ،

ما اراد الخالق بالمرأة

اذا نظرت المرأة الى الغرض العظيم الشان
الذی کونت تکوینا کافلا القیام بدأت انها
منبت الوری کلهم اجمعین من ضعیف وقوی
ومسکین وغنی وجاهل وعالم وسوقة وملك
وعلمت علم الیقین انه لم یأت العالم رجل الا
خاضعا لسلطانها منقادا لحکمها لائذا برافتها
مستخرجا رزقه من ثدییها لا ملجأ له سواها وانها
هی اول استاذ له واول حاکم علیه فما علی وجه البسیطة
من ملك لم یکن اول عهده بالدنیا تحت ید المرأة
وما من سلطان لم تعرك المرأة اذنه او تضرب
خده بکفها فاذا التفتت اختی المرأة الی ما ذکرت
رأت انها فی مقام عال فی الاجتماع الانسانی بل رأت
انها احد رکنی الکون العظیمین واذا نظرت الی
ذلك حق لی القول ان من العجب العجاب ما یقرأ من
المقالات لبعض النساء اللواتی یطلبن اعمال
الرجال کالقضاء مثلا مع ان الطبیعة
تشهد بغیر لسان ان الصبغة التی
صبغت علیها المرأة لم تعد ها لمثل
ما تطلب نساء البلاد الزاهرة الحضارة
المتأثرة بجمل رایة المعارف والصنائع

خدا نے عورت کو کسلئے پیدا کیا

جب عورت اُس عظیم الشان مقصد پر غور کریگی جسکے لیے
وہ پیدا کی گئی ہی تو اُسکو معلوم ہو گا وہ تمام مخلوق ضعیف قوی
عالم جاہل فقیر امیر پادشاہ رعایا کو پیدا کرنے والی ہی اور وہ یقین
کرلیگی کہ دنیا مین کوئی ایسا شخص نہین جس نے اُسکے حکم کا
اتباع نہ کیا ہو جس نے اُسکے سامنے سرنگون نہ کیا ہو اُسکے سایہ
شفقت مین نہ رہا ہو اُسکا دودھ نہ پیا ہو سوائے اُسکے اُسکو کوئی
جائے پناہ نہین۔ یہی اُسکو سب سے پہلے تعلیم دینے والی ہی اور
یہی سب سے پہلے اسپر حکم کرنے والی ہی، روئے زمین کوئی ایسا
بادشاہ نہین جسکا ابتدائے زمانہ عورت کے زیر سایہ نہ گذرا ہو
اور کوئی بادشاہ ایسا نہین جسکی عورت نے گوشمالی نہ کی ہو
جسکے گالون پر طمانچے نہ لگائے ہون، انھین خیالات کی طرف
جنکو مین ابھی بیان کر چکی ہون جب میری بہن متوجہ ہون تو
خیال کرین گی کہ عورت کو بنی نوع انسان مین ایک عالیشان
مرتبہ حاصل ہی بلکہ وہ عالم کے دونون عظیم الشان رکنون مین ایک
رکن ہی جب مین نے اسپر غور کیا تو مجھکو اُن عورتون پر بہت
تعجب آیا جو اُن حقوق کے طلب کرنے کیلیے مضامین لکھتی ہین
جو صرف مردون سے تعلق رکھتے ہین، مثلا قضا رباوجودیکہ
طبیعت خود اسبات پر شاہد ہی کہ عورت جس قالب پر ڈھالی
گئی ہی وہ اُن امور کی اجازت نہین دیتا جسکو اُس ترقی تمدن
صنعت وحرفت کے ممالک کی عورتین طلب کرتی ہین

دون سائر بلاد الله كلها جمعاء

عظمة العمل الذي اعدت له المرأة

يا له من عمل خلقت له المرأة ينحط عنده كل
عمل الا وهي التي خلقت لوقاية النوع البشري
من الفناء والاضمحلال وهي التي برئت لان
تهدي الى الدنيا الذرية البشرة الكافلة بقاء
العمران ولان تربي الاطفال وتهذبهم ولان تكون
ربة البيت وسائسة العائلة وحسبي من
بيان عظمة هذه الامور ان اوجه نظر المطالع اليها
وحسب الرجل ان يراعي ذلك حتى يقدم للمرأة حقها
من التكريم بل حتى يضعها على منصة التعظيم
ولما كان ذلك هو الغرض الذي اراده الخالق بها
وصورها صورة تسهل الطريق الى ادراكه فهي
يقضي عليها بالنظر الى جبلتها ان تكون ملازمة
بيتها معتنية بشؤونه قائمة بتدبيره كافية
الرجل مؤونة الاهتمام بما يلزم البيت من اعداد المآكل
والملابس وتربية الاطفال ليكون هو متفرغا للاشغال الخارجية
التي يستخرج منها نفقة عياله وعلى وجه الاستطراد اقول ومن
عجب امر المرأة اقبالها على طفلها بلذة فوق لذة اقبالها على
عقود الجمان وقلائد الياقوت والخروج الى المنازه في
المركبات الفاخرة فلو لم يكن للمرأة من صنيع في الكون الا هذا لوجب

جس سے دنیا کے تمام ممالک محروم ہین -

اُس فرض کی عظمت جسکے لیے عورت بنائی گئی ہے

جس کام کے لیے عورت پیدا کی گئی ہی وہ نہایت ہی اہم اور
مہتم بالشان ہی، عورت اس لیے پیدا کی گئی کہ نوع انسانی فنا
نہو سکے وہ اسلیے پیدا کی گئی کہ بقاے عالم تک وہ یہ سلسلہ جاری
رکھے وہ اسلیے پیدا کی گئی کہ لڑکون کو تربیت دے اُنکو تہذیب
سکھائے گھر کی مالک بنے خاندان کی خبر گیری کرے، ناظرین
کے خیالات کے متوجہ کرنیکے لیے میرے نزدیک متذکرہ بالا
مہتم بالشان باتین کافی ہین جو شخص انکی رعایت کریگا وہ عورت
کی پوری تکریم کریگا بلکہ اسکو تعظیم کے مرتبہ تک پہونچا دیگا چونکہ
یہی غرض تھی جو باری تعالی کو اُس سے مقصود تھی اسلیے اس ساخت
اور خلقت مین اسکو پیدا کیا جس سے اُسکی خلقت کا مقصود بآسانی سمجھ مین
آسکے بنظر اسکی فطرت کے اُسپر واجب ہی کہ وہ خانہ نشین ہو، ضروریات
خانہ کی انجام دہ ہو جس سے مرد کھانے پینے کی
چیزون سے تربیت اولاد سے جملہ امور خانہ داری سے بے پرواہ
رہے تاکہ وہ اُن کامون مین جن سے اہل و عیال کے لیے معاش
حاصل کرتا ہی پوری کوشش صرف کر سکے، علاوہ برین تعجب ہی کہ
عورتین اپنے بچون کی طرف اس شوق و لطف کے ساتھ ملتفت ہین جو
موتیون کے ہار یاقوت کے مالے کی آرایش اور عمدہ گاڑیون پر سیر و تفریح
سے زیادہ پر شوق و پر لطف ہی اگر عورتون کا بجز شوق تربیت اطفال
اور کوئی کارنامہ نہوتا تو بھی وہ اس بات کی مستحق تھین کہ اگر خدای پاک نے

ان تكرّم لولا نهى الله عن السجود لغيره بالسجود
فاىّ رجل لم يكن وديعة رحمتها وامانة
رافتها ام اى رجل ليس هو ابن امرأة فهى
ام العلماء والاطباء والفلاسفة وهى
ام العظماء والوزراء وهى ام الملوك وهى
ام رؤساء الدين ووعاظ المنابر وهى ام الرسل
والانبياء كما انها ام اهل الزراعة والصناعة والتجارة
فلا ادرى كيف تطلب بعد هذا مساواة الرجل
ومشاركته فى مالم تخلق له من الامور والاعمال

ما يجدر بالمرأة ان تبارى الرجل فيه

ان الذى يجدر بالمرأة ان تبارى الرجل فيه انما هو
الاعمال التى يصلح لها كيانه وكيانها من نحو الكتابة والشعر
والتصوير والنقاشة مما لا يدفع العامل الى التعرض للاعمال
الشاقة وفى الحق ان من بنات جنسى من بارين
الرجل فى الكتابة والشعر كالخنساء وابنتها عمرة
وجليلة بنت مرة زوجة كليب واخت جساس قاتله
وعمرة بنت دريد وعمرة الخثعمية والفارعة بنت شداد
والفارعة بنت طريف وفاطمة الخزاعية ولبانة
ومحبوبة ومفضلة الفزارية ومية بنت ضرار ومية
بنت عتيبة واسماء بنت ابى بكر الصديق الى كثيرات غيرهن
ممن حفظت اسماؤهن بما بقى لهن من الشعر

اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو اسکو سجدہ
کیا جاتا کیا کوئی شخص ایسا ہے جو اسکے سایۂ رحمت سے فیضیاب
نہوا ہو جو اسکی مہربانیوں کا ممنون نہوا ہو کیا کوئی مرد ایسا ہے
جو عورت کا لڑکا نہو عورت تمام علماء تمام اطبا تمام فلاسفہ
کی ماں ہے جسطرح کہ وہ کاشتکاروں تاجروں پیشہ وروں کی
ماں ہے اسیطرح وہ تمام بادشاہوں وزیروں امیروں امرا
رسولوں نبیوں واعظوں اور اکابر دین کی ماں ہے میں
نہیں سمجھتی کہ اسکے بعد بھی مردکو ان امور واعمال میں جنمیں اُسکا
کچھ حصہ نہیں عورت کی ہمسری کا کیونکر دعوی ہوسکتا ہے

عورت کو مرد سے کن چیزوں میں مقابلہ کرنا چاہیے

عورت مرد سے جن چیزوں میں مقابلہ کرسکتی ہے وہ صرف وہ
کام ہیں جنمیں کوئی سخت محنت کرنا نہیں پڑتی اسی بنا پر جن
میں عورت و مرد دونوں دوش بدوش چلسکتے ہیں وہ صرف انشاپردازی
شاعری تصویر کشی نقاشی وغیرہ ہوسکتے ہیں۔ اور درحقیقت ناز
جنس انشاپردازی وشاعری میں مردوں کا مقابلہ کیا ہے
جیسے خنسا۔ اسکی بیٹی عمرہ جلیلہ بنت مرہ (جو کلیب کی بیوی
ہمشیر جساس (جو کلیب کا قاتل ہے) عمرہ بنت درید عمرہ خثعمیہ
فارعہ بنت شداد فارعہ بنت طریف فاطمہ خزاعیہ لبانہ محبوبہ
فزاریہ میہ بنت ضرار میہ بنت عتیبہ حضرت ابوبکر صدیق رض کی
بیٹی اسماء اسکے علاوہ اور بہت سی عورتیں ہیں جو اپنی شاعری
کی زندگی سے زندہ ہیں

وليس في الادباء من يجهل مقام الخنساء ومقام جليلة والفارعة بنت طريف وليلى الاخيلية ولذا ان رمت الاطلاع على ما لهؤلاء الشواعر وغيرهن من الشعر فعليك بديوان الخنساء الذى نشرته المطبعة اليسوعية وضمت اليه قصائد في الرثاء لستين شاعرة من شواعر العرب وتتبع كتب التراجم نرى عدة شواعر مثل علية بنت المهدى العباسية اخت امير المؤمنين هارون الرشيد التى توفيت سنة ٢١٠ للهجرة فهذه لها ديوان شعر ومثل عائشة الباعونية صاحبة البيتين المشهورين وهما:

بنى سلطاننا برقوق جسرًا
بعدل والعبادله مطيعه
مجازيا لحقيقة للبرايا
وامر بالسلوك على الشريعه

والباعونية هذه من اصحاب البديعيات وكما بارت الرجل المرأة الشرقية في الكتابة والشعر فقد بارته المرأة الغربية ايضا كالسيدة سيفينة وابنتها وحفيدتها وللسيدة سيفينة عشرة مجلدات من الرسائل التى كتبتها الى ابنتها وهى عند الافرنج مثل مضروب فى السهولة والانسجام وقد ذكر المقتطف ترجمتها ورسم صورتها

کوئی ادیب ایسا نہوگا جو خنسا ر جلیلہ فارعہ بنت طریف لیلی اخیلیہ کے مرتبہ سے ناواقف ہو، اگر تم ان عورتون کے اشعار پڑھنا چاہتے ہو اور اُنکی خوبی سے واقف ہونا چاہتے ہو تو تمکو دیوان خنسا ر مطبوعہ مطبع یسوعیہ جسمین عرب کے ۶۰ شاعرتون کے مراثی مین قصیدے ہین منگانا چاہیے اگر تم سوانح عمریونکا مطالعہ کروگے تو مشکل سے چند شاعرہ عباسیہ کے مثل پاؤگے جو خلیفہ مہدی کی لڑکی اور ہارون رشید کی بہن تھی جس نے ۲۱۰ہجری مین وفات پائی، اسکا ایک دیوان بھی ہے، اسی طرح عائشہ باعونیہ جس کے یہ دو مشہور شعر یہ ہین،

ہمارے بادشاہ برقوق نے عدل سے پل بنایا ہے
ہو جس کی رعیت اطاعت کرتی ہے
سچی بات کا مخلوق کو بدلہ دیتا ہے
اور شریعت پر عمل کرنے کا حکم کرتا ہے

باعونیہ اُن شاعرون مین شمار کیجاتی ہے جو اپنے شعرون مین صنائع بدائع صرف کرتے ہین مشرقی عورتون نے جس طرح کتابت و شعر مین مردون کا مقابلہ کیا اسیطرح مغربی عورتون نے بھی اس میدان مین اُنکا مقابلہ کیا ہے لیڈی سیفینہ اور اُس کی بیٹی اور اُسکی پوتی، سیفینہ نے دس جلد مین لکھکر اپنی لڑکی کے پاس بھیجی جو اپنی آسانی عبارت اور روانگی کیوجہ سے اہل یورپ مین ضرب المثل ہین سیفینہ کی سوانعمری اور تصویر المقتطف مین شایع ہو چکی ہے

ومن كاتبات الافرنج السيدة مانتنون التي طبعت
رسائلها من بعد موتها والسيدة ستايل وهي اشهر النساء
والمؤلفات في القرن الثامن عشر الى كثيرات غيرهن -
وقصارى القول ان استمرار النوع البشري في دار الدنيا
قائم باثنين الرجل والمرأة فهما الركنان اللذان
لا تعمر الارض بدونهما وان كلا منهما ميسر بالصورة التي
صورها الضروري من اعمال الحياة لم يتيسر لها الآخر
وان من الاعمال ما هو موافق للاثنين وعلى هذا
مشى الناس من صدور الدهر ولم يزالوا عليه
الى اليوم ولن يزالوا ما بقوا - فلا يظنن بعض خواتي
من اديبات العصر ان المرأة لا تستوفي حقها من
الكرامة الا بمساواة الرجل ومشاركته في كل ما اهلته
الطبيعة للانفراد به كالجندية وصناعة البناء وصناعة
الحدادة وسوق العجلات فان العناية بتدبير البيت
وترتيب احوال العائلة اس للراحة والاطمئنان و
سبب لتفرغ الرجل لما يتعاطاه من صناعة او تجارة او خدمة
وهو مما انفردت بالمرأة وهذا على اهميته لا يعد شيئا بالقياس
الى ما تهدي الى الدنيا من النسل وتعنى بتربيته وتحمل المشاق
في سبيل تنشئته،

فاكتفي ايتها المرأة الحكيمة بالاستقلال بحمل هذا العبء
العظيم الذي من اجله يجب على الرجال ان يقدم لك اقصى

اسکی لڑکی اور بہنین بھی ایسی ہی انشاپرداز تھین، فرنگیوں
مین لیڈی (مانتنون) ہے جسکے رسالے اسکی وفات کے بعد طبع
ہوے ہین لیڈی (سٹایل) ہے جو ایک نہایت مشہور عورت ہے
انکے علاوہ اور بہت سی مصنف عورتین اٹھارویں صدی
مین گذری ہین حاصل کلام یہ کہ عورت و مرد دونون کے ساتھ
نوع انسان دنیا مین قائم ہے بغیر ان دونون کے دنیا وی عمارت
بننا ناممکن ہے ہر شخص کے ساتھ جسقدر حیات انسانی کی ضروری
باتین متعلق کی گئین ہین انکو انجام دیتا ہے جو دوسرا شخص نہین
کر سکتا بعض کام ایسے ہوتے ہین جو مرد و عورت دونون کر سکتے
ہین بیلک ایسا قاعدہ ہے جسپر ابتدا ے زمانہ سے لیکر آجتک
لوگونکا عمل ہے اور قیامت تک رہیگا ہماری موجودہ زمانہ کی تعلیم یافتہ بہنون
کو یہ خیال نکرنا چاہیے کہ عورت کی تکریم اسوقت تک نہین کیجاسکتی
جبتک کہ وہ مرد کی ہر بات مین مقابل نہو جائے حتی کہ فوجی معماری آہنگری
گرچبانی مین بھی حصہ لے جو عورت کے فطرتا خلاف ہین اسلیے کہ امور خانہ
داری خاندان کی نگہبانی ایسی چیزین ہین جو فقط عورتونکے ساتھ مخصوص ہین
جسکی وجہ سے مرد مطمئن ہوجاتے ہین اور تجارت اور دوسرے پیشونمین
ہمتن مشغول ہونیکا موقع ملتا ہے لیکن باوجود اسکے کہ یہ ایک اہم چیز ہے مگر
اسکا ہم اسبابسے مقابلہ کرین کہ عورت سے نسل انسانی قائم ہے عورت ہی
اسکو تربیت دیتی ہے اسکے نشو و نما کے زمانہ کے مصائب برداشت کرتی

اے دانا عورت تو صرف اس بار عظیم کے اٹھانے پر قناعت کر
جسکی وجہ سے ہر مرد پر واجب ہے کہ وہ عورت کی انتہا سے زیادہ

مايتصور من التكريم واما هذه الآراء الجديدة فلا ارلها الا من باب مخالفة الطبيعة ولا يحسن في الكون ما خالف الطبيعة وشج وعلى سبيل الاستطراد اقول من شوائب هذا العصر ان جمهور اهله يتهالكون على الجديد لو باطلا و ينفرون من القديم ولو حقا وهو انحطاط عقلي يزري باهل عصر يسمون عصر العلم فسبيل كل من اهل العصر ان يعرض على عقله ما يراه من الاقوال الجديدة المخالفة لعادات وقواعد ونواميس قديمة و يوازن بين الجديدة والعتيقة حالا ومآلا ونتيجة وسببا ومسببا وعليه قبل ان يفضل الجديد ان يكرر هذه الموازنة مرات فاذا رأى ان الصواب اتباع الجديد اتبعه والا بقي متمسكا بالقديم وهو على علم من الصواب الباقاء عليه وان من الضلال اتباع الجديد الذي ولده الغرور - هذا وفي ظني ان المرأة اذا كتبت في التربية والتهذيب تيسر لها نظرا الى مزاولتها لذلك ان تذكر طرفا يصل بالمربي الى ما ينوي من تقديم الطباع بصورة لطيفة و يخطر لها في هذا الباب ما قل لا يخطر للرجل لعدم مزاولته لتربية الصغار وتثقيفهم ولعل بعض اديبات العصر ان تندفع لتاديته

تعظیم و تکریم کرے، لیکن ان نئی باتون اور نئی راؤن کو فطرت نہین تسلیم کرتی اور جو چیز فطرت کے خلاف ہو وہ دنیا مین سرسبز نہین ہو سکتی لیکن اگر ان بھی لیا جائے تو مین کہونگی، کہ موجودہ زمانہ کے معائب مین سے ایک یہ ہی کہ تمام لوگ نئی باتون پر گو یہ غلط ہون ٹوٹ پڑتے ہین اور پرانی باتون سے گو یہ حق ہون نفرت ظاہر کرتے ہین یہ ایک عقلی کمزوری ہی جو اس زمانہ سے لوگونکے لیے باعث ندامت ہوگا جو اس زمانہ کو زمانہ علم بتاتے ہین لہذا ہمارے ہم عصرون سے ہر شخص کو چاہیے کہ اقوال جدیدہ و قدیم عادات و قوانین کے مخالف نظر آئین اُنکو اپنی عقل کے سامنے پیش کرلے اور جدید و قدیم مین ہر طرح حال و مآل نتیجہ سبب مسبب کے اعتبار سے موازنہ کرے اور قبل اس بات کے کہ اقوال جدیدہ کو ترجیح دے اس موازنہ پر چند مرتبہ غور کرلے اگر اسکے بعد بھی جدید قولون کو ترجیح رہے تو ان کو اپنا طرز عمل بنالے ورنہ قدیم قول پر بدستور قائم رہے اُس وقت اُسکو معلوم ہوگا کہ اقوال قدیمہ صحیح ہین اور نئی باتونکا اتباع کرنا گمراہی مین پڑنا ہی جنکو صرف غرور اور نخوت نے پیدا کیا ہی میرا خیال ہی کہ اگر کوئی عورت تربیت اور تہذیب کے بارے مین کچھ لکھیگی تو اُسکو ہمیشہ یہ کام کرنے کی وجہ سے یہ نہایت آسان ہوگا کہ وہ نہایت ہی اچھے پیرایہ مین ترقی طبائع کے وسائل بتاسکے اور وہ ایسی باتین لکھ سکے گی جو مردون کو عدم تجربہ کی وجہ سے نامعلوم ہونگی غالبا موجودہ زمانہ کی تعلیم یافتہ عورتون مین سے کوئی اُس خدمت کو قریب انجام دینگی

هذه الخدمة على احسن ما ينتظر فى مثل هذا الزمان،
ويعلم الله ان فى نفسى شوقا الى انشاء رسالة فى هذا
الموضوع وان كنت معترفة بقصر اليد لكن وقتى
اقل من ان يتسع الاشتغال بمثل هذا الموضوع
المحتاج الى اعمال الفكر للاتيان بما هو افضل نتيجة
من كلام من تقدموا فادعه لمن يسمح لها الوقت
ان توفيه حقه والسلام انتهى -

باب التقريظ والانتقاد

نفحات الوردتين

لا يخفى على الادباء ما للبنانيين من الايادى البيضاء
فى احياء الآداب العربية فى النهضة العلمية الاخيرة،
دع ذكر رجالهم فكفى لهم فخرا ان لنسائهم من اليد
الطولى والحظ الاوفى فى احراز الفصاحة والبراعة وقوة
العارضة وسعة الاطلاع، ما لا ياتى اكثر اهل العربية بمثلها
الاستاذ الشيخ سعيد الشرتونى من اشهر ادباء
لبنان صنّف مصنفات ذات بالٍ والكتاب المعنون
للرثية الكاتبتين الاديبتين المرحومتين انيسة
وعفيفة، فارقتا الدنيا محتضرتين،
ولدت انيسة فى بيروت سنة ١٨٦٣ وولدت عفيفة
فى تلك المدينة سنة ١٨٦٦ وكانتا فى اوائل امرهما الى مدرسة
الراهبات الناصريات ثم ارسلهما والدهما الى مدرسة عين طورة

جس کا آج انتظار کیا جاتا ہی خدا شاہد ہی کہ میری دلی خواہش
یہ ہی کہ مین اس سبجکٹ پر ایک رسالہ لکھون (گو کہ مین لیاقت
قلت علم کی معترف ہون) لیکن میرے پاس وقت کم ہی اور یہ
مضمون اس قدر وقت مانگتا ہی کہ مین اچھی طرح غور و فکر
کرون تاکہ جو کچھ گذشتہ زمانہ مین لکھا جا چکا ہی اسکا بہتر نتیجہ
ہو لہذا مین اس کو اس شخص کے لیے چھوڑتی ہون
جو اسکو پورا وقت دے سکے،

ریویو

نفحات الوردتین

ہر ادیب کو معلوم ہی کہ اہل لبنان کو آخری علمی ترقی مین
عربی لٹریچر کے زندہ کرنے مین ایک خاص شہرت حاصل ہی اگر
مردونکے حالات سے چشم پوشی بھی کیجائے تو اُنکے فخر کرنیکے
لیے یہ کافی ہی کہ اُنکی عورتون کو فصاحت، انشاپردازی و سخنوری
کافی مہارت ہی جسکا مثل بڑے بڑے ادیب نہین لاسکتے،
پروفیسر شیخ سعید شرتونی جو لبنان کے مشہور ادیب ہین انھون
نے بہت سی بہترین کتابین تصنیف کی ہین مذکورہ بالا کتاب
بھی انھین کی مرحوم لڑکیون انیسہ و عفیفہ کی تصنیف ہی جو اہل
زبان اور اہل قلم تھین اور عالم شباب مین اس دنیا سے رخصت ہوگئین
انیسہ ۱۸۶۳ء مین بیروت مین پیدا ہوئی عفیفہ بھی اسی شہر مین
۱۸۶۶ء مین پیدا ہوئی ابتدائی زمانہ مین یہ دونون رسالہ
ناصرات مین تعلیم پاتی تھین اسکے بعد انکے والد نے مدرسہ عین طورہ

فاقامتا ثمہ سنتین ثم دخلتا مدرسۃ التقدم

فبقیت انیسۃ ھناک سنتین وعفیفۃ ثلاث سنوات

فتعلمتا فی المدرستین اصول العربیۃ والنحو الفرنساوی

مع التاریخ والجغرافیۃ والحساب ومبادی

الطبیعیات وفنون الاعمال الیدویۃ ولما انقطعتا

عن المدرسۃ ولحظ والدھما ان فیھما میلا الی الکتابۃ

خرّجھما فی الانشاء والاصول العربیۃ وروّاھما کثیرًا

من جیّد الشعر والامثال وان محفوظ عفیفۃ من جیّد

الشعر لم یکن یقلّ عن خمسۃ الاف بیت فصارت لھما

عبارۃ شائقۃ مھذبۃ واقبلتا علی الکتابۃ فانشأتا

من المقالات ما انتشر اکثرہ فی المقتطف وشیٔ منہ

فی المقتبس والروضۃ ولبنان وقد استحلاہ القراء

علی اختلاف الاذواق لکونہ جامعًا بین رشاقۃ

العبارۃ ودقۃ المعنی'

والکتاب مجموع مقالاتھما البدیعۃ وافکارھما اللطیفۃ

وقد اعجبنا ما کتبتہ انیسۃ فی الرجل والمرأۃ و

واجباتھما وکفالھا ھذا الخطاب شاھدًا لغزارۃ

فضلھا وطول باعھا فی صناعۃ الکتابۃ وقد اثرنا

نشرہ فی المجلۃ' للقراء

مجلس

جریدۃ فارسیۃ یومیۃ تصدر فی طھران

یہان انھون نے دو برس قیام کیا پھر مدرسہ تقدم مین داخل

ہوئین جسمین انیسہ دو برس اور عفیفہ تین سال رہی ان دونون

مدرسون مین انھون نے عربی زبان کے اصول فرنچ نحو تاریخ

جغرافیہ حساب طبیعات کی ابتدائی کتابین اور دستکاری سیکھی

جب انھون نے مدرسہ چھوڑا اور انکے والد نے انکا رجحان تصنیف

کی طرف زیادہ پایا تو انکو انشاپردازی اور اصول عربیہ مین

ماہر کیا اور اُنکو امثال اور شعرون سے سیراب کیا، عفیفہ کو جو

اشعار اسوقت محفوظ تھے انکی تعداد پانچ ہزار سے کم نہین جس

سے اُنکی عبارت مین دلچسپی اور شائستگی پیدا ہوئی اور وہ مضمون

نگاری کی طرف متوجہ ہوئین چنانچہ انھون نے بہت سے مضمون

لکھے جنمین سے اکثر المقتطف مین اور کچھ المقتبس روضہ،

اور لبنان مین شائع ہو چکے ہین جنکو ناظرین نے باوجود اختلاف

مذاق کے پسند کیا جس کی وجہ صرف یہ تھی کہ عبارت سہل

اور پرمغز تھی،

یہ کتاب انھین کے مضامین اور بہتر خیالات کا مجموعہ ہے

انیسہ نے جو کچھ مرد عورت اور اُنکے حقوق کے متعلق لکھا ہی اُسکو

ہم نہایت تعجب کی نظر سے دیکھتے ہین صرف یہ مضمون انیسہ کی

فضیلت اور انشاپردازی کی دلیل کے لیے کافی ہی جسکو ہم اپنے پرچہ

مین ناظرین کی خاطر سے شائع کرتے ہین،

مجلس

یہ ایک فارسی روزانہ اخبار ہی جو طہران سے نکلتا ہے

محتوية على المقالات الاجتماعية والسياسية والتجارية وعلى
المذاكرات الرسمية التي تدور في مجلس الشورى الملي في طهران واخبارها
لمنشيها الفاضل البارع الحر الشيخ يحيى الكاشاني ولصاحبها الوطني
الشريف محمد صادق الطباطبائي وثمن اشتراكها عن السنة
۷۵ قراناً في داخل القطر و ۱۲ فرنكاً في الخارج،
وتصفحنا الجريدة فوجدناها مستقيمة الخطة صادقة اللهجة
كثيرة الحب بالوطنية، بارك الله في حريتها ووطنيتها،

اسمین اجتماعی سیاسی تجارتی مضامین شائع ہوتے رہتے
ہین طہران کی پارلیمنٹ مین جو مسائل پیش ہوتے ہین وہ بھی
اسمین شائع ہوتی ہین شیخ یحیی کاشانی جو فاضل اور آزاد
ہین اڈیٹر ہین اور شریف محمد صادق طباطبائی اسکے مالک ہین
سالانہ قیمت ایران مین ۷۵ قران اور ایران سے باہر ۱۲ فرنک ہے
ہم نے اس اخبار کو غور سے پڑھا یہ اخبار نہایت سچا اور حب
وطن سے بھرا ہوا ہی خدا اسکی آزادی اور وطنیت مین برکت دے

ادیب

مجلة ادبية مزينة بالرسوم تصدر باللغة الاردوية
في الہ آباد قصبة الولايات المتحدة الهندية لمنشيها نوبت رای
اللكناوي وتطبع على الحجر بطبع جميل متقن وعلى ورق
صقيل عال تحتوي على فصول رائقة ومقالات
شائقة ومكاتبوها من مشاهير كتاب الهند من
المسلمين والوثنيين، بدل اشتراكها عن السنة
۴ روبيات مع اجرة البريد،
وقد آلى صاحبها على نفسه ان لا ينشر فيها
المقالات الدينية وها نجد في العدد الاول منها
مقالتين دينيتين احدهما لوثني والاخرى لمسلم
اما رسم آدم وحواء في العدد الاول مما يوذي المسلمين
ايذاءً دينيًا، فلتتق المجلة من رسوم انبياء
الاسلام ورجال دينه،

ادیب

یہ ایک ادبی رسالہ ہی جو تصاویر سے مزین ہوتا ہی اور ممالک
متحدہ کے دار الحکومت الہ آباد سے اردو زبان مین شائع ہوتا ہی
اسکے اڈیٹر منشی نوبت رائے صاحب نظر لکھنوی ہین اسکی
چھپائی بہت عمدہ ہی اور کاغذ نہایت نفیس ہی اسمین دلچسپ
مضامین شائع ہوتے ہین اسکے نامہ نگار ہندوستان کے
بڑے بڑے لکھنے والے مسلمان اور ہندو ہین اسکی سالانہ قیمت
مع محصول ڈاک چار روپیہ ہین،
اڈیٹر نے وعدہ کیا ہی کہ اسمین مذہبی مضامین نہونگے
لیکن ہم اسکے پہلے ہی نمبر مین دو مضمون اسی قسم کے پاتے ہین
جنمین پہلا مضمون ایک ہندو مضمون نگار کا ہی اور دوسرا ایک
مسلمان کا ہی نمبر اول مین حضرت آدم و حوا، کی تصویر مسلمانوں کو
مذہبی رنج پہونچاتی ہی آیندہ سے رسالہ کو چاہیے کہ اسلام کے
انبیا اور مذہبی اشخاص کی تصویرین نہ شائع کرے،

القرن الرابع عشر

مجلة اجتماعية سياسية يصدرها حضرة الفاضل
قاضي سراج الدين القانوني باللغة الاردوية من مدينة
راولبندي حد ثغور الهند يقع الجزء منها نحو مائة
صفحة وقيمة اشتراكها اربع روبيات وست آنات،
المقالات اكثرها مما يحتاج اليه المسلمون؛

حقي باشا الصدر الاعظم الجديد:

منذ انقلبت الحكومة وقام الاحرار بتركيا اصبحت
صدارة العظمى لا يستقر قرارها ولا يهدء بالها فهي كل
يوم في تقلب وتجدد وفي ذلك ما يمنع الحكومة عن تنظيم
عمليها وتصليحها واثرها فان الرجل لا يحسن عملا
يطمئن قلبه عن عيون المراقبة وعثر الفتك ونهش الاقلام وطعن
الالسنة فوق ذلك عن استقرار مركزه وذلك في الحكومة الجديدة غير متيسر
لم يمض على الحكومة العثمانية الجديدة سنتان كاملتان
ورأينا سعيد باشا وكامل باشا وحلمي باشا وحقي باشا
جالسين على دست الصدارة كلا منهم بعد الآخر قال
حسن حلمي باشا استقال عن الصدارة لاسباب صحية وانما
لان جمعية الاتحاد والترقي التي لها الامر والنهي في الحكومة
لم تثق به (؟) مركزه وقد عرضت الجمعية الصدارة على شوكت باشا
عضو مجلس الدستور مرتين ولكنه ابى قبولها فعدلت
الحكومة الى حقي باشا،،

چودھوین صدی

یہ ایک سوشل اور پولیٹکل رسالہ ہی جسکو قاضی سراج الدین صاحب
بیرسٹر اردو زبان مین راولپنڈی سے جو ہندوستان کی ایک سرحد
ہی شائع کرتے ہین اسکا حجم قریب ۱۰۰ صفحہ کے ہوتا ہی اسکی قیمت
چار روپیہ چھ آنہ ہی اکثر مضامین اس قسم کے ہوتے ہین جنکی
مسلمانون کو ضرورت ہی،

حقی پاشا جدید صدر اعظم

جب سے عثمانی سلطنت کا نیا دور شروع ہوا ہی اور ترک آزاد پارٹی کھڑی ہوئی ہی
عہدہ وزارت پر ہر روز ایک نیا شخص مامور ہوتا ہی جو سلطنت کے
اندرونی انتظامات کے لیے سخت مضر ہی کوئی شخص اُسوقت تک
اچھا انتظام نہین کرسکتا تا وقتیکہ اُسکا دل جاسوسیت اور سرعت
انتقام اور طعن وتشنیع سے مطمئن نہو مزید بران جبکہ خود عہدہ کے
استقلال سے مطمئن نہو اور یہ نئی حکومت مین بالکل نہین ہی،
جدید ترکی حکومت کو ابھی پورے دو برس بھی نہین گذرے
اور عہدہ وزارت پر یکے بعد دیگرے حسب ذیل اشخاص مامور ہو چکے سعید پاشا
کامل پاشا حلمی پاشا حقی پاشا ٹائمز کا بیان ہی کہ حلمی پاشا نے اپنے
عدم صحت کے اسباب سے وزارت سے استعفا دیا در حقیقت یہ ہی
کہ مجلس اتحاد وترقی جسکے ہاتھ مین حکومت کی باگ ہی اُسکا اعتماد انپر
نہ تھا، اُس نے وزارت کو شوکت پاشا پر جو پارلیمنٹ کے ممبر
ہین دو مرتبہ پیش کیا لیکن انکے انکار کرنے کی وجہ سے سلطنت نے
مجبوراً حقی پاشا کو اس عہدہ پر ممتاز کیا،

وحقی باشا کان فی رومیة عاصمة ایطالیا فوصل
عاصمة الخلافة فی واسط ینایر وقبل قدّم حقی باشا
قبل ان یقبل الصدارة شروط القبول الی اعضاء الاتحاد
فی البارلمان وفحوی شروطه کلها ان تترکه الحکومة
حرًا فی اعماله مستقلا فی ایفاء وظیفته ومؤیدا من حزب
قوی فی البارلمان وقد قبل الاعضاء من الشروط اکثرها،
ولد حقی باشا فی الاستانة فی ۲۸ شوال سنة ۱۲۷۹ وهو الآن
فی الثامن والاربعین من عمره تلقی العلوم فی مدارس الاستانة
وهو یعرف من اللغات الترکیة والعربیة والفارسیة والفرنسیة
والانکلیزیة والایطالیة والالمانیة وله مؤلفات کثیرة منها
فی تاریخ الدولة العثمانیة وتاریخ حقوق الدول وحقوق
الادارة ومقدمة فی علم الحقوق، وقد کان فی الحکومة السابقة
من اکابر مترجمی السلطان فبعد اعلان الدستور عینه الصدر
الاول سعید باشا ناظر المعارف ثم نقله الصدر الثانی
کامل باشا الی نظارة الداخلیة ثم عین سفیرا فی رومیة
واقام فیها حتی اصبح صدرًا،

الحج الخدیوی

قد زار الخدیو المکرم بعد حجه مدینة النبی صلعم فاستقبله
سموه دولة محافظ المدینة وعلمائها واعیانها ومائتان
من فرسان العساکر الشامیة وبعده رجع الجناب العالی
الی دار مملکته فابتهج المصریون ابتهاجا شدیدًا

حقی پاشا اٹلی کے پایہ تخت رومیہ مین تھے وسط جنوری مین
دارالخلافت مین آئے حقی پاشا نے قبل عہدہ وزارت کے قبول
کرنے کے پارلیمنٹ مین مجلس اتحاد کے ممبرون پر چند شرائط پیش کیے
تھے جنکا مقصد یہ تھا کہ سلطنت اُنکے کسی کام مین دخل نہ دے اور اپنے
ادا ے فرائض مین آزاد ہون اور پارلیمنٹ مین ایک قوی جماعت اُنکی
تائید کرے ممبرون نے اکثر شرائط منظور کر لیے حقی پاشا دارالسلطنت
مین ۲۸ شوال ۱۲۷۹ مین پیدا ہوے اب اُنکی عمر اڑتالیس برس
سال ہی دارالسلطنت کے مدارس مین تعلیم پائی یہ ترکی عربی فارسی
فرانسیسی انگریزی لاٹن جرمن زبانین جانتے ہین انکی بہت سی
تصنیفین ہین سلطنت عثمانیہ کی تاریخ سلطنتون کے قوانین کی
تاریخ قانون انتظام اور مقدمہ علم قانون سب انھین کی تصنیف
سے ہین گذشتہ حکومت مین یہ سلطان کے ایک بڑے مترجم تھے
پارلیمنٹ قائم ہونے کے بعد سعید پاشا وزیر اول نے انکو
وزیر تعلیمات کیا پھر کامل پاشا وزیر ثانی نے انکو وزارت
داخلیہ مین مقرر کیا پھر رومیہ کا سفیر بنایا ان کا قیام وہین
تھا کہ وزیر ہوے،

خدیو کا حج

خدیو معظم حج کرنیکے بعد مدینہ تشریف لے گئے یہان کے
گورنر اور علما اور خاص لوگون نے انکا استقبال کیا جن مین
دو سو شام کے سوار بھی موجود تھے اس کے بعد خدیو پایہ
تخت مین واپس آئے جس سے اہل مصر نہایت خوش ہوے

وانملانجى تذكار الحج الخديوى وقد كانوا افتتحوا الاكتتاب
سرا المصريون فيه بكل سرور والحق ان الحج الخديوى
زت به مصر عن غيرها من العواصم الاسلامية وحق
ين ان يقيموا التذكار وقد نبغ شعراء مصر
لمناسبة قصائد فى الحج الخديوى واحسنها واجودها
لة حافظ، شاعر الخديو ونابغة مصر
ى بقصيدته هذه الغراء فى
د اخر

اور حج خدیوی کی ایک یادگار قائم کی اور ایک عام فنڈ کھولا جسمین
تمام مصری بہت خوشی سے شریک ہوے حق یہ ہی کہ خدیو کا
حج ایک ایسا حج ہی جس سے زمانہ حال مین سواے مصر کے آجتک کوئی
اسلامی سلطنت مشرف نہین ہوئی اور مصریونکا حق ہی کہ وہ ایک
یادگار قائم کرین اسی مناسبت سے مصری شعرا نے حج خدیوی
پر بہت سے قصیدے لکھے ہین جنمین سے سب سے بہتر حافظ کا
قصیدہ ہی جو خدیو کے شاعر اور مصر کا نابغہ ہین دوسرے پرچہ مین ہم انکے
اُس فصیح و بلیغ قصیدہ کو درج کرینگے،

حزب الاصلاح الدستوری المصری

مصر کی اصلاحی پارٹی

انعقدت الجمعیة العمومیة لحزب الاصلاح الدستوری المصری
...ابر شهدها الکثیرون من اعضاء الحزب ومن زواره
أتمروا فى الامور السیاسیة التى تعود عوائدها على مصر
الشیخ على یوسف رئیس حزب الاصلاح خطبة
...ة افصح فیها اولا عن وظائف الاحزاب السیاسیة ثم اظهر
اجتماع کلمة المصریین على ایجاد الدستور النیابى المصرى
الامة المصریة على تناسى الضغائن والاحقاد والاعراض
ب الذات والتعصب للرأى واعلمها وظائفها وحاجات
ها، وبث مآثر الخدیو عباس حلمى باشا،

مصر کی اصلاح کرنیوالی کمیٹی کا عام جلسہ ۸ جنوری کو ہوا جس مین
اسکے اکثر ممبر اور بہت سے اور لوگ شریک تھے اور اُن ملکی معاملات
مین مشورہ کیا جنکا اثر مصر پر پہونچنے والا تھا، شیخ علی یوسف جو اسکے
پریسیڈنٹ تھے انھون نے پریسیڈنشل اسپیچ دی جسمین سب سے
پہلے سیاسی کمیٹیونکی فرائض کا اظہار کیا پھر مصریونکی نیابی پارلیمنٹ قائم
کرنے پر شکر ظاہر کی اور مصریون کو رفع نزاع اور رفع کینہ کیطرف
مائل کیا اور نفس پرستی سے نفرت دلائی اور اُنکے فرائض اُنکو بتائے
اور ملک کی ضروریات سے مطلع کیا اور عباس حلمی پاشا خدیو
حال کے فضائل بیان کیے،

ندوة العلماء

ندوۃ العلماء

قد ذکرنا قبل ان الجمعیة السنویة لندوة العلماء
...العمیة الهندیة ستنعقد فى مدینة دهلى عاصمة الهند

ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ اس سال ندوہ کا سالانہ جلسہ
دہلی مین ہوگا، جو اسلامی دور حکومت مین ہندوستان کا

ابان الحکومة الاسلامیة والآن فنبیٔ القراء بکل سرور انها منعقدة فی اواخر مارث واهالی دهلی یستعدون لها کل الاستعداد ونرجو من سکرتیرها المفضال اقامة المعروض العلمی فی هذه الحفلة مثل الحفلة المنعقدة فی مدینة بنارس)

الاسطول العثمانی یزور مصر

للدول الآن ساعدان البحریة والبریة فالدولة التی لم تکن احد ساعدیها هذین فهی عاجزة عن الذب عن حمی ثغورها ورفع منار حربیتها والدولة العثمانیة الاسلامیة التی هی کعبة امالنا ضعیفة البحریة ولا تقوی بحریتها الا اذا کانت ذات اساطیل قویة وسفن مدرعات حربیة لتذود عن حریم عوراتها وتحمی ممالکها النائیة النواحی الشاسعة الاطراف والسلطان السابق عبد الحمید خان قد کان صرف عنایته الی اصلاح السفن البالیة والی انشاء بعض السفن لتتاد بیدیة حتی تمکن من ایجاد اسطول صغیر لا یلائم شهرة الدولة العثمانیة الکبیرة، ولا تملک الدولة اسطولا غیره یستعد للحرکة والطواف فالحکومة العثمانیة الجدیدة مستفرغة مجهودها فی اصلاح البحریة وایجاد اساطیل قویة ذات مدافع سریعة الطلقات وفی عنوان مساعیها فی هذا الباب انها اذنت لسفن الحربیة التی کانت مسجونة ملقیة مراسیها فی داخل خلیج ایوب للاقلاع والتحرک وسیزور اسطولها الوحید میاه مصر فی شهر فبرایر واهل مصر یستعدون لمقابلته بمظاهرة الحفاوة والاکرام لضباط هذا الاسطول وجریدة المؤید تدعوهم بهذه المناسبة الی الاکتتاب علما تتمکن الحکومة به من ایجاد اسطول اخر،

دار الحکومت تھا آج ہم ناظرین کو نہایت خوشی کیساتھ خبر دیتے ہین کہ وہ امیر مارچ مین منعقد ہوگا اہالیان دہلی اُسکا خوب انتظام کر رہے ہین ہم اسکے سکریٹری سے امید کرتے ہین کہ وہ اس جلسہ مین بھی علمی نمائشگاہ قائم کرینگے جیسے کہ اُنہی بنارس کے جلسہ مین قائم کی تھی،

ترکی بیڑہ مصر مین

تمام سلطنتون کے لیے بحری اور بری دونون قوتین ہوتی ہین جو سلطنت ان دونون قوتون سے محروم ہی وہ اپنی سرحدونکی حفاظت نہین کر سکتی اور نہ اپنی جنگی قوت کو نامور کر سکتی ہی ترکی اسلامی سلطنت جو ہماری امیدونکا کعبہ ہی وہ بحری قوت مین کمزور ہی اُسوقت تک مضبوط نہین ہوسکتی جبتک کہ اسکے پاس بہت سے جنگی جہازون کے بیڑے جنگی آہنی کشتیان نہون جو دشمنونکی مدافعت کرین اور دور دراز ملکون کی حفاظت کرین، بادشاہ سابق عبد الحمید خان نے پرانی کشتیونکی درستگی اور تارپیڈو کشتیون کے بنوانیکی طرف توجہ کی تھی اور ایک چھوٹا بیڑا بنایا تھا جو اس بڑی سلطنت کے مناسب تھا سلطنت کے پاس سوا اس بیڑے کے اور کوئی ایسا بیڑا نہین ہی جو سفر کرنیکے قابل ہو ترکی سلطنت اسوقت بحری قوت کی اصلاح اور نئے جہازونکے بنوانے مین بہت کوشان ہی جنمین بڑی بڑی جلد جلد فیر کرنے والی توپین ہون اسکی سب سے پہلی کوشش یہ ہی کہ اُس نے اُن کشتیونکو جو مدت سے خلیج ایوب مین محبوس تہین لنگر اُٹھانے کی اجازت دیدی ہی اور بہت جلد اسی فروری مین اُس کا تنہا بیڑا مصر آئیگا اہل مصر نہایت جوش و خروش سے اس کے افسرون کے استقبال کے لیے مستعد ہین اخبار المؤید اس موقع پر اُنکو چندہ جمع کرنے کی طرف مائل کر رہا ہے جس سے سلطنت ایک دوسرا جہاز بنوا سکے،

عصر گھڑی

نامن کی بلندی

فقہاء اسلام سایہ اصلی کا حساب قدموں سے کرتے ہیں قدم انکی اصطلاح میں ہر بلندی کے ساتویں حصہ کو کہتے ہیں چونکہ ہر شخص کا قد تقریبًا اسکے سات قدم کے برابر ہوتا ہے اسلیے انھوں نے قد آدم کو مقیاس الظل فرض کرکے اسکے قدموں سے سایہ کی پیمایش بتادی تاکہ ہر شخص کو ہر مقام پر سایہ اصلی معلوم کرنے میں دشواری نہو اور نہ کوئی علیحدہ مقیاس ڈھونڈھنی پڑے جب وہ یہ بتائینگے کہ فلان شہر میں فلان تاریخ کو سایۂ اصلی ۲ قدم یا ۳ قدم ہوگا تو اسکا یہ مطلب ہوگا کہ ہر شی کی بلندی کی دو سبع یا تین سبع کی برابر سایہ ہوگا حساب ستینی کے اصول پر اقدام کی بھی تقسیم کی گئی ہے یعنے ایک قدم کو ساٹھ ۶۰ حصہ پر تقسیم کرنے سے دقیقے حاصل ہونگے اور ایک دقیقہ کو ساٹھ پر تقسیم کرنے سے ثانیے اور علیٰ ہذا ثالثے اور رابعے۔

اب ہمین یہ دیکھنا ہے کہ عصر گھڑی کی نامن یعنی مقیاس الظل کسقدر بلند رکھنی چاہیے حساب اقدام کے لحاظ سے مناسب ہے کہ نامن کی بلندی ایسے پیمانہ پر ہو جسکے ساتوان حصہ یعنی قدم بآسانی معلوم ہو سکے اگر بہت بڑی مقدار پر عصر گھڑی بنائی جائے تو نامن کی بلندی سات گز بھی رکھ سکتے ہین جسکا ساتوان حصہ یعنی ایک گز ایک قدم کہلائیگا اور ایک گز کا ساٹھوان حصہ ایک دقیقہ کہلائیگا۔

جامع مسجد دہلی کی عصر گھڑی مین نامن کی بلندی ساڑھے تین انچ کی رکھی گئی ہے تاکہ ایک قدم آدھ انچ کے برابر ہو اسی طرح اگر نامن سات انچ بلند ہوگی تو ایک قدم ایک انچ کے برابر ہوگا جو عصر گھڑیان ایک فٹ مربع سنگمرمر پر یا آٹھ انچہ کی پیتل پر بنائی گئی ہین انکی نامن پونے دو انچہ بلند رکھی گئی ہے تاکہ ایک قدم پاؤ انچ کی برابر رہے مگر اس سے کم رکھنا مناسب نہین ہے کیونکہ سایہ بہت چھوٹی مقدار مین پڑیگا اور اسکے قدم اور دقیقے بدقت معلوم ہو سکینگے

نامن کی موٹائی

عصر گھڑی جامع مسجد دہلی کی نامن پون انچہ موٹی رکھی گئی ہے تاکہ مضبوط رہے اور زیادہ استحکام کے لیے اسکے نیچے پیچ بھی لگا دیے ہین جسکا نقشہ یہ ہے

شرق

جنوب | ا ب ج د | شمال

غرب

اسکا زاویہ ب شمال و شرق کے مابین وہ نقطہ ہے جس سے پتھر پر سایہ اصلی کے قدم شروع ہوتے ہین اور پتھر پر قدمون کی قوسین اسی نقطہ مرکز سے شرق کی جانب کھینچی جاتی ہین اور اسی نقطہ سے سایہ کی درازی لیجاتی ہے اور زاویہ ا جنوب اور شرق کے مابین وہ نقطہ ہے جو دھوپ گھڑی کے خطوط کا مرکز ہے اور جس سے دھوپ گھڑی کے گھنٹون وغیرہ کے وہ خطوط شرق کی جانب پتھر پر کھودے گئے ہین جن سے دوپہر کے بعد کا وقت معلوم ہوتا ہے اور زاویہ د جنوب و غرب کے مابین وہ نقطہ ہے جو قبل از دوپہر وقت بتانیوالے خطوط کا مرکز ہے جو عصر گھڑیان یا دھوپ گھڑیان ہندوستان یا دوسرے بلاد نیمہ شمالی کیلیے تیار کیجائینگی انکے خطوط اور زاویے اسی طرح قائم کیے جائینگے۔

نامن کا پتھر پر لگانا

افقی عصر گھڑی کا نامن پتھر پر اسطرح لگایا جائے کہ اسکا نقطہ ب پتھر کے اس نقطہ پر جس سے قدمون کی قوسین کھینچی گئی ہین اور سایہ اصلی کے قدم شروع ہوتے ہین بالکل منطبق ہو جائے اور بال برابر بھی فرق اسکے شمالًا و جنوبًا نرہے اور نامن بالکل سیدھا عمودی شکل مین صحیح آلات مثل گھنٹے وغیرہ کے ذریعہ سے لگایا جائے جو پتھر کے ہر ایک خط

ظہر زاویہ قائمہ پیدا کرے گا مگر ان دونوں باتوں میں کچھ بھی فرق رہا تو سایہ
پتھر کے خطوط پر غلط پڑیگا اور وقت صحیح نہ بتا سکیگا۔

پتھر کے خطوط

پتھر پر ایک خط شرقاً غرباً ایسا کھینچا جائے جو نامن کے خط شمالی ب ح
پر ہو کر گزرے دوسرا خط اسکے موازی کھینچا جائے جو نامن کے خط جنوبی
اد سے گذرے۔ ۲۱ مارچ کو جبکہ رات اور دن برابر ہوتے ہیں آفتاب اسی خط
کے نقطۂ شرق پر طلوع کرتا ہے اور نامن کا سایہ پتھر پر اس خط کے متوازی ہو کر چلتا ہے

سایۂ اصلی کا پیمانہ

نامن کے نقطۂ ب سے ایک خط شمال کو پتھر پر سیدھا کھینچ دیا جائے پھر اسکے
متوازی دوسرا خط نقطۂ ج سے شمال کو سیدھا کھینچا جائے اب نامن کی
موٹائی کے برابر ایک سطح مستطیل شکل میں حاصل ہو جائیگا اسپر ایسے برابر حصے
بنائے جائیں جنمیں کا ہر ایک حصہ نامن کی بلندی کا ساتواں حصہ ہو اور یہی
ایک حصہ ایک قدم ہوگا ان قدموں پر نمبر ڈالدیے جائیں دہلی کی عصر گھڑی
میں نو قدم کا پیمانہ بنایا گیا ہے اس پیمانہ شکل مستطیل کے غربی خط پر اگر
ہر ایک قدم کے ساٹھ حصے کر دیے جائیں تو ہر روز سایۂ اصلی کی مقدار قدم اور
دقیقہ کے لحاظ سے اس پیمانہ کے ذریعے معلوم ہو سکیگی مگر عموماً ایک قدم
کے چھ یا پانچ کے برابر ہو چار حصے برابر کر دینے کافی ہونگے ان سے دقیقوں کا تقریبی
اندازہ ہو سکیگا۔

سایۂ اصلی کی درازی معلوم کرنے کا قاعدہ

فطرتاً ہر چیز کا سایہ زاویہ پستی آفتاب کے مماس طبعی کے برابر ہوتا ہے مثلث
قائم الزاویہ کے قاعدہ کو اسکے بالائی زاویہ کا عربی میں مماس طبعی اور انگریزی میں
نیچرل ٹن جنٹ کہتے ہیں اسلیے کہ وہ اس دائرہ سے جو اس مثلث کے عمود کے سرے
مرکز قائم کرنے سے پیدا ہوتا ہے مماس ہوا گذرتا ہے جسکی کیفیت اس شکل سے معلوم ہوگی

نقطۂ سمت الراس — آفتاب — زمین

گویا آفتاب جتنا عمود کے سر یعنی سمت الراس
سے جسقدر زاویے زیادہ پست ہوگا
اسی قدر مماس طبعی یا سایہ دراز ہوگا چیمبر صاحب کی جزل ہج
اسی غرض سے بنائی گئی ہے اسمیں بتایا گیا ہے کہ اگر آفتاب نقطۂ سم
عمود سے اتنے درجہ پست ہو تو مماس طبعی اتنا ہوگا غرض کہ ہر
اور دقیقہ کا مماس طبعی ہمیں بتا دیا ہے اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ
میں سایۂ اصلی کے گھٹنے اور بڑھنے اور درازی معلوم کرنے کا ک
یاد رکھنا چاہیے کہ نیمۂ شمالی میں ۲۱ مارچ سے ۲۱ ستمبر تک ج
سے شمالی جانب میں آفتاب کے رہنے کا زمانہ ہے ہر شہر کا سایۂ
کے اُن پستی کے درجوں کے مماس طبعی کے برابر دوپہر کے وقت ہوتا ہے جو
یا مقام کے عرض بلد اور وقت رواں کے میل شمسی کے درجوں کی ت
حاصل ہوں۔ مثلاً دہلی کا عرض بلد ۲۸ درجہ ۳۹ دقیقہ شما
جسدن زوال کے وقت میل شمسی شمالی ایک درجہ ہوگا تو سا
۲۷ درجہ ۳۹ دقیقہ کے نیچرل ٹن جنٹ (مماس طبعی) کے برابر ہوگا
اُ-۲۸-۹-۳۹-۲۷-۹-۳۹- کے اور ۲۱ جون کو جبکہ آفتاب میل
یعنی ۲۳ درجہ ۲۸ دقیقہ پر ہو جو دہلی کا سب سے بڑا دن ہوگا تو سا
۵ درجہ ۱۱ دقیقہ کے نیچرل ٹن جنٹ کے برابر ہوگا عرض بلد شمالی
شمالی کی صورت تفریق یہ ہے عرض بلد شمالی ۲۸ درجہ - [illegible]
میل کلی شمالی ۲۳ - [illegible]
۵
اسی طرح جب آفتاب خط استوا سے جنوب کی جانب چلا جائے تو میل
کے درجوں کو عرض بلد شمالی کے درجوں میں جمع کر کے ہندوستان
ملکوں میں نیچرل ٹن جنٹ معلوم کرنا چاہیے کیونکہ اسکی برابر سایۂ
مثلاً ۲۱ دسمبر کو جبکہ آفتاب میل کلی جنوبی پر ہو جو کہ سب سے چھوٹا دن ہے
دہلی میں ۵۲ درجہ ۷ دقیقہ کے مماس طبعی (نیچرل ٹن جنٹ) کے
ہوگا صورت جمع یہ ہے ع شمالی ۲۸ درجہ ۳۹ دقیقہ
م جنوبی ۲۳ [illegible]
۵۲ [illegible]
یعنی ۲۱ مارچ اور ۲۱ ستمبر کو جبکہ رات اور دن برابر ہوتے ہیں تو

درہم دیے ۔ جب جمل کی لڑائی کا زمانہ آیا تو انھون نے عائشہؓ کو ایک اونٹ دیا، جسکا نام عسکرؔ تھا وہی عائشہؓ کا اونٹ کہلایا اور تونسے آدمیون کو سامان لڑائی دیا۔ جب علی رضؔ کو ان لوگون کے بصرہ پہونچنے کی خبر ملی تو کہنے لگے دو مین سب سے بہادر کے ساتھ آزمائش کیا گیا ہون اور وہ زبیر بن عوام ہے، اور سب سے زیادہ بیان کرنے والے کے ساتھ اور وہ طلحہ ہے اور ایسے شخص کے ساتھ جسکے لوگ سبھون سے بڑھ کر فرمانبردار مین اور وہ عائشہ ہے اور سب سے زیادہ مالدار کے ساتھ اور وہ یعلی بن منیہ ہے - انکا ایک بیٹا تھا جسکا نام عبداللہ بن یعلی تھا۔ قریب مکہ کے مقام علیث مین سکونت اختیار کی تھی، اور شاعر تھا۔ اسی نے اپنی بی بی زینب کے مرثیہ مین یہ اشعار کہے ہین -

بوجہک عن مس التراب مضنۃ	فلا تبعدینی کل حیّ سیذہب
مٹی کے ملنے سے تیری منھ مین نفاست ہے	تو مجھے اپنے سے دور مت کر کیونکہ ہر زندہ عنقریب جانے والا ہے
تنکرت الابواب لما دخلتہا	وقالوا الا قد بانت الیوم زینب
جب مین دروازون مین داخل ہوا تو انسے اجنبیت معلوم ہوئی	اور لوگون نے کہا کہ آج کے دن زینب جدا ہو گئی
لا ذہب قد خلیت زینب طائعا	ونفسی معی لم القہا حیث اذہب

یعلے کے موالی سے یمن مین ایک قوم ہے جو بنی ہشاب کہلاتے ہین اور ذی عزت و مرتبہ لوگ ہین یہ لوگ بنی خولان کے عرب تھے یعلے نے انھین قید کر لیا تھا، یہ لوگ یمن مین جا کر آباد ہوے - رسول اللہ کے صحابہ مین یعلی بن مرہ قبیلہ ثقیف سے بھی ہین، جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کے درختون کے کاٹنے کا حکم دیا تھا۔

ابو ہریرہ انکے نام مین لوگون کا بہت اختلاف ہے - واقدی کا قول ہے کہ یہ عبداللہ عمرو مین، بعض عبدالرحمٰن، بعض عبد عمرو بن عبد غنم، بعض عمیر بن عامر، بعض عبد شمس اور بعض سکین کہتے ہین - یہ یمن کے قبیلۂ دوس سے ہین، اور وہ دوس بن عذمان بن عبداللہ بن زہران خاندان ازد سے ہے - انکی مان امیمہ بنت صفیح بن حرث قبیلۂ دوس سے تھین، انکی مان مسلمان

ہوگئی تھین - اِنکا مامون سعد بن صفیح اپنے زمانہ کا بہت ہی سخت تھا - ابوہریرہ کا بیان ہے کہ مین نے
یتیمی مین پرورش پائی اور مسکینی مین ہجرت کی، بسر بنت غزوان کا صرف پیٹ بھر کھانے پر مزدور تھا،
جب وہ اترتے تو مین اِنکی خدمت کرتا اور جب وہ سوار ہوتے تو اِنکے ساتھ چلتا، باوجود اِسکے بھی
اللہ تعالی نے میری شادی کر دی، تو شکر ہے ایسے خدا کا جسنے دین کو مضبوط بنایا اور ابوہریرہ کو پیشوا،
میری کنیت ابوہریرہ اِسوجہ سے پڑی کہ میری ایک چھوٹی سی بلّی تھی جسکے ساتھ مین کھیلا کرتا تھا،،
یہ مدینہ ۷ سنہ ھ مین آئے تھے، اُسوقت رسول اللہ خیبر مین تھے، یہ بھی خیبر گئے اور پھر رسول اللہ کے
ساتھ واپس آئے - یہ سانولے مونڈھون کے چوڑے تھے - اِنکے آگے کے دونون دانتون فرق بہت تھا
اپنی داڑھی زرد رنگ مین رنگا کرتے تھے اور اِسکو چھوڑ دیا تھا یعنی ترشواتے نہین تھے اور مونچھ کی
صفائی کیا کرتے تھے - عثمان حماد بن سلمہ سے روایت کرتے ہین، اور وہ ثابت سے، وہ ابی رافع سے
اِنکا بیان ہے کہ ''مروان کبھی کبھی مدینہ مین اپنا جانشین بنایا کرتا تھا، اسوقت یہ گدھے پر سوار ہوتے
تھے، جسپر موٹا کمل کسا ہوا ہوتا اور اِسکی گردن مین چھوہارے کے پتون کی رسی ہوتی، اس حالت سے
سیر کے لیے نکلتے، راستے مین جب کسی سے ملاقات ہوتی تو کہتے راستے سے ہٹ جاؤ دیکھو امیر آتا ہے،
اور کبھی ایسا ہوتا کہ یہ یکایک لڑکون کے پاس آتے جب وہ کھیلون مین مشغول ہوتے اور دونون
پیر سے اُنکو مارتے، وہ بھاگ جاتے، کبھی وہ مجھے کھانے کے لیے بُلاتے اور کہتے دیکھو ہڈی دار
گوشت امیر کے لیے چھوڑ دینا، یہ سُنکر جب مین اِسکو دیکھتا تو ثرید اور روغن پاتا،، ۵۹ سنہ ھ مین
اور بقول بعض ۵۸ سنہ ھ مین اِنھون نے وفات پائی -

عقبہ بن عامر جھنی ابو عمرو اپنی کنیت کرتے تھے، بعضون کا بیان ہے

کہ اِنکی کنیت ابو حماد تھی رسول اللہ کے مدینہ آنے کے بعد یہ مسلمان ہوئے ہین، رسول اللہ سے
چونکہ تیراندازی کی فضیلت سُنی تھی اِس وجہ سے تیراندازی بہت کیا کرتے تھے، نشتر کمانین اِسکے ترکش اور تیرون
سمیت چھوڑ کر مرے تھے - صفین کی لڑائی مین معاویہ کے ساتھ شریک تھے یہ مصر جاکر رہے اور وہین
اپنے لیے مکان بنایا - سیاہ خضاب استعمال کرتے تھے اور کہتے کہ اِنکے اوپر کو تو ہم بدلتے ہین مگر اِنکی

جو نہین بدلتے۔ معاویہ کے اخیر زمانے مین انھون نے وفات پائی۔

زید بن خالد جہنی ابو عبد الرحمٰن اپنی کنیت کیا کرتے تھے، اور بعضون کا بیان ہے کہ انکی کنیت ابو طلحہ تھی انکی وفات کی جگہ مین اختلاف ہے بعضون کا بیان ہے کہ انھون نے مدینہ مین وفات پائی۔ اسوقت انکی عمر اٹھاسی برس کی تھی، اور بعضون کا بیان ہے کہ کوفہ مین معاویہ کے اخیر زمانے مین قضا کی۔

عبد اللہ بن انیس انصاری ابو یحییٰ انکی کنیت ہے، جہنی معروف ہین، اور درصل یہ جہنی نہین ہین بلکہ خاندان و برہ سے ہین جو قبیلہ بنی قضاعہ سے ہے، جو بنی سلمہ کے حلیف تھے۔ اور جہنیہ بھی قبیلۂ قضاعہ سے ہین۔ عقبہ اور احد مین حاضر تھے۔ مگر بدر مین اختلاف ہے کہ یہ حاضر تھے یا نہین؛ انکا مکان اعراف مین تھا، جو مدینہ سے ایک منزل پر ہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے انکو اپنی لاٹھی دی تھی اور فرمایا تھا کہ یہ ہمارے تمھارے درمیان نشان ہے۔

لیلۃ الاعرابی اور لیلۃ الجہنی انہی کی طرف منسوب ہے،

رسول اللہ نے انہین فرمایا تھا کہ تیئسوین کی رات کو تم اپنے مکان سے نکلکر مسجد مین چلے جانا اور نمازین پڑھنا، اس وجہ سے انکا معمول تھا کہ تیئسوین رات کی شام کو عصر کی نماز پڑھکر یہ مسجد مین چلے جاتے پھر بغیر نماز صبح پڑھے وہان نہین نکلتے۔ صبح کے بعد وہان سے نکلتے اور اپنے اہل وعیال مین آتے۔ اسی وجہ سے یہ رات لیلۃ الجہنی کرکے مشہور ہوئی۔ یہی رسول اللہ سے شب قدر کے بارے مین روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا کہ اسکو آج کی رات مین تلاش کرو، اور وہ رات تیئسوین تھی۔ مدینہ مین معاویہ کے خلافت مین وفات پائی۔

حرث بن ہشام یہ ابو جہل بن ہشام بن مغیرہ کے بھائی ہین، بدر کی لڑائی مین مشرکون کے ساتھ تھے اور شکست پائی، اسی کے بارے مین حسان بن ثابت کا یہ شعر ہے۔

ان کنت کاذبۃ الذی حدثتنی	فنجوت منجی الحرث بن ہشام
ترک الاحبۃ ان یقاتل دونہم	ونجا براس طمرۃ ولجام

حارث بن ہشام نے اسکے عذر مین یہ اشعار کہے۔

اللہ یعلم ما ترکت قتالہم	حتے علوا فرسی باشقر مزبد
خدا جانتا ہو کہ مینے لڑائی اوسی وقت چھوڑی	کہ وہ میرے گھوڑے پر سرخ کف مارنے والے خون کو چڑھا لیا
وعلمت انی ان اقاتل واحدا	اقتل ولا یضرر عدوی مشہدی
اور مین نے جان لیا تھا کہ اگر مین اکیلا لڑتا رہا	تو قتل ہو جاؤنگا، اور میرے حاضر ہونے سے دشمن کو کچھ نقصان نہوگا
فصددت عنہم والاحبۃ فیہم	طمعا لہم بعقاب یوم سرمد
تو مین دشمنون سے بھاگا اور احباب ؓ مین رہے	اِس امید پر کہ اُنکو قیامت کے دن اِسکا بدلا ملجائیگا

فتح مکہ کے دن یہ مسلمان ہوئے، پہلے مؤلفۃ القلوب سے تھے، بعد اس کے پکّے مسلمان ہوگئے، عمر رض کے زمانے مین اپنے مال واہل کے ساتھ جانے لگے تو مکّہ والے روتے ہوے ان کے پیچھے پہونچانے کو چلے۔ اِس سے اِنپر رقت طاری ہوئی اور روکر کہنے لگے کہ ہم اگر اپنے اس گھر کے بدلے دوسرا گھر یا اپنے ان ہمسایون سے دوسرے ہمسائے بدلنا چاہتے تو یہ ممکن نہ تھا، مگر بات یہ ہے کہ یہ جانا خدا کی طرف ہے،، وہان جاکر برابر جہاد مین مشغول رہے یہانتک کہ عمواس کے طاعون مین سنہ ۱۸ھ مین وفات پائی۔ اِنکے بیٹے عبدالرحمٰن بن حارث کی کنیت ابو محمد اور نام ابراہیم تھا، جسوقت یہ عمر بن خطاب کی خلافت کے زمانے مین اِنکے پاس آئے، اور وہ اِس ارادے مین تھے کہ جن مسلمانون کے نام انبیا کے نام پر ہے اُنکا بدل دین، تو اِنکا نام بھی عبدالرحمٰن بدل دیا، جو اسوقت برقرار ہے عائشہ رض کا قول ہے کہ ،،مین بصرے جانے کے بدلے اگر اپنے گھر ہی مین بیٹھ رہتی تو یہ میرے لیے اِس سے بہتر تھا کہ رسول اللہ ؐ سے میری دس اولاد عبدالرحمٰن بن حارث ایسی ہوتی،، جمل کی لڑائی مین یہ اِنکے ساتھ شریک تھے، شریف وسخی تھے۔ معاویہ کے زمانے مین مدینہ مین اُنھون نے وفات پائی۔ اِنکا بیٹا ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام ہے اِسکی کنیت ہی اِسکا نام ہے کثرت نماز وفضل کی وجہ سے یہ قریش کے راہب کہلاتے تھے۔ جمل کی لڑائی مین یہ اور عروہ بن زبیر چھوٹے معلوم کرکے واپس کر دیے گئے تھے۔ اِسکے بعد اِنکی بینائی چلی گئی تھی، غسلخانہ مین اچانک ۹۴ھ مین مدینہ مین اُنھون نے وفات پائی۔ اور یہ فقہا کا سال شمار ہوتا ہے۔

شداد بن ہادی یہ شداد بن اسامہ ہین، اسامہ کا نام ہادی اس وجہ سے پڑا
کہ یہ راستہ چلنے والون کے لیے رات کو آگ روشن کیا کرتے تھے۔ انکے عقد مین سلمیٰ بنت عُمیس تھی جو
اسمار بنت عمیس کی بہن تھی۔ اُنسے انکا بیٹا عبداللہ بن شداد پیدا ہوا، یہ فقیہ و محدث تھے، اور
عبداللہ بن عباس و خالد بن ولید کے خالہ زاد بھائی تھے، کیونکہ عبداللہ اور خالد کی مان اسمار اور
سلمیٰ کی بہنین تھین۔

عتاب بن اسید یہ عتاب بن اسید بن ابی العیص بن امیہ ہین، فتح مکہ کے
دن مسلمان ہوئے۔ جب رسول اللہ حنین کی طرف جانے لگے تو انکو مکہ کا حاکم بنا دیا، اور یہ برابر
ابوبکرؓ کے زمانے تک وہان کے حاکم رہے، یہانتک کہ دونون نے ایک ہی وقت مین وفات
پائی۔ اور دونون مین سے کسی کے پہلے مرنے کا حال معلوم نہین ہوا۔ انکے حقیقی بھائی خالد بن
اسید ہین جو فتح مکہ کے دن ایمان لائے تھے۔ انمین سخت سرگشتگی تھی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اللّٰھم زدہ
یعنی انمین سرگشتگی کو اور زیادہ کر، اسکا اثر یہ ہوا کہ انکی اولاد مین آج تک سرگشتگی پائی جاتی ہے۔
انکی نسل باقی ہے۔

عبدالرحمٰن بن عتاب بن اسید قریش کے یعسوب کہلاتے ہین۔ یعسوب شہد کی مکھی
کے سردار کو کہتے ہین۔ عائشہؓ کے ساتھ جمل کی لڑائی مین شریک تھے، اور اُسمین مقتول ہوے، انکے
قتل کے بعد انکے ہاتھ پر سے انکا عقاب؎ اوڑا اور اُسی روز یمامہ مین جاکر مر گیا اور ان کی انگوٹھی
سے پہچانا گیا۔

علاء بن حضرمی انکے باپ کا نام عبداللہ بن ضماد ہے۔ حضرموت کے رہنے
والے تھے۔ بنو امیہ کے حلیف تھے۔ انکا بھائی میمون بن حضرمی ہے۔ جس نے بئر میمون کو جو ابطح
مین ہے۔ جاہلیت کے زمانے مین بنایا تھا یہ وہی علاء ہین جو گھوڑے پر دریا عبور کرکے "دارین"
والون کے پاس پہونچے تھے اور اُنسے لڑے تھے اور بہتون کو مار کر انکی ذرّیت کو قید کر لیا تھا۔ اور
"ساسان" کو جو فارس کے علاقے مین ہے فتح کیا۔ عمرؓ کے زمانے مین "توّتیاس" مین تمیم کے

؎ نام جانور ۱۲

علاقہ مین ہے وفات پائی۔ بعضون کا بیان ہی کہ یہ مستجاب الدعوات تھے۔

سُہیل بن عمروؓ ابوزید اپنی کنیت کیا کرتے تھے، خاندان حسل بن عامر بن لوی سے تھے جو قریش تھے۔ یہ رسول اللہ کے ساتھ حُنین کے سفر مین شریک تھے، اور آپ کے حصّے پر مقرر تھے اور "جعرانہ" مین مسلمان ہوے یہ مؤلفۃ القلوب سے تھے مگر بعد مین اپنے اسلام کو دُرست کرلیا تھا عمرؓ کی خلافت مین جہاد کے لیے شام چلے گئے تھے۔ طاعون عمواس مین وفات پائی۔ اِنکا ہونٹھ پھٹا ہوا تھا۔ اِنکی اولاد مردون سے نہین ہے۔ اِنکا بھائی سکران بن عمرو مہاجرین حبشہ سے تھا، اور سودہ اُنکے عقد مین تھی۔ جب قضا کرگئی تو اُن سے رسول اللہ نے عقد کرلیا۔ سکران کی نسل بھی نہین رہی۔ اِن دونون کے بھائی سہل بن عمر کی نسل مدینہ مین ہے۔ سہل بن عمر فتح مکہ کے دن مسلمان ہوے تھے۔ اور مدینہ مین وفات پائی۔

جبیر بن مطعم یہ جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف بن قصی مین۔ فتح مکہ کے دن مدینہ مین مسلمان ہوے۔ ابو محمد اپنی کنیت کیا کرتے تھے۔ پہلے مؤلفۃ القلوب سے تھے اس کے بعد اپنے اسلام کو دُرست کرلیا۔ مدینہ مین فتح مکہ کے دن مسلمان ہونے والون کے سردارون سے تھے، ۵۹ھ مین وفات پائی، بعضون کے نزدیک اِسی سال ابو ہریرہؓ نے بھی وفات پائی۔ اِنکا بیٹا نافع بن جبیر بن مطعم ذی مرتبہ شخص تھے۔ ایک مرتبہ علاء بن عبد الرحمٰن حرقی کے حلقہ مین جسوقت وہ لوگون کو پڑھا رہے تھے جا کر بیٹھے جب وہ پڑھانے سے فراغت کر چکے تو لوگون سے دریافت کیا کہ تم جانتے ہو کہ مین کیون بیٹھ گیا، لوگون نے کہا آپ سُننے کے لیے بیٹھے تھے۔ اُنھون نے کہا نہین بلکہ تم لوگون کے ساتھ بیٹھنے مین صرف خدا کے نزدیک عاجزی مقصود تھی۔

عمرو بن العاص یہ عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم بن سہم بن ہصیص بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ تھے۔ انکا باپ عاص مسخرون مین سے تھا اِسی کے بارے مین آیت اِنَّ شانئک ہو الابتر نازل ہوئی تھی۔ ابتر اِسکو کہتے ہین جسکا کوئی لڑکا نہ ہو، یہان پر مراد یہ ہے کہ اِسکا ذکر منقطع ہوجائیگا۔ اِسکی مان کا نام نابغہ ہے جو خاندان عنزہ سے تھی

کا نام دراصل "عاصی" ہے مگر "ی" حذف ہوکر عاص رہ گیا۔ عاص کے بیٹے عمرو بن العاص
و ہشام بن العاص تھے۔ ہشام بہتر مسلمانون مین سے تھے۔ یرموک کی کسی لڑائی مین شہید
ہوئے اور اُنکی کوئی اولاد نہین۔ عمرو بن العاص سے لوگون نے دریافت کیا کہ تم اچھے ہو یا
ہشام؟ انھون نے کہا مین کہتا ہون تم فیصلہ کرو۔ "اسکی مان ام حرملہ بنت ہشام بن مغیرہ ہے
عمر بن خطاب کی خالہ تھی۔ اور میری مان عنزیہ ہے، اور وہ میرے باپ کے نزدیک مجھ سے
زیادہ پیارے تھے، اور باپ کی پہچان اپنے بیٹے کے ساتھ اسکا تمھین خود معلوم ہے، وہ پہلے
گئے اور ہم لوگون کو خدا کے سپرد کر گئے یعنی وہ یرموک مین شہید ہوے اور ہم اب تک
باقی ہین۔

عمرو اپنی کنیت ابو عبداللہ کیا کرتے تھے ۸ سنہ ھ مین خالد بن ولید کے ساتھ
مسلمان ہوئے تھے۔ معاویہ کی طرف سے تین برس تک مصر کے حاکم رہے اس کے عید الفطر سے
ایک دن پہلے جب مرنے لگے تو کہا "اے اللہ مین بری نہین ہون تو میرے عذر کو قبول کر، میرے
لئے کوئی پناہ نہین ہے تو میری مدد کر، تو نے حکم کیا ہمنے نافرمانی کی، تو نے منع کیا ہم نے اُسکو کیا،
اللہ یہ میرا ہاتھ میری ٹھوڈی کے پاس ہے" اِس کے بعد وصیت کی اور کہا "زمین مین خوب
گڑھا کھو دو، اور اسپر چٹائی بچھا دو" اِس کے بعد اپنی اُنگلی اپنے مُنھ مین رکھی اور قضا کر گئے۔
وقت انکی عمر تہتر برس کی تھی، عید الفطر کے دن جبل مقطم مین جو "فج" اطراف مین ہے مدفون ہوئے
لوگون کے حجاز جانے کا راستہ تھا۔ اِنکے سنہ وفات مین لوگون کا اختلاف ہے بعضے
سنہ ھ اور بعضے ۴۳ سنہ ھ اور بعضے ۵۱ سنہ ھ کہتے ہین۔ اِن کے بیٹے عبداللہ نے پہلے جنازہ کی
پڑھائی اسکے بعد عید کی نماز پڑھائی۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص ابو محمد کنیت کرتے ہین، اپنے باپ سے پہلے
مسلمان ہوئے تھے، اپنے باپ کے ساتھ صفین کی لڑائی مین شریک تھے، اُس لڑائی مین دو تلوارین
لئے تھے۔ اِنکا گھر مکہ مین تھا، پھر یزید کی زندگی تک شام مین سکونت اختیار کی تھی، اِس کے

مرنے کے بعد مکہ چلے آئے اور یہین ۶۵ھ مین وفات پائی، اسوقت عمر انکی بہتر برس کی تھی، اور بعضون کا بیان ہے کہ مصر مین وفات پائی، اور اپنے چھوٹے سے گھر مین مدفون ہوسے۔ یہ اپنے باپ سے صرف بارہ برس چھوٹے تھے۔ باپ بیٹے مین بارہ برس کی چھوٹائی بڑائی ان کے سوا اور کسی مین نہین دریافت ہوئی۔ مجھ سے اسحٰق بن راہویہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے ان سے حسن بن صالح نے کہ میری اکیس برس کی لونڈی تھی جو نانی ہونے والی تھی۔ ان کے عقد مین عمرہ بنت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب تھی اُن سے اُنکا بیٹا محمد پیدا ہوا، محمد کا بیٹا شعیب تھا، شعیب کے بیٹے عمرو بن شعیب تھے۔

کبھی انھون نے ایک مجلس مین اپنے دادا کیطرف سے صدقہ پچاس ہزار تقسیم کیا ہے اور شعیب بن شعیب تھے۔

عبداللہ بن عمرو سُرخ، توندوالے اور لمبے تھے آخیر عمر مین نابینا ہوگئے تھے۔

سریانی زبان جانتے تھے۔ عمرو کا ایک دوسرا لڑکا بھی تھا جسکا نام محمد تھا۔ عمرو کے موالی سے "وردان" ہے، جو صاحب رائے و فکر تھا اسکی اولاد مصر مین ہے، اور وہان اسکا ایک بازار ہے جسکا نام سوق وردان ہے۔

ابوبکرہ یہ نفیع بن حارث بن کلدہ ہین۔ حارث بن کلدہ عرب کا طبیب تھا، اور نامرد تھا اسکی کوئی اولاد نہین ہوئی، یہ مسلمان ہوگیا تھا اور عمرو کے زمانے مین وفات پائی۔ ابوبکرہ کی ماں کا نام سُمیّہ تھا، جو "زندرود" والون سے تھی۔ کسرے نے اسے بادشاہ یمن ابوالخیر کو دیدیا تھا۔ جب وہ اس کے پاس سے یمن آنے لگا تو طائف مین آکر بیمار ہوگیا۔ حارث نے اسکی دوا کی، اسنے سُمیّہ کو اسے دیدیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے طائف کا محاصرہ کیا تو فرمایا جو غلام میرے پاس آئے گا وہ آزاد ہے، یہ سُنکر ابوبکرہ اوتر کر چلے آئے۔ انکے بعد انکے بھائی نافع نے بھی اُترنا چاہا، تو حارث نے اُسے کہا کہ تو میرا بیٹا ہے ٹھہر، وہ ٹھہر گیا۔ اس کے بعد دونون اسی کی طرف منسوب ہوئے۔ ان دونون کی ماں سمیّہ، زیاد بن ابی سفیان کی بھی ماں ہے۔ وہ

ایک مفید اور ضروری بات

پیرس دار السلطنت فرانس مین ایک علمی ایسوسی ایشن صرف اس غرض سے قائم ہو کہ اسلامی
[illegible]وم اسلامی تمدن اور مآثر اسلام پر فلسفی نظر سے بحث کیجائے۔ اور اُن وسائل پر غور کیا جائے جنسے عربی زبان کو تمام
[illegible]یائی زبانون پر غالب ہونیکا موقع ملا۔ دسمبر ۱۹۰۲ء کے جلسہ مین اسی آخری سبجکٹ پر بحث ہوئی۔ اور یورپین
[illegible]اروں نے خاص اس امر پر بڑے زورون سے تقریر کی، کہ آخر وہ کیا وجہ تھی کہ جس سے عربی زبانکو اپسے آپ
[illegible]تھی اردزمین ارض سوریا (شام) و فلسطین مین آکر انبیاے بنی اسرائیل ور تورات مقدس کی قدیم زبان سُریانی
[illegible]وق حاصل ہوا جس سے شہنشاہ رعمسیس کے زمانہ کی قبطی زبان مصر مین مغلوب ہو گئی۔ جسکی بدولت برّ اعظم
[illegible]یقیہ مین سلسلہ کوہ اطلس اور مغرب الاقصیٰ کی بربری زبانین متروک ہو گئین، جس سے قدیم ایرانیون کی زبان بگڑ گئی
[illegible]صر و شام و افریقیہ کی طرح عراق، و بابل مین بھی نبطی و خالدی زبانون کی جگہ عربی نے لے لی، ایک فرنچ اسپیکر
[illegible]ے سب سے زیادہ اس پر تعجب ظاہر کیا کہ مالٹا (ملطیہ) مین جہان بہت ہی تھوڑے دنونکے لیے صدر اول مین مسلمانونکا
[illegible]بضہ ہو گیا تھا، دیار سودان کیطرح وہان آج بھی مخلوط عربی زبان مستعمل ہے، اور یورپین حکومتون کا حاکمانہ اقتدار ہزار برس ہو گئے
[illegible]س اسلامی یادگار کو جزیرہ سے شہر بدر کرنے مین کامیاب نہو سکا وغیرہ وغیرہ جلسہ مین بہت کچھ بحث مباحثہ کے بعد
[illegible]ت رائے سے یہ تجویز پاس ہوئی کہ فرانس مین عربی زبان کو زندہ کرنیکے لیے ایک وقیع عربی اخبار کی اشاعت ضروری ہے
[illegible]سکے لیے دو لاکھ فرنک سرمایہ جمع کرنیکی منظوری ہوئی" اور جمع ہو گیا،

اس دل آویز واقعہ سے ہندوستان کے مسلمانونکو ایک غیر معمولی بانتیجہ اور عبرت انگیز سبق لینا چاہیے کہ فرنگستان مین
[illegible]ن ایک بھی مسلمان نہین مسلمانونکی آسمانی زبان "عربی" کی تائید مین کوشش کیجاتی ہے کہ عربی اخبار کے ذریعہ سے
[illegible]اشاعت مین کافی حصہ لیا جائے اور ہندوستان مین جہان ۶ کروڑ سے زائد مسلمان آباد ہین خاص اسی مقصد کیلیے
[illegible]ہلال" ۱۰ برس سے شائع ہو رہا ہو کہ ان کثیر التعداد مسلمانون مین کامیابی کے ساتھ وہی عربی مذاق پیدا کیا جائے
[illegible]ہنر نگ عبداللہ [illegible] کے ہاتھون سے رنگین ہو کر صِبْغَةَ اللهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَةً کا نظری اور

العدد (٥ و ٦)

البيان

صحيفة علمية ادبية تاريخية اخبارية

تصدر مرة في الشهر

تحت رياسة الفاضل العلامة الدكتور يوسف هارووز المستشرق الالماني

استاذ الالسنة الشرقية في كلية على كره الاسلامية

لمنشئيها

السيد سليمان آفندي

و سيد على زيني

[illegible] المغفور له عبد العلى المدراسي

[illegible] روبيات في الهند و [illegible] شلنات في الخارج

[illegible] كلكتا - الهند

فہرست مضامین

نوٹ

یہ پرچہ جمادی الاول اور جمادی الآخرۃ دونوں نمبروں کا ساتھ ہی ساتھ شائع کیا جاتا ہے اس میں ۱۹۳ سے ۲۱۶ صفحہ تک معارف ابن قتیبہ شائع کر کے پہلی جلد ختم کی جاتی ہے۔ ٹائٹل پیج معارف اور دیوان آزاد کا آئندہ اشاعت میں شائع ہوگا۔ پہلی جلد کے پورا کرنے کے لئے ناظرین کا بے حد اصرار تھا۔ اس لیے ناظرین جمادی الآخرۃ نمبر کے بجائے معارف خیال کریں۔

منیجر رسالہ

بسم الله الرحمن الرحيم

البيان

هذا بيان للناس

…ر جمادى الاولى والاخرة سنة ١٣٢٨ للهجرة النبوية

…موت ملك الهند

…القلوب وبكت العيون بموت ملك الهند
…ادوارد السابع والناس كانوا يترقبون ابناء
…فى بلاد اوربا الشمالية الجنوبية فانبأ هم البرق
…ه قد مات فى ست مضين من مايو سنة ١٩١٠
…ض قصرت مدته وما كانوا منه يخشون
…سبحان من يبقى وجهه ذو الجلال والاكرام،
…الد فى شهر نوفمبر سنة ١٨٤١م واصطبغ
…يناير سنة ١٨٤٢ وانفق عليه ثلثون
…الف روبية وكان الملك فى صباه مائلا الى
…مع الصبيان فرأت يوما اذى ابنا السماك
…الغلام وتصارعا ساعة حتى غربهما بستانى

ومنعهما عن ذلك واخذ العلم فى جامعات كيمبردج
واكسفورد وايدنبرج كان مولعا فى شبيبته بمطالعة
الروايات فدعاه يوما ابوه ونبهه على ذلك وزجره وبعدما
مات ابوه فى ١٤ ديسمبر سنة ١٨٦١ اخذ يسيح فى
البلاد وارتحل الى مملكة كندة والولايات المتحدة
الاميركية والهنده،

وكان قد سمع ما اوتيت الملكة اسكندرة احدى
بنات ملك دنمارك من القسامة والجمال فشغف بها
حبا وسافر الى دنمارك وتزوجها سنة ١٨٦٣ واذ
رجع بها الى بلاده دخل مدينة القاهرة عاصمة مصر
وورد الاستانة فاكرم السلطان مثواه وبعث اليه
مائتين من الجوارى يخدمنه ،

وزار الهند سنة ٥ ، ١٩ فقدم اليه ملوكها وامراءها
من التحف والهدايا ما لا ثمن له، ومن اعجب رحلاته
رحلته الى بيت المقدس فقضى يومين فى القدس
وحضر المشاهد المقدسة،

وجلس على عرش مملكته بعد موت امه الملكة
فكتوريا سنه ١٩٠١ وكان يعرف من اللغات
الانكليزية والفرنسية والالمانية والتليانية
وكان حائزا على اسمى الوسامات وافخر الرتبات
وكان كثير الحضور فى المنتديات العامة والجمعيات
الجمهورية حتى انه قد بعض الاحيان فظهر انه شهد
فى مدى ستة شهور فى خمس وتسعين ومائة
من الحفلات العامة وشبيهة بها،

وتوفى فى سادس مايو سنة ١٩١٠ وهو ابن تسع
وستين حجة بعد ما حكم على العباد تسع سنوات
فتوارت شمس ارض ما توارت عنها شمس السماء،

جلوس ملك الهند على العرش

قد جلس على عرش الدولة البريطانية جورج
الخامس ابن الملك السابق فى ٧ مايو سنة ١٩١٠
واعلن ذلك فى الهند فى ١٧ مايو فرفعت الاعلام
واطلقت المدافع، وابتهج الناس بجلوسه على
عرش اباءه،

ولد جورج الخامس فى ٣ يونيه سنة ١٨٦٥ وسمى
فى ٧ يوليو وتعلم علوما ولغات حتى دخل فى ثانى عشر
من عمره قارسل فى ٥ يونية سنه ١٨٧٧ الى
مركب برطانية ليأخذ فيه الدراسة البحرية وبقى
من سنة ١٨٧٩ م الى سنة ١٨٨٢ فى الرحلة و
التنزه فى بلاد الارض وفى مايو سنة ١٨٩٣ تزوج
البرنسيس فكتوريا وفى سنة ١٩٠١ بعد موت جدته فكتوريا وجلوس ابيه
ولى امارة ويلس وفى تلك السنة تعين امير شرف
للبحر وقد قدم الهند قد ومارسميا فى سنة ١٩٠٥ ولما
كان قد حل بالهند الجدب سنه ١٨٩٧ كان تبرع
عليها بمبلغ جزيل،
فبارك الله فى ايامه ووفقه لما فيه خير العباد والبلاد

الجامعة الهندية

تسعى الانسة اينى بيسنت لتاسيس مدرسة جامعة
هندية وقد توكف لها هم الهنود وتحشد بسطوا اليها اكف
النصرة والمسلمون جسما امرتهم كليتهم المعروفة بكلية عليكره
معتزلون عنها اللهم اهد قومنا فانهم لا يعلمون

حاكم الهند العام المستقبل

سينقضى عهد اللورد منتو حاكم العالم الحالى ويستريح من
وظيفته فى نوفمبر الاتى ويخلفه اللورد شارلس هوردنج
المشهور بسعة اطلاعه فى سوؤن الشرق واهله

اللغة الهندية واليابان

قد فتحت الجامعة اليابانية بطوكيو ابوابها اللغة الهندية وعينت
لها استاذا هنديا مسلما ليتعلمها ابناء اليابان فيرد الهند بتجارات

فى تخوم الهند

قد اغارت فئة شاكة بالسلاح من الافغان
على محطة من تخوم الهند الافغانية فهزمهم الشرطة

اللغة العربية

يرى كل قارئ ان كل لغة محبوبة و
مبجلة عند اصحابها يسعون دائما في رقيها
وتقدمها بكل ما يرونه صالحا لذلك ولكننا
نحن المصريين بالعكس لا نسعى لنجاح لغتنا
ولا نشتغل لرقيها حتى ادت بنا الحال
الى اهمالها في حديثنا واستعمال لغة عامية
وضيعة عارية عن كل بلاغة وفصاحة
ولقد سرى فينا هذا الداء حتى اصبحنا و
نحن قاطعوا الامل من ان نتكلم بلغتنا ثانية
لاننا قصرنا في الاعتناء بها كما اعتنى
غيرنا بلغتهم وما زلنا مقصرين الى الآن
نحن والله كالصياد الذي يجد الفريسة
امامه امنة مطمئنة ساكنة و يجد عنده
الوقت الكافي لصيدها ثم ينام و يصحو
ويجد الفريسة ولت فيأسف و
يعتب على الدهر الذي لم يمهله لصيد فريسته
نعم نحن تماما كهذا الصياد، امامنا لغتنا و
امامنا وسائل الاعتناء بها ولكننا ننام
ثم نصحو ونقول لماذا لا تكون لغتنا كلغة
غيرنا راقية يحترمها كل فرد من النوع
الانساني ورب سائل يقول (انك
ان نبهتنا الى الاعتناء بلغتنا فهل لك ان تشرح
لنا وسائل ترقيتها ورقيها) اما الجواب على هذا
السؤال فينحصر في عدة نقط سأشرح كل نقطة منها

عربی زبان

ہر شخص اس بات کو جانتا ہے کہ ہر زبان اسکے بولنے والوں کے نزدیک
محبوب اور پسندیدہ ہے وہ ہمیشہ مفید کوششوں کے ذریعہ اسکی ترقی
اور تقدم میں کوشاں رہتے ہیں مگر ہم مصریوں کی حالت اسکے خلاف ہے
ہم اپنی زبان کی کامیابی میں کوشش نہیں کرتے اور نہ اسکی ترقی میں مشغول
ہوتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم اپنی بات چیت میں اسے چھوڑ
بیٹھے اور ایسی عامی اور بدترین زبان بولنے لگے جو بلاغت اور فصاحت
سے خالی ہے اس مرض نے ہم میں ایسا گھر کیا کہ اب دوبارہ
اس زبان میں کلام کرنے سے ہم بالکل مایوس ہیں کیونکہ ہم
اسکے اہتمام سے اتنے ہی قاصر ہیں جس قدر دوسری قومیں
اپنی زبانوں کے اہتمام میں مشغول ہیں اور اب تک ہماری کوتاہی
کی یہی حالت ہے واللہ ہم اس شکاری کے مثل ہیں جسکے سامنے
شکار نہایت امن و اطمینان اور سکون کی حالت میں موجود ہے
اور اسکو شکار کرنے کا کافی وقت بھی میسر ہے مگر وہ سوتا ہے اور غافل
ہے پھر دیکھتا ہے کہ شکار نکل گیا اس لیے افسوس کرتا ہے اور زمانہ
پر غصہ ہوتا ہے کہ اس نے اسے شکار کرنیکی مہلت نہ دی، ہاں
بیشک ہم سب اس شکاری کی طرح ہیں، ہماری زبان
ہمارے سامنے ہے اسکے اہتمام کے وسائل موجود ہیں مگر ہم
سوتے ہیں اور غافل ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہماری زبان
دوسروں کی زبانوں کی طرح کیوں ترقی نہیں کرتی کہ ان
زبانوں کا ہر فرد بشر احترام کرتا ہے بہت آدمی سوال
کریں گے کہ (تم نے زبان کے اہتمام کرنے پر متنبہ
تو کیا مگر کیا تم اس کی ترقی اور عروج کے وسائل بھی
بتا سکتے ہو) اس سوال کا جواب چند مرکزوں میں
منحصر ہے اور میں ہر ایک مرکز کی پوری شرح

شرحا وافيا،

(النقطة الاولى) كتب المطالعة للقسم الابتدائي

نرى كتب المطالعة ناقصة لا تحصر فيها الكلمات
المستعملة بين الناس وكل ما فيها حكايات
ومواعظ، انني لا اذم هذه المواعظ القصصية
لانها تربي اخلاقا حسنة للتلميذ ولكنني انتقد
على عدم وجود دروس بها الكلمات المستعملة في
احاديثنا كاجزاء جسم الانسان واجزاء المنزل
من غرفة نوم باثاثها وغرفة طعام و
استقبال ومطبخ وغير ذلك وانواع الحيوانات وانواع
الملابس وانواع الالعاب وغير ذلك وقد فاتنا
ان نقول انه من الواجب علينا ان نرسم هذه الاشياء
في صورة جميلة موجودة في الكتاب حتى ينطبع
المسمى على الاسم في عقل التلميذ انني اتذكر اننا
اخذنا اجزاء جسم الانسان في السنة الاولى
الابتدائية ولكني مع الاسف اصرح بانني لا اعرف
الى الان كوعي من بوعي وذلك لعدم وجود صورة
تصور لي كوع الانسان وبوعه —

كما اننا نصرح جميعا باننا نجهل الاسماء العربية
للحيوانات الموجودة في حديقة الحيوانات الا القليل
فلماذا لا نرسم هذه الحيوانات في كتب الاطفال وتوضع
عليها حكايات جميلة حتى نطبع هذه الاسماء في
عقول الصغار كما ينقش النقش على الحجر،
هذه هي اول نقطة توجب الانتباه — وانني [illegible]

بیان کرونگا،

(پہلا مرکز) پرائمری اسکولوں کی درسی کتابیں ہم دیکھتے
ہیں کہ درسی کتابیں اسقدر ناقص ہیں کہ اُن میں روز
مرہ بول چال کے کلمات کا بھی احاطہ نہیں کیا گیا جو کچھ ان کتابوں
میں ہے وہ یا حکایات ہیں یا نصائح ہیں، میں ان نصائح
اور حکایات کو برا نہیں سمجھتا کیونکہ وہ طالب علم کے اخلاق
حسنہ کی تربیت کرتے ہیں میری غرض اس امر کی تفتیش
ہے کہ اُن میں ایسے سبق نہیں ہیں جن میں روزمرہ بول
چال کے کلمات کا استعمال ہو جیسے جسم انسان کے حصے مکان
کے حصے سونے کا کمرہ اور اُسکا اسباب کھانے کا کمرہ استقبال
کا کمرہ باورچیخانہ وغیرہ حیوانات کے اقسام لباس کے
اقسام کھیل وغیرہ کے اقسام ایک بات اور مجھے بیان کرنے
سے رہ گئی وہ یہ ہے کہ ہمیں فرض ہے کہ ہم ان اشیاء کی خوبصورت
تصویریں کتاب میں دیں تاکہ طالب علم کی عقل میں مسمی اسم
پر منطبق ہو جائے مجھے یاد ہے کہ ہمنے جسم انسان کے حصے پرائمری
کے پہلے سال میں یاد کیے تھے مگر میں نہایت افسوس کیساتھ
اس امر کو ظاہر کرتا ہوں کہ میں اب تک اپنی کوع اور بوع میں فرق نہیں کر سکا
اسکا سبب یہی ہے کہ کوئی تصویر ایسی نہیں بتائی گئی جو مجھے انسان کی کوع و بوع بتاتی
جیسا کہ ہم سب اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ ہم اُن حیوانات
کے عربی ناموں سے بالکل ناواقف ہیں جو اسوقت چڑیا خانہ
میں موجود ہیں مگر بہت قلیل کیوں نہ بچوں کی کتابوں میں ان
حیوانات کی شکل نہیں بنائی جاتی اور انپر نفیس حکایات نہیں وضع
کی جاتیں تاکہ یہ نام چھوٹے لڑکوں کی عقلوں میں اس طرح منطبع ہو جائیں
جیسے پتھر میں نقش کیا جاتا ہے یہ وہ پہلا مرکز ہے جو قابل توجہ ہے [illegible]

له الكوع بالضم طرف الزند الذي يلي الابهام ويقال له الكاع ايضا [illegible]

لناظر المعارف الجديد بلسان كل محب للغة ان ينظر الى هذا الاقتراح ويعيره نظرة التفات وانتباه حتى يكون ذلك اول اعماله المحبوبة ومشروعاته النافعة باذن الله -

ڈائرکٹر صاحب کی خدمت میں ہر شخص کی جانب سے جو اپنی زبان سے محبت رکھتا ہے یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ اس عرضداشت کو ملاحظہ فرمائیں اور اسکو التفات اور بیداری کی نظر سے دیکھیں تاکہ یہ اُنکے کاموں میں پہلا پسندیدہ کام اور خدا کے حکم سے مفید تجویز ثابت ہو،

النقطة الثانية (القواعد العربية)

دوسرا مرکز (عربی قواعد)

نجد اغلب التلاميذ فى القسم الابتدائى والتجهيزى يبغضون القواعد العربية ويكرهونها ويستصعبونها مع انهم يميلون الى الاديان والانشاء فما هو الداعى الى ذلك مع ان قواعد لغتنا ربما لا تزيد صعوبة على الافهام عن قواعد اللغات الاخرى فما هو الداعى الى ذلك النفور،

ہم دیکھتے ہیں کہ پرائمری اور ہائی اسکولونکے طلبہ عربی قواعد سے نفرت رکھتے ہیں اور اُنکو مکروہ اور دشوار سمجھتے ہیں باوجودیکہ وہ مذاہب اور انشا پردازی کی طرف مائل ہیں، اسکا کیا سبب ہے باوجودیکہ ہماری زبان کے قواعد دوسری زبانونکے قواعد سے سمجھنے میں کچھ زیادہ دشوار نہیں ہیں پھر اس نفرت کا باعث کیا ہے،

كل ذلك راجع الى طريقة التدريس العقيمة التى يستصعبها التلاميذ والى عدم وجود كتاب مواتٍ للتدريس -

یہ سب کچھ اُس بے نتیجہ طریقۂ تعلیم کا اثر ہے جسکو طلبہ دشوار سمجھتے ہیں اور کچھ اسکا باعث ایسی کتابوں کا نہونا ہے جو تدریس کے موافق ہوں،

انى لا اذم كتاب قواعد اللغة العربية من وجهة انه غير كاف ولكننى انتقده لعدم وجود امثلة سهلة وتمارين متعددة فيه نجد الدروس فى هذا الكتاب يبتدأ فيه بالقاعدة ولا يبتدأ فيه بالامثلة ولهذا يستصعب التلميذ القاعدة لانه لم يقرأ عنها امثلة سهلة تقربها الى ذهنه انى اعتقد تمام الاعتقاد انه لو وجدت امثلة سهلة وتمارين عديدة لصارت القواعد سهلة ولانطبعت فى عقولنا فلا ننساها ابدا ولتكلمنا صحيحا وقرأنا صحيحا وتقدمت لغتنا بتقدمنا هذا -

میں زبان عربی کے قواعد کی کسی کتاب کو اس لیے برا نہیں کہتا کہ وہ کافی نہیں ہے مگر میں اس لحاظ سے اُسکی تنقید کرتا ہوں کہ اُسمیں آسان مثالیں اور متعدد مشقی سوالات نہیں ہیں ہم کتاب کے سبقونکو دیکھتے ہیں کہ اُسمیں قاعدے سے ابتدا کیجاتی ہے اور مثال سے ابتدا نہیں کیجاتی اسیواسطے طالب علم قاعدہ کو دشوار سمجھتا ہے کیونکہ اُس نے اُس قاعدہ کی ایسی آسان مثالیں نہیں پڑھیں جو قاعدہ کو اُسکے ذہن سے قریب کردیں، مجھے کامل اعتقاد ہے کہ اگر آسان مثالیں اور متعدد مشقی سوالات پائے جاوین تو قواعد آسان ہوجائیں اور ہماری عقل میں اسطرح منقش ہو جائیں کہ پھر ہم انکو کبھی نہ بھولیں اور ہم صحیح بولنے لگیں اور صحیح پڑھنے لگیں اور ہماری اس ترقی سے زبان ترقی کرجائے،

هذه هي النقطة الثانية التي تحتاج الى الانتباه كما تحتاج النقطة الاولى -

یہ وہ دوسرا نقطہ ہی جو اسی طرح غور کا محتاج ہے جیسا کہ پہلا تھا،

(النقطة الثالثة) نادي دار العلوم واستعمال الالفاظ الجديدة

(تیسرا نقطہ) مجلس دار العلوم اور نئے الفاظ کا استعمال،

اختلفت آراء اعضاء نادي دار العلوم في امرين احدهما وضع الفاظ عربية للمخترعات الحديثة وثانيهما استعمال الالفاظ الافرنكية بدل العربية ولكننا وجدناهم اخيراً اتفقوا على استعمال الطريقة الاولى لانهم وجدوها الفضلة والمثلى لنا كلمة في ذلك وهي، انا نحمد المسعى الذي يسعى فيه نادي دار العلوم ونود ان ننبههم الى امرين عسى ان ينتبهوا اليهما ولا اخالهم الا منتبهين،

ممبران مجلس دار العلوم کی رائین دو باتون مین مختلف ہین ایک تو یہ کہ نئی ایجادات کے لیے عربی الفاظ بنائے جائین دوسرے یہ کہ عربی کے عوض فرنگی الفاظ استعمال کیے جائین مگر ہم دیکھتے ہین کہ آخر مین انھون نے پہلے طریقہ کے استعمال پر اتفاق کیا ہو کیونکہ انھون نے اسی طریقہ کو بہتر اور عمدہ سمجھا اور ہماری اس بات مین صرف ایک بات ہی ہم اس کوشش کی جو مجلس دار العلوم کر رہی ہے تعریف کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ انکو دو باتون پر متنبہ کرین شاید وہ متنبہ ہو جائین ہمارے خیال مین تو ضرور متنبہ ہونگے،

(الامر الاول) اما الامر الاول فهو اننا سمعنا انهم جعلوا اللجنة التي تنتقي الالفاظ مركبة من خمسة فقط ينتخبون من الالفاظ المقدمة لهم من اعضاء النادي ما يوافق ذوقهم ولكني اظن انه من الواجب ان تتألف هذه اللجنة من ٥٠ شخصاً على الاقل ليكون لتعدد الافكار في انتقاء الالفاظ السطوة العظمى

(پہلی بات) پہلی بات یہ ہی ہمنے سنا ہی کہ انھون نے جو میٹنگ الفاظ چننے کے لیے قائم کی ہے وہ صرف پانچ آدمیون سے مرکب ہی جو اُن الفاظ کا جو کہ اُن کو ممبران مجلس کی جانب سے پیش کیے جاوینگے اپنے ذوق کے مطابق انتخاب کرینگے میرے خیال مین ضرور ہی کہ یہ میٹنگ کم سے کم پچاس اشخاص سے مرکب کی جائے تاکہ الفاظ کے انتخاب مین تعداد افکار کا اچھا نتیجہ پیدا ہو،

اما الامر الثاني فهو اننا نطلب منهم بعد ان ينتقوا ما وافقهم من الالفاظ ان يؤلفوا قاموساً للالفاظ ثم كتاباً سهل العبارة يضم بين جانبيه كل هذه الالفاظ مدمجة في قصة طويلة ويفرق هذا الكتاب على كل من مقدم

(دوسری بات) ہم اُن لوگون کی خدمت مین درخواست کرتے ہین کہ جب وہ اپنے ذوق کے مطابق الفاظ چن چکین تو پہلے الفاظ کی ایک ڈکشنری بنا دین پھر ایک سہل عبارت کی کتاب تیار کرین جسمین یہ تمام الفاظ کسی لمبے قصہ کے ضمن مین آ جائین اور یہ کتاب ہر ایک طالب علم کے

ن يكتب ويقرأ —

مل ه هي اقتراحاتي على نادي دار العلوم فان
افقهم عملوا بها وان لم توافقهم فليهملوها وما
ذلك بعظيم عليهم، المؤيد

تقسیم کردی جائے،

مجلس دار العلوم کی خدمت مین میری یہ گذارشین ہین
اگر اُنکو پسند ہون اسپر عمل کرین اور اگر ناپسند ہون تو
چھوڑ دین یہ اُنپر کچھ گران نہین ہی،

مكتوب حضرة الفاضل محمد حسين اللكنوي من لندن

مولوی محمد حسین لکھنوی کا خط لندن سے

تابع ما قبله

مل ومما يستغرب غاية الاستغراب ان اكثرما
نفق لهم مما نشر ذكرهم ورفع ملتهم وامتازوا به عن
افة الحكماء انما كان من قرب المدة التي ذكرناها قبل
تفصيل ذلك ان عامتهم كانت في سالف الزمان
ارية من العلم والحكمة بل كانت القراءة والكتابة
ا يختص به القسيسون وحملة الدين وكانوا قد ضيقوا
لى الناس شديدًا وشغلوهم بالظواهر ومن يلقب
ب او پاپ كان هو الرئيس المطلق في المذهب
المرتب لما دونه من طبقات العلماء لانه من
لفاء المسيح واحدًا بعد واحد يتبعه ملوك
صارى ويأخذ الجمهور باوامره ونواهيه،
ان يحلل ويحرم ما شاء لمصلحة يراها والسعادة
لشقاوة الاخرويتان موقوفتان على رضاه
خطه من اخرج عن الكنيسة قدمه هذا
في ان ملك اليمان الذي يلقب سلطان
سلاطين ابتلى بهذه البلية فمشى من دار

متعلق از ما قبل

جو بات نہایت عجیب سمجھی جاتی ہی وہ یہ ہی کہ اتفاقًا جس چیز نے
زیادہ اُنکا ذکر دنیا مین پھیلایا اور اُنکی قومیت کو بلند کیا اور
جسکے باعث وہ تمام حکما سے ممتاز ہوے وہ اُنکو اتنی ہی مدت سے
حاصل ہوئی جسکا ہم نے اوپر ذکر کیا ہی اسکی تفصیل یہ ہی کہ اُنکے عوام
گذشتہ زمانہ مین علم و حکمت سے بالکل خالی تھے بلکہ لکھنا پڑھنا صرف
پادریوں اور مذہبی لوگوں مین خاص تھا جنھوں نے لوگوں پر بہت
تنگی کر رکھی تھی اور ظاہری امور مین اُنکو مشغول کر دیا تھا جو شخص پوپ
یا پاپ کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا وہی گویا مذہبی بادشاہ مانا جاتا تھا
اور اپنے سے کم درجہ کے علما کی تربیت بھی وہی دیتا تھا کیونکہ
وہ مسیح کے اُن خلفا مین سے تھا جو یکے بعد دیگرے چلے آتے تھے
سلاطین نصاری اُسکی پیروی کرتے تھے اور تمام لوگ اُسکے احکام
کو مانتے تھے، اُسے جائز تھا کہ کسی مصلحت کی بنا پر جس چیز کو چاہے
حلال و حرام بنا دے آخرت کی نیک بختی اور بدبختی اُسکی رضامندی
اور غصہ پر موقوف تھین جو شخص گرجے سے نکالدیا جائے اُسکو
پھر ہوش کہ سکتا تھا یہانتک کہ شاہ جرمنی جو شہنشاہ کہلاتا تھا کہ اس مصیبت
مین مبتلا ہوا اور اپنے دار السلطنت سے پیادہ پا چلکر پوپ کی خدمت

ملكه معتذرًا ملتجيًا اليه فعفا عنه ثم ان رجلين
من اتباعه يسميان لوثر وكالوين قد برعا فى
الكلام والجدل خالفا فى مسائل ظاهرية قد
اجمعوا عليها فحكموا بردتهما وقد اتفق ان اقتدى
بهما خلق كثير من طوايف مختلفة فصارت تلك
الاقاويل مذهبًا جديدًا بالغا غاية الاستصواب
والاستحسان وشنع اهله على پوپ واتباعه
وغضبوا منه وبلغوا فى الرد والقدح كل مبلغ كما
يقتضيه الاختلاف فى اصول العقائد فلم يبق له
تلك الرياسة المطلقة الا انه يملك قطرًا من الارض
والرومة الكبرى دار ملكه ولما كانت ارض البربر
المعروفة بالمغرب الاقصى ومن مشهورات بلادها
مراكش وفاس وتونس قد افتتحت فى صدر
الدولة الاموية وهى مقاحمة الافرنجة
ليس بينهما الا خليج المغرب فى عرضه عند
المدخل على غاية الضيق فاقتضت امور ان
عبر المسلمون واستولوا على شطر من مملكة
الاسپانيول وما يتصل بها كالاندلس والغرناطة
والنابلس وبقيت فى ايديهم قريبًا من ثمانمائة سنة و
صارت من احسن بلاد الاسلام علمًا وازديادًا وفصاحة
وبلاغة وخرج منها فى كل فن جماعة مشهورة
منهم الشيخ العارف محى الدين بن العربى الحاتمى
الطائى الاندلسى وقد برعوا فى علوم الاوايل ايضًا
خصوصًا الرياضيات منها حتى فاقوا اقرانهم فيها
ثم حدثت اسباب اوجبت غلبة سلطان

عذر خواہی اور پناہ حاصل کرنیکے لیے پہونچا اُس نے اُسکا قصور
معاف کردیا۔ دو شخص جو پوپ کے تابعین میں سے تھے جنکے نام
لوثر اور کالوین تھے علم کلام اور جدل میں مشاق پیدا ہوئے
اور اُنھون نے ظاہر مسائل میں جنپر لوگونکا اتفاق تھا مخالفت کی
اُنھون نے ان دونونکے ارتداد کا فتوی لگایا اور اتفاق سے مختلف
فرقون میں سے ایک گروہ کثیر اُن دونونکا پیرو بن گیا اور یہ
اقوال ایک نیا مذہب بن گئے جو نہایت صحیح اور ثواب سمجھا گیا اس
مذہب والون نے پوپ اور اُسکے تابعین پر تشنیع شروع کی اور اُس سے
ناراض تھے اور خوب رد وقدح کی جیساکہ اصول عقائد میں اختلاف
کا طبعی نتیجہ ہے اس لیے اُسکی وہ عام حکومت جاتی رہی مگر وہ
زمین کے ایک حصہ کا مالک ہے اور رومۃ الکبری اُس کا پایہ تخت ہے
ملک بربر جو مغرب اقصی کے نام سے مشہور ہے اور جسکے مشہور شہر
مراکش اور فاس اور تونس ہیں چونکہ دولت بنی امیہ کے ابتدائی
زمانہ میں فتح ہوگیا تھا اور وہ افرنجہ کی سرحد پر واقع تھا سوا
خلیج مغرب کے اور کوئی شے اُن دونون کے درمیان حائل نہ تھی
اُس کا عرض مدخل کے قریب بہت تنگ واقع ہوا تھا بہت سی
باتون کے لحاظ سے مسلمان اُسکے پار اُتر گئے اور ملک اسپین کے ایک
حصہ اور اُسکے متصل شہرون مثل اندلس اور غرناطہ اور نابلس
وغیرہ پر حکومت حاصل کرلی یہ ملک تقریبًا آٹھ صدی تک انکے
قبضہ میں رہا علم اور فصاحت وبلاغت کے لحاظ سے تمام بلاد
اسلام میں بہتر تھا وہان سے ہر فن کی ایک مشہور جماعت پیدا
ہوئی کہ شیخ عارف محی الدین بن العربی الحاتمی الطائی وہین سے
نکلے وہان کے لوگون نے متقدمین کے علوم میں خصوصًا
ریاضیات میں کمال پیدا کیا اور اپنے معاصرین پر غالب ہوگئے
ایسے اسباب پیدا ہوگئے جن کے باعث اسپین کے بادشاہ

الاسبانيول على ملوك الطوائف بالاندلس وجلاهم
المسلمين عنها حتى لم يبق فيها ساكن دار ولا نافخ نار
منهم وعادت كهيئتها الاولى افرنجة محضة الا ان
اكثر العمارات باقية وخربة الكتب التى لا يوجد لها
نظير محفوظة الى يومنا هذا لكثرة ميلهم الى مشاهدة
الآثار القديمة اينما كانت وحرصهم على معرفة الآراء
والاديان والعادات فلما راى الافرنج من اهل الاندلس
خائضين فى غمار الفلسفة ووجدوا علم الهيئة
بل سائر التعليمات من اجل ما ينفع فى هذه النشأة
خصوصا فى سفر البحر وكانوا بقربهم من السواحل
اصحاب مراكب وتجارات اخذوا عليها بضرس
قاطع وجد واسع وترجموا ما اتاهم من كتب
اليونان فى تلك العلوم من اللغة القريبة ،
وكان من سعادة الجد وحسن الاتفاق ان رجلا
اسمه كلمبس ممن مارس امر المراكب وله حظ من العلم
زعم ان الارض لا بد ان يكون طرفاها مكشوفين
حتى تتوازن ولا ترسب فى الماء ومكث على
هذا الظن مدة يدور على ابواب الملوك ويطلب مالا
جليلا لاعداد المراكب وتحقيق الامر بل تملك تلك
الارض فلم يجب الى مسؤله احد الا ملكة اسبانيول
فسار فى البحر فى جهة الغرب شهرا حتى انتهى
الى جزائر كثيرة وارض كبيرة تقارب نصف ارضنا
المعروفة بالربع المسكون طولها من اقصى الشمال
الى خمسة وخمسين درجة من جنوب خط الاستواء
وعرضها فى جهة المشرق والمغرب متفاوت

اندلس کے طوائف الملوک پر غلبہ حاصل کر لیا اور مسلمانون کو وہان سے
جلا وطن کر دیا یہانتک کہ وہان کسی گھر کا باشندہ اور کوئی آگ
پھونکنے والا باقی نرہا اور افرنجہ اپنی پہلی خاص حالت پر پھر آگیا
مگر اکثر عمارتین باقی ہین اور خراب کتابین جنکی نظیر نہین پائی جاتی
آج تک محفوظ ہین کیونکہ وہ لوگ آثار قدیمہ کے مشاہدہ کے جہان
کہین ہون بہت مشتاق ہین اور خیالات اور مذاہب و عادات
کے معلوم کرنے کے نہایت حریص ہین افرنج والون نے جب اہل اندلس
کو فلسفہ کے کنڈون مین ڈوبے ہوے دیکھا اور علم ہیئت
بلکہ تمام تعلیمی علوم کو انھون نے اس دنیا مین خصوصًا دریا کے
سفر مین نہایت مفید پایا اور انکے قریب سواحل پر جہاز ران
اور تاجر لوگ رہتے تھے اس لیے انھون نے ان علوم پر مضبوط
دانت جمائے اور عمدہ کوشش کے ساتھ انکو حاصل کیا اور
مسلمانون سے جو کتابین یونان کی ترجمہ کرنے سے رہگئی
تھین انکو قریب زبان سے ترجمہ کیا بخت کی رسائی اور حسن
اتفاق سے ایسا ہوا کہ ایک شخص بہ کلمبس نامے کو جسنے جہازرانی
کے فن مین مہارت پیدا کی تھی اور علم بھی رکھتا تھا یہ خیال پیدا
ہوا کہ زمین کے دونون جانبین ضرور کھلی ہونی چاہیئے تاکہ
وزن برابر رہے اور پانی مین بیٹھ نہ جائے اور اپنے اس
خیال پر ایک مدت تک جاریا بادشاہون کے دروازون پر
گھومتا تھا اور جہاز تیار کرنے اور تحقیق امر کے لیے بلکہ زمین پر
قبضہ کرنے کے لیے بہت کچھ مال مانگتا تھا ملکہ اسپانیا کے
سوا کسی نے اسکی بات نہ مانی وہ شخص دریا مین مغرب کی جانب
ایک مہینہ چلتا رہا یہانتک کہ بہت جزیرون تک پہونچا ایک زمین سے
ملی جسکا عرض ہمارے ربع مسکون کے نام سے مشہور نصف کے قریب ہے اسکی
طول اقصی شمال سے خط استوا کے جنوب تک ۵۵ درجے کا ہے اور اسکا عرض مشرق

ضيقا وسعة تسكنها امم كثيرة مختلفة لغاتهم وعاداتهم
والوانهم يعبد جلهم الشمس او الاوثان ليس لهم
صنائع متقنة وعلوم مدونة بل كانوا فاقدين
لاشرفها وما تمس الحاجة اليه كثيرا كالحدادة و
الكتابة والحياكة لكن فيها معادن كثيرة غزيرة
الذهب والفضة وحجر الالماس والزمرد ونباتات
عظيمة النفع لا توجد في غيرها فغلب الاسپانيول
عليهم بجمع قليل وذلك لفقدهم الات الحديد
وخصوصا المدفع وشدة دهشتهم وذعرهم مما
دهاهم بغتة ولم يكن في حسبانهم ان غير ارضهم
ارض فيها ناس سواهم كما كان حال هذه المعمورة
الى زمان ظهور تلك الارض ثم استولوا على اكثرها
مما كان بهم اليه حاجة ومصروا فيها امصارا عظيمة
وابتنوا حصونا منيعة ونقلوا اليها من الحيوانات
ما لم يكن فيها كالفرس وعملوا كذلك بالنبات
وجلبوا اليها من السودان خلقا كثيرا للزراعة
والفلاحة واتخذوا منهم جيشا هنالك وتقاسمها
ثلث طوائف الاسبانيول وهو اول من وصل اليها يملك اكثر الجانب
الغربي منها شمالا وجنوبا والانكليس الشرقي الشمالي وهو
ازيد من كل الهند والپرتكيس الشرقي الجنوبي وقد اشتهر كل
هذه الارض فيما بينهم بامريكا باسم رجل تاجر
من الاسپانيول تسلط على بعض اطرافها و
يسمونها بالدنيا الجديدة ايضا وقد كان ظهورها
سببا لبحث عظيم عندهم يتعلق بمبدأ الناس
الموجودين فيها لانها غير متصلة بارضنا وما كان

مغرب کی جانب تنگی اور کشادگی کے لحاظ سے مختلف ہے اسمین بہت سی قومین
آباد ہین جنکی زبانین اور عادات اور رنگ مختلف ہین جنکے سب
آفتاب یا بتونکی پرستش کرتے ہین اُنکے یہان عمدہ پیشے اور علوم
مدونہ نہ تھے بلکہ ایسے پیشے بھی وہ نہ جانتے تھے جو کہ شریف ہین اور
جسکی اکثر حاجت پڑتی ہی جیسے آہنگری کتابت اور بافی مگر اُس مین
مین سونے اور چاندی اور الماس اور زمرد کی بہت کثرت کانین
ہین اور بہت مفید نباتات ہین جو دوسرے ملکونمین نہین پائی جاتین
اسپانیا والے تھوڑی سی جماعت کے ساتھ اُنپر غالب آگئے کیونکہ ان
والونکے پاس لوہے کے آلات خصوصًا توپ وغیرہ نہ تھے نیز اس
ناگہانی بلا سے بہت کچھ خوف زدہ ہوگئے اُنکے خیال مین یہ بات
نہ تھی کہ اُنکی زمین کے علاوہ کوئی اور بھی زمین ہی جسمین اُنکے
سوا اور لوگ رہتے ہین جیسا کہ اس زمین کے ظاہر ہونے تک یہان
والونکا حال تھا پھر اسپانیا والے اُسکے اکثر حصہ پر جسکی اُنھین
ضرورت تھی غالب آگئے اور اُسمین بڑے بڑے شہر آباد کیے اور
مضبوط قلعہ بنائے اور ایسے حیوانات لے گئے جو وہان نہ تھے
جیسے گھوڑا ایسے ہی نباتات ملک سوڈان سے ایک خلق کثیر
کو کاشتکاری کے لیے وہان کھینچا اور اُنسے اُس جگہ ایک فوج تیار کی
تین قومون نے اُس زمین کو باہم تقسیم کرلیا اہل اسپانیا جو کہ اول وہان پہنچے
تھے غربی جانب مین شمال سے جنوب تک اکثر حصہ کے مالک ہین اور انگریز
مشرقی شمالی حصے کے مالک ہین جو تمام ہندوستان سے بڑا ہی اور پرتگیزی شرقی جنوبی
حصے کے مالک ہین یہ کل زمین اُنمین امریکہ کے نام سے مشہور ہی جو
اسپانیا کا ایک سوداگر تھا اور اس زمین کے بعض اطراف پر مسلط
ہوگیا تھا اور اُسکو نئی دنیا بھی کہتے ہین اُس کا ظہور اہل یورپ
کے نزدیک ایک بڑی بحث کا باعث ہوا جو اُن لوگونکی نسل سے
متعلق ہی جو کہ وہان موجود ہین کیونکہ وہ زمین ہماری زمین سے متصل نہین

راكب تبعد في الزمان القديم عن الساحل كثيرا حتى
كن وصول جماعة اليها من هذه المعمورة لفقدان
ة يستدل بها في كل الاوقات على جهة معينة بل
ن قرب المدة التي ذكرناها ولا علم خاصية عجيبة شئ
لمقناطيس ليس الى ادراك سببها سبيل للعقول
شرية وهي ميل احد جانب الحجر المذكور الى القطب
شمالي والجانب الاخر الى الجنوبي حتى لو كسرت قطعة
كسرات متعددة بقي الميلان المذكوران في كل
حد منها تلك النسبة فعملوا به الة تدل على جهة القطب
ن هذا الجنس ما يعرف به القبلة فسهل عليهم الاسفار
ية حتى انهم يطوفون حول هذه الكرة ويدورون عليها
سنتين وقد وقفوا بهذا السبب على هيئة الارض والبحر
هي مما لم يقف عليه الاقدمون ووصلوا في جنوب خط
ستواء الى منتهى الارض حيث العرض خمسة وثلثون
جة وما كان هذا معلوما للقدماء ولم يذكر بطليموس
من عشر درجات في تلك الجهة وكذلك اطلعوا على
ان الجزائر من كبيرة تزيد على كل ارض الهند صغيرة
رها اميال معدودة ومتوسطات بين ذلك واكثرها
ورة مسكونة وبعضها خالية ليس فيها انسان
اعتنوا اشد الاعتناء بمساحة الارض
معرفة خواص بقاعها وحال ساكنيها
ونوا في هذا الفن الذي يسمى جغرافيا بلغة
ونان مجلدات كبارا ـ
وستاتي البقية

اور قدیم زمانہ مین جہاز ساحل سے بہت دور نہ جایا کرتے تھے تاکہ
کسی جماعت کی رسائی اس زمین سے وہان تک ہو سکتی اس لیے
کہ اُسوقت کوئی آلہ ایسا موجود نہ تھا جس سے ہر وقت مین معین جہت
معلوم ہو سکتی بلکہ اسی مدت سے جسکا ہم اوپر ذکر کر آئے ہین ایک عجیب
اور نفیس خاصیت مقناطیس مین دریافت ہوئی ہی جس کا سبب
عقول بشریہ دریافت کرنے سے عاجز ہین اور وہ یہ کہ اس پتھر
کی ایک جانب قطب شمالی کی طرف مائل ہی اور دوسری جانب
قطب جنوبی کی جانب یہانتک کہ اگر اُس کا ایک ٹکڑا ریزہ ریزہ
کر دیا جائے تب بھی یہ دونون میل اسی نسبت سے ہر ریزہ
مین باقی رہینگے اس پتھر کے ذریعہ اُنھون نے ایک آلہ بنایا جو
قطب کی جہت بتاتا ہی اسی قسم کا ایک اور آلہ ہی جس سے قبلہ معلوم ہوتا ہی
اس لیے اُنکو دریائی سفر بہت آسان ہو گئے یہانتک کہ وہ لوگ
کرۂ زمین کے گرد دو سال مین پھر آتے ہین اور اس سبب سے زمین
اور دریا کی اصلی ہیئت پر وہ ایسے واقف ہو گئے کہ متقدمین اُس سطح
واقف نہ تھے خط استوا کے جنوبی جانب مین بھی وہ انتہائی
زمین تک پہونچگئے جہان عرض بلد ۳۵ درجہ ہی یہ زمین قدماء
کو معلوم نہ تھی بطلیموس نے بھی اس جانب مین دس درجہ سے زیادہ
کا حال ذکر نہین کیا اسی طرح اُنکو ہزارون جزیرے دریافت ہوے
جنمین سے بڑے کل زمین ہند سے بھی زیادہ ہین اور چھوٹو نکا
دور چند میل ہی اور کچھ متوسط درجے کے ہین اکثر جزیرے آباد ہین اور بعض
خالی ہین جنمین کوئی انسان نہین ہی زمین کی مساحت اور اُسکے
قطعات کے خواص اور باشندونکے حال دریافت کرنیکا بھی اُنھون نے بہت
اہتمام کیا ہی اور اس فن مین جسکو یونانی زبان مین جغرافیہ کہتے ہین بڑی
بڑی کتابین لکھی ہین،

باقی آیندہ

العرب وقديم تمدنهم

اطلعنا على فصل فی مجلة الكوثر للمستر صموئيل لاينج يبحث فيه عن تقدم العرب ورقيهم فی المدنية بعصر يماثل عصر الكلدانيين والمصريين فی الاعصر الغابرة فاحببنا ترجمته ونشره لما فيه من الفوائد التاريخية المهمة واخصها اختراعهم للكتابة قال

لا ريب ان احاسن الاخبار القديمة المعاصرة لزمن الفراعنة والكلدانيين خليقة بالذكر وجديرة بالبيان وقد ساعدتنا الصدف الحسنة واسعفنا الحظ على معرفتها فی هذا العصر فاتتنا من بلاد لا ينتظر ورودها الينا منها وهی بلاد العرب التی قل ما يعرف عنها لصعوبة اجتيابها

لقد تمكن بعض رجال العلم فی هذا العصر من اجتيابها والتجوال فيها وشاهدوا فی داخليتها من تاخس بتنها حوادث الايام ونسخوا جملة كتابات منقوشة على حجارتها، ولقد ذهب الدكتور كلاسر فی سياحته بجنوبی جزيرة العرب ثلاث مرات الى داخليتها ونسخ ۱۰۳۱ كتابة ذات اهمية عظيمة فبواسطة هذه الكتابات الماسة وغيرها اصبحنا قادرين على تحقق الروايات المتواترة عن الامم البائدة فيها وقد اثبتت لنا قدم تقدم التجارة و التمدن فيها وما ابدع قول الاستاذ سايس بخصوص حيث قال «ان اضاء علينا ماضی ايام بلاد العرب بغتة

عرب اور اُنکا قدیم تمدن

ہمنے رسالہ کوثر مین صموئیل لائنج کا ایک مضمون پڑہا جسمین وہ تقدم عرب اور اُنکی اُس زمانہ کی تمدنی ترقی سے بحث کرتے ہین جو کلدانیون اور مصریون کے ازمنہ گذشتہ سے مماثل ہی ہمنے بہتر سمجھا کہ اُسکا ترجمہ شائع کرین کیونکہ اُسمین بہت سے ضروری تاریخی فائدے ہین اور اخص فوائد عرب کا فن کتابت کو ایجاد کرنا ہی۔ وہ کہتا ہی

اس مین شک نہین کہ زمانہ قدیم کی بہترین خبرین جو فراعنہ اور کلدانیون کی زمانہ کی معاصر ہین ذکر اور بیان کے لائق ہین ہمین دن کی موافقت اور خوش نصیبی سے اس زمانہ مین اُنکے معلوم کرنیکا موقع ملا اور ایسے ملک سے وہ خبرین پہونچین جہان سے اُنکے ورود کا انتظار نہ کیا جاسکتا تھا وہ ملک ملک عرب ہی جہانکا حال وہانکے سفر کے دشواری کے باعث بہت کم معلوم ہوسکتا ہی

بعض اہل علم کو اس زمانہ مین اس ملک مین سفر کرنے اور چلنے اور پھرنے کا موقع ملا اور اُسکے اندر انھون نے ایسے شہر ملاحظہ کیے جنکو زمانہ کے حوادث نے برباد کر دیا ہی جو کتبے وہانکے پتھرون پر لکھے ہوے تھے اُنکو نقل کر لیا ہی ڈاکٹر کلاسر اپنی سیاحت کے زمانہ مین جزیرہ عرب کے جنوبی جانب مین تین مرتبہ اندر تک پہونچا اور ۱۰۳۱ ضروری کتبے نقل کیے،

ان دستیاب شدہ کتبون کے ذریعہ ہمین یہ قدرت حاصل ہوئی ہی کہ اُن روایات کی تحقیق کرین جو اس ملک مین ہلاک ہونیوالی امتون سے متواتر طور پر پہونچتی رہی ہین ان کتبون نے یہ بھی ثابت کیا ہی کہ تجارت اور تمدن اس جزیرہ مین قدیم سے تھا خاصکر اُستاد سایس کا قول کیسا عجیب ہی کہ ملک عرب کے گذشتہ ایام ہمپر اچانک روشن ہوگئے اور اس روشنی کے ذریعہ ہمین معلوم ہوا کہ وہ اسلام سے بہت پہلے علم

وتجارة قبل الاسلام وكان فيها دول قوية منيعة
الجانب عظيمة التمدن واسعة التجارة ولا سيما
من انه قد كان لها تاثير مهم على تاريخ العالم بوجه العموم
ان زيارة ملكة سبأ الى سلمان بن داود لنا اول بارقة
عن تاريخ بلاد العرب الغامض ومن المحقق انها كانت
ملكة امة متمدنة وجاء ذكرها وذكر قومها في سفر الملوك
من التوراة واذا تدبرنا انواع هديتها رأينا انها
كانت ملكة حاكمة في جنوبي بلاد العرب
(بلاد الطيب) المدعوة قديما سبأ ولربما
كانت حاكمة على بلاد الصومال والحبش ايضا
وكانت ذات مجد عظيم وعز باذخ اما
تاريخ عصرها فهو الجيل الثامن قبل المسيح
عليه السلام ولقد امتد ملكها الى حدود نينوى
شمالا بعصر تكلسبلاسر وسرغون الثالث من
ملوك اشور فاذا كانت في ذلك العهد مملكة مجيدة
عظيمة فكم مضى عليها من القرون حتى احرزت
تلك الدرجة ويظهر من دراسة الخطوط المنقوشة
انها تقلبت مع الزمان بتقدمها كمصر والكلدان
ونمت وعظمت بانضمام الممالك الصغيرة بعضها
مع بعض حتى صارت امبراطورية عظيمة منيعة
الجانب كانوا يدعون الحكام الكهنة الاول قبل
الانضمام الى مملكة واحدة (مقارب) وهذا
يدل ان حكومتهم كانت بيد الكهنة وسبأ اسم
صنم كانوا يعبدونه كاشور اسم صنم الاشوريين و
الكتابات المكتشفة حديثا بينت لنا حقائق

وتجارت کا ملک تھا اور اُسمین ایسی قوی حکومتین موجود تھین جو عرب
دو دبدبہ عظیم تمدن اور وسیع تجارت رکھتی تھین اور یہ ضرور ہے کہ ان
حکومتونکا عام طور سے تاریخ عالم پر ایک قوی اثر تھا) ملکہ
سبا کا سلیمانؑ کی ملاقات کو آنا اول مرتبہ ملک عرب کی قدیمی تاریخ
کو ظاہر کرتا ہی یہ امر محقق ہی کہ وہ ایک متمدن قوم کی ملکہ تھی جس
کا اور اُسکی قوم کا توریت کے سفر ملوک مین ذکر آیا ہی جب ہم
اُس کے ہدیہ کے اقسام پر غور کرتے ہین تو ہمین یہ معلوم
ہوتا ہی کہ اُسکی حکومت ملک عرب کے جنوبی حصہ مین تھی جو
خوشبو کا ملک ہی اور قدیم سے سبا کے نام سے مشہور ہی بلاد
صومال اور حبش مین بھی اُسکی حکومت رہی ہی یہ ملکہ نہایت
صاحب مجد اور معزز تھی اُس کا زمانہ آٹھوین صدی قبل مسیح
علیہ السلام ہی اُس کا ملک تکلسبلاسر اور سرغون ثالث شاہ
اشور کے زمانہ مین شمال کی جانب نینوی تک پھیلا
ہوا تھا جب اس زمانہ مین ایک ایسی عمدہ اور بڑی حکومت
موجود تھی تو اُس پر کتنی صدیاں گذر چکی ہونگی جب کہ
اُس نے یہ مرتبہ حاصل کیا ہوگا خطوط منقوشہ کے پڑھنے
سے ظاہر ہوتا ہی کہ اُس حکومت نے زمانہ کے ساتھ
اپنی ترقی مین مصر وکلدان کی طرح پلٹا کھایا اور نشو ونما
حاصل کیا اور چھوٹے چھوٹے صوبون کو اپنی طرف
ملحق کرتے ہوے عظیم الشان شہنشاہی کا لقب حاصل کیا
ایک سلطنت مین ملنے سے پہلے لوگ اپنے پادشاہون کو کاہن
کہا کرتے تھے جس سے معلوم ہوتا ہی کہ اُنکی حکومت
کاہنون کے ہاتھ مین تھی اور سبا ایک بت کا نام ہی جسکی
وہ پرستش کرتے تھے جیسے کہ اشور اشوریون کے بت کا نام
ہی حال کے دریافت شدہ کتبون نے جن حقائق کا اظہار کیا ہی

لم نكن ننتظرها فانه مع قدم الدولة السبائية لم تكن
هي الدولة القديمة الاولى فما كانت الا دولة قامت
على اساس دولة سابقة لها في الملك والعظمة
واسم المملكة السابقة لها (معان) ولدينا الآن اسم
اثنين وثلاثين ملكًا من ملوك الدولة المعانية
السابقة للدولة السبائية والذي ظهر من كتاباتهم
ان ملكهم امتد من سبأ (اي اليمن) الى حدود سوريا
ومصر ووجد اسماء ثلاثة ملوك في تيماء الكائنة على
طريق دمشق وسيناء مكتوبة على لوح حجري تذكارًا
وشكرًا لصنمهم استار لما آبوا من الحرب التي قامت بين
ملك مصر وملكهم واسمه (ماضي) ويقولون في كتابتهم
على اللوح انهم رجعوا سالمين وقالوا انهم من رعايا
ملك المعانيين ابي ياداماضي وانهم حكام تسار و
ومما جاء في الخط الهيروغليفي ان تسار وقلعة على
الحدود العربية في سيناء ويوجد كتابة اخرى تدل
على ان ملكهم امتد الى غزة وادوم وصار واجيران
فلسطين والامم الاخرى فلا ريب ان السبب في
نقل ملكهم الى هذه البلاد وبناءهم للحصون والمعاقل
انما هو حفظ طريق قوافلهم التجارية ومنذ الايام
الخالية كانت التجارة جارية ما بين الشرق والغرب
بواسطة البحر الاحمر وخليج العجم ومن هاتين النقطتين
كانت تنقل على الدواب الى البحر المتوسط ولما استلم
سليمان احد هذين الطرق يقينا عنت المملكة
الاسرائيلية به جيدًا وربما كان سبب الحروب بين
الاشوريين والمصريين والحثيين استلام

ہین انکی امید نہ تھی کیونکہ دولت سبائیہ باوجود اسقدر قدیم
کے پھر بھی کوئی پہلی اور قدیم دولت نہ تھی بلکہ ایک ایسی
دولت پر قائم ہوئی جسکو ملک و عظمت پہلے سے حاصل تھی
تھی اس پہلی حکومت کا نام (معان) تھا ہمین اس وقت
دولت معانیہ کے جو دولت سبائیہ سے مقدم تھی ۳۲
بادشاہون کے نام معلوم ہین جو کچھ انکے کتبون سے ظاہر ہوا
ہو وہ یہ ہو کہ انکا ملک سبا یعنی یمن سے لیکر مصر و شام کی
حدود تک پھیلا ہوا تھا تین بادشاہون کے نام موضع تیما
مین جو دمشق کے راستہ پر واقع ہو اور موضع سینا مین ایک
پتھر کی تختی پر لکھے ہوئے پائے گئے جسمین انھون نے اپنے
بت استار کی یادگار قائم کی ہو اور اسکا شکریہ ادا کیا ہو جبکہ
اس جنگ سے لوٹے تھے جو بادشاہ مصر اور ان کے بادشاہ
مسمی ماضی کے درمیان برپا ہوئی تھی وہ پتھر کے کتبون مین
کہتے ہین کہ ہم سلامت واپس آئے نیز بیان کیا ہو کہ وہ بادشاہ
معانیین ابی یاداماضی کی رعایا ہین اور تسار کے حاکم ہین
خط ہیروغلفی مین بیان ہوا ہو کہ تسار و عرب کے سرحد پر
موضع سینا مین ایک قلعہ ہو ایک اور دوسرے کتبہ سے پایا جاتا
ہو کہ انکا ملک غزہ اور ادوم تک پھیلا تھا اور وہ فلسطین اور
دوسری قومون کے ہمسایہ تھے پس اسمین شک نہین کہ انکے
ان ملکون تک بڑھنے اور قلعہ اور مکانات بنانے کا سبب تجارتی
قافلون کے راستہ کی حفاظت کے سوا اور کچھ نہ تھا زمانہ قدیم سے
بحر قلزم اور خلیج عجم کے راستہ مشرق و مغرب کے درمیان تجارت کا سلسلہ
جاری تھا اور انھین دونون مرکزون سے تجارتی مال چوپایون پر
بحر متوسط تک پہنچایا جاتا تھا جب سلیمان نے انمین سے ایک راستہ پر قبضہ کیا
تو اسرائیلی سلطنت نے اس راستہ کا نہایت اہتمام کیا اور شاید اسی

طريق التجارة ،

امام كون بلاد العرب فهو مهم جدًا لهذه الطرق
التجارية بحيث توسطها ما بين الشرق والغرب يمنعها
من الاعداء شمالًا فياف رميلة قاحلة ثم البحر من
الجهات الباقية ومما اعان على تقدم القسم الجنوبي
منها حاصلاتها العطرية التي اشتد طلبها ولا يستغنى
عنه في هياكل امم تلك القرون لان الذبائح التي
يقدمونها في الهياكل تصيرها من تعفن الدماء كمجزرة
كريه الرائحة وليس من شيء يجعل كهنة الهياكل
يتحملون الروائح الكريهة سوى البخور لانه يطمسها
بالرائحة الطيبة وكان في آسيا من هذه الهياكل ما يعد بالالوف
فكم يلزمها من بخور وطيب بلاد العرب ،
والاهم من اكتشاف هذه الآثار العربية ليس كونها بينت لنا وجود
مملكة عربية عريقة في القدم والتمدن والتجارة فقط بل كونها بينت لنا
انهم كانوا اصحاب علم ولهم احرف هجائية خاصة
بهم يكتبون بها ولا يقل قدمها عن قدم الخط الهيرو
غليفي والاشوري وهي اكثر قدمًا من الخط الفينيقي
والكتابات التي اكتشفها المسيو ستزن وظن انها
كتابة حميرية ، ولكن لما درست وجدت انها
كتابة سامية (عربية) واحرفها تشابه الخط
الاثيوبي او الجيزي واول من اشار الى ذلك
هو الدكتور كليزر وعرف انها كتابة معانية من
كتابات المانيين ، والكتابات منها ما هو اقدم من
الاخرى ودليلنا على ذلك تركيب الجمل من جهة النحو
مما يدل على قدم المعانيين وعلومهم السابقة

اور حبشیون اور مصریونکے درمیان لڑائیونکا سبب یہی تجارتی راستہ کا قبضہ ہوتا تھا
بلاد عرب ان تجارتی راستونکے لیے ایک ضروری مرکز ہی کیونکہ وہ مشرق و مغرب
کے درمیان ان راستونکے وسط مین واقع ہی اور شمال کی جانب خشک
اور ریگستانی میدان دشمنونسے اسکو محفوظ رکھتے ہین پھر دوسری
جانبونمین دریا ہر طرف سے محیط ہی - اس ملک کے جنوبی حصہ کی ترقی
کو جس شے نے مدد پہونچائی وہ اُسکی خوشبو کی آمدنی ہی جسکی ہمیشہ
مانگ رہتی تھی اور اس زمانہ مین قومونکے عبادتخانہ اُس سے
مستغنی نہین تھے کیونکہ وہ ذبائح جنکو لوگ ہیکلونپر چڑھاتے تھے
خون کے تعفن کے باعث ہیکلونکو میلا اور بدبودار بنا دیتے تھے
خوشبودار دہونیونکے سوا اور کوئی ایسی چیز نہ تھی جو ہیکل کے کاہنونکو
اُس بدبو کا متحمل بناتی کیونکہ دھونی اپنی خوشبو سے بدبو کو بالکل
مٹا دیتی ہی اور ایشیا مین ان ہیکلونکی تعداد ہزارون تک تھی اس
لیے ظاہر ہی کہ وہان بلاد عرب سے کسقدر خوشبو کی اشیا کی ضرورت
پڑتی ہوگی ان آثار عربیہ کی دریافتونسے جو ضروری امور معلوم ہوئے
ہین وہ صرف یہی نہین ہین کہ ہمین ایک ایسی عربی حکومت
کا پتہ لگ گیا جو قدم اور تمدن اور تجارت مین منہمک تھی بلکہ یہ بات
معلوم ہوئی کہ وہ قومین ذی علم تھین اُنکے حروف تہجی تھے جسمین
خاصةً وہی لکھتے تھے اُنکا قدم خط ہیرو غلفی اور اشوری کے قدم
سے کچھ کم نہین ہی اور خط فنیقی اور ان کتبونسے جو مسٹر سٹزن نے دریافت کیے
ہین اور جنکی نسبت اُنکا خیال ہی کہ یہ حمیری کتابت ہی وہ بہت پرانا ہی لیکن
جب کہ وہ کہنہ ہوگئے ہین اسلیے یہ معلوم کیا کہ وہ عربی کتابت ہی اسکے حروف
خط اشیوبی یا جیزی کے بہت مشابہ ہین اول جسنے مجھے اشارہ کیا وہ ڈاکٹر گلیزر
تھے انھون نے پہچانا کہ یہ ماتیونکی کتابونمین معانی کتابت ہی اور کتابونمین بعض
بعض سے مقدم ہوتی ہین اسپر ہماری دلیل جملونکی نحوی ترکیب ہی اور یہ بات معانیونکے
قدم اور علوم پر دال ہی جو دولت سبائیہ سے بہت زمانہ پیشتر تھے

للدولة السبائية بزمن من بين دخل بعضونها بعض التغيرات النموية فى اللغة ،

ويمكننا تتبع الدولة السبائية الى عصر سليمان عليه السلام وماقبله بقرون كثيرة ايضا ولسوف يكتشف التنقيب لنا اشياء كثيرة ، وهذه الاكتشافات ستجعلنا نعد بلاد العرب مع مصر والكلدان من اهم البلاد التى بلغ اهلها درجة عظيمة من حيث التمدن فى الاعصر الغابرة

وذلك كالاحاديث القديمة المروية عن ان اصل التمدن من جنوبى بلاد العرب فى جوارها من شاطئ افريقيا الشرقى الشمالى ، والاوانيس جاؤا من جهة خليج العجم وعلموا الكلدانيين مبادى المدنية والفينيقيون يقولون ان اصلهم من البحرين فى بلاد العرب عند خليج العجم والمصريون ينظرون الى سكان النبط بعين الاحترام ، ومعلوم ان النبط هى بلاد العرب والصومال وهولاء وضعوا مبادى تمدنهم وحروفهم الهجائية ليس فى مصر العليا او السفلى بل فى الوسطى حيث كان يحكم الملك ثوس والملك اوزيرس وفى هذا المحل يجرى النيل قريبا جدا من البحر الاحمر ومنها كانت الطريق التجارية مابين مصر وبلاد العرب

والقاب التبجيل والتعظيم التى يستعملها المصريون نحو النبطيين اكبر دليل على ذلك وزد عليه وصف المصريين لمن جاورهم من الامم بالهمجية والتوحش كالعبيد واللبيانيين والحبشيين وللمراكب التى

اور اُنکے درمیان بعض تغیرات داخل ہوگئے جو زبان کی ترقی مین ہوا کرتے ہین،

ہم قادر ہین کہ دولت سبائیہ کا سلیمان علیہ السلام کے زمانہ تک بلکہ اُس سے بھی صدیوں پیشتر تک کا پتہ لگائین اور عنقریب یہ تفتیش بہت سی اشیا کا حال بتائیگی اور یہ دریافتین ہمین یہانتک پہونچا دینگی کہ ہم بلاد عرب کو مصر و کلدان کے ساتھ منجملہ اُن بلاد کے شمار کرنے لگین جنکے باشندے قدیم زمانہ مین تمدن کے اعلی درجہ پر پہونچے تھے،

اسکی مثال وہ حکایات قدیمہ ہین جو اس باب مین روایت کیگئی ہین کہ تمدن کی اصل بلاد عرب کے جنوبی جانب اور اُسکے ہمسایہ افریقہ مشرقی شمالی کے ساحل سے ہے اقوام اوانیس خلیج عجم کی جانب سے آئی تھین اور کلدانیونکو مدنیہ کے اصول انھین لوگون نے سکھائے تھے فنیقی کہتے ہین کہ اُنکی اصل بحرین ہے جو بلاد عرب مین خلیج عجم کے نزدیک واقع ہے اور مصری لوگ نبط کے باشندونکو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین یہ معلوم ہے کہ نبط عرب اور صومال کا ملک ہے انھین لوگون نے تمدن کے اصول قائم کیے اور اُنکے حروف تہجی نہ مصر علیا مین ہین نہ سفلی مین بلکہ مصر وسطی مین پائے جاتے ہین جہان بادشاہ ثوس اور بادشاہ اوزیرس حکمران تھے اور اسی جگہہ دریاے نیل بہتا ہے جو بحر قلزم سے بہت ہی قریب واقع ہے مصر و عرب کے درمیان تجارتی راستہ بھی یہی تھا،

تعظیم و تکریم کے القاب جنکو مصری نبطیونکے لیے استعمال کرتے ہین اس دعوے کی بڑی دلیل ہین اسکے علاوہ یہ کہ مصری اپنی دوسری ہمسایہ اقوام کو ہمجیت اور توحش سے موصوف کرتے ہین جیسے عبید اور لیبانی اور حبشیین دوسری دلیل وہ جہازین ہین

ارسلتها الملكة حطاسو وهي من الدولة الى بلاد النبط للتجارة واياب تلك المراكب مشحونة ببضائع ثمينة وهي ملك وملكة تلك البلاد مع المراكب لزيارة فرعون مصر وهذا يذكرنا بمجئ ملكة سبأ الى زيارة سليمان وكل ذلك يدل على التحايف وسير السفن في البحر الاحمر منذ زمن قديم

ونستدل من هذه الاحوال على ان اول مكان استوطنه الساميون هو بلاد العرب وانهما وجدنا هم في البلاد الاخرى نراهم فيها غرباء او فاتحين لها اما سكان بلاد العرب فساميون اصليون والاشوريون والكلدانيون يقولون ان اصلهم من الجنوب من جهة ومن صحراء بلاد العرب اختلطوا مع العقاد بين والسوريين والكنعانيين والفينيقيين والفلسطينيين والعبرانيين وجميعهم هاجروا من جهة خليج العجم والحدود العربية وهجرتهم كانت اما من تلقاء انفسهم او بواسطة الاشوريين والمصريين وهم انفسهم يقولون انهم لم يكونوا من سكان البلاد المذكورة بل كان فيها شعوب الامونيين والحثيين ويعدون هذين الشعبين برابرة رطناء اللغة ووجود الساميين في قارتي اسيا وافريقيا حاصل من الفتوحات الاسلامية العربية وانتشار الدين الاسلامي فيها اما في بلاد العرب فلا نرى الا الساميين وكان تقدمهم بالمدنية تدريجاً وسابقا للدولة المعانية القديمة وربما كان ذلك عند ابتداء ذهاب العصر الحجري وابتداء العصر

ملکہ حطاسو نے حکومت کی طرف سے بلاد نبط مین تجارت کیلیے بھیجا تھا پھران جہازونکا بیش قیمت اسباب سے پُر ہوکر لوٹنا اور بادشاہ اور ملکہ کا اس ملک مین جہازونکے ساتھ فرعون مصر کی ملاقات کو آنا جو ہمکو ملکہ سبا کا سلیمانؑ کی ملاقات کو آنا یاد دلاتا ہے یہ سب اس امر کی دلیل ہین کہ آپس کا معاہدہ اور بحر قلزم مین جہازون کی روانگی قدیم زمانہ سے چلی آتی ہو

ان حالات سے ہم یہ بھی نتیجہ نکال سکتے ہین کہ پہلا وہ مقام جسکو سامیون نے اپنا وطن بنایا ملک عرب تھا دوسرے ملکون مین ہم جہان انکو پاتے ہین مسافرانہ یا فاتحانہ حیثیت سے پاتے ہین عرب کے اصلی باشندے سامی ہین اور اشوری اور کلدانی کہتے ہین کہ انکی اصل جنوب اور صحراء بلاد عرب کیجانب سے ہے وہ لوگ عقادی اور شامی اور کنعانی اور فینیقی اور فلسطینی اور عبرانیون کے ساتھ خلط ملط ہوگئے اور خلیج عجم اور حدود عربیہ کی جانب سے نکل پڑے انکی ہجرت یا بذات خود تھی یا اشوری اور مصریون کے ذریعہ سے تھی وہ خود یہ کہتے ہین کہ ہم اس ملک کے باشندے نہ تھے بلکہ اس مین اموئی اور حتی قبائل آباد تھے اور وہ ان دونون قبیلون کو بربری عجمی زبان کہتے ہین ایشیا اور افریقہ کے میدانون مین سامیون کا وجود فتوحات اسلامیہ عربیہ اور وہان پر دین اسلام کے پھیلنے کے باعث ہوا مگر بلاد عرب مین ہم سوائے سامیون کے اور کسی کو نہین پاتے انھون نے مدینہ مین قدیم دولت معانیہ سے قبل بتدریج ترقی حاصل کی اکثر اس کی ابتدا اس وقت سے ہوئی جب سے حجری زمانہ گذر کر

المعدنی وبدلت عوائدهم القنصية والصيدية
بالزراعة والصنائع
لنترك تلك القرون الماضية ولنعد الى ذكر الفوائد
الناجمة عن اكتشاف الكتابات المعانية التی نری
منها انهم كانوا يعرفون الاحرف الهجائية وكتابة
احرفهم كانت اقدم من كافة الخطوط الفينيقية و
معلوم ان الحروف الهجائية الرومانية واليونانية وكل
حروف لغات الامم الحديثة من اصل فينيقی ،
واما الخط المعانی فاقدم منها جميعها وكثيرون من علماء
اللغات يرون الآن ان الفينيقيين اخذوا احرفهم
الهجائية من بلاد العرب
من المؤكد ان اللغة المعانية واحرفها من اقدم اشكال
الكتابات واللغات السامية وبقية الشعوب السامية
نقلتها بالفاظ مختلفة لان مجاورتهم لبلاد العرب و
المواصلات بينهم بواسطة القوافل يقضی بذلك
وذلك بديهی اكثر من بقائهم جاهلين للاحرف
الابجدية الی ان نقلها الفينيقيون عن المصريين
والاستاذ سايس يبين هذا القول بامثلة من
اسماء الاحرف الابجدية الفينيقية مثلا الحرف الاول الالف معناها
ثور، وحقيقة رمز هذا الحرف فی اللغة المعانية يشبه راس الثور مع ان
هذا الرمز ليس موجودا فی الرموز المصرية المستعملة للحرف (ا)
ومتی زادت هذه الحقائق وضوحا بما سيكشف من الآثار فی خرائب
المدن المطمورة فی بلاد العرب وفلسطين التی تضاهی مصر والكلدان فی
القدم فيظهر منها عندئذ انه قبل فتح بنی اسرائيل بلاد كنعان كان سكان كنعان وبلاد
العرب اما متمدنين تعلموا لنا واحرفهم الهجائية اقدم من الاحرف الفينيقية

معدنی زمانہ شروع ہوتا ہے اور شکار کے عادات زراعت
اور صنعت سے مبدل ہوتے ہین،
اب ہم ان گذشتہ قرون کو چھوڑکر اُن فوائد کی طرف
لوٹتے ہین جو معانی کتبون کے دریافت سے حاصل ہوتے
ہین جنکے باعث ہمارا خیال ہے کہ وہ لوگ حروف تہجی
جانتے تھے اور اُنکے حروف کی کتابت تمام فینیقی خطوط
سے مقدم تھی اور یہ بات معلوم ہے کہ رومانی اور یونانی
حروف تہجی اور تمام نئے اقوام کی زبانونکے حروف فینیقی
اصول سے لیے گئے ہین مگر خط معانی ان سب سے
بہت سے علمای السنہ کا اسوقت خیال ہے کہ فینیقیون
نے اپنے حروف تہجی ملک عرب سے لیے،
یہ بات یقینی ہے کہ زبان معانی اور اُس کے حروف
کتابتون کی شکلون اور سامی لغات سے
اور بقیہ سامی قبیلون نے اُنکو مختلف الفاظ
کیا کیونکہ ملک عرب سے اُنکی ہمسائگی اور قافلون کے
ذریعہ آپس کے تعلقات یہی بتاتے ہین اور
خوب روشن ہوتا ہے کہ وہ لوگ حروف ابجد
رہے یہان تک کہ فینیقیون نے مصریون سے نقل
سایس اس قولکو حروف ابجد فینیقی کے اسماء کی چند مثالون
مثلاً حرف اول الف اسکے معنے ہین بیل ای حرف کی حقیقت
ہے کہ حرف بیل کے سر کے مشابہ ہوتا ہے باوجودیکہ یہ رمز مصری موز
اور جبکہ ان حقائق کا وضوح اسلیے اور بڑھ جائیگا کہ عنقریب ملک
شہر جنکے کشتہ رو دریافت کیے جائینگے جو قدم مین مصر اور کلدان کے ہم عمر
ہوگا کہ بنی اسرائیل کے ملک کنعان کو فتح کرنے سے پہلے کنعان و عرب
قوم مہذب تھین جنکی تہذیب اور حروف تہجی فینیقی حروف سے

علم الجغرافيا والعرب

ذكرنا قبلاً في المقالة السابقة الجغرافيين الذين كتبوا على بلاد العرب خاصة والآن سنذكر الجغرافيين الذين وصفوا بلاد الارض وكتبوا في الجغرافية العامة، ولكن نرى قبل ان نغوض في غمار هذا البحث ان نكشف عن الاسباب التي استحثت همم العرب على جوب الارض وعلى التبريز في علم تقويم البلدان ومسالك الممالك،

فمنها ما حمل الامم القديمة مثل الفينيقيين و اليونانيين والرومانيين على التوسع في معرفة الارض هو التنقل في البلدان لاجل التجارة والاستيلاء على البلاد والتشاني في الامصار كما فصلناه سابقا ومنها ما هو اختص بالعرب ولم يوجد لغيرهم فانهم كانوا يتلون اناء الليل والنهار كتابا كان يحثهم على السير في الارض والاعتبار باثارها الدائرة واممها الغابرة فقال،، افلم يسيروا في الارض فينظروا كيف كان عاقبة الذين من قبلهم كانوا اكثر منهم واشد قوة واثارا في الارض،، وقال،، افلم يسيروا في الارض فتكون لهم قلوب يعقلون بها او آذان يسمعون بها،، وقال قل سيروا في الارض ثم انظروا كيف كان عاقبة المكذبين فلم يلبثوا الا ان فتحوا البلدان صلحا وعنوة وتوغلوا فيها وانتشروا في القارات الثلث الاسيا والافريقية واوربا وساعدهم على ذلك امور ياتي بيانها،

الاول - هو رغبتهم في الاستيلاء على البلاد

علم جغرافیہ اور عرب

اس سے پہلے مضمون مین ہمنے اُن جغرافیہ دانون کا ذکر کیا ہی جنھون نے خاص ملک عرب کا بیان کیا ہی اور اب ہم اُن جغرافیہ دانون کا ذکر کرتے ہین جنھون نے کل روے زمین کا عام جغرافیہ بیان کیا ہی ہم مناسب خیال کرتے ہین کہ اس بحث مین داخل ہونے سے پہلے ہم اُن اسباب کو بتائین جنکے باعث عرب کو روے زمین کی سیاحت اور علم تقویم البلدان اور رستون کی جانب توجہ پیدا ہوئی ہے۔

پہلا سبب تو وہی ہی جس نے قدیم اقوام فینیقی اور یونانی اور رومانیونکو علم الارض مین وسعت حاصل کرنے پر آمادہ کیا تھا یعنی تجارت کے لیے ملک ملک پھرنا اور بلاد پر فتوح حاصل کرنا اور سیر سیاحت وغیرہ جسکو ہم پہلے بیان کر چکے ہین دوسرا سبب وہ ہی جو عرب کے ساتھ خاص ہی اور دوسری قومون مین نہین پایا جاتا وہ یہ کہ وہ لوگ رات اور دن ایسی کتاب پڑھتے تھے جو اُنکو روے زمین کی سیاحت اور آثار کہنہ سے عبرت حاصل کرنے پر برانگیختہ کرتی تھی جیسا کہ اُسمین ارشاد ہی کیا وہ زمین پر نہین چلے تاکہ دیکھتے کہ اُنسے پہلی اقوام کا کیا انجام ہوا جو اُنسے شمار مین زیادہ اور قوت اور یادگارونکے لحاظ سے زیادہ تھے) نیز فرمایا کیا وہ زمین مین نہ پھرے تاکہ اُنکو سمجھنے والے دل اور سننے والے کان حاصل ہوتے) نیز فرمایا (اے محمد کہدو کہ زمین مین پھرو پھر دیکھو تکذیب کرنیوالونکا کیا انجام ہوا) اسکے بعد کچھ بھی دیر نہ لگی کہ اُنھون نے ملکونکو صلح یا قہر کے ذریعہ فتح کر لیا اور اُنمین گھس پڑے اور زمین کے تینون حصون ایشیا اور افریقہ اور یورپ مین پھیل گئے اور اُنکو ایسی باتون نے مدد دی جنکا بیان آگے آئیگا،

اول :- اُنکی خواہش کہ ملکون پر غلبہ پاکر اُنکو فتح کر لین

وافتتاح الممالك وبذلك عرفوا الكثر اصقاع الارض
الثانی :- التجارة ومد اسبابها فی انحاء المعمور ولذلك
نبغ فی الجغرافیا کثیر من تجار المسلمین مثل ابن حوقل
الموصلی وابن بشار المقدسی ویاقوت الحموی وقد اکثر
جغرافیو العرب من نقل کلام التجار ومشاهدة اعینهم
الثالث :- السیاحة فی اکناف الارض والتنزه فی البلدان
واکثر جغرافی العرب هم السواح مثل ابی اسحق الاصطخری
والشریف الادریسی ومحمد بن علی الموصلی وابو عبد الله
ابن شداد وابو محمد العبدری وابو الحسن المسعودی و
محمد بن جبیر الکنانی وابن بطوطة المغربی وغیرهم،
الرابع :- الامور السیاسیة مثل معرفة خراج البلدان
وبلدان الخراج وبعث السفراء الی ملوك البلاد القاصیة
الاطراف ووضع البرید فی انحاء المملکة یسرع انباءها الی
الملوك فالذین کانوا یتولون هذه الامور کانوا مفتقرین
الی معرفة مسالك الممالك وجهات البلدان فاضطرهم
ذلك الی تالیف الکتب فی الجغرافیا ومنهم ابو الفرج
قدامة بن جعفر صاحب کتاب الخراج، وابن فضلان
سفیر المقتدر الی ملك البلغار وعبد الله بن خردازبه
رئیس البرید،
الخامس :- حب الاطلاع علی معرفة ما جهلوا عنه
من الارض مثل البعثات التی بعثها الواثق لاکتشاف
سواحل بحر الخزر وسد یاجوج وماجوج وقیام الملاحین
المدعوین بالمغرورین من برتغال لاکتشاف وراء
بحر الظلمات،
السادس :- شدة رغبتهم فی معرفة ما اودع الله

اور اسی باعث اُنکو زمین کے اطراف کی اطلاع حاصل ہوئی،
دوسری :- تجارت اور اُسکے اسباب کا آباد حصوں مین پھیلنا
اور اسیلیے علم جغرافیہ مین بہت سے مسلمان تاجر پیدا ہوے جیسے ابن حوقل موصلی
و ابن بشار مقدسی اور یاقوت حموی عرب کے جغرافیہ دانون نے بہت سے
سوداگرونکا کلام اور اُنکا بچشم خود معاینہ نقل کیا ہے،
تیسرے :- اطراف زمین مین سیاحت اور بلاد مین سیر و تفریح
عرب کے اکثر جغرافیہ دان سیاح ہین جیسے ابو اسحاق اصطخری اور
شریف ادریسی اور محمد بن علی موصلی اور ابو عبد اللہ بن شداد
اور ابو عبدری اور ابو الحسن مسعودی اور محمد بن جبیر کنانی اور
ابن بطوطہ مغربی وغیرہم،
چوتھے :- پولٹیکل امور جیسے شہرونکا خراج اور خراج والے
شہرونکا معلوم کرنا اور سفیرونکو دور دور کے بادشاہونکے
پاس بھیجنا پس جو لوگ ان امور کے متولی تھے وہ اس بات
کے سخت حاجتمند تھے کہ ملکونکا راستہ اور جہات معلوم کرین
اسی بات نے اُنکو علم جغرافیہ مین کتابین لکھنے پر مجبور کیا
ابو الفرج قدامہ بن جعفر مصنف کتاب الخراج اور
ابن فضلان جو مقتدر کی جانب سے بلغار کو سفیر
بنکر گیا تھا اور عبد اللہ بن خردازبہ رئیس البرید اسی
گروہ مین ہین،
پانچوین بات :- اس امر کی خواہش کہ زمین کے متعلق
جو بات اُنکو معلوم نہو اُسے حاصل کرین، جیسے وفد
جنکو واثق نے بحر خزر کے سواحل اور سد یاجوج ماجوج
دریافت کرنیکے لیے بھیجا تھا اور بحر ظلمات کے ورا کا حال معلوم کرنیکے لیے
پرتگال وہ ملاح آمادہ ہوے تھے جو مغرورین کے لقب سے مشہور تھے
چھٹی بات :- یہ معلوم کرنیکی خواہش کہ خدا نے پاک نے

رض والجبال و البحار من مدهشات العجائب
نات الغرائب، کتب فی ذلك كثير من ادباء العرب
م شمس الدين الدمشقي و ذکریا القزوینی و عمر بن
دی وابو دلف مشعر واحمد القرمانی الدمشقی
ابن ارصاحب عجائب البلدان وغیرهم،

زمین اور پہاڑون اور دریاؤن مین کیا کیا عجیب و غریب ولطائف
پنہان رکھی ہین، اسی موضوع پر ادباء عرب نے بہت کچھ
لکھا ہے، شمس الدین دمشقی، زکریا قزوینی، عمر بن وردی
ابو دلف مشعر احمد قرمانی دمشقی، ابن الجزار مصنف کتاب عجائب البلدان
وغیرہ اسی گروہ سے ہین،

ابع :۔ معرفة ماجاء ذکره فی القرآن المجید وکتب
یث واشعار العرب واخبارهم من الاماکن و
ال والمیاه والقفار والرمال والبلاد و معرفة انساب
اء الی البلاد وقد صنف فیها کثیر من الادباء وقد
اکثرهم فی الکلام علی جغرافی جزیرة العرب ومنهم من
انفردهم وهم ابو عبید الله البکری والزمخشری والسمعانی
وابن عمر الاصفهانی وصفی الدین عبد المومن ویاقوت
الحموی۔

ساتوین بات :۔ اُن مقامات اور پہاڑون اور دریاؤن اور جنگلون
اور میدانون اور ریگستانون اور شہرونکا علم حاصل کرنا جنکا ذکر قرآن
مجید اور کتب حدیث اور عرب کے اشعار و اخبار مین آیا ہے اور علما کی
بلاد کی طرف نسبت کو معلوم کرنا اسمین بھی بہت سے ادبا نے
کتابین لکھی ہین جنکا ذکر بیشتر جزیرہ عرب کے جغرافیہ دانونکے
ضمن مین کیا ہے اور بعض کا انہین بھی کیا وہ لوگ یہ ہین ابو عبید اللہ
بکری اور زمخشری اور سمعانی اور ابن عمر اصفہانی اور صفی الدین
عبد المومن اور یاقوت حموی،

الثامن الحج وقصد الامکنة المقدسة فلو لم یکن ذلك
لم یتمکن ابن جبیر الکنانی من تالیف رحلة جغرافیة وتفصیل
ذلك کما قال یاقوت فی مقدمته "ومن ذا الذی یستغنی
من اولی البصائر عن معرفة اسماء الاماکن و تصحیحها
وضبط اصقاعها وتنقیحها والناس فی الافتقار الی
علمها سواسیة، وستردد انها علی الالسن فی
المحافل علانیة، لان من هذه الاماکن ما هی مواقیت
للحاج والزائرین ومعالم للصحابة والتابعین رضوان
الله علیهم اجمعین ومشاهد للاولیاء والصالحین،
مواطن غزوات سرایا سید المرسلین،

آٹھوین بات :۔ حج اور مقدس مقامات کا قصد اگر یہ بات نہوتی تو
ابن جبیر کنانی کو رحلت جغرافیہ کی تالیف اور اُسکی تفصیل کی
حاجت نہ پڑتی جیسا کہ یاقوت نے اپنے مقدمہ مین بیان کیا ہے
کہ ذو البصائر مین سے کون ہے جسکو اسماے اماکن اور اُنکی تصحیح
اور اطراف کی تنقیح اور ضبط کی حاجت نہو حالانکہ تمام آدمی اسکے
معلوم کرنے مین برابر کے حاجتمند ہین اور محافل مین اُن کے
زبانون پر جاری رہنے کا راز بالکل ظاہر ہے کیونکہ ان مقامات مین
بعض وہ ہین جو حجاج اور زائرین کے میقات ہین اور صحابہ و تابعین کے
آثار ہین اور اولیا اور صالحین کے مشاہد ہین اور سید المرسلین
کے لشکرون کے لڑائیون کے مقام ہین،

التاسع :۔ الحاجة الفقهیة الی معرفة الاماکن
والبلاد وهل فتحت صلحا او عنوة لیعرف الفقهاء حکمها

نوین بات :۔ مقامات اور شہرون کے علم کی فقہی ضرورت
اور یہ کہ صلح سے فتح ہوئی یا قہر سے تاکہ فقہا کو جزیہ

فی الجزیة والخراج والفئ کما قال یاقوت ومن هذه الاماکن
ماهی .... فتوحات الائمة من الخلفاء الراشدین،
وقد فتحت هذه الاماکن صلحا وعنوة، واماناوقوة، ولکل
فی ذلک حکم فی الشریعة فی قسمة الفئ واخذ الجزیة،
وتناول الخراج واجتناء المقاطعات والمصالحات
وانالة التسویغات والاقطاعات، لایسع الفقهاء
جهلها، ولاتعذر الائمة والامراء اذا فاتهم فی
طریق العلم حزنها وسهلها، لانها من لوازم فتیا
الدین وضوابط قواعد الاسلام والمسلمین،، آه

العاشر:۔ شدة افتقادهم فی الاسفار البعیدة والرحلات
النائیة الی تخطیط الطرق والمسالک وتقدیر ابعاد البلاد
بالفراسخ والامیال کما فعل الذین الفوا فی علم المسالک
مثل ابن خرداذبة وصاعد بن علی الجرجانی وابوزید
البلخی وابوالعباس السرخسی وابوعبدالله الجیهانی وغیرهم

الحادی عشر:۔ التنقل فی البلدان لطلب العلم والاخذ
عن الشیوخ ولقاء جهابذة العلماء، فقلما نجد من العلماء
الاول الصالحین من لم تلفظهم شدة شغفهم بالعلم
الی المرامی البعیدة والموامی القاصیة ومنهم الحافظ ابن
طاهر المقدسی الذی طلب العلم فی بغداد ومکة و
المدینة وجزیرة التنیس دمشق الشام وحلب
الشهباء والجزیرة واصفهان ونیشابور وهراة وجرجان
وآمد واستراباد وبوشنج والبصرة ودینور والری وسرخس
وشیراز وقزوین والکوفة والموصل ومرو والرحبة وبوقان
ونهاوند وهمدان وواسط وساوة واسد اباد والانبار
واسفرائن وآمل والاهواز وبسطام وخسروجرد وغیرها

اور خراج اور فئ کی بابت احکام معلوم ہون جیسا کہ یاقوت نے
کہا ہے کہ ان مین بعض مقامات وہ ہین جو خلفای راشدین کے
فتوحات ہین اور صلح یا قہر اور امان یا قوت کے ذریعہ فتح کیے گئے ہین
اور ہر ایک کا شریعت مین تقسیم غنیمت اور تحصیل جزیہ اور خراج اور
مقاطعات اور مصالحات اور اعطاے مال اور جاگیر داد کے متعلق الگ الگ
حکم ہے جس سے فقہا جاہل نہین رہ سکتے اور نہ ائمہ اور امرا جبکہ وہ اسکے
نرم وسخت سے طریقہا علم مین عاری ہون معذور سمجھے جا سکتے
ہین کیونکہ یہ علم فتوی دین اور اسلام و مسلمین کے ضوابط و
قواعد کے لوازم مین سے ہے،

دسوین بات:۔ دور ودراز سفرون مین راستون اور مسافتون کا
فرسخون اور میلون کے ذریعہ اندازہ کرنا، جیسا کہ ان لوگون نے
کیا ہے جنہون نے علم المسالک مین کتابین لکھی ہین جیسے ابن خرداذبہ
اور صاعد بن علی جرجانی اور ابوزید بلخی اور ابوالعباس
سرخسی اور ابو عبداللہ جیہانی وغیرہ،

گیارھوین بات:۔ طلب علم اور شیوخ سے طلب حدیث اور
بڑے بڑے علما سے ملاقات کے لیے سفر کرنا سلف صالحین
سے بہت کم لوگ ہونگے جنکو انکی شفقت علمی نے دور دراز
میدانون مین نہین پھینکا انمین سے حافظ ابن طاہر مقدسی
ہین جنہون نے بغداد اور مکہ اور مدینہ اور جزیرۂ تنیس اور
دمشق شام اور حلب شہبا اور جزیرہ اور اصفہان اور نیشاپور
اور ہرات اور جرجان اور آمد اور استرآباد اور بوشنج اور
بصرہ اور دینور اور رے اور سرخس اور شیراز اور قزوین
اور کوفہ اور موصل اور مرو اور رحبہ اور بوقان اور نہاوند
اور ہمدان اور واسط اور ساوہ اور اسد آباد اور انبار
اور اسفرائن اور آمل اور اہواز اور بسطام اور خسروجرد

من البلاد، وابی الریحان البیرونی الذی دخل الهند
قبل ان یفتحها المسلمون واخذ من البراهمة علومهم
وبرع فیها ودونها فی کتابه عجائب الهند،

هذا او علی ذلك فقد کان للعرب فی الظعن و
الترحال همة عالیه وعزیمة ماضیة لایجاریها احد فانها
کانت امة بادیة لایستقر بها المقام فلما اسلمت و
حسن اسلامها جابت البلاد فی القرن الاول الی الصین
ثم لما انتشر فیها العلم والحضارة استیسرت الاسفار
واسهلت حزونها، فضرب علمائها اکباد الابل لطلب
العلم الی کل بلدة وشد وارحالهم الی کل مدینة
فمنهم من جاب البسیطة ومنهم من جاز اکثرها ومنهم
من ازجی اکثر عمره فی الرحلة والاغتراب، هذا ابن حوقل
قد بقی فی رحلته نحو ثمانی وعشرین سنة وکذلك یعقوب
بن جوان الفارسی الغوی صاحب التاریخ الکبیر قضی
من عمره فی الرحلة ثلاثین حجة وهذا حافظ الحدیث
ابو حاتم الرازی بقی فی الرحلة زمانا طویلا ومشی علی
قدمه زیادة علی الف فرسخ ثم ترك العدد ومحمد بن
المفرج الاموی سمع بقرطبة فی اوربا وبمصر فی افریقیة
وبدمشق وصنعاء وزبید بالاسیا الولید السرقسطی
قال فیه الذهبی انه رحل من اقصی الاندلس الی
خراسان ولد الولید بسرقسطه فی اسبانیا وقبره
بنو بهلاد الفرس وکم من علماء ولدوا فی الاندلس
و بلاد المغرب وارتحلوا فی طلب العلم الی ارض المشرق
ومن اعجب ما سمعت ان الجغرافی ابن بطوطة المغربی

علم حاصل کیا، اور ابو ریحان بیرونی جو ہندوستان مین قبل اسکے کہ آسے
مسلمان فتح کرین داخل ہوا اور برہمنون سے اُنکے علوم حاصل کر کے
کامل ہوا اور اُنکو اپنی کتاب عجائب الہند مین مدون کیا،

اس بنا پر عرب کو سفر کرنے مین ہمت بلند اور پختہ ارادہ
حاصل تھا جسکا کوئی مقابلہ نکر سکتا تھا کیونکہ وہ ایک صحرا نشین
قوم تھی جو ایک جگہ نرہتی تھی جب وہ مسلمان ہوئی اور بہتر
اسلام حاصل کیا تو اُس نے پہلی صدی مین چین تک سفر کیا
پھر جب وہان علم و تمدن پھیل گیا تو اُس نے سفرونکو آسان
کام سمجھ لیا اور دشواریونکو حل کر دیا اُس قوم کے علما نے طلب علم
کے لیے ہر طرف اپنے اونٹ بڑھائے اور ہر شہر کیطرف سواریان
کھینچین بعض نے بسیطہ تک سفر کیا اور بعض اس سے زیادہ
چلے اور بعض نے اپنی تمام عمر سیر و سفر مین بسر کی یہی ابن حوقل
اٹھائیس برس تک سفر مین رہا اسیطرح یعقوب بن غوان فارسی نحوی نے
جسنے ۲۷۷ھ مین وفات پائی اور جو تاریخ کبیر کا مصنف ہے اپنی عمر کے تیس
سال سفر مین خرچ کیے نضر بن شمیل حجۃ الادب نے چالیس سال عرب کے
صحراؤن مین گذارے اور حافظ حدیث ابو حاتم رازی مدت دراز
تک سفر مین رہا اور ایکہزار سے کچھ زیادہ فرسخ پیادہ پا سفر کیا پھر
گننا چھوڑ دیا اور محمد بن مفرج اموی یورپ مین قرطبہ و افریقہ
مین مصر اور ایشیا مین دمشق اور صنعا اور زبید مین سنا گیا
ولید سرقسطی کی نسبت ذہبی نے کہا ہے کہ اُسنے اقصائے اندلس سے خراسان تک سفر کیا
ولید اسپین کے شہر سرقسطہ مین پیدا ہوا اور اُسکی قبر فارس کے شہر
دینور مین ہے بہت سے علما ہین جو اندلس اور مغرب مین پیدا ہوے
اور طلب علم مین سرزمین مشرق تک پہونچے ایک عجیب
بات جو مین نے سنی وہ یہ ہے کہ ابن بطوطہ جغرافی مغربی

المجلد الرابع من تذکرة الحفاظ للذهبی ۱۲

اجتمع فی الاسکندریة بالشیخ برهان الدین الاعرج فذکر له الشیخ ثلثة اخوة لہ احدهم فرید الدین فی الهند وثانیهم زین الدین فی السند وثالثهم برهان الدین فی الصین وکلفه ان یبلغهم منه السلام اذا بلغ الیهم ففعل ذلک ابن بطوطة وابو عبد الله محمد بن عبد الواحد الاصفهانی الرحّال قال الذهبی سمّی بذلک لانه رحّالا ذا طلب فیها العلم فقال "دخلت لطلب الحدیث طوس وهراة وبلخ وبخاری وسمرقند وکرمان وجرجان ونیشابور فیما زال بعدہ حتی سمی مائة وعشرین مکانا" ولم نجد من علماء العرب من اعروری ظهور المهالک لفائدة یکسبها او صحیفة یطلبها قال ابن حجر فی المقدمة بلغ جابر بن عبد الله احد اجلة الصحابة ان عبد الله انیس یروی عن رسول الله صلعم حدیثا لم یبلغه فاشتری جملا ورکب من المدینة الی الشام واخذه عنه والشام علی مسافة شهر من المدینة وقد رحل ابو ایوب الانصاری الی مصر یسمع حدیثا یرویه عقبة بن عامر الجهنی وسافر عبد الله بن عدی الی العراق لیاخذ حدیثا یرویه علی امیر المؤمنین فی الکوفة هذا ابن المقری محمد بن ابراهیم محدث اصبهان سمع باصبهان وبغداد والموصل وحران وعسقلان والکوفة وتستر ومکة والقدس ودمشق وصیدا وبیروت وعکا والرملة واذنة وواسط وعکرمکرم وحمص والرقة ومصر وغیر ذلک وطاف فی الشرق والغرب اربع مرات ودخل بیت القدس عشر مرات وحج اربعا قال الذهبی فی المجلد الثالث من تذکرة الحفاظ قال ابن المقری

اسکندریہ میں شیخ برہان الدین اعرج کو ملا شیخ نے اسکو اپنے تین بھائیوں کا تذکرہ کیا ایک فرید الدین جو ہندوستان میں تھے دوسرے زین الدین جو سندھ میں تھے تیسرے برہان الدین جو چین میں تھے اور اسکو تکلیف دی کہ اُسکے بھائیوں کو اگر ملاقات ہو تو اُنکا سلام کہدے ابن بطوطہ نے سلام پہونچا دیا، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد اصفہانی رحال کی نسبت ذہبی نے بیان کیا ہے کہ اُسنے ایکدن اُن شہروں کا ذکر کیا جنمیں طلب علم کیلیے گیا تھا اُسنے کہا کہ میں حدیث پڑھنے طوس اور ہراۃ اور بلخ اور بخارا اور سمرقند اور کرمان اور جرجان اور نیشاپور وغیرہ میں گیا یہانتک کہ ایکسو بیس مقامات گنائے ہم نے علماے عرب میں بہت سے علما ایسے ملینگے جو فوائد حاصل کرنے یا طلب علم کے لیے مہالک پر سوار ہوے ابن حجر نے مقدمہ میں بیان کیا ہے کہ جابر بن عبد اللہ کو جو ایک جلیل القدر صحابی ہیں یہ خبر ملی کہ عبد اللہ انیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کرتے ہیں جو انکو نہیں پہونچی اُنھوں نے ایک اونٹ خریدا اور مدینہ سے شام کا سفر کر کے وہ حدیث حاصل کی شام مدینہ سے ایک مہینے کے راستہ پر ہے ابو ایوب انصاری نے مصر کا سفر اس لیے اختیار کیا کہ وہ حدیث سنیں جسکو عقبہ بن عامر جہنی بیان کرتے ہیں عبید اللہ بن عدی عراق کو اسلیے گئے تاکہ وہ حدیث حاصل کریں جسکو امیر المومنین علی رض کوفہ میں بیان کرتے تھے ابن المقری محمد بن ابراہیم محدث اصبہان نے اصبہان اور بغداد اور موصل اور حران اور عسقلان اور کوفہ اور تستر اور مکہ اور قدس اور دمشق اور صیدا اور بیروت اور عکا اور رملہ اور آذنہ اور واسط اور عکر مکرم اور حمص اور رقہ اور مصر وغیرہ میں حدیث سنی اور مشرق و مغرب میں چار مرتبہ گھومے اور بیت القدس میں دس مرتبہ داخل ہوے اور چار مرتبہ حج کیا ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ کی تیسری جلد میں بیان کیا ہے کہ ابن المقری کہتے تھے

مشیت نسخة ابن فضالة سبعين مرحلة ولو عرضت على خباز برغيف لم يقبلها"، فيا لهذی الهمة الشماء والعزيمة العلياء واذا بلغت ههنا ايها القاری فليكن منك على بال ما كان فی الازمنة الغابرة فی الرحلة والاسفار من الشدائد والاخطار وشقة الانفس فلم يكن لهم سكك حديدية توصلهم الى البلاد فی اقرب وقت ولا اسلاك برقية تخبرهم عن ابناء اهلهم قبل ان يرتد اليهم طرفهم ولا فنادق المسافرين تدخلهم اسباب الراحة وادوات المعيشة الراضية وفوق ذلك لم تكن فی عهدهم شركة كوك التی جعلت الاسفار خيرا من القطون فی الدار"

(ستاتی البقية) السيد سليمان معلم العربية فی دار العلوم

کہ مین نے ابن فضالہ کے نسخہ کے لیے ستر منزل کا سفر کیا وہ نسخہ اگر نان بز کو دیا جائے تو ایک روٹی کو بھی نہ لے سبحان اللہ کیا بلند اور عالی ہمت تھے ناظرین جب آپ اس مقام تک پہونچین تو اسکا بھی لحاظ رہے کہ گذشتہ زمانہ مین سفر کی باعتبار مشقت و ہول کے کیا حالت تھی نہ اُن لوگون کے واسطے ریل طیار تھی جو تھوڑے زمانہ مین اُنکو شہرون مین پہونچا دیتی نہ تار برقی کے سلسلے تھے جو اُنکو اہل عیال کی جلد جلد خبر دیتے رہتے نہ مسافرون کے لیے ہوٹل تھے جو عیش و آرام کے اسباب مہیا کرتے اس سے زیادہ یہ کہ اُن کے زمانے مین کوک کی کمپنی نہ تھی جس نے سفر کو اقامت سے بہتر بنا دیا ہے،

باقی آیندہ

كريد والدول الحامية

اجتمعت جمعية القوانين الكريدية وانعقدت لها حفلة فافتتحها الرئيس ميسو سكولوديس باسم ملك اليونان ثم احد الاعضاء ميسو ميخاليداكيس وطلب من زملائه حلف اليمين باسم الملك جورج الموافقة على ضم الجزيرة الى اليونان فتم ذلك فی الحال رغم احتجاج الاعضاء المسلمين وقد طردوا عن باب الجمعية العمومية لانهم لم يعترفوا بسيادة ملك اليونان عليهم وتقول الدول جوابا عن احتجاج الباب العالی انها تعتبر تلك اليمين غموسا ای باطلا لا حكم لها وانما حالفها ولكنها لم تقل لنا كيف يكون هذا الاعتبار حقيقة فی الوقع والمسلمون قد سلبوا حق الوطنية الكريدية لانهم لم يحلفوا تلك اليمين ولم يعترفوا بانضمامهم الى اليونان ــ

فنحن متشوقون ماذا تفعل الدول فی تلك القضية علاوة وما يصدر عن الحكومة التركية فان كريد جزيرة سقيت منابتها بدماء الاحمر الوطنية لا جرجين فتحها والمسلمون فی العالم الاسلامی انظارهم شاخصة الى ما سيظهر فی هذا الامر الجليل والله المعين

السيد علی

کریٹ اور دول حامیہ

کریٹ کی انجمن قوانین نے جمع ہو کر ایک جلسہ کیا جسکو پریزیڈنٹ مسٹر سکولوڈس نے شاہ یونان کے نام پر افتتاح کیا جلسہ کے ایک ممبر مسٹر میخالیڈیکس نے کھڑے ہو کر دیگر ارکین سے شاہ جارج کے نام پر اس مضمون کا حلف لیا کہ جزیرہ کو یونان سے ملحق کر دیا جاے یہ کارروائی مسلمان ارکین کے خلاف اُسیوقت ختم ہو گئی اور مسلمان جمعیت عمومیہ کے دروازہ سے اسلیے نکال دیے گئے کہ اُنھون نے شاہ یونان کی سیادت کا اقرار نہین کیا، دول یورپ اس بارہ مین کہتے ہین کہ اُنکے نزدیک یہ قسم، قسم غموس ہے یعنی باطل ہے جسکا کچھ اثر نہین ہے اور قسم کھانے والا گنہگار ہے مگر یہ نہین بیان کیا کہ واقع مین کیونکر غموس ہو گی جبکہ مسلمانون سے کریٹ مین اُنکا حق وطنیت اسلیے چھین لیا گیا کہ وہ اس حلف مین شریک نہ ہوے اور اُنھون نے یونان سے ملحق ہونا نہ چاہا،

ہم منتظر ہین کہ دول اس قضیہ کا کیا فیصلہ کرتے ہین اور حکومت ترکی کیا کرتی ہے کیونکہ کریٹ ایک ایسا جزیرہ ہے جسکے ہزارہا بہادر فرزندون کے خون سے سینچے گئے ہین جبکہ اُنھون نے اسکو فتح کیا تھا اسلامی دنیا مین مسلمانون کی آنکھین اسکی منتظر لگی ہوئی ہین کہ اس اہم امر مین کیا ہوتا ہے

جمعية اتحاد المسلمين العام

جمعية اتحاد المسلمين العام التي كانت الفتها فئة مستيزة
ذات غيرة من طلبة الحقوق والمحاماة من مسلمي الهند
بلندرا وقد هيجت في حداثة سنها افكار مسلمي العالم باسرهم
والمسلمون في اكناف الارض كانوا ايشيمون اعمالها، وهي
قد نقشعت سحائبها بعد عودة موسيسها الفاضلين النشيطين
الغيورين مشير حسين القدوائي وعبدالله المامون
السهروردي الى الهند فلما حدث الانقلاب بتركيا
وفكت الافكار والاقلام من اغلالها ناجتنا عضا
الجمعية باحياءها واستئناف امرها وقد سافر العذا
الغرض حضرة الفاضل الحر الغيور مشير حسين
القدوائي الى لندرة وقد اتانا منه كتاب تعريبه
اني اغادر الهند في ١٢ مايو واسافر الى بلاد اوربا واني
في سياحتي هذه ان انتف فيها امر جمعية اتحاد
المسلمين العام فالمسئول من اصحاب الجرائد والمنتديات
الاسلامية ولهم منا سالف الشكران يخبروني بعنوانهم
ومقاصد جرائدهم ومنتدياتهم لنخابرهم في شان
الجمعيه ونشاورهم ففي النية ان نؤلف مثل المنتدى
التصوفي العام جمعية اسلامية عامة مركزية تكون
فروعها في بلاد العالم كلها ويكون مركز الجمعية مدينة
لندرا او غيرها من العواصم الشهيرة التي تكون اصلح
لها عند الجرائد والمنتديات الاسلامية ويكون
اعضاءها اصحاب شورها اصحاب الجرائد والجمعيات الاسلامية
ورجال العالم الاسلامي في مشارق الارض

انجمن اتحاد المسلمی

جسکو ہندوستان کے مسلمانون کی ایک
طالب حقوق جماعت نے لندن مین قائم
نوعمری کی حالت مین مسلمانونکے عام خیالا
اور روے زمین کے مسلمان اسکے عملی نتا
تھے مگر اسکی گھنگور بدلیان اسوقت سے منہ
اسکے دو غیور اور کارکن بانی جناب مشیر
اور عبداللہ امون سہروردی ہندوستان
ٹرکی مین انقلاب پیدا ہوا ہے اور افکار
سے نجات ملی اس انجمن کے ممبرونکو بھی اسکے
ہے اور اسی غرض کیلیے فاضل غیور مشیر حسن قدوائی
انکا ایک خط ہمارے پاس آیا ہے جسکا تر
کو ہندوستان چھوڑ کر یورپ کا سفر کر
سفر مین ارادہ رکھتا ہون کہ انجمن اتحاد المس
قائم کیا جائے، اس لیے اڈیٹران اخبا
انجمنہاے اسلامیہ کی خدمت مین التما
اور اخبار اور انجمنونکے مقاصد سے مجھے
ہم انجمن کے حالات سے انکو مطلع کرتے رہیں
مستفید ہوتے رہین ہمارا ارادہ ہے کہ صوفیکل
عام اور مرکزی انجمن قائم کرین جسکی شاخین
مین ہون اور انجمن کا صدر مقام لندن
مشہور دارالسلطنت جو اخبارون اور انجمنو
رکھتا ہو اسکے ممبر اور اصحاب شورہ وہ لوگ
اڈیٹر یا اسلامی انجمنونکے سکرٹری ہے

ومغاربها كلهم ولهم من قوانينها وانتخاب امناءها وان رزقنا مساعدة من ملوك الاسلام والامراء والوجهاء ففي النية اصدار جريدة اسلامية عامية تطبع في اللغات الاسلامية العربية والتركية والفارسية والاردوية واحدى اللغات الافرنجية الانكليزية والفرنساوية وتاليف لائحة توضح عنوانات ومطالب جرائد العالم الاسلامي جميعا ته ،

نرجو من اصحاب الجرائد الاسلامية في كل بلاد الارض ان يتفضلوا علينا بنشر هذا البلاغ العام في اعمدة صحفهم والكتب ترسل الينا بالعنوان الآتي:

شركة طامس كوك وابناءه - بلندرا

مغرب تک کل اسلامی دنیا کے باشندے اسکے ممبر ہو سکتے ہیں اور اُسکے قواعد وضع اور امناکا انتخاب کر سکتے ہیں اگر شاہان اسلام اور والیان ریاست اور بزرگان قوم نے ہمارا ہاتھ بٹایا تو ہمارا ارادہ ہے کہ ایک ایسا اسلامی اخبار نکالیں جو مختلف اسلامی زبانوں عربی ترکی فارسی اردو اور یورپ کی کسی ایک بان انگریزی یا فرنچ میں شائع کیا جا ایک کمیٹی مقرر کیجائے جو اسلامی دنیا کے اخبارات اور انجمنوں کے مضامین اور موضوع کی توضیح کرتی رہے

ہمیں اسلامی دنیا کے کل اخبارات سے امید ہے کہ وہ اس مضمون کو اپنے معزز اخباروں کے صفحات میں شائع فرما کر شکر گذاری کا موقع دینگے، ہمارے پاس اس پتہ سے خطوط آنے چاہئیں

کمپنی ٹامس کوک اینڈ سنز لندن،

ثروة الولايات المتحدة

نشر المقتطف الاغر بيانا عن ثروات الدول الراقية و ننقبسه للقراء ليسروا بما لهم في الهند ولاخوانهم في البلاد الاخرى من ثروة الجدب الكرب القفر والفقر والوباء والبلاء وزارنا في هذه الاثناء رجل كان بالامس رئيسا للولايات المتحدة والرئيس في تلك البلاد له من السلطة فيها اكثر مما للملك في مملكته ولو اراد ان يبقى رئيسا لبقي طول عمره ومن المرجح انه يعود الى الرئاسة في الانتخابات التالية كان سكان الولايات المتحدة الذين بلغ عددهم الان نحو تسعين مليونا يحسبونه اقدر رجل بينهم على تولي زمام الاحكام وهم في العدد اكثر من سبعة اضعاف سكان القطر المصري وثروتهم تبلغ ۲۷ الف مليون جنيه اي انها اكثر

ولایات متحدہ امریکہ کی دولت

المقتطف نے ترقی یافتہ سلطنتوں کی دولت کا موازنہ کیا ہے ہم اس جگہ اُسکا خلاصہ نقل کرتے ہیں تاکہ ناظرین ہند اپنی اور اپنے دوسرے بھائیوں کی عسرت و مصیبت کی دولت سے خوش ہوں ہمارے یہاں آجکل وہ شخص آیا ہے جو کل تک سلطنت متحدہ (امریکہ) کا پریسیڈنٹ تھا اس ملک کے پریسیڈنٹ کو اس سے زیادہ قدرت اور اختیار حاصل ہوتا ہے جتنا کسی بادشاہ کو اپنی ملک میں اگر وہ یہ چاہتا کہ میں تمام عمر پریسیڈنٹ ہوں تو رہ سکتا تھا اور یقیناً آیندہ انتخاب میں وہ پریسیڈنٹ ہوگا سلطنت متحدہ کے باشندے جنکی تعداد اسوقت تقریباً ۹۰ ملین ہے یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم سب میں وہ سلطنت کی باگ تھامنے کے لیے زیادہ لائق اور قادر ہے انکی تعداد مصر کے باشندوں سے سات گنا سے بھی زائد ہے اور انکی دولت ۲۷ ہزار ملین پاؤنڈ کو پہونچی ہے یعنی انکی دولت

من ثروة القطر المصري خمسين ضعفا وقد حصلوا هذه الثروة العظيمة بعلمهم وجدهم فكان كل رجل منهم اقل من كل رجل عندنا سبعة اضعاف جسديا او عقليا وكلهم يعترفون للرئيس وزخلت بالتفوق عليهم ومع هذا كله يقوم بعض كتابنا ويهزءون به ويتهكمون عليه الا ان الجنون فنون، والاحصاء التالي ماخوذ من اوثق المصادر عن الولايات المتحدة في شهر نيابرسنة ١٩١٠ بعضه بالاحصاء وبعضه بالتقدير -

عدد السكان	٨٩	مليون نفس
ثروتهم	٢٧٠٠٠	″ جنيه
ثمن حاصلات الزراعية	١٧٥٠	″ ″
ثمن المعادن في المواد المعدنية	٣٣٠	″ ″
الحجارة والرخام وما اشبه	٣٠	″ ″
القوة المائية	٢٠٠	″ ″
الاخشاب ونحوها	١٥٠	″ ″
الغاز الطبيعي	٠٦	″ ″
المصايد	١٢	″ ″
وسائر الحاصلات	٢٠	″ ″

وجملة دخلهم السنوي من الزراعة والمعادن والمصايد والغابات نحو ٢٥٠٠ مليون جنيه عدا دخلهم من الصناعة والتجارة فيستغلون من الارض وحدها اكثر مما يستغل سكان القطر المصري اربعين ضعفا وكان متوسط ثروة كل نفس في الولايات المتحدة الاميركية سبعة اضعاف متوسط ثروة كل نفس في القطر المصري ومتوسط دخل النفس في اميركا ستة اضعاف متوسط دخل النفس في

مصر کی دولت سے پچاس گنا زیادہ ہی اس عظیم دولت کو انھون نے اپنے علم اور کوشش کی وجہ سے حاصل کیا ہی انکا ہر فرد ہمارے مرد سے جسم و عقل مین سات گنا زیادہ ہی ہر شخص کو اس امر کا اعتراف ہی کہ رز دولٹ کو ہم پر تفوق اور بزرگی ہی باوجود اس بات کے ہمارے بعض نامہ نگار ٹھٹھے ہرتے ہین اور انکا تمسخر کرتے ہین اور مذاق اڑاتے ہین مگر جنون کی بہت سی قسمین ہین ذیل کا شمار ولایات متحدہ کے نہایت صحیح رپورٹون سے لیا گیا ہی جو سنہ ۱۹۱۰ میں شایع ہوئی ہین بعض شمار کے ساتھ اور بعض اندازہ کیساتھ

باشندون کی تعداد	٨٩	ملین نفوس
دولت	٢٧٠٠٠	″ گنی
آمدنی مالگذاری	١٧٥٠	″ ″
آمدنی معدنیات	٣٣٠	″ ″
پتھر وغیرہ کی آمدنی	٣٠	″ ″
آمدنی آب پاشی	٢٠	″ ″
جنگل وغیرہ کی آمدنی	١٥٠	″ ″
آمدنی گیس	٠٦	″ ″
شکارگاہ کی آمدنی	١٢	″ ″
سائر آمدنی	٢٠	″ ″

حاصل کلام کل سالانہ آمدنی زراعت معادن شکارگاہ جنگل وغیرہ کی ٢٥٠٠ ملین گنی علاوہ صنعتی اور تجارتی نفع کے وہان کا تنہا شخص مصر والون سے ۴۰ گنی زیادہ آمدنی زمین (زراعت سے) حاصل کرتا ہی ہر شخص کی اوسط آمدنی سلطنت متحدہ امریکہ مین مصر کے ہر شخص کی اوسط آمدنی سے سات گنا زیادہ ہی امریکہ مین ایک شخص کی اوسط آمدنی مصر کے ایک شخص کی اوسط آمدنی سے چھ گنا

القطر المصري =

ثروة القطر المصري

يبلغ دخل القطر المصري الان نحو ٦٠ مليون جنيه
اى ثمن كل حاصلاته الزراعية من قطن وحبوب
وعلف ومواشي والبان وجلود وصوف وما اشبه
وكل حاصلاته الصناعية على انواعها ولكنه
يضطر ان يدفع لاوربا اكثر من عشر هذا الدخل
فائدة ديونه وديون حكومته وتبلغ ثروته
اى قيمة ما يمتلكه من اطيان و بيوت ومعامل و الات
وادوات و ما اشبه نحو ٦٠٠ مليون جنيه و هذه
الممتلكات مديونة لاوربا بنحو ١٥٠ مليون
جنيه على الاقل اى دين الحكومة ودين
الاهالي فكان صافي ثروته ٤٥٠ مليون
جنيه وصافي دخله السنوي ٥٤ مليون
جنيه فمتوسط دخل النفس فى القطر المصري
سنويا اقل من خمسة جنيهات ومتوسط دخل
النفس فى انكلترا ٥٠ جنيها وفى اميركا ٣٠ جنيها
وفى اسبانيا ٢٧ جنيها وفى فرنسا ٢٥ جنيها -

ثروة فرنسا

قدر الميو بول لروي ثروة فرنسا بين ٨٨٠٠
مليون جنيه و ٩٠٠٠ مليون جنيه وهذا
التقدير مبني على مجموع التركات سنة ١٩٠٧
فان قيمتها بلغت ٢١٨ مليون جنيها والهبات وقد
بلغت ٤٠ مليون جنيه والجملة ٢٥٨ مليون

زیادہ ہے۔

مصر کی دولت

مصر کی (سالانہ) آمدنی آجکل ۶۰ ملین گنی ہے یعنی کل آمدنی
زراعت روئی، غلہ، گھانس، مویشی، دودھ، کھال، اون
وغیرہ کی قیمت اور کل مختلف صنعتی اشیاء کی قیمت لیکن
وہ (ملک) اس بات پر مجبور ہے کہ اپنی آمدنی کے دسوین
حصہ سے زیادہ یورپ کو اُسکی ملکی اور قومی قرض کے
سود مین دیدے اور اُسکی ملکی دولت یعنی کھیتون اور
مکانون اور کارخانون اور آلات اور اُسکے مشابہ چیزون
کی قیمت ۶۰۰ ملین گنی ہے اور یہ تمام جائداد یورپ کی
کم سے کم ۱۵۰ ملین گنی کی قرضدار ہے یعنی ملکی اور قومی
قرض گویا خالص دولت ۴۵۰ ملین گنی ہے اور خالص
سالانہ آمدنی ۵۴ ملین گنی ہے ہر آدمی کی اوسط سالانہ
آمدنی ملک مصر مین پانچ گنی سے کم ہے اور ہر آدمی
کی سالانہ اوسط آمدنی انگلینڈ مین ۵۰ گنی ہے اور
امریکہ مین ۳۰ گنی اور جرمن مین ۲۷ گنی
اور فرانس مین ۲۵ گنی ہے۔

فرانس کی دولت

میو بول نے فرانس کی دولت کا اندازہ ۸۸۰۰
اور ۹۰۰۰ ملین گنی کے درمیان کیا ہے اور یہ
اندازہ ۱۹۰۷ء کی تمام ترکات پر مبنی ہے کیونکہ
اس کی قیمت ۲۱۸ ملین گنی ہے اور تمام ہبون پر
جنکی قیمت ۴۰ ملین گنی کو پہونچ گئی ہے اور کل ۲۵۸ ملین

جنیه وحیث ان متوسط العمر فی فرنسا ۲۵ سنة
فهذه الترکات والهبات جزء من ۳۵ من ثروة
السکان فالثروة تبلغ نحو ۹۰۰۰ ملیون جنیه

ثروة المانیا

قدرت ثروة المانیا فی العام الماضی بنحو ۱۷۵۰۰
ملیون جنیه وکانت تقدر منذ خمس عشرة سنة
بنحو ۱۰۰۰۰ ملیون جنیه ولذلک فالمانیا اغنی من
فرنسا ولو مع اعتبار عدد السکان فی کلیتهما -

ثروة انکلترا

تقدر ثروة الانکلیز الآن بنحو ۲۰۰۰۰ ملیون
جنیه ودخلهم السنوی بنحو ۲۰۰۰ ملیون جنیه
وهذا الدخل ینفق ماعدا ۲۵۰ ملیون جنیه تضاف
سنویا الی ثروة البلاد وعلیه فالانکلیز اغنی من
الامیرکان فرداً لفرد ویتوفر معهم کل سنة اکثر من
نحو نصف ما تساویه اطیان القطر المصری واملاکه
لو کانت خالیة من الدین

باب التقریظ والانتقاد

مجلة الزهور

اهدانا حضرة الفاضل الظورانطون افندی الجمیل العدد
الاول والثانی من مجلته "الزهور" فوجدناها
طافحة بالمقالات الادبیة والشعریة و
المبدء الذی ترمی المجلة الیه هو اعلاء
شان اللغة العربیة وحث ادبائها
وشعرائها الی ترقیة ادابها وبذل اشتراکها

گنی ہی اور اس لیے کہ اوسط عمر فرانس مین ۲۵
برس ہی پس یہ ترکے اور ہبے وہان کے باشندون کی دولت
کا ۳۵ وان حصہ ہی اس حساب سے کل دولت ۹۰۰۰ ملین گنی ہوتی ہی

جرمنی کی دولت

گذشتہ سال مین جرمنی کی دولت تقریباً ۱۷۵۰۰
ملین گنی اندازہ کیگئی ہی اور پندرہ برس سے تقریباً
۱۰۰۰۰ ملین گنی اندازہ کی جاتی ہی اور اسی وجہ سے جرمنی
فرانس سے زیادہ دولت مند ہی

انگلینڈ کی دولت

آجکل انگلینڈ کی دولت ۲۰۰۰۰ ملین گنی اندازہ کیجاتی
ہی اور اسکی سالانہ آمدنی ۲۰۰۰ ملین گنی ہی یہ کل آمدنی
سوا ان ۲۵۰ ملین پونڈ کے جو سالانہ اضافہ کیے جاتے
ہین وطن کی ثروت پر خرچ کی جاتی ہی اس بنا بر
انگریز امریکہ والون سے فرداً فرداً زیادہ مالدار ہین
اور ہر سال انکی آمدنی مین اسقدر اضافہ ہوتا جاتا ہی جو مصر کی
زمین اور املاک کے جبکہ وہ قرض سے بری ہو نصف کے برابر ہی

ریویو

رسالہ الزہور

حضرت فاضل انطون جمیل نے اپنے رسالہ الزہور
کا نمبر ۱ و ۲ ہدیتہً ہمارے پاس بھیجا ہی ہمنے دیکھا کہ
رسالہ ادبی اور شاعرانہ مضامین سے بہرہ ور ہے
جس کا یہ رسالہ قصد رکھتا ہی عربی زبان کی ترقی اور
اُسکے ادبا و شعرا کو اُس کی ترقی کی طرف رغبت
دلانا ہی اُس کی قیمت مصر مین ۴۰ قرش الخ

٢٠غرشا في مصر و ٣ ريالات مجيدية في البلاد العثمانية و ١٥ فرنكا في الخارج فنرجو لصيفتنا الجديدة الرواج والاقبال، عنوانها: - في اول شارع الفجالة نمرة (١) بمصر

عثمانیہ مین ۳ ریال مجیدی اور ممالک غیر مین ۱۵ فرنک ہے ہمین اپنے نئے ہمعصر سے امید ہے کہ وہ خاطر خواہ رواج اور مقبولیت حاصل کرے گا پتہ یہ ہے۔ اول شارع الفجالہ نمبرہ (۱) بمصر

الكوثر

مجلة علمية فنية سياسية لصاحبها ومحررها بشير رمضان تصدر في بيروت بغرة كل شهر محتوية على المقالات الرائقة في الصناعة والفلاحة والمواضيع التي تختص بالنساء قيمة اشتراكها ريالان مجيديان في بيروت وفي باقي الولايات العثمانية ريالان مجيديان ونصف وفي سائر الجهات خمسة عشر فرنكا ولاساتذة المدارس وطلبتها في بيروت وخارجها ثلثا القيمة لـ

الکوثر

ایک علمی فنی سیاسی رسالہ ہے جو اپنے مالک ومحرر بشیر رمضان کے اہتمام سے ہر مہینہ کی یکم تاریخ کو بیروت سے نکلتا ہے۔ اس مین صناعت اور فلاحت اور عورتون کے متعلق نہایت نفیس مضامین ہوتے ہین، قیمت بیروت مین ۲ ریال مجیدی اور باقی قلمرو عثمانیہ مین ڈھائی ریال اور دیگر ممالک مین ۱۵ فرنک مدرسین اور طلبہ سے خواہ وہ بیروت کے ہون یا باہر کے دو ثلث قیمت،

جريدة مظفري

جريدة سياسية فارسية تصدر في مدينة بوشهر بايران تبحث عن المواضيع السياسية الفارسية وتنشر اخبار مجلس الشورى فالجريدة خير آلة للاطلاع على حوادث البلاد الفارسية وانباءها فنرجو لها التوفيق لما فيه الخير للنهضة الفارسية الحرة،

اخبار مظفری

فارسی زبان کا ایک سیاسی اخبار ہے جو ایران کے شہر بوشہر سے نکلتا ہے فارسی پولیٹکل مضامین سے بحث اور مجلس شوری کی خبرین شائع کرتا ہے یہ اخبار بلاد فارس کے حوادث و اخبار معلوم کرنے کے لیے بہترین ذریعہ ہے خدا اُسے فارسی آزادی کو نفع پہونچانے کی توفیق دے،

قضية ابراهيم ناصف الورداني

تقدم الورداني المتهم في قتل المرحوم بطرس باشا غالي من الجانبين عند محكمة الجنايات بمصر في الجلسة المنعقدة في

ابراہیم ناصف وردانی کا مقدمہ

وردانی کا مقدمہ جو مرحوم بطرس باشا غالی کے قتل مین ماخوذ تھا مصر کی عدالت فوجداری مین ایک جلسہ کے روبرو جو بروز

الاربعاء ۱۸ مایو سنة ۱۹۱۰ الموافق ۹ جمادی الاولی سنة ۱۳۲۸
بعد سماع الشهادات من الجانبین و دفاع المحامین عن المتهم و
الاعتراضات علی الشهادة و سماع اقوال المتهم و شاهدیه و جمیع ما تحقق
الیه فی اثبات الجریمة علی المتهم فالمحکمة اصدرت حکمها ضد المتهم
و رفعها الی الجناب الافخم عباس حلمی باشا خدیو مصر و قد جیئ
بالمتهم و لما وقف محل المتهمین نطق جناب رئیس المحکمة
مستر دبراو غلی فقرأ صورة ما قررت المحکمة و قد ثبت عندها
من التحقیق و من اعتراف المتهم الصریح فی جمیع ادوار التحقیقات
انه کان ناقمًا علی اعمال المرحوم بطرس باشا غالی الذی کان
رئیس النظار فی اعماله السیاسیة و ان المتهم معترف صراحة
بالتحقیق بانه قد اطلق الاعیرة الناریة من مسدسه علی
المقتول فاصابه قاصدًا قتله و انه کان مصرًا علی ذلک من
ایام سابقة و ترصد له بالمحل الذی نفذ فیه تصمیمه و
و قد افتی ایضًا بقتله حضرة مفتی الدیار المصریة فلهذه
الاسباب۔
و بعد الاطلاع علی المادة ۱۹۴ من قانون العقوبات حکمت
المحکمة حضوریًا باعدام ابراهیم ناصف الوردانی شنقًا
و قد سمع المتهم هذا الحکم متجلدًا فلم ینبس ببنت شفة و لم
یحول نظره عن قضاته ثم قرر جناب الرئیس انفضاض
الجلسة و اعید المتهم الی السجن =
و المفهوم من اقوال المحامین عن المتهم انهم عازمون علی
رفع القضیة الی محکمة النقض و الابرام لاسباب لم یتفقوا
علی تعینها تمامًا حتی الآن و القانون یمهلهم فی ذلک
۱۸ یومًا کاملة =

السید علی الترینی

چہار شنبہ ۱۸ مئی ۱۹۱۰ء مطابق ۹ جمادی الاولی ۱۳۲۸ھ کو منعقد ہوا
تھا ختم ہو گیا جبکہ طرفین کے گواہ سن لیے گئے ملزم کے وکلا کی بحث بھی
ہو گئی گواہوں پر جرح کے سوالات بھی ہو گئے ملزم اور اُسکے گواہوں کا بیان
سنا گیا اور ملزم پر اثبات جرم کے لیے جن باتوں کی ضرورت تھی پوری
کی گئیں عدالت نے ملزم کے خلاف فیصلہ کر کے جناب عباس حلمی
پاشا خدیو مصر کے پاس بھیجدیا پھر ملزم کو لا کر جب ملزمین کی جگہ پر
کھڑا کیا گیا تو پریسیڈنٹ عدالت جناب مسٹر دبراوگلی صاحب نے وہ
فیصلہ پڑھکر سنایا جو عدالت نے تجویز کیا تھا عدالت کو تحقیق اور ملزم کے صریح اقرار
تحقیقات کے تمام حالتوں میں یہ ثابت ہو گیا کہ ملزم مرحوم بطرس باشا غالی کے
طرز عمل سے ناراض تھا جو کہ اپنے اعمال قانونی میں وزیر الوزراء تھے اور ملزم
نے بصراحت اور تحقیق اس امر کا مقر ہے کہ اُس نے اپنے طپنچہ سے آتشگیر مادہ
مقتول پر چھوڑے تھے اور مقتول کو لگے جبکہ وہ پہلے سے اسکا قصد
رکھتا تھا اور وہ اسپر بہت زمانہ سے مصر تھا اور اس موقع کی تاک
میں تھا جسمیں اُس نے کامیابی پائی مفتی مصر نے بھی اُسکے قتل کا فتویٰ
دیا ان تمام وجوہ سے ؛
اور قانون تعزیرات کی دفعہ ۱۹۴ پر اطلاع حاصل کرنیکے بعد محکمہ نے
ابراہیم وردانی کی پھانسی کا حکم صادر فرمایا اور ملزم نے اس حکم کو نہایت
بیباکانہ سنا اور کچھ نہ بولا اور اپنی نظر ججوں کے سامنے سے نہیں
ہٹائی پھر جناب پریسیڈنٹ صاحب نے جلسے کے برخاست کا حکم دیا اور
ملزم کو پھر حوالات پہونچایا ؛
ملزم کے وکیلوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ اُنکا ارادہ ہے کہ
مقدمہ کو عدالت عالیہ میں بطور اپیل کے پیش کریں لیکن
بہت سے امور کی وہ کامل طور سے تنقیح نہیں کر سکے
قانون اُنکو پورے ۱۸ - دن کی مہلت دیتا ہے ؛

ولا عامر ولا النفاثی نوفل

اسکے بیٹے اسلم بن نوفل اچھے عربی تھے، نوفل کی عمر ساٹھ برس جاہلیت مین گذری اور ساٹھ برس اسلام مین، غزوۂ خندق کے بعد یہ مسلمان ہوے تھے، انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثین روایت کین ہین، مدینہ مین خلافت یزید بن معاویہ مین انتقال کیا

عوف بن مالک اشجعیؓ غزوۂ حنین مین یہ اسلام لائے اور اُسمین شریک تھے، مکہ کے فتح کے دن یہ اشجع کے علمبردار تھے، ابوبکرؓ کے زمانہ مین یہ شام چلے گئے تھے اور حمص مین مقیم ہوئے، شروع خلافت عبدالملک تک زندہ تھے، ۷۳ سنہ ھ مین انتقال کیا ابوعمر اپنی کنیت کیا کرتے تھے۔

مالک بن عوف نصریؓ خاندان نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن سے تھے، حنین کی لڑائی مین مشرکون کے سردار تھے، اسکے بعد اسلام لائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی قوم کا عامل بنایا تھا اور انکو سو اونٹ عنایت فرمائے تھے، یہ مؤلفۃ القلوب سے تھے، انکی ذریت باقی ہے۔

حارث بن عوفؓ یہ قبیلۂ بنی مرہ بن نشبہ سے تھے، ابواسمار کنیت کیا کرتے تھے، داحس کی لڑائی مین باربرداری کا کام ان کے سپرد تھا، احزاب کی لڑائی مین یہ بھی مشرکون کے ایک سردار تھے، اس کے بعد مسلمان ہوے اور اسلام مین پکے ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ساتھ ایک انصاری کردیا تھا کہ ان کے پڑوس کے لوگونکو اسلام کی دعوت کرے لیکن اُن لوگون نے انصاری کو قتل کردیا، اسکا فدیہ اُنھون نے ستّر اونٹ آپؐ کی خدمت مین بھیجدیا، آپنے اُنکے وارثونکو دیدیا، انکی ذریت باقی ہے۔

مُعیقیبؓ یہ معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی خاندان ازد سے ہین، شروع ہی مین مکہ مین مسلمان ہوے تھے، پھر ہجرت کرکے ملک حبش چلے گئے تھے، بعضون کا بیان ہے کہ وطن لوٹ گئے، پھر ابوموسی اور اشعریون کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین

حنین مین حاضر ہوئے، خیبر کی لڑائی مین شریک تھے، عثمانؓ کی خلافت تک زندہ رہے، رسول اللہ کی مُہر کی خدمت پر مقرر تھے، عمر بن خطابؓ کے کاتب اور بیت المال کے خزانچی تھے، انکو جذام مرض تھا، خارجہ بن زید کا بیان ہی کہ یہ عمرؓ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے. عمرؓ نے اُنسے کہا اپنے نزدیک سے کھاؤ کیونکہ جو بیماری تمکو ہے اگر دوسرے کو ہوتی تو مین اُس سے بات بھی ایک نیزہ کے فاصلہ سے کرتا۔

خباب بن ارتؓ قبیلہ سعد بن زید کے خاندان مناۃ بن تمیم سے ہین، ابو عبد اللہ کنیت کیا کرتے تھے، یہ قید ہو گئے تھے اور مکہ مین بیچے گئے، ام انمار (ام سباع خزاعیہ حلیف بنی زہرہ) نے خرید کر کے آزاد کر دیا تھا، بعضون کا بیان ہی کہ ام خباب اور ام سباع بن عبد العزی ایک ہی عورت کا نام ہی کہ مین عورتون کا ختنہ[1] کیا کرتی تھین، حمزہ بن عبد المطلب نے سباع بن عبد العزی سے جنکی مان ام انمار تھین کہا یہان آ، اے بیٹے مقطعۃ البظور[1] کے، چونکہ ام انمار نے انکو آزاد کر دیا تھا اِس وجہ سے یہ سباع کے خاندان کی طرف منسوب ہوئے اور بنی زہرہ کے حلیف ہونے کا دعوی کیا۔ فقیہ تھے، انکی پشت پر سفید داغ تھا (برص) خارجیون نے عبد اللہ بن خباب انکے بیٹے کو قتل کر دیا تھا، اونکی لونڈی کا پیٹ چاک کر دیا تھا، اُس وقت وہ ایک گانون مین سکونت گزین تھے، انھین سببون سے اُنھون نے ان سے لڑائی کرنے کو جائز قرار دیا۔ واقدی کا بیان ہی کہ خباب اپنی کنیت ابو عبد اللہ کیا کرتے تھے، کوفہ مین ۳۷ھ مین انتقال کیا عمر انکی تریسٹھ برس کی تھی، یا تہتر برس کی، یہ پہلے شخص تھے جنکو علیؓ نے کوفہ مین دفن کیا تھا۔ صفین سے واپس آکر علیؓ نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی تھی۔ انکی ذریت باقی ہی۔

حاطب بن ابی بلتعہؓ ابو الیقظان کا بیان ہی کہ یہ عبید اللہ بن حمید بن زہیر بن حارث بن اسود بن عبد المطلب بن اسد بن عبد العزی بن قصی کے غلام اور مکاتب تھے، مکہ کی فتح کے دن کتابت کا روپیہ ادا کر دیا تھا، یہ ازد کے کسی قبیلہ سے تھے جنکو لخم کہتے ہین۔

---

[1] بظر عورت کی شرمگاہ کو کہتے ہین یعنی عورتونکی ختنہ کرنے والی ۱۲

عبید اللہ بن حمید بدر کی لڑائی مین علیؓ کے ہاتھ سے مقتول ہوا - واقدی کا بیان ہی کہ یہ قبیلہ لخم سے تھے جو بنی اسد بن عبد العزی کے حلیف تھے، ابو محمد کنیت کیا کرتے تھے، مدینہ مین ۳۰؁ھ مین انتقال کیا، کوزہ پشت ڈاڑھی ہلکی اور بدن کے بیڈول تھے - دوسرون کا بیان ہی کہ یہ تاجر تھے، غلہ وغیرہ بیچا کرتے تھے، انتقال کے وقت چار ہزار دینار اور درہم وغیرہ چھوڑ گئے تھے، سعد بن خولی انکا آقائے نعمت تھا، بدر اور اُحد کی لڑائیون مین شریک تھے احد کی لڑائی مین شہید ہوے انکا لڑکا عبد الرحمٰن بن حاطب نے حدیث روایت کرتا ہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پیدا ہوا تھا، عمرؓ سے حدیث روایت کرتا ہی، ۶۸؁ھ مین مدینہ مین انتقال کیا، ثقہ اور قلیل الحدیث یعنی کم حدیثین روایت کرنے والے تھے -

ولید بن عقبہ رضؓ ابو الیقظان نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہی ولید بن عقبہ بن ابی مُعیط بن ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس، ابو عمرو غلام تھے، انکا نام ذکوان ہی، امیہ نے اپنا بیٹا بنایا تھا اور ابو عمرو کنیت رکھی تھی، امیہ کے مرنے کے بعد اسکی بی بی ام الاعیاص آمنہ بنت ابان سے اسنے عقد کرلیا تھا - ولید اپنی کنیت ابو وہب کیا کرتے تھے - یہ عثمانؓ کی مان کی طرف سے سوتیلے بھائی تھے، جنکا نام اروی بنت کریز تھا - فتح مکہ کے دن یہ مسلمان ہوے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بنی المصطلق کے پاس زکوۃ لانے کو بھیجا تھا، انھون نے جھوٹ اگر کہدیا کہ اُنھون نے نہین دی، آپ نے اُنکو سلام کہلا بھیجا، اسپر یہ آیت نازل ہوئی -

یا ایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینو

ای مومنو اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لاوے تو تمکو چاہیے کہ اسکی تحقیق کرو

علیؓ اور اسکے درمیان کچھ جھگڑا واقع ہوا تو انھون نے کہا "مین تمسے زیادہ فوج کا پھیر دینے والا، اور جوانمرد طاقتور کے سر کا مارنے والا ہون"، اسپر یہ آیت نازل ہوئی -

افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا

کیا مومن اور فاسق برابر ہو سکتے ہین !

ابن کلبی کا بیان ہی کہ امیہ بن عبد شمس ایک مرتبہ ملک شام گئے وہان ایک یہودیہ ساقن سے ہمبستر ہوئے، جسکا نام قرناد تھا اور اُسکا شوہر صفوریہ کا رہنے والا ایک یہودی تھا اِس سے انکا لڑکا ذکوان پیدا ہوا، انھون نے دعویٰ کرکے اپنا بیٹا بنایا، اُسکی کنیت ابو عمر رکھی، اور مکہ لے آئے۔ اِسیوجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ کو اُسکے قتل کے وقت فرمایا تھا کہ توصفوریہ کا رہنے والا یہودی ہے، عمرؓ نے ولید کو بنی تغلب کی زکوٰۃ پر مقرر فرمایا تھا، عثمانؓ نے سعد بن وقاص کے بعد کوفہ کا حاکم بنایا تھا، وہان انھون نے نشہ کی حالت مین نماز پڑھائی اور کہا مین تمکو زیادہ دونگا، لوگون نے عثمانؓ کے یہان اِنکے شراب پینے کی گواہی دی، عثمانؓ نے صرف معزول کردیا، علیؓ کی بیعت کے زمانے تک برابر مدینہ مین رہے، پھر رقہ چلے گئے، علیؓ اور معاویہؓ دونون سے علیحدہ رہے، رقہ کے اطراف مین انتقال کیا، انکی قبر بلیخ مین ہی اُنکی اولاد کوفہ اور رقہ مین رہی منجملہ اُن کے محمد بن عمرو بن ولید بن عقبہ ہین، انکا لقب ذوالشامہ زندیق مشہور تھے،

انکے بھائی عمارہ بن عقبہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے تھے انکے اولاد سے مدرک بن عمارہ ہین، جن سے اسمٰعیل بن ابی خالد روایت کرتے ہین۔

اور انکے بھائی خالد بن عقبہ بھون مین سردار تھے فتح مکہ کے دن مسلمان ہوے تھے بنو امیہ کے قبیلہ سے یہ حسن بن علیؓ کے جنازہ مین شریک تھے۔

عبداللہ بن عامرؓ ابوالیقظان انکا سلسلۂ نسب اسطرح بیان کرتے ہین

عبداللہ بن عامر بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس۔ انکے باپ عامر بن کریز فتح مکہ کے دن مسلمان ہوے تھے، عثمانؓ کی خلافت تک مکہ ہی مین رہے، پھر اپنے عامر کے پاس بصرہ چلے گئے وہ وہان عثمانؓ کی طرف سے گورنر تھے، عامر کی مان بیضا بنت عبدالمطلب ہین۔

یہ کمزور تھے انکو لوگ عبدالمطلب کے پاس لائے تو اُنھون نے ہاتھ پھیر کر کہا در ہاشم کی ہڈیونکی قسم بنی عبد مناف مین اس سے بڑھ کر کوئی لڑکا نہین،،

عبداللہ بن عامر کو انکے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے آئے، آپ نے
چھوہارے اپنے دہن مبارک سے کچلکر انکو چٹا دیا اور جب جمائی لی تو آپ نے لعاب دہن انکے
منہ مین دیدیا یہ نگل گئے، آپ نے فرمایا یہ پرہیزگار ہوگئے، اپنی کنیت ابوعبدالرحمن کیا کرتے تھے،
انھون نے تمام فارس، خراسان، سجستان اور کابل فتح کیا، بناج ایک دیہات لبایا اور اسمین
درخت لگائے ، اسی وجہ سی بناج ابن عامر مشہور ہی دو دیہات اور بسائے اسمین درخت لگائے
نہرین جاری کین، جو عیون ابن عامر مشہور ہین، بناج اور ان نہرون کے درمیان ایک رات کی
مسافت ہے، مدینہ کے راستہ مین تالاب کھدوائے، پھر سمینہ کھدوایا، قباء کے قریب ایک محل
بنوایا، اسمین حبشیون کو کام کرنے کے لیے مقرر کیا، لیکن جب وہ مر گئے تو چھوڑ دیا، عرفات مین
بہت سے حوض بنوائے، چھوہارے کے درخت لگائے، بصرہ مین دو نہرین طیار کرائین، ایک
بازار مین، دوسری جو ام عبداللہ کے نام سے مشہور ہے، ام عبداللہ انکی مان تھین، ان کا نام
دجاجہ بنت اسماء بن صلت سلیمی ہے، بصرہ مین ام عبداللہ کا حوض انہی کی طرف منسوب ہی،
انھون نے بصرہ مین انتقال کیا۔

عبداللہ بن عامر نے ابلہ کی نہر بھی کھدوا دی تھی، کہا کرتے تھے کہ اگر یہ نہر پوری ہو جاتی
تو عورت اپنے سواری پر نکلتی اور مکہ تک اسکو ہر روز بازار اور نہر ملا کرتا۔ مکہ مین انکا انتقال ہوا،
عرفات مین مدفون ہوے۔ انکی ذریت بہت ہے۔ انکا انتقال معاویہؓ سے ایک سال قبل
۵۹ھ مین ہوا۔ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک
روایت کی ہی، جو شخص اپنے مال کی وجہ سے مارا جاوے وہ شہید ہی، اپنا وصی عبداللہ
بن زبیر کو بنایا، انکی وفات کے وقت ابن عمر آئے تو لوگون نے عرفات مین حوض وغیرہ بنوانے کی
وجہ سے انکی تعریف کی، ابن عمر نے کہا جب مزدوری پاک ہوتی ہی تو خرچ بھی حلال ہوتا ہی،
تم جاتے ہو وہان معلوم ہی ہو جائیگا۔

آل کریز کے آزاد غلامون سے، عثمان بن عفان کی مان اروی بنت کریز کے غلام

طوس میں ہیں، انکا نام عبدالملک ہے، ابو عبد النعیم کنیت کیا کرتے تھے۔ ایک دن لوگوں نے طوس
کو کنکری کی جگہ خوشبو دار شکر سے جمرون کو مارتے ہوئے دیکھا، پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے، انھوں نے کہا
شیطان کے مجھ پر کچھ احسان ہیں اب اُسکو میں ادا کرتا ہوں۔

ذوالیدین رضہ یہ عمیر بن عبد عمرو ہیں، قبیلۂ خزاعہ سے تھے، ابو محمد کنیت کیا
کرتے تھے، چونکہ دونوں ہاتھوں سے برابر طور کام کرلیا کرتے تھے اس وجہ سے انکو ذوالیدین کہتے
ہیں، اور ذوالشمالین بھی۔ بعضوں کا بیان ہے کہ انکا نام خرباق تھا اور انکے دونوں ہاتھ لانبے
تھے۔ یہ وہی ہیں جنکا حدیث میں ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھنے کے بعد
بات کی تھی، پھر بقیہ نماز ادا فرمائی تھی، وہ ذوالشمالین نہیں ہیں جو بدر کی لڑائی میں شہید ہوئے تھے۔

ذوالنجادین رضہ یہ عبد اللہ بن عبد نہم ہیں، انکا ذوالنجادین اِس وجہ سے
نام پڑا کہ جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے لگے تو اُنکی ماں نے انکی بجاد (کملی)
کو دو ٹکڑے کرکے دیا کہ ایک ٹکڑے کا چادر بناؤ اور دوسرے کا تہبند، رسول اللہ کے زمانہ میں انتقال
کر گئے۔

عُمیر مولی ابی اللحم غفاری رضہ ابو اللحم کے آزاد غلام تھے، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ابو اللحم چونکہ بتوں پر چڑھائے ہوئے جانور کا گوشت نہیں کھاتے
تھے، اس وجہ سے انکا نام ابو اللحم پڑا۔ عُمیر کا بیان ہے کہ حنین کی لڑائی میں میں شریک تھا اور غلام
تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک تلوار اور کچھ اسباب خانہ داری عنایت کیے تھے اور
غنیمت میں میرا حصہ مقرر نہیں فرمایا تھا۔

جہجاہ غفاری رضہ یہ سعید غفاری کے بیٹے ہیں، فقرا مہاجرین سے تھے، انہوں
کی مزدوری کیا کرتے تھے، عثمان رضہ کی لاٹھی کو اپنے گھٹنے پر رکھکر توڑ ڈالا تھا جسکی وجہ سے اُنکے
گھٹنے میں زخم ہوگیا تھا۔ جب یہ مسلمان نہیں ہوئے تھے تو رسول اللہ کے ساتھ بہت کھانا کھاتے
تھے، پھر مسلمان ہونے کے بعد کھایا تو کم کھایا، آپ نے فرمایا کہ مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے

ںات انتون مین کھا ہی-

سلمہ بن اکوع رضہ ابو ایاس کنیت کیا کرتے تھے، یہ تیر انداز تھے ۷۴ سنہ ھ انتقال کیا، عمر اُنکی اسّی برس کی تھی،

انکے بھائی اہبان بن اکوع سے بھیڑیے نے بات کی تھی، واقدی کا بیان ہی کہ جن سے یے نے بات کی تھی وہ اہبان بن اوس اسلمی تھے- اہبان مسلمان ہوگئے تھے، رسول اللہ اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہوئے- کوفہ مین سکونت اختیار کی تھی، معاویہؓ کی نت مین انھون نے انتقال کیا-

ایاس بن سلمہ انکے بیٹے ابوبکر کنیت کیا کرتے تھے، مدینہ مین ۱۱۱ سنہ ھ مین انتقال کیا، تربرس کی تھی-

شرحبیل بن حسنہ رضہ اپنی ماں کی طرف منسوب ہین، انکے والد عبداللہ بن اع بن عمر یمن کے رہنے والے، بنی زہرہ کے حلیف تھے- ابو عبداللہ اپنی کنیت کیا کرتے تھے، اس کے طاعون مین شام مین ۱۸ سنہ ھ مین انتقال کیا، عمر چونسٹھ برس تھی-

عبداللہ بن بحینہ رضہ اپنی ماں بحینہ بنت حارث بن مطلب کی طرف منسوب ، انکے باپ مالک قبیلہ ازد سے تھے-

خفاف بن ندبہ رضہ اپنی ماں کی طرف منسوب ہین اور وہ کالی تھین انکا ب کے حبشیون مین شمار ہے، انکے باپ عُمیر بن حارث بن شرید سلمی ہین، شاعر تھے، رسول اللہ اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ کی لڑائی مین شریک تھے اور بنی سلیم کے علمبردار تھے، عمر رضہ کے لک زندہ رہے-

ابو لُبابہ انصاری رضہ لُبابہ انکی لڑکی تھی اُسی کے ساتھ کنیت کیا کرتے تھے، منذر بن خطاب سے ہوا تھا، اُنسے بشیر بن منذر پیدا ہوا تھا، بعضون نے رفاعہ بن منذر کیا ہی- ابو لُبابہ کا انتقال عثمان رضہ کے بعد ہوا ہے، اور بعضون کا بیان ہے علی رضہ کے قبل

انکی ذریت انکے بیٹے سائب سے باقی ہے۔

براء بن عازب انصاری رضؓ یہ ابی بردہ بن نیاز کے بھانجے تھے، انکا نانی ہے قبیلہ قضاعہ سے تھے، ابی بردہ کی اولاد باقی ہے، براء کے دو بیٹے تھے جنسے روایت کیجاتی ہے، یزید بن براء اور سوید بن براء۔ سوید عمان کے حاکم تھے اور اچھے حاکم تھے۔

عاصم بن عدیؓ یہ قبیلہ عجلان کے خاندان قضاعہ سے تھے، ایکسو پندرہ برس عمر مین خلافت معاویہ مین انتقال کیا۔ انکے بھائی معن بن عدی تھے۔ انکی اولاد باقی ہے یمامہ لڑائی مین شہید ہوے۔

انکی اولاد سے ابوالبداح بن عاصم بن عدی عجلانی، علبہ لقب اور ابوعمر کنیت کیا کرتے تھے، انسے حدیث روایت کیجاتی ہے ۱۱۷ سنہ ھ مین انتقال کیا، عمر چوراسی برس تھی۔

ابو عبس بن جبر رضؓ انکا نام عبدالرحمن تھا، قبیلہ خزرج سے تھے، قبل اسلام عربی زبان مین لکھا کرتے تھے، ۳۴ سنہ ھ مین انتقال کیا، بقیع مین مدفون ہوئے، ہندی کا حفظ کیا کرتے تھے۔ انکی اولاد مدینہ مین بہت ہے اور کچھ بغداد مین۔

خوات بن جبیر بن نعمان رضؓ قبیلہ خزرج سے تھے، ابوصالح کنیت کیا کرتے تھے، مدینہ مین ۴۰ سنہ ھ مین انتقال کیا انکی اولاد باقی ہے۔ انکے بھائی عبداللہ بن جبیر اُحد کی لڑائی مین تیر پھینکنے والون کے سردار تھے، اُسی دن شہید ہوئے، انکی اولاد باقی نہین رہی۔

ابوالیسر رضؓ انکا نام کعب بن عمرو ہے، انصاری تھے، ناٹے اور تو ندو تھے یہ عباس بن عبدالمطلب کو بدر کی لڑائی مین قید کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے۔ معاویہؓ کی خلافت مین ۵۵ سنہ ھ مین انتقال کیا، انکی اولاد مدینہ مین ہے۔

ابومرثد غنوی انکا نام کناز بن حصین ہے قبیلہ غنی سے تھے، حمزہ بن عبدالمطلب کے ہمسن تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عُبادہ بن صامت کے اور انکے بیٹے اور عبادہ بن صامت کے بھائی کے درمیان، بھائی چارہ کرایا تھا۔ یہ بہت لمبے تھے، اور

ین بہت بال تھی۔ ابوبکرؓ کے زمانے مین سنہ ۱۲ھ مین انتقال کیا، ترسٹھ برس کی عمر تھی۔
لے بیٹے مرثد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی مین رجیع کی لڑائی مین شہید ہوے،
وقت وہ لشکر کے سردار تھے۔

مسطح بن اثاثہ رضؓ یہ مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف تھے
عبادہ کنیت کیا کرتے تھے، بدر، احد اور سب لڑائیون مین شریک رہے، ابوبکرؓ انکو مشاہرہ
رتے تھے۔ انھون نے عائشہؓ کو صفوان کے ساتھ تہمت لگائی تھی۔

سویبط رضؓ یہ سویبط بن سعد بن حرملہ قبیلۂ عبدالدار بن قصی سے تھے، بدر اور احد
ڑائی مین شریک تھے، یہ مذاق بہت کیا کرتے تھے۔ انکے قصہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
لم اور آپ کے اصحاب بہت ہنستے تھے اِسکا واقعہ اِس طرح ہی کہ یہ ابوبکرؓ کے ساتھ ایکدفعہ
رت کے لیے بصرہ گئے تھے، انہی کے ساتھ نعیمان بھی تھے، اور یہ بدری تھے۔ نعیمان کے ساتھ
انے پینے کی چیزین رہا کرتی تھین، اِنھون نے اُنسے کھلانے کو مانگا، اُنھون نے کہا ابوبکرؓ کو
نے دو،، اِنھون نے کہا ''دیکھو ہم تمکو پھنسائین گے،، وہان پر سے کچھ لوگ جا رہے تھے۔ انھون نے
نے کہا میرا ایک غلام ہے اُسکو خریدو گے؟ اُن لوگون نے کہا ''ہان،، انھون نے کہا ''دیکھو وہ
لام تم سے کہیگا کہ مین آزاد ہون، ایسا نہو کہ جب وہ یہ کہے تو تم چھوڑ دو؟ اُنھون نے کہا نہین
یسا نہین ہوگا ہم ضرور خریدین گے، انھون نے کہا دس اونٹون کے بدلے مین خریدو، وہ
گ اونٹ لیکر آئے اور نعیمان کے گلے مین رسی باندھی، نعیمان نے کہا یہ تم لوگون سے مذاق کرتا
ہے مین آزاد ہون، اُن لوگون نے کہا مجھے تمھاری حالت پہلے ہی سے معلوم ہے، اور نعیمان کو
یکر چلے گئے۔ جب ابوبکرؓ آئے اور اُنکو حالت معلوم ہوئی تو نعیمان کو اونٹ واپس کر کے
لے آئے جب رسول اللہؐ کے پاس یہ لوگ واپس آئے تو یہ قصہ بیان کیا، آپ اور آپؐ کے
صحاب اِس قصہ کو سنکر بہت ہنسے۔

نعیمان بھی بہت مزاح کرتے تھے، انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار دفعہ

شراب پینے کی وجہ سے حد ماری تھا، ایک مرتبہ یہ مخرمہ بن نوفل نابینا کے پاس گئے، اُنھون نے کہا کوئی آدمی مجھکو ہاتھ پکڑ کر پیشاب کرا لاتا؟ اُنھون نے ہاتھ پکڑا اور مسجد مین لے گئے اور کہا یہان پیشاب کرو۔ اُنھون نے وہان پیشاب کیا۔ لوگون نے دیکھا تو ڈانٹا، اُنھون نے کہا مجھے یہان کون لے آیا، لوگون نے کہا نعیمان، اُنھون نے کہا اس لاٹھی سے ہم اُسکو ضرور مارینگے، جب یہ خبر نعیمان کو ملی تو وہ اِنکے پاس آئے اور کہا تمکو نعیمان سے کچھ ضرورت ہی؟ اُنھون نے کہا ہان، یہ اُنکو لیکر عثمان رض کے پاس آئے، عثمان نماز پڑھ رہے تھے، اِنھون نے کہا یہی نعیمان ہے اُنھون نے لاٹھی ہاتھ مین لی اور ایک لاٹھی ماری، لوگون نے کہا یہ امیرالمؤمنین ہین، اُنھون نے دریافت کیا کہ مجھے یہان کون لے آیا، لوگون نے کہا نعیمان، اُنھون نے کہا اب نعیمان کے پاس مین کبھی نہین جاؤنگا۔

وحیہ کلبی رض یہ وحیہ بن خلیفہ بن عامر بن خزرج ہین، شروع ہی مین مسلمان ہوے تھے بدر کی لڑائی مین شریک نہین تھے، خوبصورتی کی وجہ سے جبرئیل ع کے مشابہ تھے، جب مدینہ مین نکلتے تو جوان عورتین اِنکے دیکھنے کو نکل پڑتین، معاویہ کے زمانہ تک زندہ رہے۔

عرابہ اوسی رض یہ عرابہ اوس بن قیظی ہین، جنکی تعریف شماخ نے اس شعر مین کی ہے

رأیت عرابة الاوسی یسمو	الی الغایات منقطع القرین
مین نے عرابہ اوسی کو انتہائی حد تک	بلند مرتبہ اور بے مثل پایا

یہ اُحد کی لڑائی مین حاضر ہوے تھے مگر حقیر سمجھکر واپس کیے گئے۔

وحشی قاتل حمزہ یہ وحشی بن حرب ہین، ابودسمہ کنیت کیا کرتے تھے، یہ مکہ کے حبشی اور جبیر بن مطعم کے غلام تھے، حمزہ رض کو قتل کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین مسلمان ہوکر حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا کہ تم ہم سے پوشیدہ رہو، اِنکا بیان ہی کہ جب مین رسول اللہ کو راستہ مین دیکھتا تو علیحدہ ہوجاتا، یہ شام چلے گئے تھے اور حمص مین سکونت اختیار کی تھی، شراب پیا کرتے تھے، اور کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنا کرتے تھے، یہ پہلے شخص ہین جنکو شراب پینے کی علت مین ملک شام مین حد ماری گئی تھی، اِنکی اولاد شام مین ہی۔

حمل بن مالک بن نابغہ قبیلہ ہذیل سے تھے، مسلمان ہوکر اپنے وطن کو لوٹ گئے تھے پھر بصرہ آئے اور وہان ایک مکان تعمیر کیا، وہ گھر انکے بعد عمر بن مہران کاتب کو ملا۔

مجالد و مجاشع رضہ بیٹے مسعود کے، دونون قبیلہ سلیم سے تھے، مجالد بہت لنگڑے تھے، مجاشع مہاجرین سے ہین، مجاشع اپنے بھائی کو بیعت کرانے کی غرض سے بعد فتح مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لائے، آپ نے فرمایا رر فتح کے بعد ہجرت نہین ہی، مجاشع کے پاس ایک گھوڑا تھا جسکا نام رر دلبار، تھا جس پر وہ گھوڑدوڑ کیا کرتے تھے، بعضون کا بیان ہی کہ ایک بازی مین اُنھون نے پچاس ہزار درہم جیتے تھے، جمل کی لڑائی مین عائشہ رضہ کے ساتھ شریک تھے اُسی مین مارے گئے، انکی اولاد بصرہ مین ہی۔

علقمہ بن علاثہ رضہ انسے اور عامر بن طفیل سے نا چاقی تھی، اعشی نے اسی بارے مین کہا ہی رعلقم ما انت الی عامر) ای علقمہ تو عامر کے مرتبہ کو نہین پہونچ سکتا، وفد مین رسول اللہ کے پاس آئے اور اسلام لائے، پھر مرتد ہوکر قیصر کے پاس چلے گئے، پھر واپس آئے اور مسلمان ہوے، عمر رضہ نے انکو حوران کا حاکم بنایا تھا، وہین مرے۔

لبید بن ربیعہ شاعر رضہ یہ لبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب ہین، بنی کلاب کے وفد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور مسلمان ہوکر اپنے وطن کو واپس چلے گئے، مسلمان ہونے کے بعد اُنھون نے پھر شعر نہین کہا، اسکے بعد یہ اور انکے بیٹے کوفہ آئے، انکے بیٹے دیہاتون مین چلے گئے اور یہ برابر کوفہ ہی مین رہے یہانتک کہ وہین مرے اور بنی جعفر بن کلاب کے میدان مین مدفون ہوے، جسدن معاویہ حسن بن علی رضہ سے صلح کے لیے نخلیہ مین ٹھہرے تھے اُسی دن اُنکا انتقال ہوا، بعضون کا بیان ہی بعد اس کے عمر اکیسو ستاون برس کی تھی۔

واقد بن منتفق بعضون کا بیان ہی کہ یہ لقیط بن صبرہ ہین، اور بعضون کا بیان ہی کہ لقیط بن عامر بن منتفق ہین، خاندان عقیل سے تھے، کنیت ابو رزین کیا کرتے تھے، تمام لوگونکا

اتفاق ہی کہ یہ عقیلی ہین۔

مکنف بن زید الخیل طائی رضہ یہ اپنے باپ کے بڑے بیٹے تھے، انکے باپ انہی کے نام سے کنیت کیا کرتے تھے، مسلمان ہوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہے، ارتداد کی لڑائی مین خالد بن ولید کے ساتھ شریک تھے، اسیطرح انکے بھائی حُریث بن زید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور ردّت کی لڑائی مین شریک تھے۔

زید خیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تو آپ نے انکا نام زید خیر رکھدیا، اور دو زمینین انکے لیے علیحدہ کر دین، مدینہ مین اُس زمانہ مین وبا تھی، جب یہ جانے لگے تو آپ نے فرمایا کہ یہ اُمّ ملدم (بخار) سے نجات نہین پائین گی، چنانچہ جب وہ اپنے شہر مین پہونچے تو انتقال کر گئے۔ حماد راویہ مکنف کے آزاد غلام تھے۔

اشعث بن قیس رضہ انکا نام معدیکرب بن قیس ہے، بالون کی پراگندگی کے وجہ سے انکا نام اشعث پڑا۔ قبیلہ کندہ سے تھے۔ قبیلہ مراد نے انکے باپ کو قتل کر دیا تھا یہ اپنے باپ کا بدلا لینے چلے تو قید ہو گئے، آخرش تین ہزار اونٹ دینے پر رہائی ہوئی، قبیلہ کندہ کے وفد مین یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ستّر آدمیون سے حاضر ہوے اور مسلمان ہو گئے، کنیت ابو محمد کیا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد یہ ابوبکرہ سے بیعت کرنے پر راضی نہین ہوے، اس وجہ سے ابوبکرہ کے گماشتہ انسے لڑے، آخرش پناہ مانگی، اُسنے انکو امن دیکر اُنکے پاس بھیجدیا، انھون نے اُنسے دو باتون کی فرمایش کی، ایک تو یہ کہ مجھے جزیہ پر بحال رہنے دیجئے، دوسرے اپنی بہن ام فرہ سے عقد کر دیجئے ابوبکرہ نے انکی دونون فرمایشین پوری کر دین، ۴۰ھ مین انتقال کر گئے۔

انکے پوتے عبدالرحمن بن محمد بن اشعث نے حجاج پر چڑھائی کی تھی، علما اور قرا اسکے ساتھ ہو گئے تھے۔

عکرمہ بن ابی جہل رضہ فتح مکہ کے بعد یہ مسلمان ہوے، یرموک کی لڑائی مین ابوبکرہ

بن جہاد کرتے ہوے مارے گئے، کوئی اولاد باقی نہین رہی۔

حجر بن عدیؓ انکو معاویہ نے قتل کیا تھا، ابو عبد الرحمٰن کنیت کیا کرتے تھے،
ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے اور مسلمان ہوگئے، قادسیہ،
ن کی لڑائیون مین علیؓ کے ساتھ تھے، معاویہ نے انکو اور چند شخصون کو دھوکھے سے
نکے دو بیٹے عبد اللہ اور عبد الرحمٰن بھی شیعہ تھے، انکو مصعب بن زبیر نے قید کرکے قتل
ھ مین مقتول ہوے۔

عبد اللہ بن عوسجہ بجلی انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حارثہ بن عمرو بن قریط
یکر بھیجا تھا، اسلام کی دعوت کی غرض سے، اُن لوگون نے خط کو دھوکر ڈول کے
پیوند لگا دیا اور اُسکے جواب دینے سے انکار کیا، آپؐ نے فرمایا انکو کیا ہوگیا ہے؟ خدا انکو
ل کرے۔ اسیوجہ سے وہ لوگ بیوقوف اور واہیات کلام کرنے والے ہوے۔

فیروز دیلمی یہ اُن فارسیون کی اولاد سے ہین جنکو کسریٰ نے یمن کی طرف بھیجا تھا،
، وہان سے حبشیون کو نکال دیا اور خود مالک بن گئے۔ انھون نے اسود بن کعب عنسی کو
مین نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا قتل کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
صالح فیروز دیلمی نے قتل کیا ہے، وفد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
حدیثین روایت کرتے ہین، اُن حدیثون مین انکے نام کے ساتھ حمیری بھی ہے، انکو
یہ سے کہتے ہین کہ انھون نے حمیر مین سکونت اختیار کی تھی۔ عثمانؓ کی خلافت مین

عجلانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور انکی بی بی کے درمیان لعان کرایا
یمر بن حارث ہے۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ لعان کے بعد جو لڑکا پیدا ہوا تھا اُسکو مین نے
یکھا تھا، وہ اپنے باپ کیطرف منسوب نہین کیا جاتا تھا،

عباس بن مرداس سلمی فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوے تھے فتح مکہ کے دن

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نو سو سے زیادہ نیزے اور زرہین گھوڑے پر لیکر حاضر ہوے
تھے، یہ مکہ اور مدینہ مین نہین رہا کرتے تھے بلکہ اپنے وطن کو لوٹ جایا کرتے تھے۔ حلیمہ انکا بیٹا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ حدیثین روایت کرتا ہی۔

ابو برزہ اسلمی رضہ انکا نام عبد اللہ بن نضلہ ہی اور بعضون کا بیان ہی نضلہ بن عبد اللہ
خراسان کے جہاد مین شہید ہوے۔

فرات بن حیان قبیلۂ عجل کے خاندان بنی سعد کے جماعت حنظلہ بن ثعلبہ بن
سیار سے تھے، یہ راستون سے بہت واقف تھے، قریش کے قافلون کے ساتھ ملک شام جایا کرتے
تھے، حسان نے انہی کے بارے مین یہ شعر کہا ہی۔

فان نلق فی تطرافنا و انبعاثنا　　　　فرات بن حیان نقظ دون ہالک

یہ مسلمان ہو گئے اور اپنے اسلام کو آراستہ کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن
مؤلفۃ القلوب کو دینے سے جب فراغت کی تو فرمایا، کہ بعض لوگ ایسے ہین کہ ہم اُنکو اُنکے ایمان کے
سپرد کرتے ہین، اُنہی مین فرات بن حیان بھی ہین،،

خشخاش یہ خشخاش بن خلعت ہین، انکے باپ بنی العنبر کے پہلوان کہلاتے تھے۔
انکو آپ نے فرمایا تھا ،، تیرا بایان تیرے داہنے پر ظلم نہ کرے،، مالک اور عبید انکے دو بیٹے ملکون کے
حاکم تھے۔ مالک کا بیٹا حصین زیاد کی طرف سے ،، میان،، کا حاکم تھا، اور چالیس برس تک حکومت
کرتا رہا، اور دوسرا بیٹا حُر تھا، جنکی اولاد سے معاذ بن عنبری تھے، رشید کی طرف سے بصرہ کے قاضی تھے
آل خشخاش کے آزاد غلامون سے فیروز تھا، عراق مین اسکی بہت قدر تھی، بہت سے ملکونکا
حاکم تھا، ابن اشعث کے ساتھ اسنے خروج کیا تھا، حجاج نے کہا تھا جو کوئی فیروز کا سر لے آئے اُسکو
دس ہزار درہم دونگا، فیروز نے کہا جو کوئی حجاج کا سر لے آئے اُسکو مین لاکھ درہم دونگا۔ آخرش
جب ابن اشعث کو شکست ہوئی تو یہ بھاگ کر خراسان چلے گئے، وہان یزید بن مہلب نے انکو گرفتار
کرکے حجاج کے پاس بھیجدیا۔ حجاج نے انسے کہا اپنا مال بتا دو، انھون نے کہا اس شرط پر کہ مجھکو دے

اُسنے کہا نہین، انھون نے پکار کر کہدیا کہ جسکے پاس میرا مال ہو اُسکو مین نے بخشدیا، مجبور ہو کر حجاج نے انکے پٹھون کے چیرنے کا حکم دیا یہانتک کہ تمام جسم کو ان کے چاک کر دیا، اخیر مین سرکہ اور نمک ان کے بدن پر ڈلوا دیا اور وہ مرگئے۔

عیاض بن حماد یہ عیاض بن حماد بن ابی حماد بن ناجیہ بن عقال دارمی ہین، ابو حماد بن ناجیہ بن عقال دارمی،، فرزدق شاعر کے دادا صعصعہ بن ناجیہ کے بھائی تھے۔ عیاض نے کفر کی حالت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ہدیہ بھیجا تھا، آپؐ نے فرمایا کہ کافر کی چیز ہم نہین قبول کرتے۔ انکی اولاد کی مجھے خبر نہین۔

اشج عبدی یہ منذر بن عائذ ہین، قبیلہ عصر سے تھے، عمرو بن قیس انکے بھانجے تھے، اور یہ ربیعہ کی قوم مین سب سے پہلے مسلمان ہوے، یہ اس طرح واقع ہوا کہ اشج نے انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر لانے کے لیے بھیجا تھا، جب رسول اللہؐ کے پاس سے وہ آئے اور آپ کی خبر دی تو وہ مسلمان ہو گئے اور پھر رسول اللہؐ کی خدمت مین حاضر ہوے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم مین دو خصلتین ہین جنکو خدا پسند کرتا ہی، ایک بردباری۔ دوسرے حیا۔

جارود عبدی یہ بشیر بن عمرو بن حنش بن معلّے قبیلۂ عبدالقیس سے ہین، ابو غیاث کنیت کیا کرتے تھے، انکا جارود (منحوس) نام اس وجہ سے پڑا کہ یہ اپنے اونٹون کو لیکر بنی شیبان مین اپنے امووٗن کے پاس بھاگ گئے تھے، انکے اونٹون کو بیماری تھی وہ بیماری انکے امووٗن کے اونٹون مین پھیل گئی اور وہ مرگئے۔ اسی وجہ سے کسی شاعر نے کہا ہی کما جرد الجارود بکر بن وائل۔ جارود رسول اللہ صلی اللہ کے زمانہ مین مسلمان ہوے تھے، پھر عقبۃ الطین مین انکو دشمن نے قتل کر دیا، اسی وجہ سے اُسکا نام عقبۃ الجارود پڑا، عبداللہ بن جارود انکے بیٹے تھے، ناٹے ہونے کی وجہ سے ,,طیر العناق،، کہلاتے تھے، قبیلۂ عبدالقیس کے سردار تھے، کوفہ اور بصرہ کے تمام قبیلون نے جمع ہوکر ,,رستقاباذ،، مین انکو اپنا سردار بنا کر حجاج سے لڑائی شروع کی، آخرش حجاج فتحیاب ہوا اور انکو دار پر کھینچا۔ انکا دوسرا بیٹا منذر بن جارود علیؓ کی طرف سے اصطخر کا حاکم تھا، منذر کا بیٹا حکم

عبدالقیس کا سردار تھا، کذاب حرمانی نے انہی کی شان مین کہا ہی۔

یا حکم بن المنذر بن الجارو د	سرادق المجد علیک ممدو د
اے حکم بن منذر بن جارو د	بزرگی کے پردے تجھ پر کھلے ہین
انت الجواد بن الجواد المحمو د	بنت فی الجود و فی بیت الجود
تو اچھے سخی کا سخی بیٹا ہے	تمنے سخاوت اور اُسکے گھرمین ورش پائی ہی

والعود قد ینبت فی اصل العود
عود (خوشبودار لکڑی) کی جڑمین عود ہی پیدا ہوتا ہی

ابو غیلان کنیت تھی، حجاج کے قید خانہ مین، جو دیماس مشہور ہی، انتقال کیا۔

صحار بن عباس عبدی وفد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے تھے، بہت بڑے خطیب (لکچرار) تھے، بدن سرخ اور آنکھین زرد تھین، معاویہؓ نے انکو "ازرق" (زرد آنکھ والے) کہکر پکارا، انھون نے کہا ازرق باز ہوتا ہی، پھر کہا اے احمر (سرخ رنگ والے) انھون نے کہا سرخ رنگ سونا ہوتا ہی، یہ عثمانی تھے، چونکہ عبدالقیس شیعہ تھے انھون نے اُنکی خلاف کیا، جعفر بن زید کے دادا تھے، جعفر فاضل اور برگزیدہ عابد تھے۔ صحار نے دو یا تین حدیثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہین۔

حزیم بن فاتک قبیلہ بنی اسد سے تھے، رسول اللہؐ کی صحبت مین رہے ہوے اور اُنسے روایت کرتے ہین۔

انکے بیٹے ایمن بن حزیم شاعر مبروص تھے، بنی مروان کے قصہ گو اور خانسامان تھے، مصنف کہتے ہین کہ مجھ سے سہل بن محمد نے بیان کیا اُن سے اصمعی نے، اُن سے ابو زکریا عجلی نے، اُن سے اُن کے باپ نے کہ عبدالملک بن مروان نے ایمن بن حزیم سے کہا کہ تمھارے باپ اور چچا دونون صحابی تھے! تم یہ مال مجھ سے لو اور ابن زبیر سے جاکر لڑو۔ اُنھون نے اِس سے انکار کیا، اور کہا۔

وست بقاتل رجلا یصلے	علی سلطان آخر من قریش
دوسرے شخص کی بادشاہت کیلیے مین قریش کے	ایسے آدمی کو جو نماز پڑھتا ہو ہرگز نہین مار سکتا
له سلطانه وعلی وزرہ	معاذ اللہ من سفه وطیش
اُسکی تو بادشاہت رہے گی اور مجھپر گناہ ہوگا	مین ایسی بیوقوفی اور غصہ سے پناہ مانگتا ہون
أأقتل مؤمنا واعیش حیاً	وست بنافع ما عشت عیشے
کیا مین مسلمان کو قتل کردون اور خود زندہ ہون؟	یہ میرے لیے جبتک مین زندہ ہونگا ہرگز مفید نہوگا

جن صحابہ نے سب سے اخیر مین انتقال کیا

واقدی کا بیان ہی کہ کوفہ مین سبھون سے پیچھے جنھون نے انتقال کیا عبداللہ بن ابی اوفی ہین، انکا انتقال ۸۶ سنہ ھ مین ہوا، مدینہ مین سبھون سے اخیر مین سہل بن سعد ساعدی نے ۹۱ سنہ ھ مین انتقال کیا، انکی عمر سو برس کی تھی، بصرہ مین سبھون سے پیچھے انس بن مالک نے ۹۱ سنہ ھ مین، بعضون کا بیان ہی ۹۲ سنہ ھ مین۔ شام مین سبھون سے اخیر مین عبداللہ بن بسر نے ۹۰ سنہ ھ مین۔ ان سبھون سے پیچھے شام مین واثلہ بن اسقع نے ۸۵ سنہ مین انتقال کیا، انکی عمر اٹھانوے برس کی تھی، قبیلہ بنی لیث بن کنانہ سے تھے۔

ابو الطفیل رضہ یہ ابو الطفیل عامر بن واثلہ ہین، انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ صحابہ مین انھون نے سبھون سے پیچھے انتقال کیا، ۱۰۰ سنہ ھ کے بعد انھون نے انتقال کیا، علی رضہ کے ساتھ سب لڑائیون مین شریک رہے، مختار کے علمبردار تھے۔

انہی کا قول ہی۔

ولقیت سہامنا فی الکنانة واحدا	سیرمی به او یکسر السہم کاسر
کنانہ مین مرت مین ہی ایک تیر رہ گیا ہون	اب چاہے یہ پھینکا جائے یا اسکو کوئی توڑدے

یہ اشعار بھی انہی کے ہین۔

ایدعونی شیخا وقد عشت حقبتہ	وہن من الازواج نحوے نزائع
کیا اب وہ مجھ بوڑھا کہتی ہین حالانکہ ایک زمانہ تک مین زندہ رہا	اور وہ اپنی شوہرونکو چھوڑ چھوڑ کر مجھ پسند کیا کرتی تھین
وما شاب رأسی من سنین تتابعت	علیّ ولکن شیبتنی الوقائع
میرے سر کے بال متواتر ان چند سالونکی گذرنیسی نہین سفید ہوے	بلکہ حوادثات نے مجھے بوڑھا بنا دیا ہے

مؤلفۃ القلوب (جو لوگ خاطر و مدارات کی وجہ سے مسلمان ہوے) کے نام

ابوسفیان بن حرب، انکا بیٹا معاویہ، انھون نے اپنے اسلام کو بعد مین درست کرلیا، حکیم بن حزام یہ بعد مین پکے مسلمان ہوگئے، ابوجہل کے بھائی حارث بن ہشام، یہ بھی بعد مین پکے مسلمان ہوے سہیل بن عمرو، انھون نے بھی اپنے اسلام کو درست کیا، علا بن حارثہ ثقفی، عیسیٰ بن حصن بن حذیفہ بن بدر، اقرع بن حابس، مالک بن عوف نصری، عباس بن مرداس سلمی، بعد مین پکے مسلمان ہوے، قیس بن مخرمہ، انھون نے بعد مین اپنے اسلام کو درست کیا اور جبیر بن مطعم، یہ بھی پکے مسلمان ہوگئے تھے۔

اُن منافقون کے نام جنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تبوک کی لڑائی مین گھاٹی سے گرانے کا قصد کیا تھا۔

عبداللہ بن اُبی بن سلول، سعد بن ابی سرح، یہ اُس شخص کا باپ ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتا تھا اور ''غفور رحیم'' کی جگہ ''عزیز حکیم'' لکھا کرتا تھا، ابو حاضر اعرابی جلاس بن سوید بن صامت، مجمع بن حارثہ، ملیح تیمی، اِس نے کعبہ کی خوشبو کو چوری کیا تھا اور اِسلام سے مرتد ہوکر چلا گیا تھا، پھر اِسکا حال معلوم نہین ہوا، حصین بن نمیر، اِس نے زکوٰۃ کے چھوہارے چوری کیے تھے، طعیمہ بن ابیرق اور مرۃ بن ربیع، اِن سب کا سردار ابو عامر تھا اِسی کے لیے سبھون نے مسجد ضرار بنائی تھی، یہ ابو حنظلہ کا باپ ہے جنکو فرشتون نے غسل جنازہ دیا تھا

اُن تین صحابیون کے نام جو کہ لڑائی مین نہ جا سکے
اور اُنکے بارہ مین قرآن نازل ہوا۔

کعب بن مرہ، مرارہ بن ربیع، اور ہلال بن اُمیہ۔

خلفاء کے نام

معاویہ بن ابی سفیان، ان کا نام صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ہے ابو سفیان فتح مکہ سے کچھ پہلے مسلمان ہوے تھے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طائف کی زکوٰۃ کا گماشتہ مقرر کیا تھا۔ رسول اللہ صلعم کے ساتھ کسی لڑائی مین ان کی ایک آنکھ چلی گئی تھی، عثمان رضہ کی خلافت تک زندہ رہے، مرنے سے پہلے اندھے ہو گئے تھے، مدینہ مین ۳۲ سنہ مین انتقال کیا عمر اٹھاسی برس تھی، ابو سفیان کی ماں صفیہ بنت حزن قبیلۂ قیس عیلان سے تھین، معاویہ کی ماں ہند بنت عتبہ بن ربیعہ ہین، بعضونکا بیان ہے کہ اُن کی ایک آنکھ طائف کی لڑائی مین چلی گئی تھی، اور دوسری یرموک کی لڑائی مین۔ ابو سفیان کی اولاد ام حبیبہ (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھین، ان کا نام رملہ تھا) آمنہ، عمرو، ہند، صخرہ، معاویہ، عتبہ، جویریہ، ام حکم (ان چارون کی ماں ہند بنت عتبہ ہین) حنظلہ، عنبسہ، محمد، زیاد، یزید، رملہ صغری اور میمونہ تھی،

عمرو بن ابی سفیان یہ بدر کی لڑائی مین قید کیے گئے، ابو سفیان نے ان کا زر فدیہ ادا نہین کیا، بلکہ اِس کی جگہ پر ایک مسلمان کو قید کیا، جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو چھوڑا تو ابو سفیان نے اُس مسلمان کو رہا کر دیا۔ اِنکی کوئی اولاد نہین۔

حنظلہ بن ابی سفیان اِسکو علی رضہ نے بدر کی لڑائی مین قتل کیا تھا اِسکی کوئی اولاد نہین۔

یزید بن ابی سفیان ان کا لقب یزید الخیر تھا، ابو بکر رضہ نے ان کو شام کا حاکم بنایا تھا، ابو بکر رضہ کے بعد عمر رضہ نے بھی برقرار رکھا، ابو سفیان یرموک کی لڑائی مین

انہی کے ساتھ لڑتے تھے، انھون نے شام مین عمر رض کی خلافت مین طاعون سے انتقال کیا، یہ واقعہ سنہ ۱۸ھ کا ہی، اس کے بعد عمر رض نے ان کی جگہ پر ان کے بھائی معاویہ کو مقرر کیا۔ یزید کی کوئی اولاد نہ تھی۔

عنبسہ بن ابی سفیان ان کو شراب پینے کی علت مین خالد بن عبداللہ بن خالد نے طائف مین حد مارا تھا، ان کی اولاد بہت تھی، مگر انکا نسب صرف عثمان بن عنبسہ سے جاری رہا۔

محمد بن سفیان ان کا لڑکا عثمان تھا، یہ یزید بن معاویہ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا، مدینہ والون نے اِس سے سختی کی تھی اسی وجہ سے "حرہ" کی لڑائی ہوئی۔

عتبہ بن ابی سفیان یہ ضعیف شمار ہوتے تھے، عائشہ رض کے ساتھ جمل کی لڑائی مین شریک تھے، معاویہ نے ان کو مصر کا حاکم بنایا تھا، اِن کی اولاد بہت تھی، منجملہ اُن کے معاویہ بن عتبہ تھے، معاویہ نے ان کو مدینہ کا حاکم بنایا تھا، اور عمرو بن عتبہ تھے، یہ ابن اشعث کے ساتھ تھے اور قتل کیے گئے، اِنکی اولاد بہت ہی۔

زیاد بن ابی سفیان ابو مغیرہ کنیت کیا کرتے تھے، ان کی مان ہمار بنت اعور قبیلۂ بنی عبشمی بن سعد کی تھین، ابو الیقظان نے ایسا ہی بیان کیا ہی، اور دوسرون کا بیان ہی کہ اِن کی مان اسمیہ بنت ابی بکرہ تھین، ہم نے جہان پر ابو بکرہ کا حال لکھا ہی وہین پر ان کا بھی حال بیان کیا ہی۔ زیاد فتح مکہ کے سال طائف مین پیدا ہوے، مغیرہ بن شعبہ کے کاتب تھے، اِس کے بعد ابو موسیٰ کے کاتب رہے، انکے بعد ابن عامر کے، پھر ابن عباس کے، یہ علی رض کے ساتھ تھے، علی رض نے ان کو [illegible] کا حاکم مقرر کیا تھا، معاویہ نے اِس پر عتاب کا خط لکھا، انھون نے جواب

مین لکھ بھیجا کہ تم سب مجھے ڈراتے ہو، باوجودیکہ ہمارے تمھارے درمیان علی بن ابی طالب
ہین، خدا کی قسم اگر میرے نزدیک تمھارا گذر ہو جائے گا تو تم مجھے سُرخ اور تلوار سے
مارنے والا پاؤگے۔ پھر معاویہ نے بصرہ اور اُس کے ملحقات کا ان کو حاکم بنایا، اور
جب مغیرہ بن شعبہ (حاکم بصرہ) انتقال کر گئے تو عراقین (کوفہ بصرہ) انکے علاقہ مین
کر دیا، یہ پہلے شخص ہین جن کو دونون جگہ کی حکومت ملی، آٹھ برس تک حکومت کی،
پانچ برس صرف بصرہ مین اور تین برس کوفہ اور بصرہ دونون مین، کوفہ مین ۵۳ھ
مین انتقال کیا، مجھ سے سہل بن محمد نے بیان کیا، اُن سے اصمعی نے، اُن سے جریر
بن حازم نے، اُن سے زبیر بن حریث نے، اُن سے ابی لبید نے، کہ زیاد جس وقت
بصرہ کے حاکم تھے میرے پاس سے گذرے، مین نے دیکھا کہ دو ایک آدمی اُنکے
ساتھ ہین اور وہ خچر پر سوار ہین اور اُس کی رسی اُس کی گردن مین لپٹی ہوئی ہے۔
ان کی اولاد عبد الرحمن، مغیرہ، محمد، ابوسفیان، عبید اللہ، عبد اللہ، ان دونوں کی
ماں مرجانہ تھی، سلم، عثمان، عباد، ربیع، ابو عبیدہ، یزید، عنبسہ، ام معاویہ،
عمرد، غصن، عتبہ، ابان، جعفر، ابراہیم، سعید، اور تیئیس لڑکیان۔
عبید اللہ بن زیاد اپنی کنیت ابوحفص کیا کرتا تھا، یہ خالدار اور خوبصورت
تھا۔ زیاد اِس کی ماں مرجانہ کو شیرویہ اسواری سے عقد مین لایا تھا، عبید اللہ
کو اُسی کے سپرد کر دیا تھا، اِس نے اساورہ مین پرورش پائی، اِس کی زبان
مین لکنت تھی، معاویہ کی طرف سے خراسان کا حاکم تھا، بعد اِس کے اپنے
باپ کی جگہ عراقین (کوفہ بصرہ) کا، حاکم ہوا اور جب یزید مرگیا تو بصرہ والون نے
سرکشی کی اور اُس کو گھر سے نکال دیا، اِس نے مسعود بن عمرو کی پناہ لی اور
جب وہ مارا گیا تو شام چلا گیا اور مروان سے جا ملا، مرج کی لڑائی مین یہ مروان کے
ایک بازو پر تھا، مروان کو جب فتح ہوئی تو پھر اُس نے کوفہ کا حاکم بنا دیا

جب یہ قریب کوفہ کے پہونچا مختار نے اِس کو قتل کر دیا، اِس کی کوئی اولاد نہین، عاشورا کے روز سنہ ۶۶ھ مین مقتول ہوا، عبداللہ بن زیاد اپنی کنیت ابو خالد کیا کرتا تھا، معاویہ نے اِن کو خراسان کا حاکم بنایا تھا، اِس کی اولاد بصرہ مین ہے۔ مغیرہ بن زیاد کی کوئی اولاد نہین۔ محمد بن زیاد کی بھی کوئی اولاد نہین۔ ابو سفیان بن زیاد طاعون سے جنگلون مین چلا گیا تھا اور وہین مبتلا ہو کر انتقال کر گیا، اِس کی اولاد بصرہ مین ہے۔ سلم بن زیاد کی کنیت ابو حرب تھی، یہ زیاد کی اولاد مین سب سے لائق تھا، یزید کی طرف سے خراسان کا حاکم تھا۔

ابن عرادہ نے اِسی کے بارے مین کہا ہے۔

وخالطت اقواما بکیت علی سلم	عتبت علے سلم فلما ہجرتہ
لوگون سے جا ملا، تو سلم کیواسطے رویا کرتا تھا	مین نے سلم پر عتاب کیا، لیکن جب مین اُسکو چھوڑکر

اِس نے بصرہ مین انتقال کیا، اور اِس کی اولاد وہین ہے۔
عباد بن زیاد کی کنیت ابو حرب تھی، معاویہ کی طرف سے سجستان کے سات برس حاکم رہے۔

اسی کے بارہ مین مفرغ کا قول ہے۔

سبق عباد وصلت لحیتہ۔

اِس کی اولاد شام اور بصرہ مین ہے۔ ربیع بن زیاد لنگڑا تھا اس کی اولاد سے کچھ لوگ بصرہ مین ہین۔ ابو عبیدہ بن زیاد، اِس کو سلم بن زیاد نے کابل کا حاکم بنایا تھا۔ یہ وہان قید ہو گیا تو اُس نے سات لاکھ درہم دیکر قید سے آزاد کرایا، اِس کی اولاد باقی ہے۔ یزید بن زیاد، سلم بن زیاد نے سجستان کا حاکم مقرر کیا تھا، اِس نے دشمن کو مار ڈالا

کوئی اولاد نہین رہی۔ عنبسہ بن زیاد مکہ کے راستہ مین طاعون سے ہلاک ہوا، اس کی کوئی اولاد نہین رہی عتبہ بن زیاد کی اولاد بصرہ مین بہت ہے۔ عمرو، غصن، ابان، جعفر، ابراہیم اور سعید کی کوئی اولاد نہین رہی۔

معاویہ بن ابی سفیان ابو عبدالرحمن اپنی کنیت کیا کرتے تھے۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے، عمر اور عثمان کی طرف سے بیس برس تک شام کے حاکم رہے۔ سنہ ۴۱ھ مین خلیفہ ہوے، اُس وقت باسٹھ برس کی عمر تھی، ان کو خبر ملی کہ کوفہ والون نے حسن بن علی رض سے بیعت کی ہے، یہ کوفہ کے ارادہ سے نکلے، اور حسن بن علی رض بھی ان کے ارادہ سے چلے، اور دونون کی ملاقات کوفہ کے قریب ایک مقام پر ہوئی۔ آخرش حسن رض نے صلح کر کے معاویہ سے بیعت کر لی، پھر دونون کا کوفہ مین داخلہ ہوا، اسکے بعد معاویہ شام چلے گئے۔ مغیرہ بن شعبہ کو کوفہ کا حاکم مقرر کیا، اور بصرہ کا عبداللہ بن عامر کو، اخیر مین دونون جگہون کا حاکم زیاد کو کیا۔ معاویہ نے ایک مہینہ کم بیس برس خلافت کی، دمشق مین سنہ ۶۰ھ مین انتقال کیا بیاسی برس کی عمر تھی، ابن اسحاق کا بیان ہے اٹھتر برس کی عمر تھی، پھوڑے کے نکلنے سے انھون نے انتقال کیا تھا، زمانۂ خلافت مین ان کی کوئی اولاد نہین ہوئی، کیونکہ برک صریمی نے ان کے چوتڑ پر تلوار ماری تھا جس کی وجہ سے ان کی اولاد نہین ہوتی تھی، ان کی اولاد عبدالرحمن ان کی لونڈی سے، یزید، اس کی ماں میسون بنت مجدل کلبیہ تھی، عبداللہ رملہ اور صفیہ تھی عبدالرحمن بن معاویہ کی کوئی اولاد نہین۔

عبداللہ بن معاویہ کہ ور تھا، منصب اس کا لقب تھا، اس کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی صرف اس کی بیٹی تھی، جس کا نام عاتکہ تھا، جس کا عقد یزید بن عبدالملک سے ہوا تھا،

اسی کے بارے مین کسی نے یہ شعر کہا ہے۔

یا بیت عاتکۃ الذی اتغزل		حذر العدی وبہ الفؤاد مؤکل

تمت

خدا کا شکر ہے کہ پہلی جلد ترجمہ اُردو معارف ابن قتیبہ کی جو بشمول البیان بطور ضمیمہ شائع ہوتی تھی، ختم ہوی۔ قیمت فی جلد ۱۲ر

ایک مفید اور ضروری بات

پیرس دار السلطنت فرانس مین ایک علمی ایسوسی ایشن صرف اس غرض سے قائم ہو کہ اسلامی
سلامی تمدن اور آثار اسلام پر فلسفی نظر سے بحث کیجائے۔ اور اُن وسائل پر غور کیا جائے جنسے عربی زبان کو تمام
زبانون پر غالب ہونیکا موقع ملا۔ دسمبر ۱۹۰۲ء کے جلسہ مین اسی آخری سبجکٹ پر بحث ہوئی، اور یورپین
ون نے خاص اس امر پر بڑے زورون سے تقریر کی، کہ آخر وہ کیا وجہ تھی کہ جس سے عربی زبانکو آپسے آپ
ی روزمین ارض سوریا (شام) و فلسطین مین آکر انبیاے بنی اسرائیل ور تورات مقدس کی قدیم زبان سُریانی
ن حاصل ہوا، جس سے شہنشاہ رعمسیس کے زمانہ کی قبطی زبان مصر مین مغلوب ہوگئی۔ جسکی بدولت بر اعظم
یہ مین سلسلۂ کوہ اطلس اور مغرب الاقصیٰ کی بربری زبانین متروک ہوگئین، جس سے قدیم ایرانیون کی زبان بگڑ گئی
ر شام و افریقیہ کی طرح عراق اور بابل مین بھی نبطی و خالدی زبانون کی جگہ عربی نے لے لی، ایک فرنچ اسپیکر
سب سے زیادہ اس امر پر تعجب ظاہر کیا کہ مالٹا (ملطیہ) مین جہان بہت ہی تھوڑے دنونکے لیے صدر اول مین مسلمانونکا
ہو گیا تھا، دیار سودان کی طرح وہان آج بھی مخلوط عربی زبان مستعمل ہے، اور یورپین حکومتون کا حاکمانہ اقتدار ہر برس
اسلامی یادگار کو جزیرہ سے شہر بدر کرنے مین کامیاب نہو سکا وغیرہ وغیرہ جلسہ مین بہت کچھ بحث مباحثہ کے بعد
رائے سے یہ تجویز پاس ہوئی کہ فرانس مین عربی زبان کو زندہ کرنیکے لیے ایک وقیع عربی اخبار کی اشاعت ضروری ہے
سکے لیے دو لاکھ فرانک سرمایہ جمع کرنیکی منظوری ہوئی" اور جمع ہو گیا،

اس دلچسپ واقعہ سے ہندوستان کے مسلمانونکو ایک غیر معمولی با نتیجہ اور عبرت انگیز سبق لینا چاہیے کہ فرنگستان مین
ایک بھی مسلمان مین مسلمانونکی آسمانی زبان "عربی" کی تائید مین کوشش کیجاتی ہے کہ عربی اخبار کے ذریعہ سے
اشاعت مین [illegible] ہندوستان مین جہان ۶ کرور سے زائد مسلمان آباد مین خاص اسی مقصد کیلیے
۱۹۰ برس [illegible] کثیر التعداد مسلمانون مین کامیابی کے ساتھ وہی عربی مذاق پیدا کیا جائے
[illegible] (خاکسار [illegible] سے رنگین ہو کر صِبْغَۃَ اللّٰہِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً کا نظری ادراک

شهر رمضان المعظم سنة ۱۳۲۸ للهجرة النبوية

حفلات السرور

ان المسلمين فی الهند یصفقون فی کل قطر بسرور تام و [illegible] مکبرین باعلان [illegible] الحفلات السرور فی کل بلدة علی ان حضرة المحامی المرحوم مطونة السید علی امام تفضلت علیه الحکومة الهندیة [illegible] فی مجلس التنفیذ عضواً [illegible] [illegible] اهالی الهند فی الحفلات [illegible] یهدون الی الحکومة السنیة التشکرات الزاکیة،

قدوم برنس المانیا الی الهند

[illegible] برنس المانیا سیقدم الی بومبائی فی [illegible] البلاد الهندیة کمتهرا آگرة ودهلی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] الی [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible] الف روبیة [illegible] [illegible] [illegible] الکلیة هبة [illegible]

تبرعات المسلمین ووعد بانه یخرج بنفسه مع الوفود الی البلاد الکبیرة لجمع الاکتتابات،

الطیران فی الهواء

ستکون مسابقة الطیران فی الهند فی بلدة بومبائی بعد اسابیع ویتسامی الطیارون بالماکنیات الطیارة وردی ان الطیار الذی سیقدم من اوروبا الی ارض الهند والذی تعلم الطیران فی بارلیس علی نابلیون وطار مرة الی الف ذراع فی الجو وجاب المسافة من ثلثین الی اربعین میلاً وطار فی الولایات المتحدة مرة من سان فرانسکوب الی نیویارک وقوة منطادة زهاء قوة خمسین فرساً،

امیر بلاد الدکن وسیاحة انکلترة

سمو امیر بلاد الدکن المعظم خلد الله ملکه نازع الی سیاحة انکلترا منذ زمن غیر قریب الا انه ینتظر دعوة الملک المعظم قیصر الهند وقدر النفقات فی تلک السیاحة سبعة ملائین ونصف ملیون روبیة

المؤتمر الطبی فی دهلی

سینعقد الاحتفال الاول من هذا المؤتمر فی بلدة دهلی فی ۲۶ و ۲۷ نومبر تحت ریاسة الطبیب النطاسی حاذق الملک

ومن كان رايه اقرب للقبول، واوفق
بضروريات العقول قدمنالحضرته
(مجلة العلم) هديةً الى سنةٍ ـ

الجواب

ان المسئلة مجال يراع الكتاب ومضمار
مصاقع الخطباء منذ زمن غير قريب
وقد فكر فيها الحكماء وخاضوا في لجج بحارها
وقدموا الى القوم ما استخرجوا من فرائد
الدرر والفوائد الغرر ولكن ما وجدوا
الى الآن غور تلك الغمار وما وصلوا الى
قعر هذا البحر الذخار والموج التيار واني
مع عدم كوني من معشر المسئولين
اعني العارفين بمقتضيات الاحوال
والحكماء والسياسين وغيرهم اسرح
يراعي للبحث عن المسئلة حباً لاصلاح
القوم ولتسديد اعمالهم وتبياناً لماهو
مدار انحطاط الامم ورقيها فاقول على
ما وقع في الخاطر ودار في الخلد ان اسباب
سقوط الامم عن درجة الرقي وسلم
العروج هي التي ذكرها حضرة المصيف
الفاضل في الاقتراح ولكن بترتيب
طبيعي ونسق فطري تدور عليه رحى
الارتقاء والسقوط فالسبب الاصلي
لخراب الامة وانهدام بنيانها هو الفقر
المدقع الناشي عن الجبن والكسل

جس کی رائے قریب قبول ہوگی اور ہدایت عقل کے
زیادہ موافق ہوگی اونکی خدمت مین (رسالہ العلم)
ایک سال تک ہم ہدیۂ پیش کرینگے۔

جواب

یہ مسئلہ زمانہ دراز سے مضمون نگارون کے قلم کی جولانگاہ
اور فصیح لکچرارون کا میدان بنا ہوا ہے حکمانے اس مین
فکر کی اور اس دریا کی موجون مین گھسے اور قوم کے سامنے
وہ بیش قیمت موتی اور عمدہ فوائد جو ادنھون نے نکالے
تھے پیش کئے۔ مگر ابھی تک وہ اسکی گہرائی اور اس بحر
ذخار اور پر زور موج کی تہ تک نہین پہونچے - مین
باوجودیکہ اوس گروہ سے نہین ہون جنکو سوال مین مخاطب
کیا گیا ہے یعنے وہ لوگ جو مقتضائے حال سے واقف
ہین اور حکمار اور اہل سیاست وغیرہ مگر اپنے قلم کو اس
مسئلہ کی بحث پر اصلاح قوم اور اوسکے اعمال کی درستی
اور اُس امر کے بیان کرنے کے لئے جسپر قومونکی ترقی
وتنزل کا دارومدار ہے متوجہ کرتا ہون - جو کچھ میرے
دل مین گذرا ہے اور طبیعت مین واقع ہوا ہے وہ یہ ہے
کہ قومونکے درجہ ترقی اور عروج کی سیڑہی سے گرنیکے وہی
اسباب ہین جو فاضل معاصر نے سوال مین ذکر کئے ہین
مگر ایک ترتیب طبعی اور فطری انتظام کے ساتھ جسپر
ترقی اور تنزل کی چکی گھومتی ہے اس لئے قوم کی خرابی
اور اوسکے عمارت کے گرنے کا اصلی سبب فقر ہے
جو بزدلی اور کسل سے پیدا ہوتا ہے ❖ ❖ ❖

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

الناشئين عن الجهل فان الاقوام جرت عادتها منذ قديم من الزمان انها لا تبلغ الى ذرى الرقي والاقبال حتى تقاسي شدائد اهوال العدم وجور العادين من الامراء والحكام والملوك ولا تصل الى ساحل الحرية حتى تعبر بحر العبودية لان الامة تعروها في طريق ارتقاءها ثلث احوال الاولى حالة الكد والعناء ومقاساة المحن بشق الانفس وان تستعد كل نفسٍ منها للدخول في المهالك والاهوال وتتهيّا للركوب على اوعر المسالك والاخطار وتقدم الى العز والمجد اقدام الابطال الى مازق الحرب لا تعروها الشفقة ولا الفزع دون اقتحام مضايق فيها المجد وشعاب فيها الفخر وتتعود النفوس قاطبة بعلو الهمة وثبت الجنان وتصميم الارادات واستنباط الشرف من كل مكان فاذا بلغت امة تلك الحالة تنال مرامها سريعا وتضع قدمها على كل رفعة وشان وتتيسر لها كل عسير وتحل بالانامل ما لا ينحل لغيرها بالاظافير وتحصل لها من الدنيا وزينتها شيءٌ كثيرٌ قلما تجده اقوام اخرى دونها في المراتب واقل شانا منها۔

اور یہ دونون جہالت سے پیدا ہوتے ہین کیونکہ قدیم زمانہ سے قومونکی عادت یون جاری ہوئی ہے کہ جبتک وہ مفلسی کی مصیبت اور امرا اور حکام اور بادشاہون کے ظلم کی سختیان نہ جھیل لے اوسوقت تک ترقی اور اقبال کی چوٹی پر نہین پہونچتی اور آزادی کے کنارے نہین پہونچتی جب تک کہ غلامی کے دریا کو عبور نہ کرلے اس لئے کہ قوم کو اوسکی ترقی کے راستہ مین تین حالتین پیش آتی ہین پہلی حالت محنت ومشقت کی اور نفس پر بار ڈالکر سختی برداشت کرنے کی اور یہ کہ قوم کا ہر نفس ہلاکتون اور خوفناک مقامون مین گھسنے کے لئے تیار ہوجائے اور دشوار گذار راستون اور خطرناک جگہون پر چلنے کے لئے مستعد رہے اور عزت و مجد کی طرف ایسا بڑھے جیسا کہ بہادر لڑائی کی تنگی کی طرف بڑھتے ہین جسوقت وہ مجد کی تنگیون مین اور فخر کی گھاٹیون مین داخل ہونے لگے تو کسی طرح کا خوف خطرا اوسکو پیش نہ آوے۔ اور تمام نفوس علو ہمت پختہ دلی ارادونکی مضبوطی اور بزرگی کو ہر جگہ سے حاصل کرنیکے عادی ہوجائین۔ جب کوئی قوم اس حالت کو پہونچ جاتی ہے تو اپنے مقصود کو جلدی حاصل کرلیتی ہے اور اپنا قدم ہر ایک بلندی اور شان پر جمالیتی ہے۔ اور ہر دشواری اوسکو آسان ہوجاتی ہے اور وہ پورون سے وہ چیز کھول لیتی ہے جسکو دوسرے ناخنون سے نہین کھول سکتے اور دنیا اور اوسکی زینت اوسکو اسقدر میسر ہوتی ہے جو دوسری اون اقوام کو جو اس سے کم مرتبہ اور کم شان والی ہین نہین ہوتی۔ ÷ ÷ ÷

÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷

÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷

الثانية حالة الدعة والغنى وهي
كالنتيجة للحالة الاولى فلما كثرت الاموال
عندها وتكثر الحشم والخدم
تنظر الى اقوام الدنيا نظرا لمولى
الى العبيد وتتمرن الطبائع بالراحة
والدعة وتصبوا الى اعداد اسباب
التنعم والرفاهية والات اللهو
وطيب العيش وصار الامر الى ترك
الحالة الاولى واختيار الثانية فصارت
الاولى تميل الى الزوال شيئا فشيئاً
وتتمكن الثانية محلها وتاخذ مكانها
فتنسى القوم الحالة الاولى نسياً
منسياً فتدرج ادراج الرياح وتبقى
الثانية فيكثر عدد المطرين
والمتملقين واصحاب السفر والموايد
ويفشو الجهل والجبن والكسل ولتوفر
الغنى والثروة لا تتفكر النفوس في عاقبتها
ولا يخطر في بالهم ماذا يصير اليه الامر
فينفقون المال على ما تشتهيه الانفس
ويوثرون حب الشهوات على حب العز
والمجد والفخر والثالثة حالة السقوط
والانقلاب وهي كالنتيجة للحالة الثانية
فلما تكثر دواعي الجهل وتنفد
الاموال الطائلة وتزول الغنى والثروة
تاخذ مكانها العدم والفقر ومكان

دوسری حالت عافیت اور تونگری کی اور وہ پہلی
حالت کے لئے مثل نتیجہ کے ہے جب اوس کے پاس
مال بڑھ جاتا ہے اور حشم وخدم زیادہ ہو جاتے
ہین تو دنیا کی دوسری قومون کو اسطرح دیکھنے
لگتی ہے جیسے آقا اپنے غلام کو اور طبیعتین راحت
پسند اور آرام کی خوگر ہو جاتی ہین اور تنعم اور رفاہیت
کے اسباب لہو اور عیش کے آلات تیار کرنے کیطرف
مائل ہو جاتی ہین اور پہلی حالت چھوڑ کر دوسری
حالت اختیار کرنے لگتی ہین اس لئے پہلی حالت
آہستہ آہستہ زائل ہوتی جاتی ہے اور اوسکی جگہہ
دوسری حالت اپنا قدم جما لیتی ہے اور قوم
پہلی حالت کو بالکل بھولجاتی ہے اس لئے وہ
ہوا ہو جاتی ہے اور دوسری باقی رہجاتی
ہے اور بھاٹون اور خوشامدیون اور دسترخوان پر
موجود رہنے والون کی تعداد بڑھ جاتی ہے
جہالت اور بزدلی اور سستی پھیل جاتی ہے
مال وثروت کی زیادتی کے باعث لوگ اپنے
انجام کی فکر نہین کرتے اون کے دلمین یہ نہین
گذرتا کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا مال کو خواہشات
نفس کے موافق خرچ کرتے ہین شہوت پسندی کو عزت او
بزرگی اور فخر کی محبت پر ترجیح دیتے ہین۔ تیسری حالت
سقوط اور انقلاب کی اور وہ دوسری حالت کے لئے
مثل نتیجہ کے ہے جب اسباب جہالت بڑھ جاتے ہین ا
مال ختم ہو جاتا ہے اور تونگری مٹ جاتی ہے تو فق
وافلاس اوسکی جگہہ لیتا ہے اور بجائے

ـد الذل والمسكنة فتورث
والانقلاب والدمار ة
فتمضي عليها قرون وهي لا تستشعر
سلط عليها امة اخرى فتسوقها
لعبيد وهي لا تحس عبوديتها
ان بعيد ينشأ فيها الاحساس
وتقع في قلوب الناس ميل المساواة
لراقية والاقتفاء بآثارهم
مرون ذلهم وعبوديتهم فيطمحون
ة ويرمون اختلاس العز والكرم
تها ولا يجدون وسائطها وهي
ال فيشمرون عن ساق الجد
وينهضون نهضة جديدة
الترقية والكمال وكذلك
لدهر ونرى في زماننا الحاضر
ورباوية على الحالة الاولى
طننا من المسلمين على الثالثة
الاصلي لسقوطنا هو الجهل
الذي سرى في ابداننا و
ن عروقنا فقطع اصول الهمم
م وصدنا عن كسب كل علم
وحال دون عروجنا الى معارج
ورقتنا الى مرتقى المجد - و
ليف الفقر والمسكنة فان
لة في مجال العلم لا يتسع

عزت ومجد کے ذلت - مسکینی گھر کر لیتی ہے اور سقوط وانقلاب
اور خرابی وبربادی کا باعث ہوتی ہے صدیان گذر جاتی ہین
اور اوس قوم کو اپنی ذلت کا احساس نہین ہوتا ایک دوسری
قوم اوسپر مسلط کر دی جاتی ہے جو غلامونکی طرح اوسکو ہانکتی ہے
اور اوسکو اپنی غلامی کا احساس نہین ہوتا ایک مدت دراز
کے بعد اوس مین احساس پیدا ہوتا ہے اور لوگون کے دلونمین
ترقی یافتہ اقوام کے ساتھ برابری اور اونکے نشان قدم
پر چلنے کا خیال پیدا ہوتا ہے اور اپنی ذلت اور غلامی کو محسوس
کرتے ہین اور آزادی کی طرف نظر اوٹھا کر دیکھتے ہین اور
عزت وکرم کو اوسکے مقام سے اوچک لینے کا ارادہ رکھتے ہین
مگر اوسکے وسائل یعنی علم اور مال کو نہین پاتے اس لئے
اسکی تحصیل مین کوشش کرتے ہین اور از سر نو حصول ترقی
اور کمال کے لئے کھڑے ہوتے ہین اور زمانہ کی گردش
اسی طرح ہے ہم اس موجودہ زمانہ مین یورپین اقوام کو پہلی
حالت پر دیکھتے ہین اور اپنے ہم وطن مسلمان بھائیون کو
تیسری حالت پر - اس لئے ہمارے تنزل کا اصلی سبب جہالت
اور سستی ہے جو ہمارے بدنون مین سرایت کر گئی ہے اور
جسنے ہماری رگون مین گھسکر ہمت اور ارادہ کی جڑون کے
ٹکڑے اوڑا دئے ہین اور ہمین ہر ایک علم وکمال کے کسب
کرنے سے روکدیا ہے اور فضل ومجد کی سیڑھیون پر چڑھنے
کے مابین حائل ہوگئی ہے اور ہمین مفلسی اور مسکینی کا دوست
بنا دیا ہے اگر ہم میدان علم مین دوڑ لگانے کا قصد کرتے
ہین تو ہمارا مال اوسکی کفایت کی وسعت نہین رکھتا -

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

وجدنا الكفاء بها فنقعد ملومين محسورين والسبيل الوحيد للخلاص عن تلك الورطة الظلماء والغارة الشعواء نهوض الامة بمجامع قونها بكتابها وخطبائها وعلماءها وحكماءها وقوادها وسراتها بالمواعظ المبكية والمقالات المذكرة الى درء حملات الدهر ومزاحمة الحرب العوان حتى ينفخوا فى الامة قاطبة روح علو الهمة وتثبت الارادات ورزانة الرائ والاتحاد والاخاء والمواساة ويجمعوا شملهم على الاعمال المورثة للعز والاعتبار عند الاقوام ونميل الى كسب الفضل والعلم ونصرف جميع قوانا وعزائمنا الى تحصيل كل فن مجد وعلم نافع۔ وليكن فى علمكم ان لكل زمان اسباب للترقية واصول مختلفة لكسب المواد النافعة فعلينا ان نؤثر ما هو من خصائص هذا الزمان الحاضر ان كنا نريد ان نجلس بين الاقوام فى هذا الزمان على اريكة الفخر ونطلب من الاوربا دينا الذى اخذوا من اسلافنا فى القرون الغابرة ونتوجه الى كسب العلوم الجديدة والصنائع البديعة وننهض نهضة تامة

اس سلئے ہم ملامت زدہ اور تھکک کر بیٹھ جاتے ہین. اس تاریک گھٹا اور اندہی لوٹ سے خلاصی کا راستہ صرف یہ ہے کہ قوم اپنی تمامی قوت کے ساتھ اپنے منشیون اور سپیکرون اور عالمون اور حکیمون اور سرداروں اور امیرون کولیکر اوٹھے اور یہ لوگ رولانے والے وعظ اور نصیحت آمیز مضامین کے ذریعہ زمانہ کے حملون کو روکنے کے لئے اور سخت لڑائی کے مقابلہ کے لئے کھڑے ہون تاکہ ساری قوم مین علو ہمت اور پختگی ارادہ اور رزانت رائے اور اتحاد و برادری اور ہمدردی کی روح پھونکدین اور قوم کو ایسے امور پر ہمہ تن متوجہ کردین جو دوسری اقوام کے نزدیک عزت و اعتبار کے باعث ہون اور ہم فضل و علم کے حاصل کرنیکی طرف مائل ہون اور اپنی تمام قوتون اور ارادون کو ہرایک مفید فن اور نافع علم کی تحصیل مین خرچ کردین یہ بھی معلوم رہے کہ ہر زمانہ کے اسباب ترقی اور مفید امور کے پیدا کرنے کے اصول جُدا ہین ہمارا فرض ہے کہ اگر ہم دوسری قومون کے درمیان فخر کی مسند پر بیٹھنا چاہتے ہین تو وہ شے اختیار کرین جو موجودہ زمانہ سے خصوصیت رکھتی ہو اور یورپ والون سے اپنا وہ قرضہ طلب کرین جو اونھون نے ہمارے بزرگون سے گذشتہ صدیون مین لیا تھا اور جدید علوم اور صنعت و حرفت کی طرف متوجہ ہون اور پوری قوت کے ساتھ اوٹھین۔

رسال البعثات العلمية الى جوامع
روبا لكسب كل فن وصناعة لا لنيل
شهادات اسنية بل لكسب العلوم الواقعية
صلاح حالة الامة والوطن حتى نيشا فى الوطن
كل فرقة وقوم اختصاصيون لهم معرفة
مة فى الحرف والصنائع والعلوم والفنون
تى فى النجارين والبنائين والصباغين
لحائكين وتسرى هذا الروح فى عروق
قوم سراية راسخة وتنصبغ كل نفس منها
بهذه الصبغة حتى تغلب على العدم
بدل مكانه الثروة والغنى ويقوى جناحنا
طيران الى كل مرتقب وتطمئن القلوب
ن الثروة اساس التقدم والرقى وهى
نقطة التى تدور عليه رحى المجد والكرم
ادامت الامة مرملة حليفة الفقر
ن تنهض الى اسباب الترقية اصلا
هذه اليابان بين اعيننا فانها
بعثت سابقا بعثات علمية
درس العلوم والصنائع فاتقنتها
نشاء فيها العارفون الماهرون
العلوم الجديدة وها هى الآن
احم اوروبا فى كل تجارة وصنعة
ان ارادت الامة المسلمة
ن تتقدم بغير هذا فدونه
بيب الغراب۔

تاکہ یورپ کی یونیورسٹیون مین ہر ایک فن و صناعت
حاصل کرنے کے لئے طلبہ کی جماعتین بھیجین نہ محض اعلیٰ
سارٹیفکٹ حاصل کرنے کے بلکہ قوم اور وطن
کی اصلاح کی غرض سے واقعی علوم حاصل کرنے
کے لئے تاکہ وطن کے ہر فرقہ اور ہر قوم مین
ایسے خاص لوگ پیدا ہون جنکو پیشون اور
صنعتون اور علوم اور فنون مین کافی دستگاہ
ہو حتی کہ بڑھیئون مین معمارون مین رنگریزون مین
جولاہون مین ایسے لوگ موجود ہو جائین اور
یہ روح قوم کی رگون مین پوری طرح سرایت
کرجائے۔ اور ہر شخص اسی رنگ مین رنگا جائے
تاکہ ہم مفلسی پر غالب آسکین اور اوس کو تونگری
سے بدل سکین۔

اور ہمارے بازو ہر بلندی کی طرف اوڑنے
کے لئے تیار ہو جائین اور دل مطمئن ہو جائین
کیونکہ تونگری ہی تقدم و ترقی کی بنیاد ہے
اور وہی ایک نقطہ ہے جسپر مجد و کرم کی
چکّی گھومتی ہے جبتک قوم مفلس اور تنگدست رہیگی
ہرگز اسباب ترقی پر قائم نہو سکیگی۔ یہی
جاپان ہماری نظرونکے سامنے ہے جسنے پہلے علمی جماعتین
علوم و صنائع حاصل کرنے کے لئے بھیجین اور اونھون نے
خوب کامل طور سے اونکو حاصل کیا اور اوس مین وہ لوگ
پیدا ہوئے جو علوم جدیدہ کے ماہر ہین اب وہی جاپان
ہر تجارت و صنعت مین یورپ کا مقابلہ کر رہا ہے اگر مسلمان
چاہین کہ بغیر اسکے ترقی کر جائین تو یہ سخت دشوار ہے۔

سكة الحجاز

رأينا مقالة لمجلة الطبيعة الفرنسوية في المقتبس
الاغر وهي نبذة تحت عنوان سير العلم والاجتماع
ذكر فيها الكاتب الفاضل تاريخ سكة الحجاز و
موقعها الجغرافي وما اعترض من العناء في
مدها ومواضع مرورها من المفازات والجبال
والرمال والنفقات وجميع ما يلحقها من الاحوال
ثم نقد على الحكومة العثمانية في انشاء هذا الخط
واظهر عيوبه ومضراته كما هو داب الاوربيين في
في امور المسلمين فاحببنا نقله للقراء وهذا نصه ـ

كان الحجاج يسلكون الى مكة طريق القوافل من
جهات الساحل ومن الداخلية ويجئ الفرس
والهنود من الشرق ناهجين ايضا طريق القوافل
باجتياز صحاري بلاد العرب ويسير غيرهم وعددهم ليس بقليل
عن طريق جدة على البحر الاحمر على مسافة ٧٥ كيلومترا
من مكة ويسير حجاج افريقية من طريق البر مجتازين شبه
جزيرة سيناء في حين ان غيرهم ياتون من البحر الى جدة
ولهذا كان هذا الثغر من البلاد المهمة للغاية يجتمع فيه كل
سنة عدد عظيم من الحجاج قادمين من مصر وافريقية
الشمالية وبلاد الهند والعثمانية وروسيا الجنوبية اما حجاج
سورية فهم ايضا كثار العدد يقصدون الى مكة من طريق
القوافل فيجتازون بلاد العرب من الشمال الى الجنوب من الخط
الذي يربط دمشق بالمدينة ومكة، وبعد ان يجتمع هؤلاء
الحجاج بالقرب من دمشق يؤلفون ركبا تخفره من غارات البدو
كتيبة من المشاة ومدافع جبلية وذلك على طول

حجاز ریلوے

مجلہ المقتبس مین فرانس کے رسالۂ الطبیعۃ کا ایک مضمون لکھا ہو
سیر العلم والاجتماع کی سرخی کا ایک جزء ہو فاضل مضمون نگار نے اسمین
حجاز ریلوے کی تاریخ اور اُسکا جغرافیہ بیان کیا ہو اور اُن مصائب کا
ذکر کیا ہو جو لائن کے بچھانے مین پیش آئین اور وہ مقامات بتائے
ہین جہان سے لائن گذرتی ہو جیسے میدان اور پہاڑ اور ریگستان اور
سرنگین اور تمام ضروری حالات پھر حکومت عثمانیہ پر اس لائن کے بنانے
مین تنقید کی ہو اور اُسکے عیوب اور نقصانات ظاہر کیے ہین جیسا کہ
مسلمانونکے کامونمین اہل یورپ کی عادت ہو ہمنے مناسب سمجھا کہ ناظرین
کیلیے اُسکو نقل کرین اور وہ یہ ہو،

اس سے پہلے مکہ کو آنیوالے حاجی ساحل کے جوانب مین قافلونکے
راستہ یا دریا کے اندر سے آیا کرتے تھے اور فارس اور ہندوستان کے لوگ بھی
مشرق کی جانب سے بلاد عرب کے میدانون کو طے کرکے قافلون کے راستے
آیا کرتے تھے انکے سوا اور لوگ جنکی تعداد کچھ کم نہین ہو جدہ کے رستہ
سے آتے ہین جو دریائے قلزم کے کنارہ پر واقع ہو اور مکہ سے ۷۵ کیلومیٹر
کے فاصلہ پر ہو اور افریقہ کے حاجی خشکی کے راستہ سے جزیرہ نمائے سینا
کو طے کرکے آتے ہین جبکہ اُنکے سوا اور لوگ دریا کے راستہ سے جدہ کو آتے
ہین اسی لیے یہ سرحد نہایت درجہ اہمیت رکھتی ہو اور ہر سال کثیر تعداد
حاجیونکی وہان جمع ہوتی ہو جو مصر اور افریقہ شمالی اور ہندوستان
اور بلاد عثمانیہ اور جنوبی روس سے آتے ہین، شام کے حاجی بھی
کثیر التعداد ہوتے ہین جو قافلہ کے راستہ سے مکہ کو آتے ہین اور بلاد
عرب کو شمال سے جنوب کی جانب اُس سڑک کے ذریعے طے کرتے ہین
جو دمشق کو مدینہ اور مکہ سے ملاتی ہو جب یہ حجاج دمشق کے قریب
جمع ہو جاتے ہین تو ایک قافلہ ترتیب دیتے ہین اور ایک دستہ پیادہ فوج
کا جنکے ساتھ پہاڑی توپین ہوتی ہین اس قافلہ کی بدوؤنکی لوٹ مار سے

طريق البالغ ٨٠٠ كيلوميتر ويقطعه الحجاج في اربعين خاتمت کرتا ہی یہ سڑک ٨٠٠ کیلومیٹر لمبی ہی اور حاجی اسکو چالیس دن
وما و اذا اضفت الى هذا الحرس المؤلف من نحو مائة مین قطع کرتے ہین اور اگر اسمین اُس گارد کا اضافہ کیا جائے جو قریبًا
دوی یعهد الیهم العنایة بالمتعبین من الحجاج او سَو بدویون سے مرکب ہوتا ہی اور بیمارونکی تیمارداری اور تھکے ماندون
المرضى منهم والوف من الجمال والبغال التي تستعمل کی دیکھ بال اُنکے متعلق ہوتی ہی نیز ہزارون اونٹ اور خچر جو کار د اور
لحمل الاثقال والذخيرة اللازمة لطعام الحرس والحجاج حاجیونکے کھانے کا ضروری سامان اور اسباب لادنیکے لیے کام مین لا
تمثل لك تلك الصعوبات التي يجلبها اعداد مثل هذه جاتے ہین تو وہ تمام دقتین تمہارے پیش نظر ہوجائینگی جنکو اس قسم کے
القافلة وتسييرها ويجب ان لا يفوتنا بانه من المتعذر قافلے اور سفر برداشت کرتے ہین یہ بات بھی نظرانداز کرنیکے قابل نہین کہ
الامتيار طول الطريق واذا استثنينا بعض الانحاء في کہ اتنے دراز سفر مین کھانیکا سامان لیجانا کسقدر دشوار ہی اگر ہم اسکے
الطريق نجد الحال في هذه الدرجة من الصعوبة في بعض اطراف کو استثنا کردین تو پینےکے قابل پانی دستیاب ہونے مین
استقاء الماء القابل للشرب، فكل شیء يجب في الحالة بھی اس درجہ کی مصیبت ہمکو نظر آتی ہی اور ایسی حالت مین ہر چیز سوارونکی
هذه نقله على ظهور المطايا - پشت پر لیجانا پڑتی ہی اور دوسری جہت سے ہم دیکھتے ہین کہ جو قیمت کہ
ونرى من جهة ثانية ان القيمة التي يكلفها هذا الحج حج مین حاجیونکو خرچ کرنی پڑتی ہی وہ بہت گران ہوتی ہی اگرچہ حاجیونکی
فاحشة وان اختلفت باختلاف الحجاج في غناهم تونگری اور رفاہیت کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہی جبکہ حاجی کے
ورفاهيتهم ومتى كان مع الحاج جمال ينقل اثقاله ساتھ بوجھ اُٹھانے بٹھانے اور سوار کرانیکے لیے ایک شتربان بھی ہو تو
ويحمله وقد تبلغ كلفة الحاج من دمشق الى مكة الف فرنك دمشق سے مکہ تک ایک حاجی کے ہزار فرنک خرچ ہوتے ہین مگر بہت سے
ولكن كثيرا من الحجاج يذهبون مشاة وبعضهم يستخدمون حاجی پیادہ پا جاتے ہین اور بعض لوگ کفایت کے باعث باربرداری یا
الكاما وخدمة لتقليل النفقة، خادم کرایہ کر لیتے ہین، زمانہ دراز سے قوم کو یہ فکر تھی کہ جہان تک ممکن ہو
ولقد فكر القوم منذ زمن طويل في واسطة لتقليل هذه کوئی ایسا ذریعہ نکالا جائے جس سے یہ مصائب کم ہون اور دمشق سے
الصعوبات الى اقل ما يمكن في اختصار المسافة بانشاء طريق مکہ تک ایک ریلوے لائن بناکر مسافت کو مختصر کیا جائے یکم مئی سنہ ١٩٠٠ء
حديدي من دمشق الى مكة وبقيت الحال على هذا المنوال الى تک یہی حال رہا عبدالحمید خان سلطان سابق نے اپنے امین راز
يوم ١ ايار ١٩٠٠ وقد اصدر السلطان السابق عبد الحميد عزت پاشا دمشقی کے اشارہ سے ریلوے لائن بنانیکا ارادہ کیا ان سلطان
باشارة امين سره عزت باشا الدمشقي ارادته بانشاء السكة الحديد نے اسلامی دنیا کو لائن بچھانیکے لیے چندہ کی تحریک کی مسلمان ہر طرف
ودعا السلطان العالم الاسلامي للاعانة لتمديد الخط فتقاطر سے لطیب خاطر چندہ دینے لگے یہانتک کہ تھوڑی مدت مین اتنی رقم
المسلمون يدفعونها عن طيب خاطر حتى بلغ ما جمع في برهة قليلة ما يكفي للمباشرة جمع ہوگئی جو کام شروع کرنیکے لیے کافی تھی علاوہ اُن تخصیصات کے
بالعمل ما عدا بعض التخصيصات التي اعطتها الحكومة او الافراد جو سلطنت یا افراد نے عطا کی تھین،

وإذ كان من المتعذر الحصول على عملة من سكان البلاد چونکہ ملک میں سے ایسے مزدوروں کا ملنا دشوار تھا جو اس
يكونون للقيام بهذا العمل وكان الواجب الاقتصاد من النفقات دلیسکیں اور خرچ میں بھی کفایت شعاری مدنظر تھی اس
على القدر الضروري عمدت الحكومة إلى استخدام الجنود في تمديد الخط قصد کیا کہ لائن بچھانے کا کام فوج سے لے چند پلٹنیں تو
فعهد إلى جنود من المشاة بالأعمال الترابية وإلى كتائب السكك مقرر کیں اور تعمیرات اور پتھر ڈھونے کا کام ریلوے لا
الحديدية بنقل الأحجار وأعمال البناء والأسرى بالاستحكامات واستعملوا متعلق کیا گیا استحکامی دستے کارخانوں میں کلوں کے کام میں
في الأعمال الميكانيكية في الورشات ووضع الأسلاك البرقية۔ لگانے میں لیے گئے،

وبالجملة فإن إنشاء سكة حديد الحجاز قامت بأيدي خلاصہ یہ کہ حجاز ریلوے صرف مسلمانوں کے ہاتھوں تیا
العاملين من المسلمين ما خلا مهندس ألماني واحد اسمه ایک جرمنی انجنیر کے جسکا نام مسٹر میسنر ہے یہ لائن دمشق
المسيو مايسنر، يسير هذا الخط من دمشق إلى المدينة متجهاً کی جانب شمال سے جنوب کو قافلہ والی سڑک کے موازی
من الشمال إلى الجنوب وجهة متوازية مع طريق القوافل الذي مگر بعض موقعوں پر یہ سڑک لائن سے دور بھی پڑ جا
لا يبعد عنه إلا في بعض المحال وذلك تفادياً من الصعوبات في دشواریوں سے بچکر لائن کو اصلی مقام سے کسی جانب
تمديده ويمتد على القسم الأعظم من الطريق على سطح يرتفع اور راستہ کی قسم اعظم کے اُس سطح پر جو بتدریج ۹۸۰
بالتدريج من الشاطئ ۹۸۰ متراً فوق سطح البحر في دمشق سے بلند ہوگیا ہے بچھائی گئی ہے یہان تک ۸۸۸ کیلو
حتى إذا كان في الكيلومتر ۸۸۸ فما بعده ينزل حتى يبلغ یہ سطح مدینہ تک پست ہوتا جاتا ہے اور دریا کے سطح
المدينة فيصير على ۷۰۰ متر من سطح البحر ۷۰۰ میٹر بلند رہ جاتا ہے جبکہ الہدیہ کے اسٹیشن پر پہ
بعد أن يكون بلغ في محطة الهدية أي في میٹر کے بعد سطح بحر سے ۳۴۵ میٹر بلند تھا ابتدا
الكيلومتر ۱۱۲۶ - ۳۴۵ متراً من سطح البحر وقد أريد بادئ ایک لائن بچھانے کا ارادہ کیا گیا تھا اور یہ کہ درعا
بدء تمديد الخط من درعا والاكتفاء من دمشق إليها بالخط اُس لائن پر اکتفا کیا جائے جسکو فرنچ کمپنی نے بچھا
الذي كانت مدته شركة فرنسوية ولها الحق بالشعبة کے ہی باعث لائن کو اُس شاخ سے ملایا گیا جو در
التي تصل بين درعا ومرفاء حيفا على البحر المتوسط وهي کے درمیان واصل ہے یہ بندر بحر متوسط پر واقع ہے
شعبة مهمة للغاية لسكة حديد الحجاز لأنها تصلها مباشرة ریلوے کی ایک ضروری شاخ ہے کیونکہ وہ لائن کو
بالبحر وبعد أخذ ورد طويل ترك تمديد الخط من درعا ہے بعد رد وکد بسیار کے درعا سے حیفا تک حجاز ریلوے
إلى حيفا لسكة حديد الحجاز ولكن لم يتيسر الاتفاق ملتوی کیا گیا مگر دمشق سے درعا تک بھی حجاز ریلوے
على إعطاء الحق الأصلي من دمشق إلى درعا لإدارة سكة اصلی حق ادا کرنے کا موقع نہ ملا اس لیے یہ ریلوے ا
الحجاز فمن ثم اضطرت هذه الإدارة أن تجعل دمشق مركزها موئی کہ اپنا ہیڈ کوارٹر دمشق کو بنائے اور پہلی لائن

وتبنى خطا جديدا موازيا للخط الاول بين دمشق ایک جدید لائن دمشق ودرعا کے مابین تعمیر کرے ان دونون
ودرعا ويجتاز الخط بين هذين البلدين بلاد شہرون کے درمیان لائن بلاد حوران سے گذرتی ہی یہ صوبہ
حوران وهي اقليم غني بالجملة وكان قديما انبار کسی قدر مال دار ہی اور پہلے رومیہ کا تجارت گاہ تھا اُسکی
رومية ويزيد غناه بفضل خصب التربة فيه تونگری اُس شادابی سے بڑھتی ہی جو اُس سرزمین مین پائی
ويرتقي كما هو المأمول ارتقاءً حسنا اذا تيسر له جاتی ہی اور امید کے موافق عمدہ ترقی حاصل کرلیتا ہی بشرطیکہ
الخلاص من عصابات قطاع الطريق التي اُن رہزنون کے حملون سے محفوظ رہے جو اُسکے اطراف مین
تعيث فسادًا في ارجائه ويجتاز الخط بعد درعا فتنہ برپا کرتے رہتے ہین درعا کے بعد لائن موآب کے پہاڑون
وجهة متوازية مع جبال موآب التي تمتد على کے مقابل ہوکر جو بحیرہ لوط کے کنارہ پر پھیلے ہوئے ہین
شواطئ بحيرة لوط ويقطع صقعًا متموجا ایک جانب کوگذرتی ہی اور ایک ایسی زمین کو قطع کرتی ہے
بالزروع ومغطى بالمراعي تسير فيه البدو ومعهم جس مین کھیتیان لہلہاتی ہین اور چراگاہون سے ڈھکی
قطارات من الجمال، ہوئی ہی اُس مین بدوی اُونٹون کی قطارین لیکر چلتے ہین
وفي ذلك الاقليم تجد مدينة عمان القديمة اسی صوبہ مین تمھین شہر عمان ملیگا جسکے آثار قدیمہ ہمیشہ
التي لا تزال آثارها ماثلة للعيان، نظر کے سامنے رہتے ہین،
وبعد ذلك يصل الخط الى بادية العربية الصخرية اس کے بعد لائن عرب کے کوہستان یا بادیہ سعیدہ
او السعيدة ومن تلك النقطة تبدأ الصعوبة مین پہونچتی ہے اور اسی مقام سے پانی نہ ملنے کی مصیبت
في الحصول على الماء الضروري لتسيير القطارات شروع ہوجاتی ہے جو ٹرینون کے چلانے اور مسافرون کے
وشرب الركاب وعند الكيلومتر ۴۵۸ اى من پینے کے لیے درکار ہوتا ہے اور ۴۵۸ میٹر پر یعنے
محطة معان تصل الى واحة ذات حدائق اسٹیشن معان کے بعد لائن ایک شاداب زمین مین پہونچتی ہی
ونخيل تسقيها عينان نضاختان مياهها جس مین باغات اور کھجور کے درخت ہین اور دو جاری
باردة صافية وفي جوار هذه المحطة خرائب چشمے اُنھین سیراب کرتے ہین یہان کا پانی ٹھنڈا اور صاف
مدينة بترا القديمة، ومن بعد معان الى ہے اور اس اسٹیشن کے قرب مین قدیم شہر بترا کے
العلا والمدينة تتبدل هيئة البلاد كل کچھ کھنڈر بھی ہین معان کے بعد علا اور مدینہ تک بلاد کی
التبدل فتشتبك بجبال عالية قد ہیئت بالکل بدل جاتی ہے اور ایسے بلند پہاڑون مین
تبلغ قمم بعضها ۳۰۰۰ متر عن سطح مخلوط ہوجاتے ہین جن مین سے بعض بعض کی چوٹی سطح
البحر ممتدة على طول البحر الاحمر بحر سے ۳۰۰۰ میٹر بلند ہی یہ پہاڑ بحر قلزم کی درازی پر پھیلے

وتنتهي على خط عمودي من البحر بارصفة متعابعد وهناك اسناد تشقها الاودية لاماء فيها لتطيل مسافة هذه الارصفة والاودية فيعمل ان تتجه تارة اتجاها عموديا نحو الصخور الجبلية تكون طورًا متازية ثم ينقطع اثرها في البادية وتختلف سعة هذه الاودية اختلافا كثيرًا فتكون واطئة احيانا بحيث يبلغ علوها في بعض الاماكن زهاء مائة متر،

وفي سفح هذه الاسناد يسير الخط الحديدي الى المدينة مجتازا ما امكن الاودية المختلفة التي تكاد تكون وجهتها متاذية، وبذلك تيسر الاقتصاد في نفقات بناء الخط الى اقصى ما يمكن،

ولقد قلنا انفا ان ما عدا محطات معان وذات الحج وتبوك والاخضر والعلا فليس من ماء في تلك الاصقاع بل انك ترى الاودية الا في بعض احوال نادرة جافة حتى في موسم المطر وموسم نزول الامطار في تلك الاصقاع يكون في شهر تشرين الثاني وشباط واذار ومن النادر ان تمطل في شهري كانون الاول وكانون الثاني والمطر يبقى في المكان الذي يهطل فيه حتى في اشهر المطر فبعض الاماكن لا يبلغها الماء على حين يصل منه الى غيرها كميات كبيرة تجري في الاودية فتغرقها وتطم الكائنات سبب انقطاع المجاري في خلال انشاء السكة الحديدية ومناخ هذه الاصقاع العالية جيد جدًا ويجفاف الهواء تبلغ درجة الحرارة ٥٥ في اشهر القيظ الا انه مما يحتمل

ہوئے ہین اور یکے بعد دیگرے پلیٹ فارم بناتے ہوئے کے ایک خط عمودی پر ختم ہوتے ہین یہان کچھ پہاڑیا جنکو ایسے میدان جدا کرتے ہین جن مین پانی نہین پلیٹ فارمون اور میدانون کی مسافت کو بڑھا د یہ پہاڑیان کبھی تو پہاڑی چٹانون کے مقابل عمودی واقع ہوتی ہین اور کبھی اُنکے مقابل ہوکر انکا اثر مید ختم ہوجاتا ہے یہ میدان بھی اپنی وسعت کے لحاظ سے مختلف ہین کبھی پست ہوتے ہین کہ اُنکی بلندی بعض مین سو میٹر تک پہونچ جاتی ہے،

مدینہ تک یہ لائن ان پہاڑیون کے دامن سے گذ جہان تک ممکن تھا لائن کو مختلف میدانون مین سے گذ قریبًا مقابل جہت مین واقع ہوئے ہین اور اسی لیے لا مین حتی الامکان اخراجات مین کفایت رہی ہے،

ہم ابھی کہہ چکے ہین کہ ماسوائے معان اور ذات الحج او اور الاخضر اور العلا اسٹیشنون کے ان اطراف مین ہے بجز بعض حالات کے تم دیکھوگے کہ یہ میدان خشک ہین حتی کہ بارش کے موسم مین اس ملک مین بارش کا موسم نو فروری اور مارچ مین ہوتا ہے دسمبر جنوری مین بہت اُس جگہ رہتا ہے جہان برستا ہے حتی کہ برسات مین بھی بعض مین اُسوقت بھی پانی نہین پہونچتا جبکہ دوسرے مقامون پر بارش سے بڑی مقدار پانی کی پہونچتی ہے جو میدانون مین رہتا ہے اور اُنکو غرق کردیتا ہے بہت مرتبہ حجاز ریلوے تعمیر کے وقت نالونکے بند ہوجانے کا یہی سبب ہوا اس آب ہوا نہایت عمدہ ہے اور ہوا کی خشکی کے باعث گرمی کے مین حرارت ۵۵ درجہ پر رہتی ہے مگر وہ اس سبب سے

الملطفة لعنف الريح البليل الذي يهب في تلك الارجاء طول كر لی جاسکتی ہی کہ تمام سال جو وہان تر ہوا چلتی رہتی ہی وہ
السنة ولا يصعب احتمال هذا الهواء الا في الاودية اسکی تعدیل کردیتی ہی یہ ہوا صرف محصور میدانوں مین ناقابل
المحصورة جدا مثل التي في جوار العلا حيث تكون برداشت ہوتی ہی جیساکہ العلا کے قرب وجوار مین ہین جبکہ
سببا لانتشار الحميات وتنزل درجة الحرارة في تپ کے پھیلنے کا سبب ہوتی ہی، جاڑے کے موسم مین حرارت
الشتاء الى ٤ او ٥ ومن النادر ان تنزل الى الصفر ٤ یا ٥ درجہ تک اترآتی ہی اور بہت کم صفر تک نوبت پہونچتی
واهم الاحتياطات التي يجب اتخاذها التوقي من اختلاف ہی ضروری احتیاطات جن پر یہاں عمل لابد ہی رات اور دن
درجة الحرارة بين النهار والليل، کے مابین درجہ حرارت کے اختلاف سے پرہیز کرنا ہی،

وبعد ان يخرج الخط الحديدي من معان يعود جب لائن معان سے نکلتی ہی تو لوٹ کر ایک چٹیل زمین
فيدخل في اقليم قفر يشبه الذي اجتازه في الشمال مین داخل ہوتی ہی جو اسی زمین کے مشابہ ہی جسکو اُس نے
فتتخلله اودية كثيرة قليلة العمق، وقد اقتضى لقطعها شمال مین قطع کیا تھا اسکے درمیان مین بہت سے پست میدان ہیں
انشاء مجار من الحجر اما تربتها فقاسية جدا وهي ہین جنکا عمق کم ہی اور پتھر کے نالے بنا کر انکو قطع کیا گیا ہی یہاں کی
قاحلة ومملوءة بالحجارة، مٹی سخت اور بے گیاہ اور پتھریلی ہی،

وبعد ان يقطع الخط الحديدي في بطن الغول جب لائن بطن الغول مین معان سے ساٹھ کیلو میٹر کے فاصلہ پر اس پہاڑ
على ستين كيلومتيرا من معان قمة جبل يبلغ ارتفاعها کی چوٹی کو قطع کر لیتی ہی جو سطح بحر سے ۱۱۶۰ میٹر بلند ہے
١١٦٨ مترا عن سطح البحر يعود فيهبط نحو ذات الحج سائرا تو ذات الحج کی طرف اترتی ہی جبکہ وہ وادی رتم مین چلتی ہوئی
في وادي رتم الذي تختلف سعته ويعلم كلما ہی جسکی وسعت مختلف ہی اور جسقدر ذات الحج سے قریب
اقترب من ذات الحج وهي واحة فيها نحو مائة ہوتا جاتا ہی پھیلتا جاتا ہی ذات الحج ایک شاداب مین ہی جسمین
نخلة محيطة بقلعة قديمة لرد هجمات البدو الرحل سو کھجور کے درخت ہین جو ایک قدیم قلعہ کا احاطہ کیے ہوئے
وما من منزل حول هذه الواحة الحقيرة وهذه ہین یہ قلعہ مسافر بدویوں کے حملات روکنے کے لیے بنایا گیا تھا
الاراضي القاحلة المنبسطة تقطعها من مكان اس حقیر میدان کے گرد کوئی گھر نہین ہی اور اس خشک زمین کو جو
الى آخر اودية تكون الى تبوك البعيدة ٦٩٢ كيلومترا کہ پھیلی ہوئی ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ تک چند وادی قطع
عن دمشق وهي واحة، مهمة فيها کرتی ہین جو تبوک تک ہین تبوک دمشق سے ۶۹۲ کیلو
نماء الف نخلة ولها معقل حصين میٹر ہی اور وہ ایک اہم مقام ہی جسمین قریباً ہزار کھجورین
وسكانها نحو ثلثمائة نسمة، ہین اور اُسکی مضبوط چار دیواری ہی اور اُسکے باشندے تخمیناً
(لها بقية) تین سو نفس ہین، (باقی آئندہ)

الاخبار العلمیہ

فلسفة الاسلام

نشر الماجور لیونارد الانکلیزی کتابا فی الاسلام
وسیرة صاحب الشریعة (علیہ الصلوة والسلام) علی وجہ
یرفع الغشاء عنها ویزیل الشبہ الشائعة فی الغرب
الیوم عن حقیقة هذا الدین وقد قدم لہ السید امیر علی العالم
الهندی المشهور بمقدمة بالانکلیزیة واثنی علی علمہ وحبہ للحق
والکتاب یطلب من مکتبة لوزاک فی لندن ا

فلسفۂ اسلام

انگلستان کے مسٹر ماجور لیونارڈ نے اسلام اور صاحب
علیہ الصلوة والسلام کے حالات مین ایک کتاب شائع کی
کو واضح کرتی ہی اور مغرب مین جو شکوک دین اسلام پر
انکو اُٹھاتی ہی ہندوستان کے مشہور عالم سید امیر علی
کتاب پر انگریزی مین ایک مقدمہ لکھا ہی اور مصنف کے
اور حق پسندی کی داد دی ہی یہ کتاب لندن کے کتبخانہ لوزاک

ابن رشد

نشر المستشرق کتابا فی ابن رشد الفیلسوف
الاسلامی جعلہ تتمة لما کتبہ الفیلسوف زمان عنہ
وافاض فی الکلام علی کتاب فصل المقال فی تقریر ما بین
الشریعة والحکمة من الاتصال '

ابن رشد

رسالہ المستشرق نے فیلسوف اسلام ابن رشد کے
مین ایک کتاب شائع کی ہی جو کہ اُس کتاب کا تتمہ ہی جو فیلسوف
اسی باب مین لکھی ہی، کتاب (فصل المقال فی تقریر ما بین
والحکمة من الاتصال) پر بھی ریویو کیا ہی '

اکتشاف حربی

روت مجلة العلم ان احد ضباط المدفعیة قد اکتشف
واسطة لتدمیر تجهیزات ومؤنة عسکر العدو واحراقها
من بعد ۲۰۰۰ کیلو متر وذلک بواسطة التموجات الکهربائیة

جنگی دریافت

رسالہ العلم راوی ہی کہ توپخانہ کے ایک افسر نے غنیم
اور سامان کے ... ۲ کیلو میٹر کے فاصلہ سے تباہ
لیے ایک ذریعہ دریافت کیا ہی جو برقی تموج کے ذریعہ کام مین لایا

آلة طبیة

اکتشف احد مخترعی الانکلیز آلة جدیدة طبیة
ستفید العلم والطب فوائد عظمی وهی عبارة عن مسمع کهربائی
یستعین بہ الطبیب علی سماع ضربات القلب من مسافة بعیدة
بواسطة التلفون ویقال ان الدکتور (بروفسور مانیلی)
من مشاهیر اطباء الانکلیز وصل هذه الآلة بتلیفون ثم وضعہ
علی قلب مریض فی مستشفی لندرہ فتمکن بہ من سماع ضربات
قلبہ وهو فی جزیرة (وایت) وبین وایت ولندرہ

طبی آلہ

انگریزون مین ایک موجد نے ایک نیا طبی آلہ دریافت
جو علم اور طب کو بہت کچھ فائدہ پہونچائیگا یہ ایک سماعت کا
جسکے ذریعہ ڈاکٹر ٹیلیفون کے واسطے سے دور مسافت پر
سن سکیگا کہتے ہین کہ ڈاکٹر پروفیسر مانیلی نے (جو انگریزون
ڈاکٹر ہی) اس آلہ کو ٹیلیفون سے ملا کر لندن کے شفاخانہ
مریض کے قلب پر رکھدیا جسکے ذریعہ وہ مریض کے قلب کی ضربین
حالانکہ وہ جزیرہ (وائٹ) مین تھا اور وائٹ اور لندن کے

مسافة ۱۶۰ کیلومترا، ۱۶۰ کیلومیٹر کا فاصلہ ہے،

دوران عطارد — عطارد کی گردش

صور عطارد فی شهری یولیو وسبتمبر من السنة گذشتہ سال جولائی اور ستمبر میں عطارد کا فوٹو لیا گیا اسوقت جو صورتیں اُسکی
الماضیة وظهرت صورة التی نشرت هذه الایام ان العلامات شائع کیگئی ہے اُس سے ظاہر ہوا ہے کہ جو علامات اُسمیں ہمیشہ دکھائی دیتی ہیں اور
التی تری فیه دائمة لا تتغیر مما یثبت رای الاستاذ سکیابارلی وهو بدلتی نہیں وہ اُستاذ سکیابارلی کی رائے کو قوی کرتی ہیں وہ یہ کہ اُسکی محوری
ان دورانه علی محوره مساو لدورانه حول الشمس فی طول المدة، گردش آفتاب کے گرد والی گردش سے طول مدت میں برابر ہے،

منشأ الطاعون — طاعون کا سبب

المشهور ان الجرذان تنقل عدوی الطاعون وقد جاء مشہور ہے کہ چوہے طاعون کو متعدی بناتے ہیں مگر ایک رسالہ میں ذکر
فی احد المجلات ان منشأ هذا الداء نوع من القواضم یعرف کیا گیا ہے کہ اس مرض کا اصلی سبب کیڑوں کی ایک قسم ہے جسے مرموط کہتے ہیں وسط
بالمرموط وهو کثیر فی واسط اسیا ویقال ان الطاعون دائم ایشیا میں وہ بہت ہوتا ہے کہتے ہیں کہ طاعون اُسمیں ہمیشہ رہتا ہے اور اُس سے
فیه فتنتقل العدوی منه الی الجرذان ومن الجرذان الی الناس چوہوں میں منتقل ہوتا ہے اور چوہوں سے انسانوں میں آتا ہے بعضوں کی رائے ہے کہ
ولذا ارتای بعضهم ابادة هذا الحیوان للتخلص من الطاعون لکنه طاعون سے خلاصی حاصل کرنیکے لیے اس حیوان کو ہلاک کرنا چاہیے مگر اُس
یظن ان الطاعون دائم ایضا فی بعض انواع السنجاب فی امیرکا شخص کا گمان ہے کہ امریکہ میں سنجاب کی بعض قسموں اور دیگر کیڑوں میں بھی
وفی غیره من القواضم فلا بد من ابادتها کلها للتخلص منه - طاعون ہمیشہ پایا جاتا ہے جنکا ہلاک کرنا طاعون سے نجات حاصل کرنیکے لیے ضروری ہے

الخفاش والبعوض — چمگادڑ اور مچھر

ابان الدکتور کمل الامیرکی ان الخفاش عدو لد للبعوض امریکہ کے ڈاکٹر کمل نے بتایا ہے کہ چمگادڑ مچھروں کی سخت دشمن ہے اور یہ کہ
وانه اذا اقیمت له ابراج فی البیوت فاکثر اکل البعوض الذی یطیر فیها گھروں میں جب اُسکے رہنے کیلیے گھونسلے بنا دیے جائیں تو جتنے مچھر اُس گھر میں
وحولها وزبله ثمین یفی بنفقات الاعتناء به یا اُسکے گرد اُڑتے ہونگے اُنکو کھا جائیگی اُسکی بیٹ بھی قیمتی ہے جو اُسکے خرچ کیلیے کافی ہوگی

البعوض یسلب النمل — مچھر چیونٹی کو لوٹ لیتے ہیں

لا یخفی ان النمل یدب من الشجر ویجلبه لیغتذی بالمادة یہ ظاہر ہے کہ چیونٹی درخت کا گوند جمع کرتی ہے اور اُسکو اسلیے نکالتی ہے
العسلیة التی یجلبها منه وقد وجد بعضهم فی جزیرة جاوی تاکہ انگبینی مادہ سے جسکو وہ اُس سے اخذ کرتی ہے غذا حاصل کرے بعض
بعوضا یلاقی هذا النمل وهو راجع بغنیمته من العسل ویسلبه لوگوں نے جزیرہ جاوی میں ایک قسم کے مچھر پائے ہیں جو اُس چیونٹی کو جب وہ
بعضها ووجد فیها ایضا نوعین من الفراش یسطوان علی شہد کی غنیمت لیکر لوٹتی ہے راستہ میں ملجاتے ہیں اُسکے مال کا کچھ حصہ لوٹ لیتے ہیں
النمل ویسلبان غنیمته، وما ظالم الا ویبلی اور اسی جزیرہ میں پروانہ کی دو قسمیں پائیگئی ہیں جو چیونٹی پر غالب آکر اُسکا
بظالم - مال چھین لیتے ہیں سچ ہے ہر ظالم کے لیے اُس سے بڑا ظالم موجود ہے،

اقدم نسخ التوراة

قال الاستاذ شامل العالم بالاثار فی اكاذمية الاثار الكتابة القديمة ان فی متحف البريطان نسخة خطية سريانية من سفر اشعيا اكتشفه الاب شيران مكتوب سنة ۴۵۹ للميلاد وهو اقدم اثر خطی معروف حتی الان من نسخ التوراة وعليه تاريخ كتابته،

غلة النحاس فی العالم

كانت غلة النحاس منذ عشر سنوات ۴۸۵۰۰۰ طن فصارت الآن ۸۳۹۲۶۵ طنا وذلك نحو ضعفيها منها ....۴۹ طن من الولايات المتحدة وحدها والباقی من سائر الامم

حاسة الالوان فی النساء

من المشهور ان المرأة اقوی من الرجل علی تمييز الالوان والتفريق بينها ولكن بعضهم اجری امتحانا عن تمييز الالوان فی جامعة كولورادو باميركا فوجد الرجال يفوقون النساء فی تمييز الالوان الحمراء والصفراء والخضراء وتمتاز النساء فی تمييز الالوان الزرقاء

احصاء سكان الارض

عددهم بالنظر الی الاجناس

۷۵۰۰۰۰۰۰........ الجنس القوقاسی الابيض
۶۴۰۰۰۰۰........ المغول
.... الاسود الزنجی
۱۳۵۰۰۰۰........ الملقی
۱۲۰۰۰۰........ الاميركی الاحمر
۱۳۰۰۰۰........ اجناس اخری

عددهم بالنظر الی الاديان

.... مسيحيون
۵۰۰۰۰۰........ بوذيون
۲۵۰۰۰۰........ مسلمون
۱۵۰۰۰۰........ براهمه
۸۰۰۰۰........ يهود
۲۴۲۰۰۰۰........ اديان اخری

توراۃ کا سب سے قدیم نسـ

پروفیسر شامل نے جو آثار قدیمہ کے ماہـ
قدیمہ کی اکاڈمی مین کہا کہ برٹش عجا
ایک سریانی قلمی نسخہ اشعیا رسول کے
جسکو پادری تیسران نے نکالا
۴۵۹ء کا لکھا ہوا ہے اور وہ تو
سب سے زیادہ قدیم قلمی نسخون مین ہے
کتابت کی تاریخ درج ہے،

دنیا مین تانبے کی پیدا

دس برس پہلے تانبے کی
۴۸۵۰۰۰ ٹن تھی اور اب ۲۶۵
ہوگئی ہے جو پہلے کی پیداوار کا قریب
......۴۹ ٹن ولایات متحدہ امریکا کی پیداوا

عورتون مین رنگ کے امتیا

مشہور ہے کہ عورت مرد سے زیادہ
کر سکتی ہے لیکن بعض لوگون امریکہ کی
کولورادو مین اسکا امتحان لیا تو معلوم
سرخ، زرد، سبز رنگ کی تمیز مین
فوقیت ہے اور عورتین نیلا رنگ
مردون سے ممتاز ہین،

تمام دنیا کی مردم شمار

قومیت کے اعتبار سے او

سفید رنگ کی قوقازی قوم ....
مغل ۶۴۰۰۰
حبشی ۱۵۰۰
ملقی ۳۵
امریکا کے ہنود ۱۲۰
دوسری قومین ۳۰

مذہب کے اعتبار سے انکی تـ

عیسائی ۴۵۰
بودھ ۵۰۰
مسلمان ۲۵۰
برہمن ۱۵۰
یہود ۸۰
دوسرے مذہب کے لوگ ....

"مکاتب اور ملکی یا مادری زبان مین تعلیم"

اس مضمون کا یہ مقصد نہین ہی کہ وہ انگریزی تعلیم کی خوبیون پر ملکی یا مادری زبان کی تعلیم کے مقابلہ مین بحث کرے، اس ملک مین بہت سے ایسے لوگ ہونگے جنکا یہ خیال ہوگا کہ برٹش گورنمنٹ نے مکالے کی رائے پر عمل کر کے ایک بہت بڑی غلطی کی جسکی وجہ یہ ہی کہ مکالے پر ایک ایسا رنگ غالب ہوگیا تھا کہ وہ علم کی شکل مین کل ہندوستانی چیزون سے ایک حیرت انگیز جاہلانہ تنفر رکھتا تھا، لیکن اسکی رائے پر عمل ہوچکا تھا، انگریزی زبان سرکاری زبان بن چکی تھی اور کل امور عامہ سرکاری اور کچہریون مین اسکا رواج ہوچکا تھا جسکا قدرتی اور لازمی نتیجہ یہ تھا کہ ملکی یا مادری زبان مین تعلیم کی طرف سے لاپروائی برتی جائے اور اس سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا جائے، اور یہ واقعہ ہی جو گزرا، مکتب یا وہ ملکی ابتدائی تعلیم گاہ جس مین چھوٹے پیمانہ پر جمہور کو انکی مادری زبان مین تعلیم دی جاتی تھی تنزل کی حالت مین مبتلا ہوگئی اور اسکے ساتھ ابتدائی تعلیم کا بھی قریب قریب خاتمہ ہوگیا، اسوقت جبکہ مسٹر گوکھلے اور انکے حامی امپیریل لیجسلیٹو کونسل مین ابتدائی تعلیم کے بڑے پیمانہ پر رائج کرانیکے لیے زور شور سے لڑ رہے ہین ہمارے لیے یہ غور کرنا بہتر ہوگا کہ آیا یہ مناسب ہوگا کہ مکتب کو اس مقصد کی ترقی کے لیے ہم مفید طریقہ سے کام مین لاوین۔

تعلیمی حالت سے قطع نظر کر کے مکتب سے جو مذہبی اور اخلاقی فوائد پہونچتے ہین ان کا ہمین سب سے پہلے خیال کرنا چاہیے، مکتبون سے جو غفلت برتی گئی ہی اس سے نہ صرف تعلیم ہی کو نقصان پہونچا بلکہ ملک کے نوجوانون کے اخلاق کو بھی سخت صدمہ برداشت کرنا پڑا ہی، یہ اخلاق صرف انکی مذہبی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کا نتیجہ تھا، اب ہمارے اوپر یہ فرض ہے کہ بالعوض اسکے کہ ہم اس پر نوحہ کرین اور اسی قدیم تعلیمی طریقہ کو جاری رکھین ہمین اسی پرانے اثر کو بحال کرنا چاہیے جس سے اچھے نوجوان اور عمدہ شہری پیدا ہوتے تھے،

مکتب ایک ایسی درسگاہ ہی جسکی بنیاد اخلاقی اور مذہبی تعلیم پر رکھی گئی ہی اور وہ ہندوستانی نوجوانون کو جو اسکے دائرہ اثر مین آتے ہین سادہ طریقے سے ایک ایسی تعلیم و تربیت کا انتظام کرتی ہی جو یورپی طرز کی درسگاہ مین ممکن نہین اور وہ ایسی تعلیم و تربیت عمر کے ایک ایسے حصہ مین دیتی ہی جبکہ اسکی اشد ضرورت ہوتی ہی، وہ لڑکا جو مکتب مین نہین جاتا اسکا دماغ یقینًا تعلیم و تربیت کے ان اصولون سے محروم رہتا ہی جو اسکو اسکے فرائض سے جون جون وہ سن تمیز کو پہونچتا ہی باخبر کرتے رہتے ہین اور وہ محسوس کرتا ہی کہ اسکے فرائض خدا، والدین اور سلطنت کے متعلق کیا ہین۔

ایک نوجوانون کو ایسی درسگاہ سے محروم رکھنا جو اسکو بہترین زندگی بسر کرنا سکھاتی ہو درحقیقت گورنمنٹ ایسے اسباب سے جو خود بنفسہ برے نہین ہین لیکن بوجہ عمدہ طریقون کے عدم موجودگی کے اور بوجہ ہونے کافی توجہ اور خیال کے برے بنا دیے گئے ہین فتنہ پرداز اور فسادی آدمیون کے پیدا کرنیکے لیے کوشش کر رہی ہے اور اپنے امکان بھر ایک زمانہ دراز تک کوشش کر چکی ہی، ایک لائق ہندوستانی کے خیالات جو تعلیمی معاملات سے

بہت دلچسپی رکھتا ہے مکتب کے متعلق یہان پر نقل کیے جاتے ہین، ایک اچھے مکتب کی تعلیم و تربیت لڑکون کو استاد کی محبت اور عزت کرنا سکھاتی ہے اور دوسری طرف استادون کو بھی اپنے شاگردون کی بہبودی اور فوائد کا ہر وقت خیال رہتا ہے اور وہ اپنے شاگردون کی عادات و اطوار کی بہتری کے لیے اسیقدر توجہ کرتے ہین جسقدر اپنے فرائض کی پابندی کرنے مین، لڑکون کی روش یا وضع مین اگر ذرا بھی کجی پیدا ہو جاتی ہے یا لغزش دیکھی جاتی ہے اسکے لیے انکو سخت سزائین دی جاتی ہین، کیا گورنمنٹ کے لیے دیسی ملکی درسگاہ سے جو قدیم اور تجربہ مین پوری اُتر چکی ہو منھ پھیر لینا اور ہر ایک نئی مضرت رسان یورپی تجویز کو جو ہندوستان کے محکمۂ تعلیم کے کسی یورپین ممبر کے خیال مین پیدا ہوئی ہو اختیار کر لینا باعث خودکشی نہین ہے،

ہم صرف ابتدائی تعلیم کے متعلق اس امر کا احساس کرتے ہوے گفتگو کرتے ہین کہ جب تک تعلیمی انقلاب بوجہ انگریزی زبان کے ہندوستان مین سرکاری زبان ہونیکے نہ واقع ہوے جسکی بمشکل امید کیجاتی ہے ہائی اسکولون اور کالجون کا طریقۂ تعلیم کم و بیش مغربی طرز پر ہونا چاہیے گو ہمارا یہان یہ خیال ہے کہ ہندوستانی تربیت کے خمیر کو رائج کرنیکی ایک کوشش ضرور کرنا چاہیے، ابتدائی تعلیم مین نئے خیالات اور نئی پالیسی کی ضرورت ہے لیکن اسکے لیے ان اصولون پر کاربند ہونا چاہیے جو ہندوستان مین قدیم سے ابتدائی تعلیم کے لیے مغرب سے نئے اصول والون کے آنے سے بیشتر مروج تھے جو صفائی کے لیے نئی جھاڑودن سے مسلح تھے اور اپنی طبیعت کے پابند تھے اور جو درحقیقت نہ صرف ہر ایک غیر اصلی چیز کے صاف کر دینے مین کامیاب ہوے بلکہ عمدہ ابتدائی تعلیم کی صفائی مین بھی جو قریب قریب بالکل ہی غائب ہو گئی، کوئی وجہ نہین ہے کہ مکتب کے مفید طریقہ کو ابتدائی تعلیم کی تجاویز مین اسطرح نہ استعمال کیا جائے کہ وہ بہت ہی بکارآمد اور فائدہ مند حصہ لے سکے، ضروری ہے کہ ایک اتصالی حد ہندوستانی اور مغربی طریقۂ تعلیم مین قائم ہو اور بہتر ہے کہ یہ ابتدائی تعلیم مین ہو جس سے دونون ملک ہندوستان اور انگلستان متمتع ہون، چند سال ہوے کہ مسٹر حبیب حسین ہیڈ ماسٹر حسین آباد ہائی اسکول لکھنؤ نے اپنے خیالات مکتب پر ایک چھوٹے سے پمفلٹ مین ظاہر کیے تھے اور اس مین چند عمدہ تجویزین ابتدائی تعلیم کے متعلق پیش کی تھین، آپ کی رائے ہے کہ شہرون اور قصبات مین جسقدر مکتب ہین اُنکی صحیح تعداد تعلقات اور لوازمات سے آگاہی حاصل کیجائے اور انکی اعانت کیجائے، حکام ضلع اپنے سرمائی دورہ مین ضروری قصبون مین جہان مکتب فائدہ کے ساتھ عمدہ موقع سے قائم کیے جا سکتے ہین تحقیقات کرین اور کل میونسپلٹیون کے نام اس قسم کے احکام جاری کیے جائین کہ وہ قائم شدہ مکتبون کی مالی اعانت اور حوصلہ افزائی کرین اور قریب قریب ہر محلہ مین انکے قائم کرنیکی کوشش کرین اور مختلف قسمتون کے کمشنر اپنے اثر کو انکی اعانت مین کام مین لائین مکتب کی مالی مدد کے لیے نئے قوانین وضع کیے جائین جو عملی ہون پیچیدہ نہون، آسانی سے مل سکتے ہون اور جمہور آبادی ان قواعد سے اچھی طرح روشناس رکھی جائے، مکتبون کے منیجر یا اُستادون پر پیچیدہ جوابدہی اور دیگر امور کے لیے زیادہ دباؤ نہ ڈالا جائے

اور انکو پہلے پہل اپنے ہی طریقہ پر کام کرنے دیا جائے جو ملکی باشندونکی سادہ عادات و اطوار اور ضروریات کے لیے ابتدائی تعلیم مین زیادہ موزون ہی اور رفتہ رفتہ جب انکا اعتماد بڑھ جائے بہترین قواعد نافذ کیے جائین. جانچ کا کام نکتہ چینی کے بجائے زیادہ تر ہمدردانہ اور سبق آموز ہونا چاہیے، یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ مکتبونکی اعانت اور حوصلا فزائی سے سرکاری اسکولون کے کامون کو نقصان پہونچیگا، حقیقت یہ ہی کہ مکتب ایسی مفید درسگاہین اسکولون کے لیے بطور عمدہ ضمیمہ کے ثابت ہونگی اور بہت بکارآمد پائی جائینگی، اسکولون مین جو پریپریٹری درجے بجائے مکتب کے قائم کیے گئے ہین ان سے وہ اغراض جو مکتب سے وابستہ ہین ہرگز پورے نہین ہوتے اور جو نقصان مکتبون کی بربادی سے پہونچا ہی اسکی تلافی موجودہ انتظام کسی طرح نہین کر سکتا، پریپریٹری درجون کا خیال بذات خود اچھا تھا لیکن نتیجہ مین ناکامیابی اور وہ بھی رجسٹری شدہ ناکامیابی ہوئی، یہ خیالات ایک انگریز نے جسکی عمر کا ایک بڑا حصہ سیاحی اور ہندوستان کی اقامت مین بسر ہو چکا ہی اور جو ایک مدت دراز سے انڈین ڈیلی ٹیلی گراف کا اڈیٹر ہی مکتب کی نسبت ظاہر کیے تھے اور گورنمنٹ سے مکتبون کے لیے پر زور سفارش کی تھی جسکا نتیجہ اچھا پیدا ہوا اور الہ آباد یونی ورسٹی نے مکتبون کی طرف توجہ کی اور مسٹر حبیب حسین سے انکا وہ پمفلٹ طلب کیا جسکو وہ بہت مدت پہلے شائع کر چکے تھے اور مکتب کی بابت انکے مزید خیالات دریافت کیے اس بارہ مین ہم مسٹر موصوف کے ممنون ہین کہ انکی خاموش ابتدائی تعلیم کی اصلاحی کوششین بارآور ہوئین اور یونی ورسٹی نے اس اہم مسئلہ کی طرف توجہ کی جس سے امید ہی کہ مکتبون مین ایک نئی زندگی پیدا ہو جائیگی اور وہ اصلاح پذیر ہو کر ملک کے لیے رحمت ثابت ہونگے، ہمین یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ مسٹر موصوف باوجود علالت اور اشغال کثیر کے مکتبون کے متعلق ایک نہایت ہی پر مغز پمفلٹ لکھ رہے ہین جو یقیناً قابل قدر ہوگا،

ابتدائی تعلیم کے لیے اشد ضرورت ہی کہ وہ ملکی زبان مین ہو اور یہ بھی ظاہر ہی کہ مکتب ملک کے لیے جیسے مفید ہو سکتے ہین اور کوئی درسگاہ خواہ وہ کسی نام سے کیون نہ قائم کیجائے نہین ہو سکتی اگر ہماری یاد داشت غلطی نہین کرتی تو ہم کہہ سکتے ہین کہ جناب خواجہ عبد المجید صاحب بی اے کنٹب بار ایٹ لا نے ایک مرتبہ یہ تجویز پیش کی تھی کہ نوین اور دسوین درجون کو چھوڑ کر (کیونکہ ان درجون کے طلبا یونی ورسٹی کے امتحان مین شامل ہوتے ہین) بقیہ درجون کی تعلیم اردو زبان مین کر دیجائے اور کل مضامین انکو اردو زبان مین پڑھائے جائین مگر انگریزی زبان بطور سکنڈ لینگویج کے شروع ہی سے لازمی کر دیجائے اور اسمین طلبا کو اسقدر مہارت پیدا کرانیکی کوشش کیجائے کہ وہ اپنے خیالات کو انگریزی مین تحریر و تقریر کے ذریعہ سے ظاہر کرنیکے قابل ہو سکین، یہ ظاہر ہی کہ اگر کل مضامین کی تعلیم آج اردو مین ہو جائے تو اس سے کسقدر وقت بچیگا اور کسقدر جلد مضامین طلبہ کے ذہن نشین ہونگے اور طلبہ کے ذہن و دماغ پر جو سخت بار آجکل بوجہ غیر زبان مین تعلیم ہونیکے پڑ رہا ہی وہ کسقدر ہلکا ہو جائیگا آٹھوین درجہ تک اسی طریقہ سے تعلیم ہو اور نوین درجہ مین طلبا یونی ورسٹی نصاب کی متابعت کرین، اس طریقہ سے نہ تو یونی ورسٹی کا کچھ نقصان ہوگا اور نہ تعلیم مین کوئی خرابی واقع ہوگی بلکہ

یہ فائدہ البتہ ہوگا کہ جو قابلیت آجکل طلبہ سال بھر مین مشکل سے حاصل کرسکتے ہین وہ اس حالت مین زیادہ سے زیادہ چا
ضرور حاصل کرلینگے، آجکل کے مروجہ طریقہ تعلیم سے تعلیم پائے ہوے طلبہ نتیٰ اس قابل ہوتے ہین کہ اپنی مادری زبان
ایک خط بھی صحیح لکھ سکین اور اپنے مافی الضمیر کے ظاہر کرنے پر قادر ہون انگریزی تو پھر بھی ایک غیر زبان ہی خوا
کا خیال تھا کہ اگر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب اس بارہ مین مدد دیتے تو وہ ایک ماڈل (نمونہ) قائم کرکے ا
کامیابی دکھاتے، مرزا حبیب حسین صاحب نے تو دو مکتبون کو لکھنؤ ہی مین اپنا ماڈل بنالیا ہی اور اپنی اصلاح
مطابق ان مین نئی روح پھونکنے کی کوشش کی ہی، کامیابی پر وہ مکتب یونی ورسٹی کے لیے ماڈل کا کام دینگے
مین تعلیم دینے سے جو دقتین نوجوانون کو پیش آتی اور چار مہینے کے کام ایکسال کا بنا دیتی ہین وہ اظہر من الشمس
عمر کا ایک کافی حصہ اس فضول دردسری کے نظر ہوجاتا ہی اور تعلیم کا اصلی مفہوم بالکل فوت ہوجاتا ہی، اس مین
کہ ہندوستان کی یونی ورسٹیان سخت اصلاح کی محتاج ہین اور ابتدائی طریقہ تعلیم تو سخت ناقص حالت مین
گورنمنٹ کو بہت جلد اصلاح لازم ہی ہم خوش ہین کہ ہمارے الہ آباد یونی ورسٹی نے کروٹ تو بدلی اور مکتبون کی
کی جس سے ایک گونہ امید ہی کہ شاید ابتدائی تعلیم کی کل درست ہوجائے اور اسکے راستہ سے کل مشکلات اور ر
کردیجائین اور اسکے حصول کے دروازے ملک پر عام طور سے کھولدیے جائین، ہمین امید ہی کہ اس مو
اُٹھانیکی کوشش کیجائیگی اور مکتبون کے بارہ مین اتفاقی آراء سے کام لیا جائیگا، ہم خصوصیت سے جناب نوا
بہسا در، صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب بارایٹ لا، ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب، علامہ شبلی، خو
صاحب کنٹٹ، اور جناب مولوی عزیز مرزا صاحب سے درخواست کرتے ہین کہ وہ اس مسئلہ پر اپنی قیمتی را
پرچہ کے ذریعہ ظاہر کرینگے تاکہ دونون پبلک اور یونی ورسٹی انکی معلومات اور مشورہ سے مستفید ہون

(باقی آیندہ پھر کبھی)

محمد عبد القوی فانی، بی، اے (علیگ)

اسلام و حریت

خلاص حافظ ازین زلف تابناک مباد — کہ بستگان کمند تو رستگار انند (حافظ)

اسوقت عام خیال یہ ہی کہ مذہب قید ہی اور پابندی مذہب بالعموم مانع ترقی، افسوس تو یہ
یافتہ مغربی روشنی کے دلدادہ مسلمان بھی اسی خیال غلط مین پڑے ہین، اسی بناپر آزادی یورپ کی جابجا
اور قید مذہب کی آزادگی حاصل کرنیکا دعظ ہوتا ہی، ہمارا مطلب بیان آزادی کے مختلف پہلوون کو بالاجمال دکھلا
کو سلف صالحین کے لائف وکیرکٹر سے اسکا ثبوت دینا ہی کہ اسلام نے کس قدر آزادی خیال، عمل، قول
اور کسطرح اسلام نے زندہ مثالین ان اصول پر کاربند ہونیکی وجہ سے پیدا کرکے دنیا کو دکھلادین اور اپنے

ثبوت دیا،

آزادی کا تعلق خصوصاً دٹ، آزادی خیال (تھاٹ)، آزادی قول (اسپیچ)، آزادی عمل (ایکشن) اور یہی مہتم
ن مسائل آجکل بہت زوروں سے معرض بحث مین ہین،

آزادی کی بنا مسئلہ مساوات حقوق بنی آدم پر ہی یعنی فرد انسان بلالحاظ رنگ و قوم وملک حقوق مین مساوی
در فطرتاً اسکو قوا رعملی و عقلی (فیلکٹی) دی گئی ہین اُنکے تصرف کرنے ترقی دینے اور استفادہ حاصل کرنیکا یکسان
رکھتا ہے یہی حقوق خلقی یا پیدائشی (بارن رائٹ) کے نام سے موسوم ہین، اور آزادی کے مدعیان کو سب سے اول یہ حقوق
م کرنا پڑتے ہین،

مگر چونکہ انسان مدنی الطبع (سوشل) ہی لہذا عملی برتاوات زندگی مین ہرشخص کے ذاتی حقوق آزادی کامن گڈ یعنے
عامہ خلائق کے تابع ہین اسکی تشریح یہ ہی کہ اگر کسی فرد کی ذاتی آزادی کامن گڈ کے خلاف و مضرت رسان ثابت ہوتی ہی تو
ں اُس آزادی سے مستفید ہونیکا بحیثیت مدنی الطبع حیوان (انسان) کے مجاز نہین ہوسکتا بموجب قانون فطرت کے کیونکہ سوشل
اسکا امتیازی جوہر ہی اسی اصول پر سرخیل فلاسفران یعنی ارسطاطالیس نے عل نیٔب ذگڈ کانڈکٹ ' ما کامن گڈ تسلیم کیا ہی، اور
حدتک ہرشخص کی آزادی کو مقید کیا ہی، اور خود غرضی کی خدمت کی ہی. کیونکہ خود غرضی انھین قوانین کی خلاف ورزی کا نام ہی
. ہرتا ہر انسان اپنے ذاتی حیات قائم رکھنے ذاتی خواہشات پورا کرنے، قوا رکا تصرف کرنے و کسب منافع ذاتی پر مجبول ہی،

سوسائٹی و فرد انسان کے باہمی تعلق کا مسئلہ نہایت مابہ النزاع و بحث طلب ہی،

اب سوال یہ ہی کہ ۔ ۔ ۔ گڈ سے کیا مطلب ہی اور اُسکی شناخت کیا ہی، ہرشخص کو اس سے دلچسپی ہی کیونکہ ہرشخص کی آزادی
ی اصل اصول کی تابع ہی، اس جگہ ایک امر یہ ظاہر کردینا قرین مصلحت ہی کہ لوگون کا خیال ہی کہ آزادی و پابندی کسی اصول کی
ہم دو متضاد امر ہین، اور اگر یہ اصول ٹھیک ہی تو آزادی کسی اصول یا قانون کی پابند نہین ہوسکتی ہی،

مگر یہ خیال یکسر قلم غلط و غلط فہمی پر مبنی ہی، آزادی و مطلق العنانی مین فرق ہی اور انسان کی آزادی (جو کہ حقیقی اور
با لآزادی سے مراد ہی) ایک اصول کے تابع ہی اور جب جادہ اعتدال سے بڑھ جاتی ہی تو وہ مطلق العنانی کے نام سے موسوم
در ہلاکت کا باعث ہوتی ہی،

کسی قانون فطرت کے تابع ہونا ۔ ۔ ۔ آزادی نہین اور جو لوگ کسی معقول جائز قانون (شرعی یا عرفی) کو قید
مانع آزادی سمجھتے ہین وہ صراط مستقیم سے منحرف ہین کیونکہ یہ قانون کسی غیر شخص کا جابرانہ طور پر ذاتی غرض کے حصول کیواسطے
نافذ کیا ہوا نہین ہی بلکہ خود حضرت انسان کی ہیأت نفسانیہ کا جوہر اور اُنکی نفع و صلاح کا ۔ یہ مبنی، اور غور و فکر سے ثابت
اُس اصول کی سمجھ مین آسکتی ہی (چنانچہ اسی وجہ سے کلام باری مین ارشاد ہی کہ تفکر کرو خلق سموات و ارض و جبال و بحر مین) اور
الخاص یہ ہی کہ اسلام کا دعویٰ یہ ہی کہ وہ فطرت انسانی کے مطابق ہی (ملاحظہ ہو کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام الخ)

ملاحظہ ہو حجۃ اللہ البالغہ و تحقیق للملۃ علی ان الاسلام لیس بدون الفطرۃ مصنفہ مولوی شیخ غلام مصطفےٰ رئیس و خیالات ممتاز مصنفہ ممتاز علی سیسنوری، فطرۃ الاسلام مصنفہ نواب علی حسین خان)

اور ہر نوع کی آزادی کا ایک دائرہ معین ہے جسکے اندر اُسکو آزادی حاصل ہے، جسکے باہر وہ نہیں تجاوز کرسکتا۔ کے اندر کی آزادی کی حد اسقدر ہے کہ جسکی تکمیل کرنا مدت العمر مین محال ہے چنانچہ اُسی غایت و انتہی کا تکمیل کرنا ہم وا ما نا گیا ہے، ارشاد ہے یا بنی ادم ان لکم معالم فانتھوا الی معالمکم وان لکم نہایۃ فانتھوا الی نہایتکم اس غایت کی (Ideal) کا ایڈیل پرفکشن ہے،

شاہ ولی اللہ صاحب رح نے لکھا ہے کہ اعلی ترین ترقی تکمیل ہیأت نفسانیہ (روح) ہے اور انسانیت (حجۃ اللہ البالغہ والقول الجمیل) اور یہ غایت خواہشات بہیمی کو خواہشات ملکیہ (ہائر ڈزائرز) کے تابع کرنیسے ہے یعنے غایت مقصود بالذات کی تحصیل کمال مین جن خواہشات کا پورا کرنا ہارج و مضر ہو اُنسے بچنا چاہیے، اور الفاظ مین شرعا و عرفا گناہ کے نام سے موسوم ہین، اور جو غایت مقصود بالذات کے حصول مین معین ہو وہ ۔۔۔

ملاحظہ ہو تعریف بر واثم حسب تحریر شاہ صاحب، البر کل عمل یفعلہ الانسان قضیۃ لایعتد الا علی و ضمحلالہ فی تلقی الالہام من اللہ و صیرورتہ فانیا فی مراد الحق وکل عمل یجازی علیہ الدنیا والاخرۃ وکل عمل یصلح الارتفاقات التی بنی علیہا نظاما لانسان وکل عمل یفید حالۃ یدفع الحجب والاثم کل عمل نفعلہ الانسان قضیۃ لانقیادہ للشیطان و صیرورتہ فانیا فی مراد یجازی علیہ شرا فی الدنیا والاخرۃ وکل عمل یفسد الارتفاقات وکل عمل یفید قضیۃ متضاد ویولد الحجب"

اس جگہ سے ایک امر نہایت ضروری یہ ثابت ہوتا ہے کہ مطلقًا ہر خواہش کا فنا کرنا اور اپنے روزانہ خواہشونکو چھوڑ دینا سچے اصول زندگی کے خلاف ہے اسیوجہ سے حدیث شریف مین ارشاد ہے کہ لا رھبانیۃ فی الاسلام یہی اسلامی اخلاق کا معیار ہے اسلام کا اصول وہ ہے جو شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے وان السعادۃ الحقۃ انقیاد البہیمیۃ للنفس الناطقۃ واتباع الھوی للعقل وکون النفس الناطقۃ قاھرًا علی البہیمیۃ غالبًا علی الھوی و سائر الخصوصیات ملغاۃ، (حجۃ اللہ البالغہ، باب مبحث السعادۃ)۔

یورپ کے مشہور و صحیح الخیال فلاسفر کنیٹ (   ) کا بھی یہی عقیدہ ہے، اور ہمارے مائینازامام حجۃ الاسلام غزالی نے احیاء العلوم مین اس مسئلہ کو پانچوین صدی ہجری ہی مین بہت زور شور سے لکھا کہ غایت مقصود بالذات ہے اور دیگر اشیاء مثل مال، دولت و جاہ و حشم حکومت، اولاد وغیرہ وغیرہ بوجہ غایت مذکورہ کے جانب وسیلہ ہونیکے نعمت ہین اور انمین تفاوت مدارج بھی انہی نسبت قرب کے اعتبار سے ہے، وسیلہ ۔۔۔

کردہ تکمیل ہیات نفسانیہ مین ہارج نہین ہین بلکہ جس حد تک معین ہین، عاشقان ہر دم رضای دوست میدارند دوست

وعدہ دیدار چون آمد بجنت لاجرم عاشقان جنت برای دوست میدارند دوست

عاشقان جمال شاہد حقیقی کا تو یہ قول ہے ان کان الجنۃ بدون جمالہ ووصالہ فواویلاہ وان کان الجحیم مع وصالہ وجمالہ فواشوقاہ "

از سر کویش اگر سوے بہشتم می برند پای ننہم کاندرین جا وعدہ دیدار نیست

نعمتہای اخروی کو بھی اُنھون نے اسی قانون کے تابع کر دیا ہے، یعنی مسلمان کا مقصد اصلی حصول جنت نہین ہے اور نہ وہ اسکا طامع، حضرت رابعہ بصریہ کی حکایت مشہور ہے بلکہ اصل مقصد حصول تکمیل ہیات نفسانیہ جسکو مذہبی اصطلاح مین معرفت ورضای حق کہا ہے کیونکہ باری تعالی کا منشا تخلیق انسان سے یہی ہے، وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (قرآن مجید) اور عبادت کی تفسیر معرفت سے کی گئی ہے، عبادت ایک نہایت وسیع جملہ ہے اور حقیقتاً اسمین ہر امر جو تحصیل تکمیل رضاے حق کیلیے کیا جاوے داخل ہے، اور اسی وجہ سے اہل معرفت ومردان خدا کے ادنی کام کھانا پینا وغیرہ بھی داخل عبادت ہین، کیونکہ وہ ذاتی خواہشات پورا کرنیکی نیت سے کوئی کام نہین کرتے بلکہ مقصد اصلی کے واسطے، احیا العلوم باب شکر،

مذہب ایک صراط مستقیم ہے جو ان جملہ اصول کو ملحوظ رکھکر انسان کی رہنمائی کے واسطے ہدایت کرتا ہے، کُنتم خیر امۃ اخرجت للناس یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر،

امر معروف ونہی عن المنکر یہی دو اصول اسلام کے رہنما ہین،

شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ اسلام کا اعلی ترین معجزہ خود ملت بیضای اسلام ہے جو اپنے ہر اصول وفروع (دیباچہ حجۃ اللہ البالغہ) مین موافق فطرت ہے، اور جملہ مذاہب پر فائق ہے، خدا نے فرمایا ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی اور یہ خطاب عام ہے شاہ صاحب فرماتے ہین کہ ہر رکن اسلام مبنی بر مصلحت عقلی ہے چنانچہ انھون نے صوم، صلوۃ، حج، زکوۃ، تیمم، وضو، غسل، صدقہ، عالم مثال برزخ، اثم، عالم ارواح، حقیقت روح، عذاب قبر وغیرہ وغیرہ کے حقیقت ومصلحت بیان کی ہے (حجۃ اللہ البالغہ) قبل اسکے صحابہ کرام نے اور خود آنحضرت روحی فداہ نے اسرار اسلام بتائے ہین، امام غزالی، محی الدین بن عربی، خطابی، عزالدین بن عبد السلام وغیرہ نے سیکڑوں کتابین اس فن مین تصنیف کی ہین،

تصوف جو حقیقی اسلامی فلسفہ اخلاق ہے وہ انھین رموز ونکات پر مبنی ہے، اور ظاہر احکام کے معانی وحقیقت ومصلحت ومنفعت ولطائف وکیفیت کی تعلیم ہے چنانچہ یہی بزرگوار اسکے سید الطائفہ ہین،

آزادی خیال پہلا مسئلہ آزادی کا معلوم ہے اسمین عقائد شامل مین اور ترقی خیالات بھی جنکا تمہ مختلف حقوق کا اعتراف وفلاحیت ومعیشت وتمدن بنی آدم کے نئی نئی انسٹیٹیوشن کا قائم کرنا ہے،

(۱) عقائد مین اسلام نے سب سے عمدہ سبق توحید کامل کا دیا جس مین اصولاً وفروعاً ذرا بھی شرک کا شائبہ نہ

انسانی دماغ کا معراج ترقی اثبات توحید مطلق ہے،

ب) پھر تعلق معبود و عبد کو کس عمدہ طور پر طے کیا، نحن اقرب الیہ من حبل الورید، بلاواسطہ غیرے ہر فرد خدائے واحد سے عرض حاجات کرسکتا ہے، اتصالی بے تکیف بے قیاس ہ ہست رب الناس را با جان ناس،

پھر معبود بھی کیسا جو ہر وقت حاضر و ناظر خود ارشاد کرتا ہے ادعونی استجب لکم اُسکو ہمارے حال پر توجہ ہے ہمارا ندا سا خیال اگر ہو تو کیا کچھ عنایات نہین مل سکتین،

(ج) طرز عبادت (فارم اف ورشپ) ایسا نیازمندانہ، مخلصانہ، اور طرہ یہ کہ ایسا سادہ و بے تکلف کہ فوراً علی نور کیا کوئی مذہب اس سے بہتر طریقہ عبادت پیش کرسکتا ہے،

(د) تحصیل علم کی تاکید، اطلبوا العلم ولو کان بالصین، مرد و عورت دونون پر تحصیل علم فرض ہے مذہباً، اسی کا نتیجہ تھا کہ بوعلی سینا، ابن رشد، ابن ماجہ المعتزی، بخاری، غزالی، رازی، طہر فارابی، ابن عربی جیسے محقق اسلام نے پیدا کیے جن پر تاریخ عالم کو ناز ہے، (ملاحظہ ہو اسپرٹ اف اسلام)

تصوف، فلسفہ، تاریخ ہیئت، ریاضی، فقہ، سیاست، جورسپرودنس، گرامر، لٹریچر، شعر، مناظرہ، لاجک، کیمیا، وغیرہ علوم مین مسلمانون نے پہلی صدی ہی مین ترقی کافی کی،

بغداد، غرناطہ، قرطبہ، شیراز، مرکز علوم تھے (نظم حالی)

ارسطو کے مردہ فنون کو جلایا ● فلاطون کو پھر زندہ کرکے دکھایا
ہر اک شہر و قریہ کو یونان بنایا ● مزا علم و حکمت کا سب کو چکھایا
کیا طرف پردہ چشم گران سے ● جگایا زمانہ کو خواب گران سے

(ز) پھر فری ایجوکیشن (مفت تعلیم) کا مسئلہ ایجاد اسلام ہے، تعلیم پر اجرت لینا مذہباً اسلام مین حرام ہے، چنانچہ اس زمانہ تک ہمارے علما ذوی القدر، حامیان شرع، شائقین علوم کو مفت تعلیم دیتے ہین اور مستطیع علما (مثل مولانا عبدالحی و بحرالعلوم وغیرہ) خود کفالت طلبہ کی کرتے تھے، فرنگی محل دیوبند جامع العلوم کانپور و دیگر اسلامی مدارس مین اب بھی مفت تعلیم مذہب و علوم عربیہ کی جاری ہے،

(س) حقوق مساوات و اخوت بنی آدم جو ترقی کا پہلا زینہ ہے بندگان اسلام نے اس اصول پر کاربند ہونے کی عملی مثالین دین غلام و مالک کا درجہ اسلام نے برابر کردیا ذمی و مسلم کے حقوق برابر، حرمت خون دونون کے یکسان رکھے، (ملاحظہ ہو تبریۃ الاسلام عن شین الامۃ والغلام، ابطال غلامی مصنفہ سر سید مرحوم) حضرت ابوبکر رض و دیگر بزرگان نے سب سے پہلے حضرت بلال رض وغیرہ کو غلامی سے آزاد کرایا اپنا روپیہ خرچ کرکے اور بااوقات اپنی جانون پر تکلیف اٹھا کر حضرت عمر فاروق رض کے سفر بیت المقدس سے کون

نا واقف ہی، یہ اسلامی اخلاق و سیچی روش زندگی کا اعلیٰ نمونہ اور اسلامی تعلیم کا پہلا نتیجہ تھا کہ غلام کو برابر اپنے حق دیئے خود پیدل چلتے تھے اُسکی باری پر اُسکو سوار کرتے تھے اور اسی شان سے سامنے بیت المقدس کے خلیفہ اسلام تشریف لیگئے۔ اور عملًا دکھلا دیا کہ اسلام نے ایسے کیرکٹر پیدا کر دیے ہین یہی دلفریب ادائین تھین ایسی اور بے تکلفانہ مخلصانہ طرز عمل تھے کہ جنھون نے عالم کو مسخر کر لیا،

(ص) ٹالیریشن، ذمی و مسلم کے حقوق برابر رکھے، غیر مسلم اقوام سے صلحنامے اور معاہدے ہوتے تھے جنکی کامل رعایت کیجاتی تھی (سپرٹ آف اسلام، الفاروق) سلطان صلاح الدین نے جب بیت المقدس فتح کیا تو جو سلوک بے تعصبی رحمدلی کا اُس نے اپنے اُن دشمنون کے ساتھ کیے (جنھون نے اُسکی جان لینے مین قبل و بعد واقعہ مذکور احسان فراموشی کر کے کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا) اُسکو یورپین مورخین نے بھی تعریف کے ساتھ تسلیم کیا ہی، چنانچہ مجاد فرانسی مورخ کر دسید نے صلاح الدین کی فتح یروشلیم اور کردسیڈرون کے فتح یروشلیم کا موازنہ کیا ہی (حروب صلیبیہ حیات صلاح الدین ملاحظہ ہو) اسلام پر اکثر یہ اعتراض ہوتا ہی کہ یہ مذہب بزور شمشیر پھیلایا گیا ہی اسکا جواب (سپرٹ اف اسلام، ریلیجنز اف سورڈ مصنفہ عبداللہ کوئیلم مین ملاحظہ ہو) خود قرآن مجید مین ارشاد ہی لا اکراہ فی الدین، قبول اسلام مین جبر نہین ہی، اور اسوقت جو ترقی اسلام امریکہ و انگلینڈ وغیرہ مین کر رہا ہی وہ محض اپنے حقانیت کی وجہ سے ہی،

(ط) **جہاد**، صرف ڈیفنس کی لڑائیونکا نام ہی، (ملاحظہ ہو سپرٹ اف اسلام)

(ل) میراث مین جس ہمدردی و اخوت سے اسلام نے حقوق دیے وہ کسی اور مذہب نے نہین دیے، اور اگرچہ کسی خاص شخص یا ممبر خاندان کے فائدہ کے خلاف ہون مگر اخوت و ہمدردی پر مبنی ہین،

(م) عورتون کو تعلیم کی تاکید کی، حقوق میراث مین دیے، سلوک و برتاؤ ات خانگی مین رحم و کرم کی ہدایت کی حال مین ڈاکٹر ناظر الدین حسن ایل ایل ڈی نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جس مین اس امر کو بخوبی دکھلایا ہی کہ اسلام نے عورتونکو کیا حقوق دیے ہین، انریبل مسٹر امیر علی نے بھی اس پوائنٹ پر بحث کافی کی ہی،

(ہ) چیری ٹیبل انسٹیٹیوشن (مدات خیرات و نفع عامہ) زکوۃ، صدقات، ہر مسلمان پر مذہبًا فرض ہین، اوقاف و دیگر رقوم بیت المال،

آزادی قول (فریڈم اف اسپیچ) سچائی و اخلاقی جرات دو ایسے اصول ہین جو کہ فریڈم اف اسپیچ کے جوہر اصلی ہین خلیفہ وقت جسکے کہ ایک اشارہ پر موت و زیست رعایا کی موقوف تھی نہایت آزادی سے اپنی ذاتی رائے دیگر لوگون کے اعتراضات کو تحمل کیساتھ سنتا تھا اور ہر شخص کو اختیار تھا کہ نہایت دلیری سے خود خلیفہ کے افعال و انتظامات کو کرمیٹی سائز کر سکتا تھا۔ قرآن پاک مین خود آنحضرت کو ہدایت ہی کہ شاورھم فی الامر، اور یہی وجہ تھی کہ جمہوریت و اجماع امت کی اتب

اسلام سے ہوئی، چنانچہ عہد خلافت ہی مین اُن اصول پر عملدرآمد ہونیلگا، ایک دفعہ ایک حاملہ عورت کو سنگسار
ثانی رضہ نے دیا معاذ بن جبل نے کہا کہ اس عورت کے پیٹ مین بچہ ہی جو اس حکم سے متاثر ہوگا حالانکہ آپکو اُس
علاقہ نہین ہی، حضرت عمرؓ نے حکم منسوخ کردیا اور کہا کہ واللہ اگر معاذ نہوتا تو عمرؓ ہلاک ہوگیا ہوتا، ایک دفعہ خطبہ
نے کسی مسئلہ پر ٹوک دیا آپ نے فوراً تسلیم کرلیا،

سر ولیم میور صاحب حضرت عمر رضہ کی طبیعت کی نسبت لکھتے ہین کہ سادگی اور فرض کا ادا کرنا اُنکے دور
اپنے بڑے عہدہ کے فرائض انجام دینے مین بے غرضی و غیر طرفداری وکمال مصروفیت کے سبب وہ ممتاز تھے اور ذ
جوابدہی کا اُنکی طبیعت پر اسقدر بوجھ تھا وہ بعض اوقات کہہ اُٹھتے تھے کہ کاش میری مان مجھے نہ جنتی اور کاش مین گھ

ایک دفعہ غنیمت مین یمنی چادرین آئین اور سب مین تقسیم ہوئین حضرت عمر فاروق اس چادر کا پیراہن بنواکر
پڑھنے کو ممبر پر کھڑے ہوے اور فرمایا کہ سنو اور مانو، یہ صدا پوری نہوئی تھی کہ سامعین مین سے ایک شخص بول اُٹھا
اور نمانینگے، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آخر کیون اُس نے کہا کہ ایک چادر آپکے حصہ مین آئی تھی اس سے آپکے بدن کا یہ
عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ جتنا کم تھا مینے اپنی چادر سے دیدیا تھا تب وہ شخص یہ کہکر بیٹھ گیا کہ ہان اب سنین گے اور

اجتہاد و تنقید مسائل مین جن اصول درایت و روایت پر عمل کیا گیا ہی اور رجال کی تحقیق کیگئی ہی، ا
مین بخاری و مسلم وغیرہ نے کی ہی وہ ماہران فن پر ظاہر ہی محض روایت یا شخصی وقار پر اکتفا نہین کیگئی، ثقہ
فن کے شرائط کو پورا کرنا لازمی قرار دیا گیا،

اسیوجہ سے ابن رشد کا قول ہی کہ جس سلطنت جمہوری کا خواب افلاطون اعظم نے دیکھا تھا وہ
کے عہد حکومت مین پورا ہوا،

آزادی افعال

کیرکیٹر دو طرح کا ہی (۱) پبلک (۲) پرائیوٹ، پبلک کیرکیٹر مین عدالت
کا برتاؤ کرنا لازمی ہی خالد بن ولیدؓ کے ایسے قابل جنرل کو خلیفہ ثانی رضہ نے محض بنظر عدالت ڈسیلن موقوف کردیا،
کرکیا کیا انتظامات خود سِوِل و ملٹری آپنے مرتب کیے، رات کو گشت کیواسطے نکلتے تھے بذات خاص ہر معاملہ میں

آنحضرت روحی فداہ نے خود قریب زمانہ وصال لوگون سے عفو تقصیرات چاہی، اور ایثار و خیرات
مین صحابہ کرام کی مثالین قابل فخر ہین، حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے کل مال اپنا خدمت قومی مین صرف کیا،

پرائیوٹ کیرکیٹر مین جس سادگی آزادی و انکسار سے اسلامی بزرگون نے زندگی بسر کی وہ عالم پر روشن
ابوبکر صدیق رضہ جنگل سے لکڑیان لاتے تھے اور بیچکر مصارف ذاتی مین صرف کرتے تھے، بہت اصرار کے بعد بر
خرچ مقرر کیا، اورنگ زیب عالمگیر شاہ ٹوپیان بیچکر گذر کرتا تھا، (باقی آیندہ)

محمد انور علی فاروقی، بی

دنیاے اسلام پر ایک نظر

جرمن مین اشاعت اسلام

علم تاریخ کی اصطلاح مین مردہ قوم اون قوم کو کہتے ہین جو اپنے عروج کے بعد گمنامی کے گوشہ مین جا پڑی ہو جسکو اپنے پُرانے کارنامے بھی یاد نرہے ہون او جسکے دل مین کسی قسم کی حرکت باقی نرہی ہو بلکہ روز بروز جمود ترقی کرتا جاتا ہو، موجودہ زمانہ مین مسلمانون کی قوم کو مردہ قوم بتایا جاتا ہے اور درحقیقت کچھ ٹھیک بھی معلوم ہوتا ہے روزمرہ کا مشاہدہ بتا رہا ہے کہ دنیا کی قومین اپنے اپنے مذہب کی اشاعت مین سرگرم ہین یورپ اور امریکہ سے عیسائی مشنریان دور دراز مسافتین طے کرکے مشقتین اوٹھا کے ہندوستان پہونچی ہین اور نئے نئے طریقون سے اپنے خیالات کو پھیلاتی ہین کہین مشن اسکول کھولے جاتے ہین کہین کرسچین کالج قائم کئے جاتے ہین کہین شفاخانون کی بنیا درکھی جاتی ہے جن مین ہر وقت مذہب عیسوی کی تلقین ہوتی ہے یہی ہندوستان جہان پہلے ایک بھی عیسائی نہ تھا اب وہان لاکھون تک نوبت پہونچگئی ہے دور جانیکی ضرورت نہین اپنے گھرہی مین دیکھ لو کہ آریہ جماعت اپنے مذہب کی اشاعت مین کسطرح سرگاڑی پاؤن پہیہ ہو رہی ہے اور کتنی حیرت انگیز کامیابی اونھون نے حاصل کرلی ہے مگر مسلمان ہین کہ سناٹے کی نیند سو رہے ہین اکثرون کو تو یہ بھی خبر نہین کہ آریہ واقع مین کچھ کر رہے ہین اور اگر ہے تو اسکی پروا نہین کہ اس پُرآشوب زمانہ مین ہمین بھی کچھ کرنا چاہیئے یا نہین ہر طرف جہالت کا دور دورہ ہے ادبار کی حکومت ہے بہت سے پڑھے لکھے یہ بھی نہین جانتے کہ اون کے بزرگون نے عرب سے نکلکر کیونکر ساری دنیا مین اسلام کا جھنڈا گاڑا تھا بااین ہمہ پژمردگی مسلمان تعجب کے ساتھ اس خبر کو سُنینگے کہ یورپ کی بعض سلطنتین خود بخود ترقی اسلام مین کوشان ہین جرمنی سلطنت کی یہ خواہش ہے کہ اوسکی قلمرو مین نیز دیگر بلاد مین مسلمانون کی تعداد بڑھ جائے اس کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ جرمنی حکومت کو اسکا یقین ہے کہ دوسری قومون کی نسبت مسلمان محنت و مشقت اور بڑے بڑے کامون مین حصہ لینے کے زیادہ قابل ہین بشرطیکہ اونکو وہ امور مذہب کے پیرایہ مین بتائے جائین اس لئے کہ دنیا مین مسلمان ہی ایک ایسی قوم ہین جنپر مذہبی فرائض کا زیادہ اثر ہوتا ہے اور وہ اونکی ادائیگی مین جان تک اڑا دینے مین بھی دریغ نہین کرتے اسلیئے جرمنی سلطنت چاہتی ہے کہ اس تدبیر سے مسلمانونکو اپنا بنالے اور اونکے دل اپنی طرف مائل کرلے اوسکا خیال ہے کہ اگر ملک مین مسلمانون کی تعداد کافی طور سے بڑہگئی اور مسلمانون سے اوسکا رابطہ اتحاد قائم ہوگیا تو اوسکی صنعت و حرفت اور تجارت اور ملک کی آبادی بے نظیر قوت حاصل کریگی۔

عثمانی قرضہ

فرانس اور ٹرکی کے مابین جس قرضہ کی گفتگو ہو رہی تھی اوس مین چند شرائط پر اختلاف تھا جو حکوم
لگانا چاہتی تھی حکومت فرانس چاہتی ہے کہ یہ قرض اس شرط پر دیا جائے کہ ٹرکی حکومت جزائر
تونس کے مسلمان باشندونکی حمایت نکرے نیز یہ کہ قبول قرض سے پہلے پیرس کے صراف
کچھ ضمانتین دیجائین پہلی شرط مین تو حکومت فرانس کچھ تبدیل کرنا نہین چاہتی البتہ دوسری ش
رد و کد کے بعد آپس مین جو کچھ طے ہوجائے اوسے حکومت فرانس قبول کرلے گی ترکی اخبارات
ہوتا ہے کہ ضمانت کے طے ہونے کی یہ صورت قرار پائی ہے کہ آستانہ کی چنگی کی آمدنی اون
تصرف مین دیدی جائیگی جو یہ قرضہ دینگے۔ البتہ محکمہ خزانہ کے متعلق اختلاف باقی ہے ترکی
چاہتی ہے کہ ضمانت کا منشا یہ نہونا چاہئیے کہ اس سال کے بجٹ کی آمدنی اون مقرر مصارف
جو سرکاری طور پر معین کئے جاچکے ہین کسی اور طریقہ مین صرف کردی جائے اس صورت مین
ہے کہ کہین عہد حمیدی والا مالی اضطراب پھر نہ پیش آجائے۔ یہ مسئلہ کہ قرض کا روپیہ
صرف کیا جائے اس مین ترکی اخبار مختلف ہین ایک اخبار کی رائے ہے کہ ایسے قرضے جو ممکن
اور آسان شرائط کے ساتھ حاصل کئے جائین اون کو مفید تجاویز مین صرف کیا جائے یع
کے معقول ذرائع پیدا کئے جائین زراعت اور صنعت کو ترقی دیجائے اور سب سے زیادہ
فوجی اصلاحات مین صرف کیا جائے جو حفاظت سلطنت کا بہترین رکن ہے ترکی اخبارات
کہ قرضہ کی شرائط عنقریب طے ہونے والے ہین اور یہ قرضہ ڈیڑھ کرور کی مقدار مین لیا
معززہ عصر العمران کی رائے ہے کہ جہانتک ممکن ہو غیر حکومتون سے قرضہ نہ لیا جائے بلکہ ر
چندہ کرلیا جائے جو امیر و غریب سب بخوشی دینے کو تیار رہین اور پیسہ پیسہ دو دو پیسہ لینے مین بھی
نہ کیا جائے اسطرح ایک معقول رقم چندہ کی مہیا ہوسکتی ہے اور سلطنت بھی قرضہ کے بار گراں
سبکدوش رہے گی رعایا مین کون ایسا ہے جو اپنے ملک کی بہبودی نہین چاہتا۔ المؤید
ہے کہ ۲۰ ر اکتوبر کو مسٹر بمبر سفیر فرانس نے حقی پاشا صدر اعظم سے باب عالی مین ملا
اور قرضہ کے متعلق کچھ گفتگو ہوئی جو اُمید ہے کہ کل تک ختم ہوجائیگی الحقیقہ اخبار طنین
کرتا ہے کہ آخر حکومت عثمانیہ اور حکومت فرانس کے مابین بہت کچھ رد و کد کے بعد قرضہ کی
طے ہوگئین ہم حکومت عثمانیہ کو اوسکی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہین،

امریکن عثمانی کمپنی

المؤید کا نامہ نگار اسعد ملکی نیویارک سے ۹ ستمبر کے پرچہ مین اطلاع دیتا ہے کہ امریکی دولتمندون نے ۱۰ کرور ریال کے سرمایہ سے ایک کمپنی اس غرض سے قائم کی ہے کہ مملکت عثمانیہ مین جو بیش بہا کانین اور دوسری مفید چیزین بیکار زمین کے نیچے چھپی پڑی ہین ادن کو نکالکر کام مین لایا جائے اس کمپنی کا نام عثمانی اور امریکی کمپنی ہوگا - ملازمین اور کارکن بھی بجز معدودے چند انجنیرون اور مشین کا کام کرنے والون کے جن کے بغیر چارہ نہین ہے سب عثمانی ہونگے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ مبارک تجویز ایک مدت مدید سے ہو رہی تھی مگر اس خیال سے پوشیدہ رکھا جاتا تھا کہ دوسری حکومتین جنکے پاس بڑی بڑی کمپنیان موجود ہین کہین حسد اور طمع کی راہ سے اس تجویز مین سنگ راہ نہ بن جائین جب بانیان کمپنی کو اپنی آرزو مین اسدرجہ تک کامیابی اور حقوق مطلوبہ حاصل ہوگئے تو اُنھون نے علی الاعلان اب اسکو مشہور کر دیا ہے اس کمپنی کے چند اراکین آستانہ کو جانے والے ہین جو گورنمنٹ ٹرکی سے اس باب مین مشورہ کرینگے ،

سُنا جاتا ہے کہ وزارت عثمانیہ نے کمپنی کو ایک ریلوے لائن بنانیکا لائسنس دیدیا ہے جو ۱۲ سو میل لمبی ہوگی اور لائن کے آس پاس بارہ بارہ میل تک کانین کھودنے کی اجازت دیدی گئی ہے جنمین تانبا اور دوسری دھاتین بھری ہوئی ہین - تیل بھی اس سرزمین مین بکثرت نکلتا ہے ،

گورنمنٹ ٹرکی نے اپنے لائسنس مین یہ شرط کرلی ہے کہ ریلوے لائن حتی الامکان بسرعت تمام بچھا دی جائے اس لئے کمپنی نے ایک نہایت ہی ماہر اور تجربہ کار انجنیر کو نوکر رکھا ہے سب سے بڑی شرط یہ ہے کہ عثمانی رعایا کو اس کمپنی مین فیصدی پچاس حصے خریدنے کا حق حاصل ہوگا تاکہ تمام حصے اجنبی ہاتھون مین نہ چلے جائین جیسا کہ پہلے ہوچکا ہے اور اسپر بھی اکتفا نہین بلکہ گورنمنٹ ٹرکی تیس ۳۰ برس کے بعد تمام ریلوے کو خرید کریگی جسکی قیمت ننانوے سال تک باقساط سالانہ ادا کیجاوے گی -

ممبران کمپنی کو اسپر پورا اعتماد ہے کہ اس تجارت مین کثیر نفع ہوگا کیونکہ کردستان کے غربی پہاڑ عمدہ قسم کے تانبے سے بھرے پڑے ہین بحر روم اور بحر اسود کے بیچ مین جو کانین ہین ادنمین سلطان سابق کے زمانہ مین ہر سال پانچ سے دس لاکھ ریال تک کا مال نکلا کرتا تھا باوجودیکہ موجودہ زمانہ کے نئے علمی طریقون سے کانین نہین کھودی جاتی تھین -
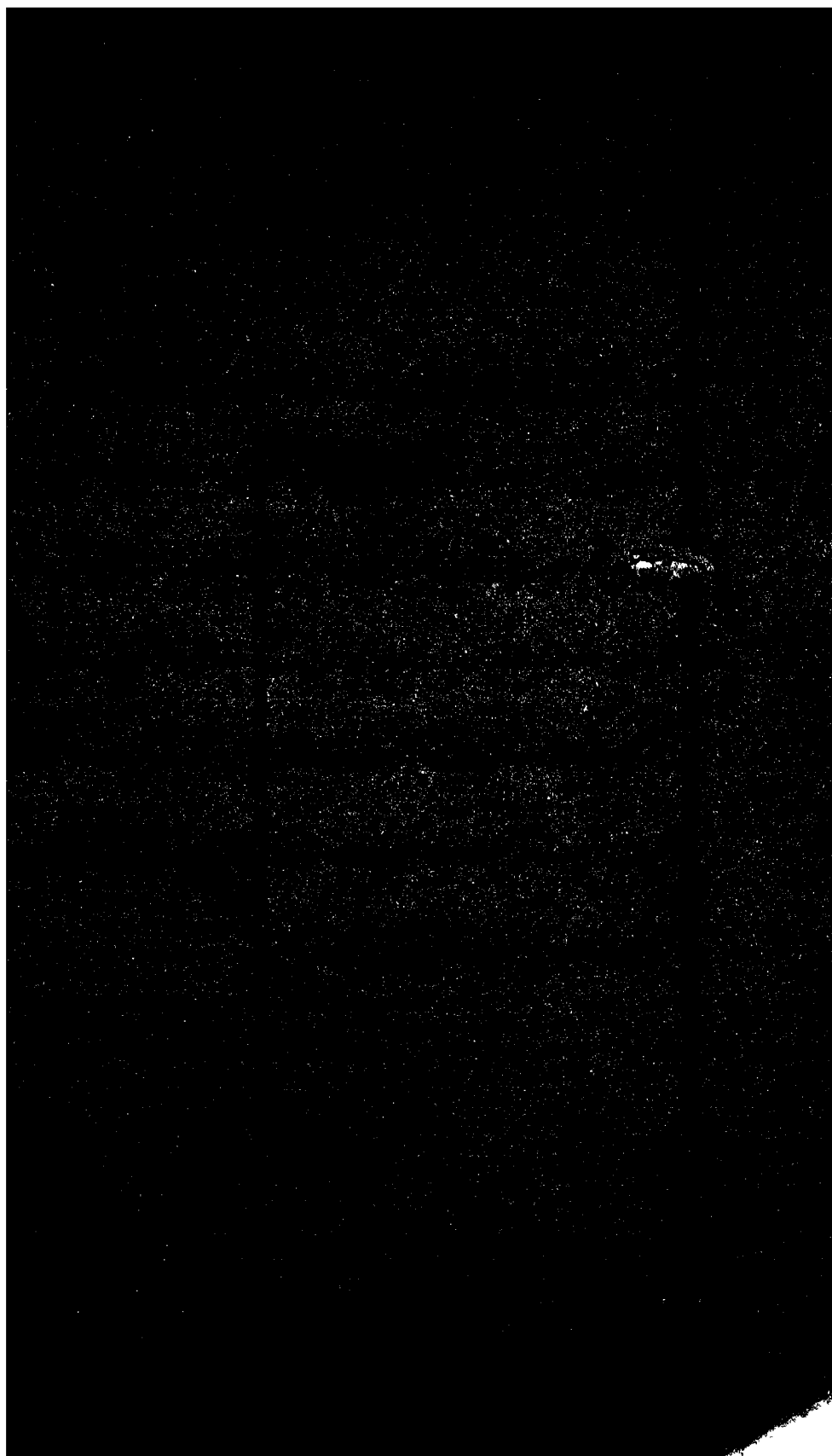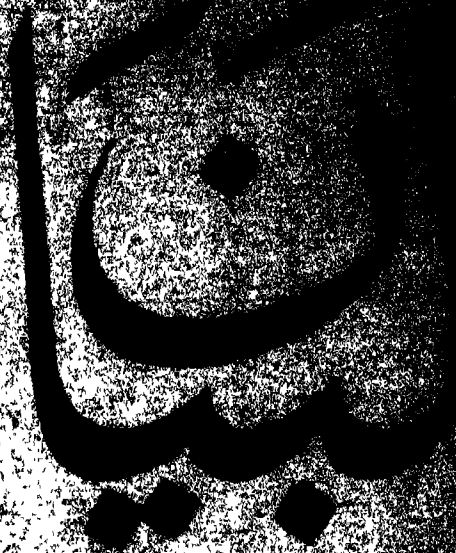
---
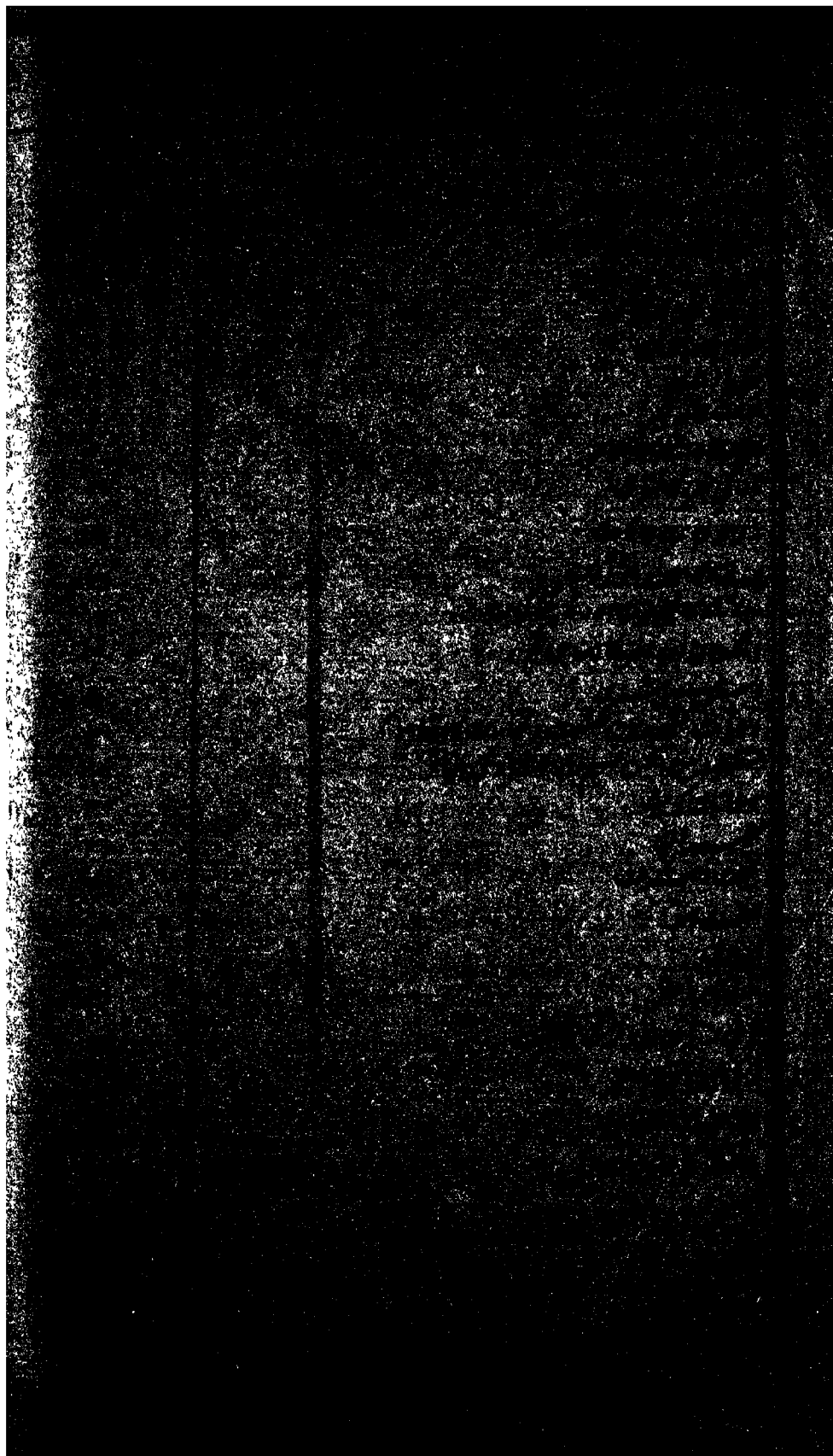
بسم الله الرحمن الرحيم

البيان

هذا بيان للناس

شهر شوال سنة ١٣٢٨ للهجرة النبوية

اخبار الهند

المؤتمر السياسي الهندي

قد انعقد للمؤتمر السياسي السنوي بعدما
صادق على قرارات ومشاريع اهمها عند
الشعب انه لابد للحكومة ان تنزل كل طائفة
منزلتها باعتبار قلة عددها وكثرتها، و
[illegible] تعديل في بعض قوانين مجالس شورى
[illegible]

الاتحاد الاسلامي الهندي

[illegible] انشاء
[illegible] المسلمين الهنود
[illegible] وانقسامهم
[illegible] احزاب
[illegible]

مؤتمر انعقدت حفلتها الاولى في مدينة
الہ آباد قصبة الولايات المتحدة الهندية
شهدها جمع عظيم من زعماء الطائفتين ،
وأتمروا بما يؤلف بين قلوبهما ويوحد
افكارهما في سياسة البلاد، ولعمري دون
ذلك خرط القتاد ويتوب الآريون عن
الشماتة بالاسلام وشن الغارة عليه،

تتويج الملك جورج الخامس

سيجري احتفال التتويج رسميا بالهند في اقليم
مدنها واشهرها مدينة دهلي العاصمة الاسلامية
الماضية كما جرى فيها احتفال تتويج الملك
السابق وسيكون يوم ذلك الاحتفال يوم زينة
عظيمة وموكب جميل وابهة ملكية،

الجمعية السياسية الاسلامية

انعقدت الجمعية السياسية الاسلامية فى ٢٨ ديسمبر الجارى فى مدينة ناغپور تحت رياسة صاحب السعادة والسيادة نبى الله الحامى فالقى خطباً على النقاط الآتية خطباً معضدة بالبراهين الدامغة،

(١) انشاء مجلس شورى للدولة الهندية فى ناغپور وقبول اعضاء مسلمين من تلك النواحى فى مجلس حكام الهند،

(٢) تعميم اللغة الاردوية واعتبارها لغة عامة لسائر اهل الهند،

(٣) انشاء اتحاد عام بين الطائفتين الاسلامية والهندية،

(٤) سن قانون جديد للوقف على الاولاد،

سكرتارية كلية عليكره

عزم النواب وقار الملك سكرتير شرف لكلية عليكره الاسلامية على الاستقالة من سكرتارية الكلية وقد الح عليه اعضاءها ان يرجع عن ذلك فابى الا التخلى عنها و ذلك لانجبه من سوء حظ الامة،

ملك بلاد الدكن

اقترحت الجرائد الاسلامية من الحكومة الهندية ان يلقب امير بلاد الدكن الاسلامية بالملك نعم لامبراطور الهند لقب ملك الملوك،

حكمدار الهند

ودع حكمدار الهند السابق اللورد منـ[illegible] بلاد الهند بعد ما ساسها اعواماً بلين ولوثة واحترام كل طائفة بدين وقد [illegible] حكمدارها الجديد اللورد هاردنج وهو من اصل كريم ونسب شريف وفقه الله لما فيـ[illegible] خير البلاد،

موت عالم كبير

قد انتقل الى رحمة الله فقيد العلم والدين فضيلة العالم الكبير مسيح الزمان خان [illegible] امير الدكن وسكرتير ندوة العلماء السابق كان غفره الله من بقية السلف الصالحين واجلة علماء الدين وكبار الاعضاء العاملين محترماً لدى اعيان الامة وسراتها، ولقد زارنا به يوم ١٦ ديسمبر سنة ١٩١٠ م،

الاعتداء على الاسلام

قد اصبح الاسلام فى الهند درية لرماح الاعداء فيندد ون اصواتهم تارة بان الحكومة ان لا تاذن للمسلمين ان يذبحوا البقر فى اعياد الاضحية وتارة ان لا يؤذنوا فى مساجدهم و صلواتهم والله لقد نفد الصبر وبلغ السيل زباه،

تار کی خبر کا فتوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ما متع اللہ المسلمین بعلومکم، فی اختلاف حین
بین علمائنا فی ھلال رمضان والفطر
ہ اذا ورد فی بلدۃ تلغرافات زائدۃ علی الخمسۃ
عشرۃ من بلدۃ او بلاد متباینۃ مختلفۃ المطالع
فقتھا علی رجل او رجال مکتوب فیہ رأینا
ی عندنا الھلال او ذکر فیہ کلمۃ علی
ب اصطلاح وقع بین الطرفین بانہ اذا
ا الھلال نذکر کلمۃ مثلاً بغداد لیامن
تخلیط والتغییر والاشتباہ فنھم من
ا التعویل علی ھذا الخبر مستدلاً انہ
ستفیض والخبر المستفیض یعول علیہ فی امر الھلال
کر فی الدر المختار نعم لو استفاض الخبر
لدۃ لزمھم علی الصحیح من المذھب و
بن عابدین فی حاشیہ ناقلاً عن شمس
ۃ الحلوانی الصحیح من مذھب اصحابنا
نبر اذا استفاض وتحقق فیما بین اھل
ۃ الاخری یلزمھم حکم ھذہ البلدۃ
نہ قد تعارف بین الناس التعویل علیہ
املاتھم حتی فی الموت والولادۃ وامثالھا
لامور المھمۃ وھذا یدل علی انہ یفید
الظن لاسیما اذا کان متعدداً وغلبۃ
موجبۃ للعمل وخالفھم اٰخرون وقالوا
ول علی ھذا الخبر مع تسلیم استفاضتہ

فتوی خبر التلغراف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہین آپ (خدا آپکے علوم سی مسلمانون کو بہرہ مند کری) اس
اس اختلاف کے باری مین جو ہمارے علمار کے درمیان ہلال رمضان و
فطر کے باری مین ہی جبکہ چاند پوشیدہ ہوجائے کہ جب کسی شہر مین پانچ سے
زیادہ دس تک تار برقیان آئین کسی ایک شہر سے یا چند شہرون سے اور
وہ شہر باعتبار مطالع کے مختلف ہون خواہ متفق اور یہ تار برقیان ایک
شخص کے پاس آئین یا چند شخصون کے اور اُن مین یہ لکھا ہو کہ ہمنے
چاند دیکھا یا ہمارے یہان چاند دیکھنا بیان کیا گیا یا کوئی ایسا کلمہ
ذکر ہو، جو بطور اصطلاح فریقین کے درمیان قرار پاچکا ہو، کہ چاند
دیکھنے کی صورت مین ہم فلان کلمہ مثلاً بغداد ذکر کرین گے تاکہ خبر
غلط ملط ہونے سے اور تغیر و اشتباہ سی محفوظ ہے،

اب علمار مین سی بعض اس خبر پر اعتماد کرنا جائز رکھتے ہین انکا
استدلال یہ ہی کہ یہ ایک (خبر مستفیض) شہرت یافتہ خبر ہی اور شہرت یافتہ
خبر پر ہلال کے معاملہ مین اعتماد کیا جاتا ہی، درمختار مین ذکر کیا ہی "ہان اگر
پھیل جائے خبر کسی شہر مین لازم ہوگا لوگونکو صحیح مذہب پر" اور ابن
عابدین نے حاشیہ مین شمس الایمۃ الحلوانی سے نقل کیا ہی کہ خبر جب اگر پھیل
جائے اور متحقق ہوجائے دوسرے شہر والون کے یہان تو اس شہر والون پر
پہلے شہر کا حکم لازم ہوگا، علاوہ برین ایسی خبرون پر اعتماد کرنا
لوگون کے درمیان انکے معاملات مین متعارف ہی یہان تک
کہ موت و ولادت مین اور اسکی طرح اور اہم معاملات مین
اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ایسی خبر سے گمان غالب حاصل ہوجاتا ہی
خاصکر چند ذرایع سی خبر آئے اور گمان غالب موجب للعمل ہی،

اور دوسرے علمار نے اسکی مخالفت کی ہی اُن کا بیان ہی کہ اس خبر پر
باوجود اسکے پھیل جانے اور شہرت پاجانے کے اعتبار نہ کیا جائے

وشيوعها وجوه اولها فلانه يشترط في الخبر المستفيض الاسلام لان اهل الاصول عدوه في الاخبار الاحاد والخبر الواحد لايقبل الابنقل عدل والعدل ماخوذ في تعريفه الاسلام كمالايخفى قال ابن عابدين في ردالمحتار وفي عدم اشتراط الاسلام نظر فانه ليس المراد هنا بالجمع العظيم مايبلغ مبلغ التواتر الموجب للعلم القطعي حتى لايشترط له ذالك بل مايوجب غلبة الظن كما يأتي وعدم اشتراط الاسلام له لابد له من نقل صريح انتهى وخبر التلغراف انما يتلقاه من مخبره من هو قائم بدق السلك ونقره فيخبر به من كان في الجانب الآخر بنقراته فيستنبط منها هذا الخبر ويكتبه ويؤديه الى من ضرب له التلغراف وهؤلاء غالبهم من المخالفين لملة الاسلام - وثانيا فلان الخبر المستفيض انما يكون حجة لكونه نقلا عن قضاء القاضي وحكمه كما قال ابن عابدين في حاشيته على الدر ان هذه الاستفاضة ليس فيها شهادة على قضاء قاض ولا على شهادة لكن لما كانت بمنزلة الخبر المتواتر وقد ثبت بها ان اهل تلك البلدة صاموا يوم كذا لزم العمل بها لان البلدة لاتخلو عن حاكم شرعي عادة فلابد من ان يكون صومهم مبنيا على حكم حاكمهم الشرعي فكانت تلك الاستفاضة بمعنى نقل الحكم المذكور انتهى - ولايخفى عليكم ان

کیونکہ اول تو خبر مستفیض مین اسلام شرط ہو اسلئے کہ اہل اصول نے خبر مستفیض کو اخبار احاد مین شمار کیا ہو اور خبر واحد نہین قبول کی جاتی مگر جب کہ اسکا ناقل عادل ہو اور عدل کی تعریف مین اسلام داخل ہو، کمالایخفی کہا ابن عابدین نے ردالمحتار مین کہ اسلام کی شرط نہ لگانا قابل غور ہو کیونکہ یہان جماعت عظیم سے مراد یہ نہین ہے کہ وہ درجہ تواتر تک جو علم قطعی کے لئے موجب ہے پہونچے یہان تک کہ اسلام کی شرط اوسکے لئے نہ کیجائے بلکہ مراد یہ ہو کہ جس سے گمان غالب حاصل ہو جائے جیسا کہ آگے چلکر معلوم ہوگا، اور عدم شرط اسلام کے لئے نقل صریح کی ضرورت ہو انتہی اور تار خبر کو اسکے مقام سے وہ شخص حاصل کرتا ہو جو تار روانہ کرنے کے لئے مامور ہو اور اوس تار کے کھٹکون کے ذریعہ اوس شخص کو بھیجتا ہو جو دوسری جانب ہے وہ شخص اس خبر حاصل کرکے مکتوب الیہ تک پہونچا دیتا ہو، اور یہ لوگ اکثر مخالفین اسلام سے ہوتے ہین، دوسرے اسلئے کہ خبر مستفیض اسوجہ سے حجت ہوتی ہو کہ وہ حکم قاضی سے منقول ہوتی ہو، جیسا کہ ابن عابدین نے حاشیہ درمختار مین کہا ہو، کہ اس خبر کے پھیل جانے مین حکم قاضی پر کوئی شہادت نہین ہے،

لیکن چونکہ یہ بمنزلہ خبر متواتر کے ہے، اور ثابت ہوگیا ہو کہ فلان شہر والون نے فلان دن روزہ رکھا تو اسپر عمل واجب ہوگا کیونکہ عادۃً کوئی شہر حاکم شرعی سے خالی نہین ہوتا اس لئے ضرور ہو کہ ان کا روزہ حاکم شرعی کے حکم پر مبنی ہوگا پس خبر کا اس طور پر پھیل جانا بمعنی خبر حکم کی نقل ہوگا انتہے اور مخفی نہ ہے کہ

هذه البلاد ليس فيها حاكم شرعي ولا قاضٍ فلا يكون
الحكم المستفاد من التلغراف نقلاً عن قضاء القاضي
وحكمه بل انما هو حكاية عن الرؤية والاعتماد عليها
لا يجوز۔ كما في الدر لا لو شهدوا برؤية غيرهم لانه
حكاية، قال ابن عابدين فانهم لم يشهدوا
بالرؤية ولا على شهادة غيرهم وانما حكوا رؤية
غيرهم كذا في فتح القدير، قلت وكذا لو شهدوا برؤية
غيرهم وان قاضي تلك البلدة امر الناس بصوم رمضان
لانه حكاية لفعل القاضي ايضاً وليس بحجة بخلاف
قضائه وقال في البحر لو شهد جماعة ان اهل بلد
كذا رؤا هلال رمضان قبلكم بيوم فصاموا وهذا
اليوم ثلاثون بحسابهم ولم يروا هؤلاء الهلال
لا يباح فطر غد ولا نترك التراويح هذه الليلة
لان هذه الجماعة لم يشهدوا بالرؤية ولا على
شهادة غيرهم وانما حكوا رؤية غيرهم، وثالثاً
فقال ابن عابدين في حواشيه على البحر۔ اعلم ان
المراد بالاستفاضة تواتر الخبر من الواردين من
بلدة الثبوت الى البلدة التي لم يثبت بها لا مجرد
الاستفاضة انتهى، ولا اظنكم شاكين ان الخبر
المستفيض الحاصل بالتلغراف لا يكون من الواردين
من بلدة الثبوت بل من جهة الكتاب المكتوب
على التلغراف المعهود بين اهله وقد ذكر الفقهاء
ان كتاب الشهادة لا يعول عليه ما لم يكن له
شاهدان عالمان بما فيه من الشهادة في الهداية
لا يقبل الكتاب الا بشهادة رجلين او رجل وامرأتين

ان ممالک مین کوئی حاکم شرعی یا قاضی نہین ہی، اسلئے جو حکم کہ تار
خبر سے حاصل کیا گیا ہی وہ حکم قاضی سے منقول یا اُسکا حکم نہین قرار
دیا جا سکتا، بلکہ وہ رویت ہلال کی حکایت ہی اسلئے اُسپر اعتماد جائز
نہین، جیسا کہ درمختار مین ہی، نہ اعتماد کیا جائے اگر گواہی دین وہ لوگ
دوسرون کے چاند دیکھنے کی، اسلئے کہ یہ حکایت ہی، کہا ابن عابدین
نے یہ اسلئے کہ ان لوگون نے نہ تو رویت ہلال کی شہادت دی اور
نہ دوسرون کی شہادت کی بلکہ انھون نے دوسرون کا دیکھنا بیان
کیا کذا فی فتح القدیر مین کہتا ہون اور یہی حکم ہی اُس صورت مین
جبکہ انھون نے دوسرون کے دیکھنے کی شہادت دی اور اسبات کی
کہ فلان شہر کے قاضی نے لوگون کو روزہ کا حکم دیا کیونکہ یہ فعل قاضی کی
حکایت ہی اسلئے حجت نہین بخلاف اسکے حکم کے، اور بحر مین ہی اگر
گواہی دی ایک جماعت نے کہ فلان شہر والون نے تمھارے یہان سے ایک دن
قبل ہلال رمضان دیکھا اور روزہ رکھا اور اُنکے یہان آج تیس
ہی مگر خود ان بیان کرنے والون نے چاند نہین دیکھا، تو اس صورت
مین دوسرے دن افطار جائز نہین، اور نہ آجکی رات تراویح
چھوڑنا جائز ہی کیونکہ اس جماعت نے رویت ہلال کی شہادت نہ دی
اور نہ دوسرونکی شہادت کی بلکہ دوسرونکی رویت کی حکایت کی،
تیسرے اسلئے کہ ابن عابدین نے بحر کی حواشی مین کہا ہی کہ مراد استفاضہ سے تواتر ہونا خبر کا ہے
اُن لوگون سے جو اُس شہر سے آنیوالے ہین جہان چاند دیکھا گیا ہی نہ خود استفاضہ یعنی
نہ صرف خبر کا پھیل جانا، انتہی اور مین خیال کرتا ہون کہ آپ کو اسمین شک نہوگا کہ جو خبر
مستفیض تار کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہی وہ اس شہر کے آنیوالون کے ذریعہ سے نہین ہی
بلکہ وہ ایک مکتوب کے ذریعہ سے ہے جو بذریعہ تار آیا ہی اور فقہا نے ذکر کیا ہی کہ مکتوب پر
شہادت پر اعتماد نہین کیا جا سکتا جبتک کہ اس مکتوب کے دو شاہد نہون جو اُس شہادت سے جو
اس خط مین درج ہی، واقف ہین ہدایہ مین ہی خط شہادت مین قبول نہین کیا جا سکتا
تاوقتیکہ دو مرد یا ایک مرد و دو عورتین اُس خط کے لئے شاہد نہون،

كان الكتاب يشبه الكتاب فلا يثبت الا بحجة تامة وهذا لانه ملزم فلا بد من الحجة (ورابعاً) فلان العوام وان كانوا يثقون فى معاملاتهم بالتلغراف لكن الحكومة البرطانية مع مخالفتها للديانة الاسلامية لا تعتمد عليه فى امر الشهادة ولعل ذلك بسبب احتمال تطرق الخطاء اليه وعدم الانكشاف التام عن احوال الشهود به والتنقب عن كيفية شهادتهم، هذا اذا كان التلغراف زائداً على الخمسة الى العشرة واما اذا كان واحداً فى هلال رمضان واثنين فى الفطر وقد غم الهلال فهل يكفى كفاية الواحد العدل فى رمضان والحرين العدلين فى الفطر وهل يقاس الكتاب المرسل بالبوسطة على التلغراف فيما ذكر من الصور وهل ينزل امام مسجد جامع او غيره منزلة القاضى فى القضاء وثبوت الهلال خاصة بتراضى المسلمين فى بلاد لا يوجد فيها الحاكم الشرعى ولا القاضى، فما كان الحق عندكم افيدوه بالتى تطمئن بها القلوب وتثلج بها الصدور ليزول النزاع من البين ويتيسر العمل بالصحيح من القولين، ولكم الحسنى وزيادة، المستفتى عبد الحى خطيب جامع رنگون عفى عنه

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم اما بعد فالاصل فى هذا الباب هو قول النبى صلى الله عليه وسلم لا تصوموا حتى تروا الهلال ولا تفطروا حتى تروه ويثبت رمضان برؤية هلاله وباكمال عدة شعبان ثلاثين ثم اذا كان فى السماء علة من نحو غيم

اسلئے کہ ایک خط دوسرے خط کے مشابہ ہوتا ہے اسلئے بغیر حجت تامہ کے ثابت نہین ہوسکتا اسلئے کہ اس سے کسی حکم یا خبر کا لزوم ہوتا ہے اسلئے ضرور ہے کہ حجت ہو، چوتھے اسلئے کہ عام لوگ اگرچہ اپنے معاملات مین تار کی خبر پر وثوق رکھتے ہین لیکن گورنمنٹ برطانیہ باوجودیکہ از روے مذہب مخالف اسلام ہے امر شہادت مین تار پر اعتماد نہین کرتی، اور شاید اس سبب سے ہو کہ تار کی خبر مین خطا کی راہ پانیکا احتمال ہے، اور گواہون کی حالت اور شہادت کی کیفیت کا پورا پورا کھوج نہین لگ سکتا یہ کل احکام اُس صورت مین ہین جبکہ تار پانچ سے زیادہ دس تک ہون لیکن جبکہ ہلال رمضان مین ایک تار اور ہلال فطر مین دو تار ہون اور مطلع کا چاند پوشیدہ ہوگیا ہو تو کیا یہ ایک تار رمضان مین بجائے ایک واحد عادل اور یہ دو تار ہلال فطر کے قائمقام دو عادل گواہ کے ہون گے، اور کیا جو خط بذریعہ ڈاک روانہ کیا گیا ہو وہ مذکورہ بالا صورتون مین اُسکا قیاس تار پر کیا جاسکتا ہے، اور کیا امام جامع مسجد یا کوئی اور مسلمانونکی رضامندی سے قاضی کا قائمقام ہوسکتا ہے خاصکر ثبوت ہلال کے بارے مین اُن ممالک مین جہان حاکم شرعی یا قاضی نہین ہے پس جو آپ کے نزدیک حق ہو وہ اسطور پر ظاہر کیجئے جس سے قلب کو طمانیت اور سینہ کو ٹھنڈک حاصل ہو، تاکہ جو نزاع مابین مسلمانون کے ہے وہ جاتا رہے اور صحیح مذہب پر عمل کرنا سہولت سے ممکن ہوسکے، ولکم الحسنی وزیادة،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد، اصل اس بارہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے فرمایا آپ نے نہ روزہ رکھو تم یہان تک کہ چاند کو دیکھ لو اور نہ افطار کرو یہان تک کہ چاند کو دیکھ لو، اور رمضان کا حکم رویت ہلال سے یا شعبان کے تیس دن پورے کرنے سے ثابت ہوجاتا ہے لیکن اگر آسمان صاف نہو یعنی ابر ہو

هلال رمضان خبر واحد عدل فی ظاهر
ستور علی قول صحیح لا ظاهر فسق اتفاقاً"
واخبار عن وجوب العبادة فاشبہ روایة
لا یشترط لفظ الشهادة ولا الدعوی
جلس القضاء فان العبادات تثبت بخبر
علیه فی اکثر الامور کالهدایا والهبات
طهارة الماء وغیر ذلك ولو کانت تلك
ة علی الشهادة والدعوی ومجلس القضاء
لیم، وشرط لهلال الفطر مع علة فی السماء
ادة لانه تعلق به نفع العباد وهو الفطر
حقوقهم فاشترط له ما اشترط لها
العدالة والحریة وعدم الحد فی القذف
الشهادة واما الدعوی فاختلف فیه
اشتراطه واذا لم یکن فی السماء علة
لی رمضان والفطر جمع عظیم یقع العلم
لبة الظن بخبرهم لان المطلع متحد فی
وانع منتفیة والابصار سلیمة والهمم
مستقیمة فالتفرد بالرؤیة من بین الجم
ظاهر فی غلط الرائی کما لو تفرد ناقل زیادة
اهل مجلس مشارکین له فی السماع فانها
تقبل مع ان التفاوت فی حدة السمع
تاوت فی حدة ابصارها الزیادة المقبولة
والمجالس او جهل فیه الحال من تعدد
ظاهر الروایة هکذا فی تنبیه الغافل
حکام هلال رمضان للعلامة سید

یا مطلع غبار آلود ہو تو ظاہر الروایت مین رویت ہلال کے لئے
ایک عادل کا بیان معتبر ہوگا اور قبول کرلیا جائیگا، اسلئے کہ یہ
دینی خبر ہی، کیونکہ وہ شخص وجوب عبادت کی خبر دیتا ہی پس یہ روایت
اخبار کے مشابہ ہی اور اسی وجہ سے اس مین لفظ شہادت یا دعوی یا
حکم یا مجلس قضا کی شرط نہین ہی کیونکہ عبادات کا ثبوت خبر واحد
سے ہوجاتا ہی اور اکثر معاملات مین خبر واحد پر اعتبار کیا جاتا ہی مثلاً
کسی شخص واحد کے ہاتھ کوئی شخص ہدیہ بھیجے یا ہبہ کی خبر دے یا
کوئی شخص پانی کی طہارت کی اطلاع دے تو ان امور مین اسکی خبر کا
اعتبار کیا جائیگا، اور اگر یہ معاملات شہادت پر یا دعوی یا مجلس
قاضی پر موقوف رکھے جاتے تو بڑی دقت واقع ہوتی، اور ہلال عید
کے لئے یہ شرط ہی کہ شہادت کے شرایط کا خیال کیا جائے اسلئے کہ عید کے
ساتھ عام پبلک کی نفع کا تعلق ہی، اسلئے یہ معاملہ لوگون کے دوسرے
معاملات اور حقوق کے مشابہ ہی لہذا اس مین شرائط شہادت کا اعتبار
کیا جائیگا یعنی دو گواہ عادل اور حر ہون اور محدود فی القذف نہون
اگرچہ انہون نے توبہ کیون نہ کرلی ہو، لیکن یہ بات کہ دعوی شرط ہی یا نہین
مختلف فیہ ہی مگر صحیح یہ ہی کہ شرط نہین، اور جب مطلع صاف ہو تو ہلال رمضان و فطر
کیلئے ایک بڑی جماعت کی شہادت درکار ہی جس سے علم شرعی یعنی غلبہ ظن حاصل ہوجائے،
کیونکہ مطلع اس موقع پر متحد ہی اور موانع (ابر یا گرد و غبار) بھی نہین ہین ہر کسی کی
نگاہین صحیح اور تلاش کرنیوالی ہمتین درست ہین ایسی حالت مین جم غفیر مین سے صرف ایک فرد
واحد کا چاند دیکھ لینا اسکی غلطی ثابت کرتا ہی جسطرح اگر کوئی شخص کسی مجلس مین دوسرے
لوگون کیساتھ شریک ہو پھر وہان کی کوئی بات دوسرون سے زیادہ بیان کرے جسکو دوسرون
نے نہ بیان کیا ہو تو اسکی یہ زیادتی مردود کردیجائیگی اگرچہ وہ معتبر و ثقہ کیون نہو، باوجود یکہ
قوت سامعہ کی تیزی مین تفاوت ہوتا ہی جسطرح نظر کی تیزی مین تفاوت ہوتا ہی ان دونون
زیادتی صرف وہان معتبر ہوگی جہان مجلس متعدد ہو یا جہان مجلس کے متعدد ہونیکا حال
معلوم نہو، یہ ظاہر روایت ہی، ہکذا فی تنبیہ الغافل والوسنان علی احکام ہلال رمضان تصنیف علامہ

محمد عابدین الشامی اما الرؤیة الثابتة فی بلدة
اخری فالصحیح انها تعتبر اذا ثبتت بطریق موجب
ولا اعتبار لاختلاف المطالع قال فی الدر المختار واختلاف
المطالع ورؤیة نهارا قبل الزوال وبعده غیر معتبر
علی ظاهر المذهب وعلیه اکثر المشائخ وعلیه الفتوی
بحر عن الخلاصة فیلزم اهل المشرق برؤیة اهل المغرب
اذا ثبتت عندهم رؤیة اولئک بطریق موجب انتهی
والطریق الموجب کان یتحمل اثنان الشهادة او یشهدا
علی حکم القاضی او یستفیض الخبر بخلاف ما اذا اخبرا
ان اهل بلدة کذا رأوه لانه حکایة هذا ما قال
الشامی فی رد المحتار وقال فی تنبیه الوسنان
ان المراد بالاستفاضة تواتر الخبر من الواردین
من تلک البلدة الی البلدة الاخری لا مجرد
الاستفاضة لانها قد تکون مبنیة علی اخبار رجل
واحد فیشیع الخبر عنه ولا شک ان هذا لا یکفی
بدلیل قولهم اذا استفاض الخبر وتحقق فان التحقق
لا یکون الا بما ذکرنا والله تعالی اعلم، انتهی

اما خبر التلغراف الوارد من بلدة اخری
المکتوب فیه رأینا او رؤی عندنا الهلال او ذکر
فیه کلمة تجری علیها الاصطلاح بین الطرفین فلا شبهة
ان لا یعول علیه فی هلال الفطر ولا یؤمر بالافطار
اعتمادا علیه نظرا الی الاصول الفقهیة اما اولا
فلان العمل بالکتاب فی مثل تلک الامور لا یجوز عند الفقهاء
فان الخط یشبه الخط وانما تثبت العمل به فی کتاب
القاضی الی القاضی بشرط ان یحمل الکتاب شاهدان

محمد عابدین شامی نے لیکن اگر رویت ہلال کسی دوسرے شہر میں ہو تو صحیح مذہب یہ ہے
کہ اسکا اعتبار کیا جائیگا بشرطیکہ ایسے طریق سے ثابت ہو جو موجب علم ہو، اور اختلاف
مطالع کا کوئی اعتبار نہیں ہے، چنانچہ در مختار میں ہے، اختلاف مطالع
اور رویت دنکو قبل زوال یا بعد زوال غیر معتبر ہے ظاہر مذہب پر اور اکثر مشائخ کا
یہی مذہب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے بحر عن الخلاصہ پس لازم ہوگا اہل مشرق کو اہل مغرب
کی رویت سے جبکہ اہل مغرب کی رویت اہل مشرق کیلئے طریق وجوب سے ثابت ہو انتہی
اور طریق موجب دو گواہ کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے یا گواہی دیں دو شخص قاضی کے حکم پر
یا مشتہر ہو جائے خبر، بخلاف اسکے جبکہ گواہی دیں دو شخص کہ فلان شہر میں چاند دیکھا
گیا کیونکہ یہ حکایت ہے ہذا ما قال الشامی فی رد المحتار، اور تنبیہ الوسنان میں ہے کہ مراد خبر
کے مشتہر ہونے سے تواتر خبر کا ہے اُن لوگوں سے جو اُس شہر سے (جہان رویت ہلال ہوئی ہے)
دوسرے شہر میں وارد ہوں، نہ صرف مشتہر ہونا کیونکہ کبھی شہرت کی بنا صرف ایک
شخص کے بیان پر ہوتی ہے اور پھر اُس سے یہ خبر مشتہر ہو جاتی ہے، اور بیشک شبہ نہیں کہ خبر کی شہرت کے
لئے یہ امر کافی نہیں، اور اسکی دلیل فقہا کا یہ قول ہے کہ خبر جب شہرت
پا جائے اور متحقق ہو جائے، اور تحقق بغیر اس صورت کے جو ہم نے
ذکر کی ہو نہیں سکتا، واللہ تعالیٰ اعلم انتہی،

لیکن تار کی خبر جو کسی دوسرے شہر سے آئے اور جس میں لکھا ہو کہ
ہم نے چاند دیکھا یا ہمارے یہاں چاند دیکھنا بیان کیا گیا یا کوئی ایسا
کلمہ لکھا ہو جو طرفین کے درمیان بطور اصطلاح قرار پا چکا ہو تو اشتبہ یہ ہے
کہ ہلال فطر کے بارہ میں اس خبر پر اعتماد نہ کیا جائے، اور اس پر اعتماد
کرکے روزہ افطار کرنے کا حکم نہ دیا جائے، باعتبار نظر کرنے کے
طرف اصول فقہ کے، کیونکہ اول تو فقہاء کے نزدیک ان جیسے
معاملات میں خط پر عمل کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ایک خط دوسرے
خط کے مشابہ ہو سکتا ہے،

ہاں اگر ایک قاضی دوسرے قاضی کی طرف خط بھیجے تو وہ
قابل ثبوت ہوگا بشرطیکہ اُس کو دو عادل شخص لائیں

ياً فيه خلاف القياس فيستقر على محله ولا
الى غيره على ان شرط الحمل مفقود في التلغراف
افلان الاسلام ماخوذ في تعريف العدل كما صرح
نى وهو ايضاً مفقود ههنا واما ثالثاً فبعد
لام من يدق السلك ومن ياخذ منه الخبر
لتلغراف من تطرق الخطاء اليه بل خطأه
سوابه ولهذا لا يعول عليه في الاحكام الرسمية
مة البريطانية في محكمة الجنايات وغيرها
عدام رجل او حبسه اعتماداً على الشهادات
بة ما لم يثبت الحكم بشهادة الشهود
نهةً اما قول القائل ان التعويل عليه
بين الناس في معاملاتهم كالموت والولادة
جهين الاول ان التعويل مطلقا ليس بمتعارف
اتهم ما لم يتحقق الخبر بطريق اخر كتكرير
وغيره فانا نرى ان رجلاً اذا نُعي اباه
على الاسلاك البرقية فلا يثق به ولا يقسم
الورثة ما لم يتحقق الخبر فانه لا يعرف من
الك وهل هو صادق فيه ام كاذب والثاني
بين تلك المعاملات وثبوت القطر فان الثاني
الشهادة الشرعية بخلاف الاول و
واحد في معاملات الناس ولا يعتبر في
نايا والخصومات واما ايضاً فلان التلغراف
بما الغلط من القراء ومع كونهم عارفين
[illegible] لا يامنون الخطاء في قراءتهم وربما
[illegible] فيغلطون في استنباط

جو اس خط کے مضمون سے واقف ہین لیکن چونکہ یہ صورت خلاف قیاس
ہو اسلیئے اسکا حکم اپنے موقع پر رہیگا، دوسرے موقع پر یہ حکم متعدی نہوگا، علاوہ
برین تار کی صورت مین دستی خط لانے کی صورت مفقود ہو دوسرے شاہد کیلیئے عادل
ہونا ضروری ہو اور اسلام عدل کا ایک ضروری جز ہو جیسا کہ مستفتی نے
تصریح کی ہو، اور یہان یہ صورت بھی مفقود ہو، تیسرے یہ فرض کر لینے کے
بعد بھی کہ جو شخص تار دیتا اور جو شخص یہان خبر لیتا ہو وہ دونوں مسلمان
ہین، تار کی خبر غلطی سے محفوظ نہین ہو، بلکہ اکثر غلطی واقع ہوتی ہو
اسی سبب سے عدالت ہائے گورنمنٹ انگریزی مین سرکاری احکام مین صرف
تار کی خبر پر اعتماد نہین کیا جاتا اور تار کی شہادت پر اعتماد کرکے کسی شخص کو
قتل یا حبس دوام کی سزا نہین دیجاتی جبتک کہ کوئی حکم گواہونکے بالمشافہ
شہادت سے نہ ثابت ہو جائے لیکن کسی کا یہ کہنا کہ تار کی خبر پر اعتماد لوگون مین
عام طور پر معاملات مین متعارف ہو مثل خبر مرگ و خبر ولادت کے تو یہ صحیح
نہین، دو وجہ سے اول تو یہ کہ معاملات مین محض تار کی خبر پر اعتماد کرنا
عام طور پر متعارف نہین ہو جبتک کہ دوسرے ذریعہ سے خبر کا یقین
نہو جائے یا خود دوبارہ تار سے اصل حقیقت دریافت نہو جائے، یا اور کسیطرح
کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ جب کسی شخص کو بذریعہ تار کے اُسکے باپ کی یا
بھائی کی خبر مرگ پہونچائی جاتی ہو تو اسپر اُسوقت تک وثوق نہین کیا جاتا
اور اُسوقت تک اسکا مال ورثا پر تقسیم نہین کیا جاتا جبتک کہ خبر کا دوسرے ذرایع سے کامل
یقین نہو جائے کیونکہ نہین معلوم کہ کس نے یہ خبر دی، اور خبر دینے والا سچا ہو یا جھوٹا،
دوسرے یہ کہ ان معاملات مین اور ثبوت فطر مین فرق ہو کیونکہ ثبوت ثانی شرعی شہادت کا
موقوف ہو بخلاف اول کے، اور ایک آدمی کی خبر لوگون کے معاملات مین معتبر ہو لیکن
عدالتی فیصلون اور مقدمات مین معتبر نہین، چوتھے یہ کہ بسا اوقات تار کے پڑھنے
مین پڑھنے والون سے غلطی ہوتی ہو اور باوجودیکہ وہ انگریزی الفاظ سے واقف ہین لیکن پھر بھی
پڑھنے مین غلطی سے بچ نہین سکتے، کیونکہ بسا اوقات بعض الفاظ دوسرے الفاظ سے
مشتبہ ہوجاتے ہین، اسلیئے استنباط معانی مین خلل واقع ہوتا ہے،

المعنى منه فيختلط الاخبار بالاستفهام او بالعكس،
واما خامساً فلانه لا سبيل الى العلم بان المرسل
هل حضر بنفسه فى الادارة التلغرافية ام بعث
رجلا وامره بارسال التلغراف فان كان الثانى فلا
يعلم حال هذا الرجل المبعوث هل هو عدل ام
فاسق وبالجملة التعويل على اخبار التلغراف تاباه
الاصول الفقهية فلا يعول عليها فى امر الفطر،

نعم ان بلغت كثرة التلغرافات الواردة الى
حد التواتر والاستفاضة حتى تفيد غلبة الظن
فلا باس بالعمل بها ولا يمكن ان ينص فيه على
عدد خاص بل ينبغى ان يفوض امره الى راى
الامام او القاضى وثقات المسلمين وعدولهم،

اما خبر تلغراف واحد فى هلال رمضان فالاحوط
ان يعول عليه فانه لا يشترط فيه الشهادة بل
يثبت بخبر واحد عدل او مستور،

والبلدة التى لا يوجد فيها حاكم شرعى ولا قاضى
فالاعتماد على امر ثقات المسلمين قال فى الدر المختار
ولو كانوا ببلدة لا حاكم فيها صاموا بقول ثقة
وافطروا باخبار عدلين مع العلة للضرورة،
هذا والله اعلم،

النمرة الثالثة

الجغرافيا والعرب

نقل الجغرافية اليونانية الى العربية | المصنفات
اليونانيين فقد ظفر العرب منها بكتب اشهرها
واحسنها كتاب الجغرافيا لبطليموس الذى كان

کبھی خبر استفہام کے بجائے اور استفہام خبر کے بجائے لکھا جائے ۔۔۔۔۔
یہ کہ اسکی کوئی صورت نہیں کہ یہ تحقیق ہو سکے کہ خود تار دینے والا تارگھر میں آکر تار دیگیا یا کسی دوسرے
شخص کو تار دینے کے لئے بھیجدیا ، بصورت ثانی نہیں معلوم کہ یہ دوسرا شخص
عادل ہو یا فاسق ، ماحصل کلام اصول فقہیہ تار خبر پر اعتماد کرنے سے
ابا کرتے ہیں اسلئے معاملہ فطر میں اسپر اعتماد نہیں کیا جا سکتا ،

ہاں اگر تار اس کثرت سے آئیں جو تواتر یا شہرت کی حد تک پہونچ جائیں
اور گمان غالب حاصل ہو جائے تو پھر تار کی خبر پر اعتماد کرنے میں کوئی
حرج نہیں ، اور اس معاملہ میں کوئی خاص تعداد مقرر نہیں
کیجا سکتی بلکہ مناسب یہ ہو کہ اس معاملہ کو امام یا قاضی یا معتبر
و عادل مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دیا جائے ،

لیکن ہلال رمضان کے بارہ میں احتیاط یہی ہے کہ
تار کی ایک خبر پر بھی اعتماد کر لیا جائے کیونکہ اس میں شہادت
شرط نہیں ، بلکہ ایک عادل یا مستور الحال کی خبر دینے
سے ثبوت ہو جاتا ہو ،

اور جس شہر میں کوئی حاکم شرعی ، و قاضی نہو ،
وہاں معتبر و ثقہ مسلمانوں کے حکم پر اعتماد کرنا چاہیئے ،
درمختار میں ہے ، اگر مسلمان ایسی جگہ ہوں جہاں کوئی حاکم
نہو تو کسی ثقہ کے خبر دینے پر روزہ رکھیں ، اور
اگر مطلع صاف نہو تو دو عادل شخصوں کی گواہی پر
افطار کریں ،

نمبر ۳

جغرافیہ اور عرب

یونانی سے عربی میں جغرافیہ کا ترجمہ | اہل عرب کو یونانیوں کی تصنیفات
سے چند کتابیں دستیاب ہوئیں جن میں زیادہ مشہور اور عمدہ
بطلیموس کی کتاب الجغرافیا ہے جسپر ۔۔۔۔۔۔

...غرافيين قبل نهضة العرب وقطبا
...ى بحثهم وهو اول كتاب فى الجغرافيا
...ونانية الى العربية نقل وكان يعقوب
...فيلسوف العرب نقلاً رديئاً لايروى الغليل
...ثابت بن قرة نقلا جيداً كشف الغطاء عن وجهه(١)
...ب ثمان مقالات ذكر فيه بطليموس ان
...اربعة الاف وخمسائة وثلاثين مدينة
...اسماء مدينة مدينة وان عدد الجبال
...ونيف وذكر مقدارها وما فيها من المعادن
...ذكر البحار وما فيها من الجزائر والحيوانات
...ذكر اقطار الارض وما فيها من الخلائق
...اخلاقهم وما ياكلون وما يشربون
...مع ما ليس فى الاخر من الارزاق
...مة، وذكر فى هذا الكتاب الوان جبال
...الحمرة والصفرة والخضرة وغير ذلك من الالوان
...انواع من الاصباغ،
...بعد ذلك من الكتب اليونانية الجغرافية
...طاليس فى المعمور من الارض، عربه
...ابن زرعة البغدادى المولود سنة ٣٣١
...ذكرهما ابن النديم فى فهرسته ويشعر
...ى فى كتاب التنبية انه ترجم فى العربية

...رست طبع ليبزك ص ٢٦٨
...كشف الظنون طبع الاستانة ص ٢٩٣
...الذهب ص ١٠٣ طبع مصر على هامش نفح الطيب
...التنبيه ص ٢٦٣

ترقیات عرب سے پہلے جغرافیون کا دارومدار تھا اور ایک ایسی
کیلی تھی جسپر اونکی بحث کی چکی گھومتی تھی جغرافیہ مین یہ پہلی کتاب
ہے جو یونانی سے عربی مین ترجمہ کیگئی، ردی سب سے پہلے فیلسوف
عرب یعقوب کندی نے اس کا ترجمہ کیا تھا مگر وہ ایسا آدمی تھا
جو پیاس کو بجھا نہ سکتا تھا پھر ثابت بن قرہ نے اچھا ترجمہ کیا
اور اوسکی مشکلات کو کھولا اس کتاب مین آٹھ مقالے ہین
اس مین بطلیموس نے اپنے زمانہ کے ۴۵۳۰ شہرون کا ذکر کیا ہے
اور ایک ایک شہر کو بتایا ہے اور کچھ اوپر دو سو پہاڑون کا ذکر
ہے اونکی بلندی اور اون کے اندر کی کانون کا بھی ذکر کیا ہی
دریا اور اونکے جزیرے اور حیوانات اور اونکے خواص کا بھی
بیان ہے زمین کے اطراف اور اوسکی مخلوق کا حال بیان کیا ہے
اونکی صورتون اور کھانے پینے کی چیزون سے بھی بحث کی ہے
اور یہ کہ ہر ملک مین کیا کیا کھانے کی چیزین
اور تحفے اور اموال پیدا ہوتے ہین جو دوسری جگہ
نہین ہوتے،

اس کتاب مین دنیا کے پہاڑون کے رنگ سرخی
زردی سبزی وغیرہ اور دریاؤن کے حالات معہ اونکے
رنگون کے بیان کئے گئے ہین اس کے بعد جغرافیہ مین یونانی
کتابون سے ارسطو کی کتاب کا ترجمہ ہوا جو زمین کے
آباد حصہ کے حالات مین ہے اس کا ترجمہ ابو علی بن زرعہ
بغدادی نے جو ۳۳۱ھ مین پیدا ہوا تھا اختصار
کے ساتھ کیا ہے ان دونون کا ذکر ابن ندیم نے اپنی فہرست
مین کیا ہے کتاب التنبیہ مین مسعودی کے کلام سے پتہ چلتا ہے
کہ جغرافیہ مین

تاب آخر فی الجغرافیة الیونانیة لمارینوس الذی
سم الاقالیم بالاصباغ المتمائزة ولم نطلع علی کتاب
غرافی غیرها نقل الی العربیة، غیر انه ذکر
وا لفدا فی تقویم البلدان کتابًا سماه رسم المعمور من
لارض الیونانی المترجم والاشبه انه کتاب الجغرافیا
طلیموس بعینه، وقال یاقوت فی مقدمته "فاما
ن قصد ذکر العمران فجماعة وافرة منهم من القدماءُ
الفلاسفة والحکماء افلاطن وفیثاغورس و
طلیموس وغیرهم کثیر من هذه الطبقة وقفت
هم منها علی تصانیف" فیدلّ کلامه علی انه
ثر علی کتب للیونانیین نقلت الی العربیة فلعلها
ی ماذکرنا من مصنفات مارینوس وبطلیموس
ارسطاطالیس وقد یمکن ان تکون غیرها، وعلی
ل حال، لم ینتفع العرب بشیٔ من تلك الکتب
ما تشهد به مصنفاتهم حیث لم یذکرها احد منهم
لم ینقل عنها شیٔ، فهذا یاقوت الذی ذکر تلك
لکتب قال بعد ذکرها، جهلتُ اکثر الاماکن التی
ذکرت فیها وابهم علینا امرها وعدمت لتطاول
لزمان فلا تعرف، وقال فی موضع آخر من مقدمة
معجمة، فاما الطبقة الاولی فاسماء الاماکن فی
کتبهم مصحّفة مغیرة، وفی حیز العدم مصیرة،
قد مسخها من نسخها،،

نعم هم قد انتفعوا بعض الانتفاع بکتاب الجغرافیا
بطلیموس فنقلوا عنه مالا یغیره مرور الزمان
مثل هیئة وجه الارض وتقسیم اقالیمها واطوالها

مارینوس کی ایک کتاب کا بھی عربی مین ترجمہ کیا گیا جسمین ملکون کے نقشے
مختلف رنگون مین دیئے گئے تھے اسکے سوا ہمین کسی اور کتاب کا حال معلوم
نہین ہوا جو عربی مین ترجمہ کیگئی ہو البتہ ابوالفدا نے تقویم البلدان
مین ایک کتاب کا ذکر کیا ہو جسکا نام رسم المعمور من الارض ہو اور
یہ کہ وہ یونانی سے ترجمہ ہوئی ہو مگر قیاس یہ ہو کہ یہ وہی بطلیموس کی کتاب
الجغرافیا ہی، اور یاقوت نے اپنے مقدمہ مین بیان کیا ہو (کہ جن
لوگون نے آبادی کے ذکر کا ارادہ کیا وہ ایک کثیر جماعت ہو جنمین
قدما اور فلاسفہ اور حکما ہین سے افلاطون اور فیثاغورس اور بطلیموس
اور اس طبقہ کے بہت سے ایسے لوگ شامل ہین جنکی تصانیف پر مجھے اطلاع
حاصل کرنے کا موقع ملا) یاقوت کے اس کلام سے معلوم ہوتا ہو کہ اوسنے
یونانیون کی اون کتابون سے اطلاع حاصل کی جنکا عربی مین ترجمہ کیا گیا
شاید یہ وہی کتابین ہون جنکا ہم نے ذکر کیا یعنی مارینوس اور بطلیموس
اور ارسطو اور ممکن ہو کہ دوسرے ہون بہرحال عرب نے ان کتابون سے
کچھ فائدہ نہین اٹھایا جیسا کہ اونکی تصنیفات شہادت دیتی ہین
جبکہ اون کا کسی نے ذکر تک نہین کیا اور اون سے کچھ نقل نہین کیا
یہی یاقوت جسنے ان کتابون کا ذکر کیا ہو اونکے ذکر کے بعد کہتا ہو کہ
(اکثر وہ مقام جو ان مین ذکر کئے گئے ہین آج غیر معلوم ہین اور رہین کچھ
اون کا پتہ نہین چلتا اور طول زمان کے باعث فنا ہوگئے جنکا حال
نہین معلوم ہوتا معجم البلدان کے مقدمہ مین دوسری جگہ کہتا ہے
کہ طبقہ اولی کی کتابون مین مقامات کے جو نام ہین وہ غلط اور
بدلے ہوئے ہین اور گویا نہونے کی برابر ہین جنکو لکھنے والون نے
مسخ کر دیا ہو)

ہان اونھون نے بطلیموس کی کتاب الجغرافیہ سے کچھ
فائدہ اوٹھایا اور اوس سے ایسی چیزین نقل کین جنکو زمانہ بدل نہین سکتا
جیسے زمین کی شکل اقلیمون کی تقسیم اور اونکے طول عرض،

واعراضها، واما ما ذكر فيه من صفة الارض ومدنها وجبالها وما فيها من البحار والجزائر والانهار والمعادن ووصف المدن المسكونة والمواضع العامرة واهلها فاكثره مما تعذر على علماء العرب فهمه وابهم عليهم امره، وذلك لامور اولها جهل نُسّاخ كتاب الجغرافيا وعدم اعتنائهم بتصحيح الاسماء الواردة فيه وضبطها كما قال ياقوت، فاما الطبقة الاولى فاسماء الاماكن فى كتبهم مصحفة مغيرة، وفى حيز العدم مصيرة، قد مسخها من نسخها، ثانيها كون اسماء المدن والجبال والبحار فيه يونانية كما قال ابو الحسن المسعودى وهو اعلم مورخى العرب باسماء الاماكن، الا ان اسماءها فى هذا الكتاب (اى كتاب الجغرافيا بطليموس) باليونانية متعذر فهمها[1]، ثالثها تغير اسماء الاماكن وتقلب احوالها بتطاول الزمان كما قال كاتب الجلبى فى مادة جغرافيا بعد ذكر بطليموس وكتابه، لكن اندرس كثير مما ذكره وتغيرت اسماؤه فانسد باب الانتفاع منه، فاصبح كتاب الجغرافيا عند العرب موماة مندرسة الاعلام خافية الصوى غير واضحة السبل، على انه فقدت العربية هذا الكتاب العلق منذ زمان غير يسير فلم يظفر المتاخرون بتعريبه،

ولا يختلج فى صدر ان العرب قد اخذوا صناعة الجغرافيا من اليونانيين واعتنوا بها بعد ما اطلعوا على ما كتب بطليموس فيها، فانا قد قلنا سابقا

(۱) المجلد الاول من مروج الذهب ص ۱۰۳ طبع مصر

اسکے سوا اور جو کچھ اون مین بیان تھا مثلاً زمین کی صفت اور اوسکے شہرون اور پہاڑون اور دریاؤن اور جزیرون اور نہرون اور کانون کا ذکر یا آباد مقامات اور وہان کے باشندون کے حالات ۔ یہ علماء عرب کی سمجھ مین نہ آسکا اور اس کا حال مخفی رہا، اسکے چند اسباب تھے اول یہ کہ کتاب الجغرافیہ کے لکھنے والے جاہل تھے اونھون نے اون نامون کی تصیح اور ضبط کی پروا نہین کی جو اوس مین آئے تھے جیسا کہ ہمنے ابھی یاقوت کا قول ذکر کیا،

دوسرے یہ کہ شہرون اور پہاڑون اور دریاؤن کے نام یونانی تھے جیسا کہ ابوالحسن مسعودی نے بیان کیا ہی اور وہ مورخین عرب مین اسماء اماکن کو زیادہ جاننے والا ہی، مگر اون کے نام اس کتاب (کتاب الجغرافیہ بطلیموس) مین یونانی ہین جنکا سمجھنا دشوار ہی،

تیسرے یہ کہ زمانہ دراز گذرنیکے باعث شہرون کے نام اور حالات مین تغیر آگیا جیسا کہ کاتب چلپی نے مادہ جغرافیہ کے ضمن مین بطلیموس اور اوسکی کتاب کا ذکر کرکے بیان کیا ہی (مگر بہت سی وہ چیزین جنکا اوسنے ذکر کیا ہی مٹ گیئن اونکے نام بدل گئے اس لئے اوس سے نفع حاصل کرنیکا دروازہ بند ہوگیا) اب کتاب الجغرافیا عرب کے نزدیک ایک ایسا میدان ہی جسکے علامات مٹے ہوئے ہین راستہ واضح نہین ہی اس کے علاوہ عربی نے اس نفیس کتاب کو بہت زمانہ سے گم کردیا ہی اسلئے متاخرین کو اسکا ترجمہ عربی نملا،

کسی کو یہ شبہ نگذرے کہ عرب نے فن جغرافیہ یونانیون سے لیا اور بطلیموس کے اقوال پر اطلاع حاصل کرنے کے بعد اونھون نے اس کا اہتمام کیا کیونکہ ہم پہلے بیان کرچکے ہین

ان اول كتاب جغرافي نقل الى العربية كتاب الجغرافيا في المعمور وصفة الارض لبطليموس نقل اولاً للكندي ثم نقله ثابت بن قرة ثانيا، ومات الكندي سنة ٢٤٧ للهجرة وولد ثابت سنة ٢٢١ وتوفي سنة ٢٨٨ فظهر من ذلك ان العرب لم يطلعوا على شيء من علم الجغرافيا اليوناني قبل ربع القرن الثالث وقد نبغ فيهم قبل ذلك جغرافيون ذوو اطلاع واسع وباع طويل واصحاب اسفار جليلة امثال ابي زيد الكلابي المتوفي في حدود القرن الثاني والنضر بن شميل المتوفي سنة اربع ومائتين وهشام الكلبي المتوفي سنة ٢٠٦ صاحب المصنفات الجليلة في الجغرافيا وسعدان بن المبارك مولى عاتكة مولاة المهدي صاحب كتاب الارضين والمياه والجبال والبحار، رأى ابن النديم قطعة منه وابي سعيد الاصمعي المتوفي سنة ٢١٣ صاحب كتاب جزيرة العرب، وعلى ذلك اول من اعتنى من ابناء العرب بذكر البلاد واماكنها هو جماعة اهل الادب واللغة وهم ما كانوا عارفين بكتب يونان وعلومها فاتضح بما قدمنا ان الجغرافيا عند العرب من العلوم التي ابتكروها وما انتحلوها وابتدعوها وما التقطوها ثم لم يلبث العرب بعد ذلك ان امروا النقلة بترجمة جغرافيا اليونان فساعد ذلك علماء العرب بالتبريز في علم الجغرافيا والتقدم فيه فاصبحوا مصلين بعد السابقين من اليونانيين بل سبقوهم فقرعوا ابوابا لم يقرعوها وبلغوا غايات لم يبلغوها فجابوا مسالك عذراء ومهالك

کہ سب سے پہلے جو کتاب جغرافیا کی عربی مین ترجمہ ہوئی وہ بطلیموس کی کتاب الجغرافیا ہی جو معمورہ اور صفۃ الارض کے بیان مین ہی اول کندی کے لئے نقل کی گئی پھر اوسکو ثابت بن قرہ نے دوبارہ نقل کیا کندی نے ۲۴۷ھ مین وفات پائی اور ثابت ۲۲۱ھ مین پیدا ہوا اور ۲۸۸ھ مین فوت ہوا اس سے معلوم ہوا کہ عرب کو تیسری صدی کے چوتھائی کے قبل یونانی جغرافیہ کی کچھ خبر نہین تھی حالانکہ اس سے پہلے بہت سی جغرافیہ دان جنکی اطلاع وسیع اور قوت کثیر تھی اور صاحب تصانیف جلیلہ تھے پیدا ہو چکے تھے، جیسے ابوزید کلابی جو دوسری صدی کے اندر فوت ہوئے اور نضر بن شمیل جو ۲۰۴ھ مین فوت ہوئی اور ہشام کلبی جو ۲۰۶ھ مین فوت ہوئے اونھون نے جغرافیہ مین بڑی بڑی تصنیفات کی ہین اور سعدان بن مبارک جو عاتکہ کے غلام تھے عاتکہ مہدی کی لونڈی تھی اونھون نے ایک کتاب موسوم بہ کتاب الارضین والمیاہ والجبال والبحار تصنیف کی ہی ابن الندیم نے اسکا ایک حصہ دیکھا ہی اور ابو سعید الاصمعی جو ۲۱۳ھ مین فوت ہوئے کتاب جزیرۃ العرب کے مصنف ہین بنا برین عرب مین سب سے پہلے جسنے ذکر بلاد اور اماکن کا اعتنا کیا وہ اہل ادب اور لغت کی ایک جماعت ہی جنکو یونان کے علوم اور کتابونکی کچھ بھی خبر نہ تھی، اس تمام تقریر سے واضح ہوا کہ جغرافیہ عرب کے نزدیک ان علوم مین سے ہی جسکو اونھون نے خود ایجاد کیا اور دوسرے سے نہین لیا اور آپ ہی اسکی بنا ڈالی اور کہین سے حاصل نہین کیا ہان عرب نے اسکے بعد بہت جلد مترجمین کو حکم دیا کہ جغرافیہ یونانی کا ترجمہ کیا جائے جس سے مین علماء عرب کو علم جغرافیہ اور اوسکی ترقی مین بہت کچھ مدد ملی اور وہ یونانیونکے بعد دوسری صف مین پہنچ بلکہ اونسے بھی سبقت لیگئے اور ایسے صدہا [illegible] تھا اور [illegible] [illegible] [illegible] تھے [illegible] لگے تھے

لم يهتد فيها القطا واجتازوا بلاداً شاسعة قاصية وممالك نازحة نائيه، فدونوا ما ادت اليه جولاتهم واتقوا ما هدت اليه رحلاتهم،

الاخبار العلميه

مناجاة الارواح

المعتقدون بمناجاة الارواح يثبتون صحة دعواهم بادلة كثيرة ويقولون ان ارواح الاكابر المشهورين انطقوا بها الوسطاء وينشرون تلك الاقوال بين الناس فمن ذلك اقوال تنسب الى الاستاذ وليم جمس واقوال تنسب الى الكردينال منغ واقوال تنسب الى غلادستون ولكنها كلها اشارات وتعبيرات مبهمة كاقوال السحرة والعرافين

وقد ذكرت جريدة الزهور حكاية عجيبة في المخابرة مع الارواح ان ارملة فتحت امام القاضي في احدى محاكم واشنطون كتاباً وادعت ان زوجها كتبه بعد موته بواسطة وسيط بين لوحين من حجر والمرأة تزعم ان زوجها اراد الوصية وقد كان على شرف الموت يجود بنفسه فاخذ القلم وكتب غير واضح لا يفهم معناه وكانت الوصية بتقسيم املاكه لكي لا يحدث عليها خلاف بين الورثة وكانت الامرأة ممن يومن بمذهب الارواح فاخذت الورقة واتت وسيطاً يسأل زوجها معنى ما كتب او يوضحه هو بقلمه فوضع الوسيط لوح الحجر حسب ما هو دابه وحضرت الروح تكتب فاوحى الى اخيه بتقسيم املاكه وفرض لامرئته نصيباً منها ودعا

اور وہ مطالب حاصل کئے جنکی طرف ابتک کوئی ہدایت یاب نہوا تھا دور و دراز ملکون کا سفر کیا اور جو کچھ اس سفر مین ملا اوسے جمع کیا،

علمی خبرین

روحون سے ملاقات

جو لوگ روحونکی ملاقات کا اعتقاد رکھتے ہین وہ اپنے دعوی کی صحت پر بہت سی دلیلین بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بڑے بڑے مشہور لوگونکی روحو نکو عرافون نے بلایا ہے اونکے اقوال لوگون مین مشہور کر رہے ہین انمین بعض وہ قول ہین جو استاذ ولیم جیمس کی طرف منسوب کئے جاتے ہین اور بعض اقوال کردینال منگ کی طرف اور بعض وہ ہین جو گلاڈسٹون کی طرف منسوب ہین مگر یہ سب مبہم اشارے اور تعبیرات ہین جیسا کہ جادوگر اور قیافہ شناسو نکے قول ہوتے ہین،

البتہ اخبار زہور نے روحونکی ملاقات کے باب مین ایک عجیب حکایت نقل کی ہے کہ ایک بیوہ نے واشنگٹن کی ایک عدالت مین جج کے روبرو ایک تحریر پیش کی اور دعوی کیا کہ اوسکے شوہر نے مرنیکے بعد ایک عراف کے واسطے سے دو سلیٹون کے درمیان اسکو لکھا ہے عورت کہتی ہے کہ اوسکے شوہر نے جبکہ وہ مرنیکے قریب تھا اور جان دے رہا تھا وصیت کا ارادہ کیا قلم لیکر کچھ لکھا مگر وہ واضح نہ تھا نہ اوسکے معنے سمجھ مین آ سکتے تھے اور وصیت جائداد کی تقسیم کے متعلق تھی تاکہ وارثون مین جھگڑا نہ پیدا ہو عورت مذہب ارواح پر ایمان رکھتی ہے اوس نے وہ ورق لیا اور عراف کے پاس گئی تاکہ اوسکے شوہر سے اس تحریر کے معنے دریافت کرے یا شوہر اس کو اپنے قلم سے واضح کر دے عراف نے حسب دستور سلیٹ رکھی اور روح کا ہاتھ حاضر ہوا جو لکھتا تھا اوسنے اپنے بھائی کو تقسیم جائداد کا وصی بنایا

الحكمة يقدمون رجلاً ويؤخرون اخرى فى تسليم شهادة
تلك المرأة هل تعول عليها فى القضاء ام لا وتلك
واقعة عجيبة لانها صادرة من قبل اناس معدودين
من الطبقة الراقية المهذبة وعند يد محاكم كان
من قضاة المحكمة العليا لا يشك احد فى تعقله وفضله

اور اپنی عورت کے لئے بھی ایک حصہ مقرر کیا اسلئے کہ وکلاء اس عورت کی شہادت تسلیم کرنے میں حیران ہیں کہ آیا فیصلہ میں اسپر اعتبار کیا جائے یا نہیں یہ عجیب واقعہ ہے کیونکہ ایسے لوگون کے متعلق ہے جو ترقی یافتہ اور مہذب طبقہ میں شمار کئے جاتے ہیں اور عدالت عالیہ کے ایک جج کے سامنے ہوا ہے جسکے فضل و دانائی میں کچھ شبہ نہیں ہے،

السينماتوغراف الناطق

بولنے والا سینماٹوگراف

روى الهلال ان المخترعين كانوا بصدد اختراع
آلة ترينا الاشباح تتحرك وتسمعنا منذ زمن بعيد
اصواتها،

وقد علمنا الآن انهم وفقوا الى اتمامه وهم يعرضونه
فى برلين ويحضره الناس يرون الصور تتحرك و
يسمعون اصواتها،

الہلال راوی ہے کہ زمانہ دراز سے موجدین اس کوشش میں تھے کہ ایک ایسا آلہ ایجاد کیا جائے جو حرکت کرتی ہوئی صورتین دکھائے اور انکی آواز سنائے،

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ انھون نے اس آلہ کو اب مکمل کر لیا ہے اور برلن میں اسکو دکھا رہے ہیں لوگ آتے ہیں تصویرون کو حرکت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں اور انکی آواز سنتے ہیں،

التلفون بلا سلك والديكتوغراف

بے تار کا ٹیلیفون اور ڈیکٹوگراف

اصطنع فورست آلة تنقل الاصوات بلا سلك
وركبها بعضهم مع آلة تكبير الصوت سماها
ديكتوغراف بحيث يمكن نقل الخطب والمواعظ
او الاصوات الموسيقية من المراسح التى تجرى
الى المنازل فيسمعها الناس وهم جلوس فى منازلهم
اومكاتبهم وذلك بان يوضع فى القاعة التى يتكلم
فيها الخطيب او الواعظ او تضرب فيها الموسيقى آلتى
ديكتوغراف فى مكان لا يراهما فيه احد ولا يزيد حجم الواحد
منهما على حجم الكف فيستقبلان امواج الصوت و
يحولانها الى امواج كهربائية فتنقل هذه
الامواج الى مركز كهربائى فى موضع مرتفع من المدينة
على شكل محطات التلغراف بلا سلك، ثم تنتقل

فورسٹ نے ایک آلہ بنایا ہے جو بے تار کے آوازونکو نقل کرتا ہے بعضون نے اسکو ایک آلہ کیساتھ مرکب کر دیا ہے جس سے آواز کو بڑھا سکتے ہیں اسکا نام ڈیکٹوگراف رکھا ہے اسکے ذریعہ لکچر اور وعظ اور بینڈ کی آوازیں تھیٹر سے گھرون میں پہونچ سکتی ہیں، اور لوگ گھر و نمین اور دفترون میں بیٹھکر ان آوازون کو اسطرح سن سکتے ہیں کہ اس ہال میں جسمیں لکچرار یا واعظ بولتا ہے یا بینڈ بجایا جاتا ہے ان دو نون آلونکو ایسی جگہ لگا دیا جائے کہ کسی کی نظر نہ پڑے ان کا حجم ہتھیلی سے زیادہ نہیں ہے یہ دونون آلے آواز کی موجون کے مقابل ہوکر انکو برقی امواج بنا دیتے ہیں اور یہ موجیں ایک برقی مرکز کی جانب منتقل ہو جاتی ہیں جو تھیٹر کے پلیٹ فارم سے کسی قدر بلند جگہ پر بے تار کے ٹیلیگراف کے اسٹیشن کی شکل میں [illegible] [illegible] [illegible]

تلك الامواج من بهتاك بالفضاء الى لحظات مثلها فى المنازل المجاورة نتتحول الى اصوات يسمعها القائمون فيها،

الجرائم فى انكلترا وامريكا

وضع احد علماء اميركا احصاءً اثبت فيه ان الجرائم فى انكلترا اكثر منها فى اميركا وان الجرائم الكبرىٰ آخذة بالتناقص فى الولايات المتحدة،

الاسلام والمبشرون

الاسلام خطر على الانسانية
فى نظر المبشرين الغربيين

قد نشرت الحقيقة الغراء مقالة نافعة تحت هذا الموضوع فاثرنا نشرها فى مجلتنا لمسلمى الهند يقول كاتبها،

قلت انى كثيرا ما كنت اطالع اقوالهم لانى ربيت فى مدرسة اجنبية مسيحية فكنت امر على ما يكتبون مر الكرام فاقابل كتاباتهم بان اتاسف لها فى نفسى وانا ساكت لان السكوت فى مثل هذا الموقف خير من الكلام ولانى كنت احاذر ان يكون فيما ارد به عليهم ما قد يتمسكون به ويعدونه تعصباً للدين وكراهة للاجانب الى آخر هذا من الاقوال والاراجيف التى نسمعها فى كل يوم وفى كل لحظة،

رائت بعد ذلك ان السكوت الطويل

پھر یہ موجین اس تار سے فضا کے ذریعہ اسی طرح کے دوسرے اسٹیشنون کیطرف منتقل ہو جاتی ہین جو قریب کے مکانات مین لگے ہوتے ہین اور وہ آوازینہ بنجاتی ہین جنکو وہان کے لوگ سنتے ہین،

انگلستان اور امریکا مین جرائم

امریکہ کے ایک عالم نے مردم شماری کی ہی جس مین ثابت کیا ہی کہ انگلستان مین جرائم کی تعداد امریکہ سے بہت زیادہ ہی اور یہ کہ بڑے بڑے جرائم ممالک متحدہ مین گھٹتے جاتے ہین،

اسلام اور مشنری

اسلام یورپین مسیحی واعظون کی نظر مین
نوع انسان کے لئے خطرناک امر ہی

اخبار الحقیقت مین عنوان بالا کے تحت مین ایک مفید مضمون لکھا گیا ہی جسکا ترجمہ مسلمانان ہند کے لئے شایع کرنا مناسب سمجھتے ہین، مضمون نگار لکھتا ہی، مین اکثر ان مسیحی واعظون کے خیالات پر غور کرتا رہا ہون کیونکہ مین نے ایک مسیحی غیر ملکی درسگاہ مین تربیت پائی ہی، مین اُنکے مضامین پڑھ کر متحملانہ روش سے گذر جاتا تھا اونکے مضامین کا جواب مین یہ دیتا تھا کہ اپنے دلمین اُسپر افسوس کرتا تھا، اور خاموش رہتا تھا کیونکہ اس قسم کے موقع پر خاموشی کلام سے زیادہ بہتر ہی، اور نیز اس لئے کہ ایسا نہو کہ ہماری تردید کو وہ مذہبی تعصب یا غیر اقوام سے کراہیت پر محمول کرین اور دیگر خیالات اور اقوال جنکو ہم ہر روز اور ہر لحظہ سُنتے ہین اسکے بعد ان متواتر حملون پر اور اسلام کو نوع انسانی کے لئے خطرناک تصور کرانے پر طویل خاموشی

اور

الصمت المستديم على الطعن المتواصل وتصوير
الاسلام كخطر على الانسانية ليس من حب الحقيقة
شيء والى القارئ البيان ،

جاء في "مجلة المبشرين" التي تطبع في نيويورك
عددها الصادر في شهر اكتوبر الماضي تحت
عنوان "انتشار الاسلام" ما ترجمته بالحرف

"ان القس" اونارانيان" الذي كان
من سلالة النبي الكاذب وكان مولويا ثم
اهتدى وتعمد سنة ١٨٨٥ وصار مديرا
للمدرسة الالمانية في بوتسدام التي ينشاء
منها المبشرون المسيحيون ويرسلون الى البلاد
الاسلامية - هذا القس لفت نظر الرؤساء
الانجيليين الى تعدي الاسلام واظهر الخطر
المحدق من انتشاره ، وتكلم عن الصحف
الاسلامية في مصر والهند خصوصاً وقال
بعد ذلك "ان الانتشار السريع الذي يلاقيه
الاسلام في افريقيا وآسيا يجعل هذه الصحف
تتخيل وتكتب عن مستقبل الاسلام وتعلق
الآمال بانه سيصير يوماً ما الدين الحاكم
في كل العالم وقد نقل عن بعض الصحف تقرير
عن المؤتمر[1] الاسلامي الذي عقد اخيراً في
مدينة "دلهي" من اعمال الهند حيث
امتدحت السياسة الانكليزية لانها تمتع

(1) البيان لا نعرف المؤتمر الذي اشارت اليه
مجلة المبشرين ليت تلك الاحلام كانت حقة ،

دائمی سکوت مین نے مناسب نہین سمجھا ، ناظرین کے لئے
تفصیل پیش ہی،

رسالۂ واعظان مسیحی جو نیویارک سے نکلتا ہی اُسکے نمبر
مورخۂ اکتوبر سنہ۱۹۱۰ مین اشاعت اسلام کی سرخی سے ایک
مضمون نکلا ہی جسکا بحرفہ ترجمہ یہ ہی،

پادری انارینان جو نبی کاذب (رسول اللہ) کی اولاد
سے ہین اور مولوی ہین ہدایت پائی اور سنہ۱۸۸۵ء مین بپتسمہ
لیا اور وہ جرمن اسکول واقع بوٹس ڈام کے پرنسپل ہوئے
جس سے مسیحی واعظ تعلیم پاکر نکلتے ہین اور اسلامی ممالک
مین بھیجے جاتے ہین اس پادری نے پراٹسٹنٹ منتظمین کو
اسلام کی تعدی اور دست درازی کیطرف متوجہ کیا، اور
اُسکی اشاعت کے محیط خطرہ کو ظاہر کیا اور مصر و خصوصاً
ہندوستان کے اسلامی وسائل کے متعلق اظہار خیال کیا،
اسکے بعد لکھتا ہی: یہ تیز و سریع اشاعت جو اسلام کو افریقہ اور
ایشیا مین حاصل ہو رہی ہے ان اخبارات کو خیال
دلا رہی ہے اور وہ اسلام کی مستقبل حالت کے متعلق
مضامین لکھتے ہین اور اُمیدین قائم کرتے ہین[1]. کہ عنقریب
کسی روز اسلام تمام دنیا کا سب سے غالب مذہب
ہوگا ، بعض اخبارات سے اُس اسلامی کانفرنس
کی رپورٹ نقل کی ہے جو اخیر دنون مین شہر دہلی
واقع ہندوستان مین منعقد ہوئی کیونکہ اُس
مین انگریزی سیاست کی تعریف کی ہے کیونکہ وہ
اپنی مسلمان رعایا کو

(1) البیان ، ہمکو اُس کانفرنس کا حال نہین معلوم جسکی طرف رسالۂ
واعظان مسیحی نے اشارہ کیا ہی، کاش یہ خواب سچا ہوتا،

رعایاها المسلمین بالحریة التامة وتعلّمهم وتعضدهم فی کل مشاریعهم، وکانت نتیجة هذا المؤتمر انه تقرر فیه تالیف جمعیة من مسلمی الهند وروسیا ومصر لنشر الاسلام فی افریقیا وآسیا. وسیکون بدایة عملها وسعیها فی "الیابان" حیث عینت لجنة لترجمة کتاب "روح الاسلام" الی اللغة الیابانیة،

وقالت ایضاً "ان الضابط الیابانی (ریاما اوکا) الذی کان مرافقاً للجنرال (نوجی) فی الحرب الروسیه الیابانیة زار الاستانة اخیراً بعد ان حج الی مکة، الی ان قالت، وان الضابط یتکلم بکل حریة عن کیفیة تدینه بالاسلام وذلك ان المبشرین المسیحیین فی الیابان نشروا ذات یوم رسالة قالوا فیها ان النبی (محمداً صلی الله علیه وسلم) رجل حرب وقتال یمسك السیف بیمینه والقرآن بشماله ویهدد امم الارض" ثم قالت، فجذبت هذه الروح التی تحض علی سفك الدماء قلوب (ریاما اوکا) ورفاقه الضباط مع ان المبشرین انما ارادوا من رسالتهم ان ینفروا الیابانیین من الدین الاسلامی بسببها،

وقد اسسوا جمعیة لدرس الاسلام والسعی لنشره فی الیابان والهند والصین وعولوا علی ترك الدعوة فی افریقیا وقبائلها

پوری آزادی دی ہے، اور اونکی تمام تجاویز مین مدد دیتی ہے اس کانفرنس سے نتیجہ یہ ہوا کہ اُس مین یہ تجویز منظور ہوئی کہ مصر روس اور ہندوستان کے مسلمانون کی ایک انجمن افریقہ اور ایشیا مین اشاعت اسلام کے لیے قائم کیجائے اور اُسکے کام کی ابتدا جاپان سے ہوگی جہان ایک کمیٹی اسپرٹ آف اسلام کی جاپانی زبان مین ترجمہ کرنے کے لئے قائم ہوئی ہے، پھر کہتا ہے، وہ جاپانی فوجی افسر یاما اوکا جو جنرل نوجی کے ہمراہ تھا جنگ جاپان روس مین اُس نے اخیر دنون مین مکہ مین حج کر کے قسطنطنیہ کی زیارت کی، اور پھر لکھتا ہے، وہ فوجی افسر نہایت آزادی سے اپنے مسلمان ہونے کی کیفیت یہ بیان کرتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ جاپان مین مسیحی واعظون نے ایک دن ایک رسالہ شائع کیا جس مین اُنھون نے لکھا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک جنگی آدمی تھا، جس کے داہنے ہاتھ مین تلوار تھی اور بائین ہاتھ مین قرآن تھا، اور روئے زمین کی تمام قومون کو دہکا رہا تھا، پھر لکھتا ہے، کہ وہ روح جو خونریزی پر آمادہ کرتی ہے اُس نے یاما اوکا اور اُسکے ہمراہی فوجی افسرون کے دلونکو اسلام کی طرف کھینچا حالانکہ مسیحی واعظون کی غرض اس مضمون سے یہ تھی کہ اسکے ذریعہ سے جاپانیونکو مذہب اسلام سے نفرت دلائین،

مسلمانون نے ایک انجمن اسلام کے مطالعہ اور جاپان اور ہندوستان اور چین مین اشاعت اسلام کرنے کی غرض سے قائم کی ہے، اور یہ طے کر لیا ہے کہ افریقہ اور قبائل افریقہ مین دعوت اسلام کی کوشش ترک کردیجائے کیونکہ

الآن لان التجار والقوافل التی تسافر الیها تلاقی هنالك نجاحاً عظیماً[1]،

ثم لفت هذا القسیس الانظار الی البلاد العثمانیة وقال، انها لا تزال تجهل معنی حریة الادیان مع ان الدستور قد اعترف بها، وهو یعتقد ان الحالة اسوأ مما کانت علیه قبلا وان رجال حزب ترکیا الفتاة مقتنعون بأن بقاءهم و نفوذهم متوقفان علی ازدیاد قوة الاسلام وما داموا راغبین فی البقاء فاول واجب علیهم تقویة الدین الاسلامی ولهذا انشأوا عدة مجلات اسبوعیة اثنتان منها تباهی بنشر مبادیٔ الاسلام وتقول ان کثیرین من رجال العلم فی اوربا یتحمسون لها ویمیلون الیها وان المسیحیة اصبحت تضعف وتتضاءل مبادؤها من کل انحاء المعمور والدلیل علی ذلك ازدیاد میل الکثیرین من عقلاء الاوربیین الی التمسك بمبادئه کامتناعهم عن الخمور التی یحرمها الاسلام،

مسلمان تجار اور قافلہ جو وہان جاتے ہین بڑی کا[میابی] حاصل کرتے ہین[1]،

پھر اس پادری نے لگاہین ممالک عثمانیہ کی طرف کی ہین کہتا ہے، کہ ممالک عثمانیہ آزادی مذاہب سے ابتک ناواقف ہے گو وہان دستور کا اعتراف گیا ہے، وہ یقین کرتا ہے کہ وہان کی حالت پہلے زیادہ بدتر ہے نوجوان ترک اس بات کا یقین ہین کہ اون کی بقا اور اقتدار اسلامی قوت کے پر موقوف ہے اگر وہ زندگی چاہتے ہین تو اُن پہلا فرض یہ ہے کہ مذہب اسلام کو مضبوط کرین غرض کے لئے اونھون نے متعدد ہفتہ وار رسائل کئے ہین جن مین سے دو مذہب اسلام کی اشاعت فخریہ کہتا ہے کہ بہت سے علمائے یورپ مسائل اسلام کی کرتے ہین اور اوسکی طرف مائل ہین اور مسیحیت تما عالم مین ضعیف اور کمزور ہو رہی ہے اور اوس کی یہ ہے، کہ بہت سے دانایان یورپ اسلا مسائل کی تقلید کر رہے ہین مثلاً شراب خوار پرہیز جسکو اسلام نے حرام قرار دیا

(باقی آیندہ)

لها بقیة

اهمیة الصناعة والتجارة فی الولایات المتحدة

ولایات متحدہ مین صنعت وتجارت کا اہتما[م]

لا یخفی ان الشان الاکبر فی الولایات المتحدة الآن للصناعة والتجارة لا للزراعة مع ان تربة البلاد جیدة جداً واهلها

واضح ہو کہ ولایات متحدہ امریکہ مین اسوقت زیادہ صناعت اور تجارت کی طرف ہے نہ کہ زراعت کیط باوجودیکہ اس ملک کی زمین نہایت عمدہ

[1] البیان، حقق الله تلك الآمال،

[1] البیان - خدا یہ اُمیدین پوری کرے،

من اشهر الامم في فن الزراعة ووسائل
النقل متوفرة عندهم وتجود في بلادهم
المزروعات الصيفيه والفلاح الاميركي
لا يتكلف المشاق في ريها من الانهر والسواقي
ومجتمعات المياه كالفلاح السوري والمصري
لان المطر يروي الارض في فصل الصيف كله
والبلاد صالحه ايضاً لتربية المواشي فان
الكلاء يغطي وجه الارض في فصل الصيف
ويبلغ نصف قامة في الاراضي المحمية فمتى
تم نموه وضرب لونه الى الصفرة حصده
الفلاحون وتركوه على وجه الارض الى ان
يجف وييبس ثم يجمعونه فيكون علفاً للمواشي
في الشتاء ومايزيد عن حاجتهم منه
يبيعونه في المدن باثمان حسنة ، على ان
هذه الولايات مذ خطت خطوة اولى في
معراج الترقي وذلك حوالى سنة ١٧٠٠
وشرعت في مناظرة غيرها من الدول
الراقية رأت ان الزراعة وحدها
لا تكفي حاجات اهلها ولا تمكنها من مزاحمة
غيرها من الشعوب فوجهت اهتمامها
الى الصناعة والتجارة وقد قوي فيها
هذا الاهتمام غنى ارضها باكثر انواع
المعادن لاسيما الفحم الحجري فقد خزنت
لها الطبيعة مقداراً كبيراً منه ، ومن
البترول خصوصاً في ولاية بنسلفانيا حيث

وہان کے باشندے فن زراعت مین ایک مشہور قوم
ہین نقل کے وسائل بہی اون کے پاس زیادہ ہین اور
اونکے ملک مین فصل خریف کے غلات عمدہ پیدا ہوتے ہین
اور امریکہ کے کسان کو ندیون اور نہرون اور تالابون
سے زمین کے سیراب کرنے مین وہ مشقت نہین اوٹھانی
پڑتی جو شام اور مصر کے کسان کو اوٹھانی پڑتی ہے اسلئے
کہ خریف بہر بارش زمین کو سیراب کرتی رہتی ہے ، ملک
مین مویشی کی تربیت بھی عمدہ طور پر ہوسکتی ہے کیونکہ فصل
خریف مین گھاس زمین کو چھپا لیتی ہے اور محفوظ زمینون مین
نصف قد تک پہونچ جاتی ہے جب وہ اپنی حد تک بڑھ
چکتی ہے اور رنگ زرد ہونے لگتا ہے تو کسان اوسے کاٹ کر
زمین پر چھوڑ دیتے ہین تاکہ خشک ہوجائے پھر جمع کرلیتے
ہین اور جاڑے کے موسم مین یہ اونکے مویشی کا چارہ ہوتا ہے اور
جو کچھ اونکی ضرورت سے بچتی ہے اوسکو شہرون مین اچھی قیمت پر
فروخت کردیتے ہین، اسکے علاوہ جب سے اس ملک نے معراج
ترقی پر پہلا قدم رکھا ہے یعنی شروع ١٧٠٠ سے اور دوسری
ترقی یافتہ سلطنتون کا مقابلہ اختیار کیا ہے اوس نے معلوم
کرلیا ہے کہ صرف زراعت یہان کے باشندونکی ضرورتون
پورا نہین کرسکتی اور نہ دوسری قومون کے مقابلہ
کی قوت پیدا کرسکتی ہے اسلئے اونے اپنا اہتمام صنعت
اور تجارت کی طرف متوجہ کیا ہے اس اہتمام کو اسبابنے
اور قوی کردیا ہے کہ وہانکی زمین مین قسم قسم کی کانین
خصوصاً پتھر کا کوئلہ کثرت سے موجود ہے طبیعت نے اس مین
کے لئے کوئلہ کا ایک خزانہ جمع کردیا ہے خصوصاً
مٹی کے تیل کا جو ولایت نسلفین

يرى الفحم على وجه الارض في عدة اماكن
فيها حتى ان اكثر مياهها لا تصلح للشرب
لمرورها بين طبقات الفحم واختلاطها
بالبترول الملازم له ،

وقد تألفت في البلاد شركات كثيرة
لانشاء المعامل والاشتغال بالمعادن
المستخرجة من ارضها وفي كل معمل من
٤٠٠ الى ٤٠٠٠ عامل هذا فضلاً عن الاختراعات
الجديدة التي تساعد على العمل ، وقد
اخذت هذه المعامل تتسع وتزداد بازدياد
العمران والسكان واحتياج البلاد الى المواد
المعدنية لاسيما الحديد والنحاس لمد
سكك الحديد وتصفيح البوارج وبناء
الجسور وتشييد المباني والقصور وغيرها
من الاعمال العظيمة وقد كثر الآن اهتمام
الناس ببناء المباني الكبيرة بالحديد
فاخذوا يهدمون ابنيتهم القديمة المبنية
بالقرميد والخشب ويعيدون بناها بالحديد
وبعضها يناطح السحاب في ارتفاعه والمعامل
على كثرتها لا تفي بحاجة البلاد فانها
تشتغل ليلاً ونهاراً لان الطلب على الحديد
كثير جداً ، ولما راى الناس احتياجهم
الى ما يولد الحرارة تألفت شركات اخرى
لفتح مناجم الفحم واستخراج كنوزها وما
يستخرج من الفحم الآن يزيد عن حاجة

مین پیدا ہوتا ہی جہان کوئلہ زمین کے سطح پر اکثر مقا
مین دکھائی دیتا ہی حتی کہ وہان کے اکثر مقامات کا پا
کے قابل نہین ہی کیونکہ وہ کوئلہ کے طبقات سے گذ
اور مٹی کے تیل مین ملجاتا ہی جو کوئلہ کے لئے لازم ہی
ملک مین بہت سی کمپنیان کارخانے کھولنے اور اس زمی
کانون کو عمل مین لانے کے لئے قائم ہوئین ہر کارخا
٤٠٠ سے لیکر ٤٠٠٠ تک مزدور ہین اور وہ ایجا
جو کام مین مدد پہونچاتی ہین اس کے علاوہ ہین ،
یہ کارخانے آبادی اور باشندونکی ترقی کے
روز بروز ترقی کرتے جاتے ہین اور ملک کی ضرور
معدنی اشیا کی طرف بڑھتی جاتی ہے خصوصاً ا
اور تانبے کی جو کہ ریلوے لائن کے بچھانے او
جہازون کی توسیع اور پلون اور عمارات کے
اور دوسرے بڑے بڑے کامون مین درکار ہوتا
اسوقت وہان کے باشندون کی توجہ لوہے کے بڑ
بڑے مکانات بنانے مین مصروف ہے اپنی پر
عمارتین جو اینٹ یا لکڑی کی بنی ہوئی تھین ڈھ
لوہے کی نئی عمارتین بنا رہے ہین ان میں
بعض تو اپنی بلندی مین آسمان کے بادل تک
ہین ،

کارخانے باوجود کثرت کے ملک کی حاجت کو پورا
کرسکتے وہ رات اور دن کام کرتے ہین اور لوہے کی مانگ
جب ہان کے باشندونے حرارت پیدا کرنیوالی اشیا کی ضرور
کی تو دوسری کمپنیان کوئلہ کی کانین کھولنے اور اسکے خزانہ
قائم کی گئین اس وقت جس قدر کوئلہ نکلتا

البلاد فتصدر الزيادة الى الخارج وتصدر
البلاد ايضاً مقداراً كبيراً من الادوات
المعدنيته فزادت التجارة والصناعة وزادت
ثروة البلاد بها ،

ذكر المقتطف فى العدد الرابع من المجلد
السادس والثلاثين ان ثروة الولايات
المتحدة ۲۰ الف مليون من الجنيهات وثمن
المعادن والمواد المعدنية ۳۳۰ مليوناً
ودخلها السنوى ۲۵۰۰ مليون عداً عن
ربحها من التجارة والصناعة وقال مدير
احدى شركات پتسبرغ فى سلفانيا ان الذين
يتجرون فى المواد المعدنية المصنوعة فى
معامل الولايات المتحدة لا يقلون عن ۲۵۰۰۰
رجل ،

وقد رجحت كفة التجارة والصناعة
على كفة الزراعة فى هذه البلاد فترك
بعض الفلاحين جانباً من اراضيهم بوراً
واموا المعامل والمناجم وانخرطوا فى سلك
العملة والصناع لانهم وجدوا فى ذلك
ربحاً لهم يزيد عن ربحهم من الزراعه
ولما حدثت الازمة المالية الماضية
ووقفت حركة الاعمال عاد بعضهم الى
الزراعه فزرعت الاراضى التى كان بعض
الفلاحين قد تركوها ،

والشركات فى الولايات المتحدة كثيرة

وہ ملک کی ضرورت سے زیادہ ہے اس لئے زیادہ مقدار
باہر کو بھیجی جاتی ہے نیز یہ ملک کانی اشیار کی ایک
بڑی مقدار باہر کو بھیجتا ہے جسکے باعث تجارت اور صناعت
ترقی کر گئی ہو اور اسی سبب سے ملک مالدار ہو گیا ہو

المقتطف نے ۳۶ ویں جلد کے چوتھے نمبر مین
ذکر کیا ہو کہ ولایات متحدہ کی ثروت ۲۰ ہزار ملین
پونڈ ہو اور کانی اشیار کی قیمت ۳۳۰ ملین پونڈ اور
اوسکی سالانہ آمدنی ۲۵۰۰ ملین ہو تجارت اور صناعت
کا نفع اسکے علاوہ ہو بنسلفین مین پٹسبرگ کی ایک کمپنی
کا منیجر کہتا ہو کہ جو لوگ اون معدنی اشیار کی تجارت
کرتے ہین جو ولایات متحدہ مین بنائی جاتی ہین وہ
۲۵۰۰۰ لاکھ سے کم نہین ہین اس ملک مین
تجارت اور صناعت کا پلہ زراعت کے پلہ سے بھاری
ہے اس لئے بعض کاشتکارون نے اپنی زمینون کا ایک
حصہ بیکار چھوڑ دیا ہو اور کارخانون اور کانون کا
قصد کیا ہے وہ بھی کاریگرون اور مزدورون کی
جماعت مین شامل ہو گئے ہین کیونکہ اس مین جو نفع
اون کو ہوتا ہے وہ زراعت کے نفع سے زیادہ
ہے ، اس سے پہلے جبکہ ایک مالی خسارہ واقع
ہوا تھا اور کارخانون کی حرکت ٹھیر گئی تھی تو بعض
لوگ پھر زراعت کی طرف لوٹ آئے تھے اور
وہ زمین پھر مزروعہ ہو گئی تھی جسکو بعض کاشتکارون
نے چھوڑ دیا تھا ،

ولایات متحدہ مین کمپنیان بہت ہین

جداً تكاد لا تحصى فلكل مشروع من المشروعات
شركة واحياناً تتحد عدة شركات وتؤلف
شركة كبيرة ذات قوة عظيمة تستطيع بها
ان تعمل اعمالاً مختلفة لا يمكن الافراد عملها
وهذا الاتحاد سبب نجاحها ،

وكثرة الاعمال وسهولة الحصول على
المال في هذه البلاد جلا الناس يقصدونها
من كل بلاد تحت الشمس فانهم يأتون اليها
افواجاً ، وقد ذكرت احدى جرائد بتسبرغ
في بنسلفانيا ان عدد مهاجرين الذين
وصلوا الى بنسلفانيا في شهر آذار من هذه
السنة كان ١٠٨٠٠٠ بقي بعضهم في الولاية
والآخرون هاجروا الى غير هذه

ويقيم بعض المهاجرين في المدن
يشتغلون في المعامل وبعضهم يسكن القرى
التي انشاءتها شركات فتح المناجم قرب
كل منجم قرية فيشتغل في المناجم ، واكثر
هؤلاء المهاجرين من روسيا وايطاليا
واسترليا والنمسا والمجر ، وطريقة
التعدين ان ينزل الواحد منهم الى
المنجم ومعوله بيده وسراجه على قبعته
ويشتغل في المكان المعين له فاذا وفق
في عمله قطع من الفحم ما اجرة قطعه
نحو خمسة ريالات في اليوم وان لم يوفق
قطع في يومه ما اجرته ريال واحد

جو قریباً شمار مین نہین آسکتین ہر تجویز کے لئے ا
کمپنی قائم ہو جاتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہو کہ چند ج
کمپنیان ملکر ایک بڑی کمپنی بنجاتی ہے جسکی قوت بہ
زیادہ ہو جاتی ہے اور وہ بہت سے مختلف کام
ہے جو ان افراد سے عمل مین نہ آسکتے تھے اور یہی ا
اون کی کامیابی کا باعث ہوتا ہو اس ملک مین
کی کثرت اور مال کے سہل الحصول ہونے نے لوگ
دنیا کے ہر گوشہ سے کھینچ بلایا ہے اور فوج کے ف
امریکہ کو چلے جاتے ہین،

بنسلفین مین پٹسبرگ کے ایک اخبار نے ذکر کیا
کہ اون تارکان وطن کی تعداد جو مارچ سنہ رواں
بنسلفین مین پہونچے ہین ۱۰۸۰۰۰ ہی جن مین
بعض اس ملک مین رہگئے اور بعض دوسرے ملکو
چلے گئے،

بعض تارکان وطن شہرون مین رہتے ہین
کارخانون مین کام کرتے ہین اور بعض اون گاؤ
رہتے ہین جسکو کانکنی کی کمپنیون نے ہر ایک ک
کے قریب آباد کیا ہے اور کانون مین کام کرتے
ان تارکان وطن مین اکثر لوگ روس اور اٹلی
آسٹریلیا اور آسٹریا اور ہنگری کے ہین،

کان کھودنیکا طریقہ یہ ہو کہ اون مین سے ایک شخص کا نیم
ہو اوسکی کدالی اوسکے ہاتھ مین ہوتی ہو اور چراغ پگڑی پر اور اپنی
جگہ مین کام کرتا رہتا ہو اگر کام درست رہا تو ایک دن مین ا
کوئلہ کاٹ لیتا ہو جسکی اجرت پانچ ریال ہوتی ہی
اگر کام درست نہوا تو ایک دن مین ایک ریال کی مزدو

وربما لا يجد امامه شئيا نيذهب تعبه سدى فى ذلك اليوم،

وتختلف هذه المناجم فى كبرها وعمقها وطولها فمنها ما يمتد تحت الارض نحو نصف ميل ومنها ما يمتد نحو ثلثة اميال الى خمسة ويسع من الفعلة نحو الالف، ومقدار الفحم الذى يستخرج من بعضها يبلغ اربعة الآف طن يوميا وقد يبلغ الخمسة او الستة الآف،

وثمن بشل الفحم هنا من تسعة سنتات الى ۱۳ سنتاً ولولا كثرة الحرارة التى يولدونها من البترول وغيره لزاد ثمن الفحم عن ذلك كثيرا،

والعمل فى هذه المناجم خطر جداً فلا يمضى يوم الا ويقضى على بعض العمال اما لسقوط التراب او الصخور عليهم او باشتغال البترول او الغاز فى المنجم،

اما المهاجرون فقد ضيقوا على الوطنيين وزاحموهم فى اكثر الاعمال لرخص اجورهم فاستفادت الشركات بذلك وانقصت اجر العمال ولما رأى هؤلاء ان الشركات تعاملهم بالعنف وتقلل اجرتهم شيئاً فشيئاً اتفقوا وتحزبوا باسم حزب الاتحاد غرضا رفع اجرة العمال ودفع الظلم عنهم،

وانضم الى هذا الحزب السواد الاعظم

بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہی کہ مزدور کو کچھ نہین ملتا اور اسکی مشقت بیکار جاتی ہی،

یہ کانین اپنی وسعت اور گہرائی اور درازی کے اعتبار سے مختلف ہین بعض زمین کے نیچے آدہے میل تک اور بعض تین میل سے پانچ میل تک چلی گئی ہین اور ایک ایک ہزار مزدورونکی گنجایش رکہتی ہین، بعض کانون سے جو کوئلہ نکلتا ہی اوسکی روزانہ مقدار چار ہزار ٹن ہی اور کبھی پانچ یا چھ ہزار تک نوبت پہونچ جاتی ہی،

یہان کوئلہ کے ایک بشل[1] کی قیمت نو سنت سے تیرہ سنت تک ہوتی ہی، اگر حرارت کی زیادتی نہو جسکو وہ مٹی کے تیل وغیرہ سے پیدا کرتے ہین تو کوئلہ کی قیمت اس سے کہین زیادہ بڑھ جائے ان کانون مین کام کرنا یقیناً خطرناک ہی کوئی دن ایسا نہین گذرتا جسمین مٹی یا پتھر کے نیچے دبکر یا مٹی کے تیل مین یا گیس مین آگ لگ کر کان مین کسی نہ کسی مزدور کی جان نہ جاتی ہو،

تارکان وطن نے یہان کے باشندون پر راستہ تنگ کر دیا ہی اور اکثر کامون مین اونکی مزاحمت کرتے ہین کیونکہ انکی اجرت ارزان ہوتی ہی اس لئے کمپنیون نے اس سے فائدہ اوٹھایا ہی اور مزدورونکی اجرت کم کردی ہی وطنیون نے جب دیکھا کہ کمپنیان اونسے سختی کیساتھ معاملہ کرتی ہین اور اونکی مزدوری آہستہ آہستہ گہٹاتی جاتی ہین تو اونھون نے ایک جماعت تیار کی جسکا نام حزب الاتحاد رکھا اوس کی غرض مزدورونکی اُجرت کو بڑھانا اور ان سے ظلم کو دفع کرنا ہے،

[1] بشل پتھر کے کوئلہ کا ایک وزن ہی جو ۸۰ رطل کا ہوتا ہی اور سنت دو ملیم کا یعنی مصر مین تانبے کا ایک سکہ ہی،

من الوطنيين والاجانب واكثر هؤلاء من اليونانيين
فان خمسة اسداس العمال الاجانب منهم و
السدس الباقي من غيرهم من المهاجرين و
يطلق عليهم اسم الاسكابيين واكثرهم من الفقراء
المهاجرين واغبيائهم ولا يحصلون الا على اشق
الاعمال واقلها اجرة، اخبرني رجل سوري انه
اشتغل شهرين في احد المعامل ثم طرد من
عمله لما عرف انه غير يوناني)

وليس للاسكابيين جماعة تجمعهم اما
اليونانيون فلهم نواب ينوبون عنهم في كل
اجتماع من اجتماعات العمال حيث يجري البحث
في مسئلة الاجرة فان تم الاتفاق بين النواب
والشركات على تعيين الاجرة توافق العمال
عقد معاهدة على استمرار العمل لمدة سنة
او سنتين والا اعلن النواب العمال بالاضراب
عن العمل، الى ان يتم الاتفاق بين الفريقين
منذ اربعة اشهر حدث اضراب في مدينة
فليدلفيا بين العمال واعتصب نحو ٣
عامل وتركوا اعمالهم وصمموا على تعطيل
المعامل وايقاف مركبات الترامواي
فارسلت الحكومة نحو.... عسكري لاخماد
هذه الثورة ومنع ما ينجم عنها من الاضرار
ومع ذلك قتل فيها كثيرون من الجانبين
وبقت المعامل مقفلة ومركبات الترامواي
معطلة مدة طويلة، وحدث بعد ذلك

اس جماعت مین وطنیون کی ایک کثیر تعداد شامل ہو گ
اجنبیون کی جنین زیادہ تر یونانی ہین کیونکہ اجنبی مزد
۵/۶ یونانی ہین اور ۱/۶ دیگر تارکان وطن ہین جنکو ا
بولتے ہین یہ لوگ اکثر فقیر تارک وطن اور غبی ہین مشکل
کام بہت کم اجرت پر کرتے ہین مجھسے ایک شامی شخص
بیان کیا کہ اوسنے ایک کارخانہ مین دو مہینہ کام ک
اسوجہ سے نکالدیا گیا کہ وہ یونانی نہ تھا،

اسکابیون کی کوئی جماعت نہین ہی جو اونکو جامع
یونانیون کی جانب سے چند نائب ہین جو مزدورون کے
مین موجود رہتے ہین جہان مزدوری کی بحث ہوتی ہو ا
اور کمپنیون کے درمیان اجرت کے تقرر پر جو کام کے م
اتفاق ہوگیا تو ایک سال یا دو سال کے لئے کام
رکھنے پر عہدنامہ لکھدیا جاتا ہی ورنہ نائب مزدور
ہڑتال کرنے کا اعلان کردیتے ہین جبتک کہ فریقین مین
ہوجائے، چار مہینہ ہوئے کہ شہر فلیڈلفی کے کارخا
ایک ہڑتال ہوئی تھی جسمین .... ۳ مزدورون نے ا
ہوکر اپنا کام چھوڑدیا تھا اور کارخانون کے معطل کر
ٹرامویے کو روکدینے کا قصد کرلیا تھا گر حکومت نے ....
فوج اس شورش کو فرو کرنے اور نقصانات کے د
کے لئے بھیجی تھی باین ہمہ طرفین سے بہت سے آ
مقتول ہوئے اور ایک مدت تک کارخانے بن
ٹرامویے بیکار کھڑی رہی، اس کے بعد ا
ہڑتال ہوئی جو پہلی سے کچھ کم اہمیت نہین
یہ ہڑتال پنسلفین کے بعض شہرون مین ہوئی
اس مین بھی بہت سے آدمی قتل کئے گئے

اضراب اخر لا یقل عنه اهمیة فی بعض
مدن بنسلفانیا قتل فیه ایضا کثیرون
ولما انتهی فی اول هذا الشهر اتفاق سنة
۱۹۰۸ بین العمال وبین شرکات مناجم
اوهایو ومناجم بنسلفانیا طلب النواب
زیادة خمسة سنتات علی اجرة الطن
وکانت قبلاً ۵۰ سنتاً ونصف ریال علی
الطن المقلوع بالآلة و۹۰ سنتا علی الطن
المقلوع بالمعول وسبب طلب النواب
رفع الاجرة فی هذه السنة غلاء والحاجیات
جداً والاجرة عادة تتبع الاسعار وطلبوا
ایضاً ان تعطیهم الشرکات بارودا اسود
بدلاً من بارود الابیض والثانی اقوی
من الاول ولشدة قوته یسحق جانباً
کبیرا من الفحم فلا یمسکه الغربال فتاخذه
الشرکات وتبیعه وتنتفع بثمنه ولا تحسب
للعامل اجرة علیه وهو غبن فاحش یقع
علی العمال وقد قبلت الشرکات الطلب
الاول وامتنعت عن قبول الثانی فاشتد
الاختلاف واعلن النواب العمال بالاضراب
عن العمل فاضربوا عنه وخلت المناجم
علی کثرتها من العمال وعددها یقرب
من الالف وعدد العمال یقدر بعشرات
الالوف وقلما تمر سنة دون ان یحدث
اضراب فی عدة اماکن من عمل من الاعمال

اس مہینہ کے شروع مین جبکہ ۱۹۰۸ء کا معاہدہ جوکہ مزدورون
اوراوہایو اور پنسلفین کی کانی کمپنیون کے مابین ہوا تھا
ختم ہوا تو یونانیون نے ایک ٹن کی اجرت پر پانچ سنت
کے اضافہ کی درخواست کی اس سے پہلے ایک ٹن پر
جوکہ آلہ سے کھودا جائے نصف ریال اور ۵۰ سنت
تھے اور جو کدالی سے کھودا جائے اوسپر ۹۰ سنت
نُواب نے اضافہ کی درخواست اس لئے دی تھی کہ
اس سال ضروریات کی گرانی تھی اور مزدوری عادةً
نرخ کے تابع ہوتی ہے نیز یہہ خواہش بھی ظاہر
کی تھی کہ کمپنیان اون کو سفید بارود کے عوض سیاہ بارود
دین پہلی بارود بہ نسبت دوسری کے زیادہ قوی
ہوتی ہے اور زیادتی قوت کے باعث کوئلہ کی ایک
بڑی مقدار کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہے اوسکو چھلنی
روک نہین سکتی جس کو کمپنیان لیکر بیچ ڈالتی ہین
اور اوس کی قیمت سے خود فائدہ اوٹھاتی ہین
اور اوس کی اجرت مزدور کے حساب مین نہین لگتی
اور یہہ سخت نقصان مزدورون پر پڑتا ہے
کمپنیون نے پہلی درخواست تو منظور کرلی اور
دوسری نہین کی اس لئے سخت اختلاف ہوا
اور نائبون نے ہڑتال کا اعلان کر دیا مزدورون نے
کام چھوڑ دیا کانین باوجود کثرت مزدورون کے
خالی ہوگئین، کانون کی تعداد قریباً
ایک ہزار ہے اور مزدورون کی تعداد
دس ہزار اندازہ کیجاتی ہے

والاضراب يفيد بعض الاسكا بيين لانهم ينصرفون بسببه الى اعمال حسنة ويعطون عليها اجرة جيدة لكنهم يكونون في غيرها من على حياتهم من اليونانيين الا انه يضر السكان عموماً ويزيد تألم الفقراء خصوصاً لكن والحمد لله لم يدخل هذا الشهر حتى اجابت جميع الشركات طلب العمال وتم الاتفاق ،

کم کوئی سال ایسا گذرتا ہی جسمین کسی نہ کسی کام پر متعا پر ہڑتال نہوتی ہو ہڑتال سے اسکا بیون کو مفید ہوتی ہ اسکے باعث اچھے کامون پر پہونچ جاتی ہین اور عمدہ اجر مگر وہ یونانیون سے اپنی زندگی کے بارہ مین بیخوف نہیں ہڑتال باشندون کیلئے عموماً مضر ہی اور فقرار کی تکلیف بڑہا دیتی ہی مگر خدا کا شکر ہی کہ اس مہینہ کے شرو تمام کمپنیون نے مزدورون کی درخواست کو منظ اور پورا اتفاق ہوگیا،

دنیائے اسلام پر ایک نظر

قسطنطنیہ مین انجمن علم وارشاد کی بنیاد

سید محمد رشید رضا ایڈیٹر مجلۃ المنار نے آستانہ کا سفر اس غرض سے کیا کہ دارالسلطنت ٹرکی مین ایک انجم انجمن علم وارشاد قائم کرین فاضل موصوف کو اپنے اس ارادہ مین کامیابی حاصل ہوئی اور شیخ الاسلام کی سر مین اس نام کی ایک انجمن قائم ہوگئی جسکے تفصیلی حالات شوال ۱۳۲۷ھ کے پرچہ مین اونھون نے شائع اس انجمن کے مقاصد ندوۃ العلماء کے مقاصد سے بہت کچھ ملتے جلتے ہین فاضل موصوف نے قسطنطنیہ اس انجمن کی ضرورت پر لکچر دیا اوس مین ندوۃ العلماء کا بھی ذکر کیا ہی ہم معزز معاصر کو اوسکی اس شاندار کا مبارکباد دیتے ہین اور ندوۃ العلماء کو بھی اس مبارکباد مین شریک کرنا چاہتے ہین کہ اوسکی مساعی جمیلہ کا اب ممالک کے دور و دراز حصون مین بھی اعتراف ہوتا جاتا ہی اور اس انجمن کی کیفیت کا مختصر اقتباس ناظرین کے لئے ذیل مین درج کرتے ہین،

ٹرکی مین عہد استبداد کے بعد دستوری حکومت قائم ہونے پر حرّیت اور آزادی کی آواز ملک کے چار مین گونج گئی اور بعض ناعاقبت اندیش افراد نے حریت کا غلط مفہوم اپنے ذہن مین جما کر اپنی بنائے جنس کے تعصب کا اظہار شروع کیا جس کا ادنیٰ نمونہ یہ تھا کہ بعض ترکی اخبارون نے ترکی جنسیت کی حمایت شروع کی اسکے ضمن مین قوم عرب سے نفرت پیدا کرنیکی کوشش کی اور گورنمنٹ ٹرکی کو یہ سمجھانا شروع کیا کہ اوسکو عربی کی ضرورت نہین ہی ترکی زبان سے عربی الفاظ نکال دینے چاہئین قرآن مجید کا بھی ترکی ترجمہ کافی ہی ایسے فت

مضامین کو پڑھکر عرب کو فی الجملہ ملال پیدا ہوا اور ہونا بھی چاہیئے تھا کیونکہ یہ تجاویز اوس مقدس مذہب کی تعلیم کے بالکل منافی ہین جسکے نزدیک اوسکی قائم کردہ قومیت مین ترک اور عرب فارس اور ہند سب برابر ہین، فاضل موصوف نے اس غلط فہمی کے دفعیہ کے لئے آستانہ کا سفر اختیار کیا اور صدر اعظم اور محمود شوکت باشا اور وزیر داخلیہ اور دیگر اکابر ترک سے مل کر اس معاملہ مین گفتگو کی اور اون کو اقرار کرنا پڑا کہ ترکی حکومت نے بعض امور مین بیشک غلطی کی ہو اور اس مین شک نہین کہ عرب اور ترک ایک ہی قومیت کے دو عنصر ہین اور ضرور انکو ملکر رہنا چاہیئے اس کوشش کا یہ نتیجہ ہوا کہ گورنمنٹ ٹرکی نے جو پہلے احکام نافذ کئے تھے کہ چونکہ گورنمنٹ کی زبان ترکی ہو اس لئے عرب کی عدالتون مین تمام مقدمات ترکی زبان مین دائر ہونے چاہیئین اور کوئی عرضداشت عربی زبان مین نہ سنی جائیگی اس کو منسوخ کر دیا اور اپنے اسکولون مین دس مدرس عربی پڑھانیکے لئے مقرر کئے،

اسکے بعد فاضل معاصر نے انجمن علم وارشاد قائم کرنیکی کوشش کی اور اس کی نگرانی مین ایک کالج موسوم بہ دار العلم والارشاد کھولنے کی درخواست کی جسکے لئے شیخ الاسلام موسیٰ کاظم آفندی اور دیگر بڑے بڑے عہدہ دارون سے ملاقات کی اور اون کو اس تجویز کا مفہوم سمجھایا آخر کار گورنمنٹ نے سرکاری طور پر اس انجمن کا قیام اور کالج کا کھولا جانا منظور فرمایا شیخ الاسلام نے اسکے اخراجات کے لئے حکومت سے سفارش کی کہ چالیس ہزار پانسو روپیہ وزارت اوقاف کے بجٹ مین سال آیندہ سے دینا منظور فرمایا جائے جسکو مجلس وکلا نے منظور کر لیا ہو اور یہ طے ہوگیا ہو کہ یہ کالج شیخ الاسلام کی زیر نگرانی رہیگا،

اس انجمن کے مقاصد یہ ہین کہ دینی اور دنیوی تعلیم کو جمع کرکے تربیت اسلام مین نئی روح پھونکی جائے اور ان علوم مین تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری کیا جائے جسکے لئے یہ کالج قائم کیا گیا ہو اس مین ایسے علماء پیدا ہون جو تعلیم دینی اور دنیوی کے جامع ہون مسلمانون کی عقل مین مفید علوم اور تربیت صالح کی روشنی پیدا کی جائے تاکہ وہ جانین کہ کیونکر مذہبی حفاظت کے دوش بدوش دنیا کو قائم رکھا جاتا ہو،

فاضل موصوف نے قسطنطنیہ مین ایک لکچر دیا تھا جسکا وہان بہت بڑا اثر پڑا اس لکچر مین تمام روئے زمین کے علماء کو مخاطب کیا ہو جسکے چیدہ چیدہ فقرے ہم بھی ہدیہ ناظرین کرتے ہین،

علماء اسلام تم اور تمھارے ساتھ تمام امت اسلامیہ وہ بہترین گروہ ہو جو دنیا مین ہدایت کے لئے پیدا کیا گیا ہو تاکہ تم نیکی کا امر کرو اور برائی سے روکو اور تمام امراء اور سلاطین تمھارے سامنے گردن جھکائین مگر تم سنت نبے دور ہوگئے اور امامت تم سے دور ہوگئی تمنے تعلیمی نگرانی کا بھاری فرض منصبی اپنی گردن سے اوتار دیا تمھاری بے خبری ہین خواص امت مین الحاد سرایت کر گیا عوام مین فسق و فجور پھیلنے لگا کیونکہ تم نے وعظ وارشاد کے کام مین غفلت اختیار کی جب تم سے امت محمدیہ کا سوال کیا جائیگا بتاؤ تم کیا جواب دوگے اور کیا کہوگے اگر تمنے

ضائع کر دیا تو یہ سمجھ لو کہ تم نے اپنی جانون کو ضائع کر دیا اور جو کچھ رہی سہی عزت تمھاری باقی ہو یہ بھی جانے کو
د تم مین سے بعض وہ ہین جنھون نے اپنی انجام بینی کے لحاظ سے اپنی اولاد کو گورنمنٹ کالج یا عیسائیون کے مشن
ین پڑھوانا شروع کیا تاکہ آیندہ تمھاری عزت اور روزی بدستور قائم ہے تم خود روزے رکھتے ہو مگر تمھاری
بن رکھتی تم نماز پڑھتے ہو مگر وہ نہین پڑھتے کیا تمھارا خیال ہو کہ تمنے اپنا فرض پورا کر دیا ہرگز نہین،
عض ملکون مین حکومت کے تمام کامون سے تم محروم کر دئے گئے صرف بعض شخصی امور مین قضا تمھاری ہاتھ مین
ا دسکی بھی کچھ قیمت نہین اور اگر تمھارا یہی حال رہا تو رہی سہی وہ بھی جاتی رہیگی کسی نے تم پر ظلم نہین کیا بلکہ
ا اپنے نفسون پر ظلم کیا ہو تمنے امت کی اون ضروریات پر غور نہ کیا جو اس نئے زمانہ مین پیدا ہوئی ہین اور کیا کیا
نون کی ضرورت پڑی ہو اور تعلیمی حیثیت سے اوس مین تمھارا کیا فرض ہو تم مین سے کوئی تو یہ عذر کرتا ہو
ظیم الشان کام کو حکام نے اپنے ہاتھ مین لے لیا اور علمار کو ہاتھ نہ لگانے دیا اور کوئی یہ عذر کرتا ہو کہ
ا ر کی قدر نہین کرتے اور اون کا مرتبہ نہین پہچانتے اور کوئی کہتا ہو کہ علمار تو اپنے فرض سے غافل نہین ہین
زمانہ کی رفتار بگڑ گئی ہو بعض بالکل حیران ہین اور کچھ جواب نہین دیسکتے مگر در حقیقت ان مین ایک بھی عذر
ن اور اصلی راز یہ ہو کہ خود تمھارا تفرقہ اور اختلاف اس خرابی کا باعث ہوا ہو، کیا تمھین معلوم نہین کہ
ے مخالفین مذہب جنکے دین مین اتفاق و اتحاد کی اتنی تاکید نہین جتنی تمھارے مذہب مین ہو مذہبی انجمنین
ہے ہین جنکی ثروت بعض سلطنتون کی برابر ہو اور اونھون نے عنان تعلیم و تربیت اپنے ہاتھ مین لی ہو
ا اقوام مین مذہب کو محفوظ کر رہے ہین اور بہت سے غیر مذہب کے لوگ حتی کہ غیر ممالک کے اپنے مذہب
ل کر لئے ہین بعض ضعیف الاعتقاد یہ شبہ کرینگے کہ مسلمان اتنا روپیہ کہان خرچ کر سکتے ہین جتنا مغرب
سائی یا ہندوستان کے ہندو خرچ کر سکتے ہین مگر یہ سخت غلطی ہو جو ناتجربہ کاری سے پیدا ہوتی ہو اگر تم
لامی انجمن قائم کرتے اور لوگون کو اوسکا ثمرہ دکھاتے اور اوسکے منافع اور مصالح پر صحیح راستون سے
تو تم دیکھتے کہ مسلمان غیرون سے زیادہ خیر اور بہتری کی طرف سبقت کرنے والے ہین موجودہ مسلمان
اسلاف کی یادگار ہین جنھون نے یہ کثیر جائدادین مدرسون اور شفاخانون اور تمام اعمال خیر پر وقف کی
ی کہ بعضون نے کتون پر بھی وقف کئے، اسکے علاوہ حکومت کے قبضہ مین اوقاف کا ایک بڑا خزانہ موجود
م مجموعی حیثیت سے اپنے قبضہ مین لے سکتے ہو کیونکہ تمام اقوام کے اوقاف علمار دین کے تصرف مین ہوتے
سلمانون کے حقوق عہد استبداد کی طرح اس دستوری زمانہ مین بھی پامال رہین گے بہت جلد ہر ملک مین
قائم کرو اور تمھاری انجمنون کا مقصد باہمی اتفاق اور تعارف ہو اختلاف مذاہب اختلاف زبان اختلاف
کا اس پر کچھ اثر نہ ہو متفق علیہ اصول کو اپنا مرکز سمجھو اختلافی مسائل مین چشم پوشی اختیار کرو تمھاری

مسلمانان ہندوستان ندوۃ العلماء کی بنیاد رکھکر تمھارے لئے یہ مبارک دروازہ کھولدیا ہی انگریزی حکومت اونکی حامی ہی وہ
مذاہب اسلامیہ مین اتفاق چاہتی ہین اور ایسے علماء پیدا کرنیکی کوشش کر رہے ہین جو اسلام کی طرف دعوت کرین کیا تم اسلامی حکومت کے
زیر سایہ بھی وہ کام کرنے سے عاجز ہو جسکو وہ انگریزی حکومت کے زیر سایہ انجام دے رہے ہین،

مسلمانان کریٹ

ریٹ کے عیسائی نہایت وحشیانہ طریقہ سے وہان کے مسلمانون پر ظلم کر رہے ہین اور اونکو ستاتے ہین حال مین قاہرہ کا مشہور اخبار الاہرام
ر دیتا ہی کہ ایک مسلمان حسین آفندی تربکونا کی نہایت بیرحمی کیساتھ قتل کیا گیا مرحوم دن کے سات بجے خانیا سے نکلکر اپنے گھر کو جاتا
ا جو بادبو کی جانب واقع ہی جب قلعہ کے دروازہ پر پہونچا تو چار عیسائی اوسپر ٹوٹ پڑے اور چھریون سے قتل کر کے چنیت ہوئے
ں قدم کے فاصلہ پر پولیس اسٹیشن موجود تھا مگر کسی نے قاتلون کا تعاقب نہ کیا بلکہ مقتول جوان سے جسکی عمر ۷ا سال کی تھی دریافت
نے لگے کہ تمھین کس نے قتل کیا ہی اور کیا تم اوسکو پہچانتے ہو اسکے بعد ۱ ستمبر کو ایک مسلمان احمد آغا گولی سے مارا گیا دو عیسائی
دوق کا فیر کر کے چلتے ہوئے مسلمانان کریٹ نے قنصل فرانس کے روبرو اپنی شکایات کو پیش کیا مگر کوئی تسلی بخش جواب نہ ملا،
ہم نہین سمجھتے کہ دول حامیہ کبتک خاموش بیٹھی رہینگی اور کبتک مسلمانون پر یہ صریح ظلم دیکھنا گوارا کرینگی،

طہران

منٹ ایران نے انگریزی سفارت خانہ کو ایک یادداشت بھیجی تھی کہ بلنجہ سے وہ جنگی جہاز ہٹا لئے جائین جو عرصہ سے وہان مقیم ہین اسپر سفیر نے
دیا ہی کہ امن قائم ہو جانیکے بعد عنقریب وہ شہر چھوڑ دینگے، شیراز مین کچھ شورش پیدا ہوگئی ہی اور یہودیون کا ایک قبیلہ لوٹ لیا گیا،

نجف اشرف

روس نے حکومت ایران کے خلاف آذربیجان اور اوسکے اطراف مین اپنی فوجی طاقت جما رکھی ہی جسکو وہ اوٹھانا نہین چاہتا
نجف اشرف کے علماء نے اہل فارس کو ایک فرمان بھیجا ہی جسمین ہدایت کیگئی ہی کہ تمام اہل فارس اوسکو بائیکاٹ کر دین اور روس کی
ت کی اشیاء ہرگز نہ استعمال کرین حب وطن اسکی متقاضی ہی کہ جبتک روس آذربیجان سے اپنی فوجین نہ اوٹھائے اوسوقت تک
فارس اوسکو اپنا دشمن سمجھین اور تجارتی معاملات مین اوس سے ہرگز خرید و فروخت نکرین،

بغداد

بغداد ایک دن عروس البلاد کہلاتا تھا بغداد جہان آکر شاہان رومتہ الکبری کے سفراء دنگ رہجاتے تھے اور آج یہ حالت ہی کہ بغداد
میونسپلٹی بغداد کی گلیون اور سڑکون کی مرمت اور شہر کی تزئین و آراستگی مین کوشش کرنی چاہتی ہی لیکن وہ اتنی بھی قدرت نہین رکھتی
بغداد کو فعلیت مین لاسکے، مجبوراً اوسکو ایک ملکی بنک سے دو لاکھ پونڈ قرض لینا پڑتا ہی،

کریٹ

کریٹ مین مسلمانون پر ظلم و تعدی بدستور جاری ہی، مسلمانون نے حامی سلطنتون کے قنصلون کو متوجہ کیا ہی، باب عالی کو درخواستین

ہوئی ہین، خبر ہو کہ قسطنطین نے اس بارہ مین [illegible] گورنمنٹ سے گفتگو کی ہے اور [illegible]

تدبیرون کے اختیار کرنے پر زور دیا ہے،

مدارس مصر

مصر مین ۱۴۳، سرکاری ابتدائی مدارس ہین، جن مین ۹۴۴ استاد ہین اور ۵۰۴۳۴ طالب علم، تعلیم پاتے ہین، جن مین ۹۱۰۴ لڑکے ہین اور باقی لڑکیان ہین، پرائیوٹ ابتدائی مدارس کی تعداد ۳۴۵۶ جن مین ۹۴۷۴ استاد ہین اور [illegible] طلبہ ہین جن مین ۱۶۲۳۰۲۳ لڑکے ہین، غیر ملکی مدارس ۴۰۹ ہین جن مین ۲۳۲۸ استاد ہین، اور ۸۳۷۴ طلبہ ہین جن مین ۹۱ [illegible] لڑکے اور ۱۰۴۶ لڑکیان ہین،

عربی زبان اور ترکی سلطنت

اہل عرب اور ترکون کی منافرت کا اہم سبب یہ تھا کہ عربی زبان اب تک سلطنت کی ضروری اور مسلم زبان نہ تھی دنیائے اسلام کی عظیم سلطنت ترکی سلطنت ہے جسکے زیر علم عربی زبان کی بڑی آبادی ہے، قابل افسوس امر یہ تھا کہ اس سلطنت مین عربی زبان کو کوئی خاص اہمیت [illegible] لیکن بحمد اللہ موجودہ طرز حکومت نے اس نقصان کی تلافی کر دی، اور مدارس مین عربی زبان ایک لازمی زبان قرار دیدی،

ترکی مین نزع اسلحہ

موجودہ حکومت ترکی، قیام امن کیلئے مرکش اقوام سے اسلحہ چھین لینا ضروری سمجھتی ہے، البانی آبادی مین نزع اسلحہ کی کارروائی شروع یمن مین اسلحہ کی ناجائز تجارت روکنے کیلئے یمنی سواحل پر دیدبان بنائے جاتے ہین،

مدرسہ مستنصریہ

خلیفۂ عباسی مستنصر باللہ نے مدرسہ مستنصریہ کے نام سے بغداد مین ایک بڑی درسگاہ قائم کی تھی، خلافت عباسیہ کے [illegible] کے بعد یہ علمی عجائب خانہ بھی پست کیا موجودہ دور مین بغداد کی گورنمنٹ اور اعیان بغداد اس عظیم الشان علمی درسگاہ کو [illegible] ندہ کرنا چاہتے ہین،

اختلافات ندوہ

اختلافات ندوہ کے متعلق اخبارات مین بہت سی بحثین در پیش ہین، اختلاف امر ہر جمعیت مین ضروری ہے، دیوبند کا علی گڈھ کالج، ہر جگہ یہ ہوا ہے اور ہوگا، لیکن سب سے اہم امر جس سے اس فساد کی بیخ کنی ہو سکتی ہے یہ ہے کہ ارکان ندوہ [illegible] کے قائم مقام اور ملک کے منتخب اشخاص ہونے چاہئیں، چند سال کے انتخابیہ کمیٹی مین اسکا خاص لحاظ نہین [illegible] ارکان ندوہ کے موجودہ انتخاب کے موقع پر جو آجکل در پیش ہے ہمکو امید ہے کہ [illegible] اہمیت کو فروگذاشت نہین کیا [illegible]